سِلسلة مطبوعات جامعة أبي هريرة الإسلامية 3

سنن ترمذی

الإمام الحافظ محمد بن عیسیٰ الترمذی

(200-279ھ)

(عربی متن، اردو ترجمہ، تخریج وتحشیہ)

تیار کردہ

مجلس علمی دار الدعوۃ

إشراف، مراجعة و تقديم

ڈاکٹر عبد الرحمن بن عبد الجبار الفریوائی

استاذ حدیث جامعۃ الإمام محمد بن سعود الإسلامیۃ (ریاض)

تقدیم

محدث العصر فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

فاضل جامعۃ الإمام محمد بن سعود الإسلامیۃ (ریاض)

مکتبہ بیت السلام

ریاض | لاہور

حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو

(2)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو
سنن ترمذی

سلسلة مطبوعات جامعة أبي هريرة الإسلامية 3

حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو

الإمام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

(200-279ھ)

(عربی متن، اردو ترجمہ، تخریج وتحشیہ)

تیار کردہ

مجلس علمی دار الدعوۃ

إشراف، مراجعة و تقديم

ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی

استاذ حدیث جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية (رياض)

تقدیم

محدث العصر فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

فاضل جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية (رياض)

لاہور
ریاض

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Tel: 042-37361371 , 37320422
Cell: 0321-9350001

اشاعت اول .... فروری 2016
مطبع .... RR پریس
اہتمام .... ابو میمون حافظ عابد الٰہی شیخ (ایم۔اے)

کتاب کی جلد بندی یا چھپائی میں کسی بھی قسم کے نقص کی صورت میں آپ ہماری کسی بھی برانچ یا نیچے دیے گئے ہمارے تقسیم کنندگان سے کتاب تبدیل کروا سکتے ہیں (ادارہ)

مکتبہ بیت السلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ

Mob: +966 542 6666 46, +966 5 6666 123 6, +966 532 6666 40
Tel: +966 1143 811 55 - +966 1143 811 22
Fax: +966 1143 8599 1
مکہ : 05 440 652 59
مدینہ : 05 513 365 68
مخرج ۲۱ طریق الھایر، الریاض، سعودی عرب

پاکستان میں ملنے کے پتے

مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار	042 3723 0585
مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار	042 3724 4973
کتاب سرائے، اردو بازار	042 3732 0318
نعمانی کتب خانہ، اردو بازار	042 3732 1865
دار الکتب السلفیہ، اردو بازار	042 3736 1505
مکتبہ عائشہ صدیقہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051 555 1014
مکتبہ اسلامیہ، امین پور بازار	041 263 1204
اسلامک بک کمپنی، امین پور بازار	041 264 7308
مکتبہ اہلحدیث، امین پور بازار	041 262 4007
مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار	055 423 5072
النور بک شاپ، صدر	091 526 2821

مکتبہ بیت السلام
Email: bait.us.salam1@gmail.com
Facebook: Baitussalam Book Store
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Tel:042-37361371,37320422
Mob: 0321-9350001

فہرست مضامین

9 ۔ كِتَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

نکاح کے احکام ومسائل

10 ۔ كِتَابُ الرَّضَاعِ
رضاعت کے احکام و مسائل

11 ۔ كِتَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

طلاق اور لعان کے احکام ومسائل

12۔ كِتَابُ الْبُيُوعِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

خرید وفروخت کے احکام ومسائل

13- كِتَابُ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ
نبی اکرم ﷺ کے احکامات اور فیصلے

14- كِتَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

دیت وقصاص کے احکام ومسائل

15۔ كِتَابُ الْحُدُودِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

حدود وتعزیرات سے متعلق احکام ومسائل

16۔ كِتَاب الصَّيْدِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

شکار کے احکام ومسائل

17۔ كِتَابُ الْأَضَاحِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

قربانی کے احکام و مسائل

18ـ كِتَاب النُّذُورِ وَالأَيْمَانِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

نذر اور قسم (حلف) کے احکام و مسائل

19- كِتَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

جہاد کے احکام ومسائل

20۔ كِتَاب فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب فضائلِ جہاد

22۔ كِتَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

لباس کے احکام ومسائل

23۔ كِتَاب الأَطْعِمَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

کھانے کے احکام ومسائل

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرِيضِ

ا۔باب: بیمار کے ثواب کا بیان

965- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي أُمَامَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَنَسٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَسَدِ بْنِ كُرْزٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، وَعَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ أَزْهَرَ، وَأَبِي مُوسَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/البر والصلة ١٤ (٢٥٧٢)، (تحفة الأشراف: ١٩٩٥٣)، ط/العين ٣ (٦)، حم (٦/٣٩، ٤٢، ١٦٠، ١٧٣، ١٧٥، ١٨٥، ٢٠٢، ٢١٥، ٢١٥، ٢٥٥، ٢٥٧، ٢٧٨، ٢٧٩) (صحيح)

وأخرجه خ/المرضى ١ (٥٦٤٠) من غير هذا الوجه بمعناه.

۹۶۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے، یا اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند اور اس کے بدلے اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں سعد بن ابی وقاص، ابوعبیدہ بن جراح، ابوہریرہ، ابوامامہ، ابوسعید خدری، انس، عبداللہ بن عمرو بن العاص، اسد بن کرز، جابر بن عبداللہ، عبدالرحمن بن ازہر اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

966- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ شَيْئٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمُّ يَهُمُّهُ إِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي هَذَا الْبَابِ . قَالَ: وسَمِعْت الْجَارُودَ يَقُولُ: سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ: لَمْ يُسْمَعْ فِي الْهَمِّ أَنَّهُ يَكُونُ كَفَّارَةً إِلاَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ . قَالَ: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: خ/المرضىٰ ١ (٥٦٤١، ٥٦٤٢)، م/البر والصلة ١٤ (٢٥٧٣)، (تحفة الأشراف: ٤١٦٥)، حم (٣/٤، ٢٤، ٣٨) (حسن صحيح)

٩٦٦- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو جو بھی تکان، غم، اور بیماری حتی کہ فکر لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- اس باب میں یہ حدیث حسن ہے۔ ۲- بعض لوگوں نے یہ حدیث بطریق: ''عطاء بن يسار عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' روایت کی ہے۔ ۳- وکیع کہتے ہیں: اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث میں ہم (فکر) کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ وہ بھی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

فائدہ [1] :......مطلب یہ ہے کہ مومن کو دنیا میں جو بھی آلام ومصائب پہنچتے ہیں اللہ انہیں اپنے فضل سے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، لیکن یہ اسی صورت میں ہے جب مومن صبر کرے۔ اور اگر وہ صبر کے بجائے بے صبری کا مظاہرہ اور تقدیر کا رونا رونے لگے تو وہ اس اجر سے تو محروم ہو ہی جائے گا اور خطرہ ہے کہ اسے مزید گناہوں کا بوجھ نہ اٹھانا پڑ جائے۔

2-بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۲-باب: مریض کی عیادت کا بیان

967- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) . وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ ، وَأَبِي مُوسَى ، وَالْبَرَاءِ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَنَسٍ ، وَجَابِرٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَرَوَى أَبُوغِفَارٍ وَعَاصِمٌ الأَحْوَلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . و سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ فَهُوَ أَصَحُّ . قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحَادِيثُ أَبِي قِلاَبَةَ إِنَّمَا هِيَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، إِلاَّ هَذَا الْحَدِيثَ فَهُوَ عِنْدِي عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ .

تخريج: م/البر والصلة ١٣ (٢٥٦٨)، (تحفة الأشراف: ٢١٠٥)، حم (٥/٢٧٧، ٢٨١، ٢٨١، ٢٨٣، ٢٨٤) (صحيح)

٧٦٧۔ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ برابر جنت میں پھل چنتا رہتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ثوبان کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔ابوغفار اور عاصم احول نے یہ حدیث بطریق: "أبی قلابة، عن أبی الأشعث، عن أبی أسماء، عن ثوبان، عن النبی ﷺ" روایت کی ہے۔۳۔میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ جس نے یہ حدیث بطریق: "أبی الأشعث، عن أبی أسماء" روایت کی ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔۴۔محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: ابوقلابہ کی حدیثیں ابواسما ہی سے مروی ہیں سوائے اس حدیث کے یہ میرے نزدیک بطریق: "أبی الأشعث، عن أبی أسماء" مروی ہے۔ ۵۔اس باب میں علی، ابوموسیٰ، براء، ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

968- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَزَادَ فِيهِ قِيلَ: مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ: جَنَاهَا.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

968/ م- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

٩٦٨۔اس سند سے بھی ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے، البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے: عرض کیا گیا: جنت کا خرفہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے پھل توڑنا۔'' ایک دوسری سند سے ایوب سے اور ایوب نے ابوقلابہ سے، اور ابوقلابہ نے ابواسما سے، اور ابواسما نے ثوبان سے اور ثوبان نے نبی اکرم ﷺ سے خالد الحذا کی حدیث کی طرح روایت کی ہے اور اس میں احمد بن عبدہ نے ابواشعث کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: بعض نے یہ حدیث حماد بن زید سے روایت کی ہے، لیکن اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔

969- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ ثُوَيْرٍ هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي قَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَسَنِ نَعُودُهُ. فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسَى. فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَم: أَعَائِدًا جِئْتَ، يَا أَبَا مُوسَى! أَمْ زَائِرًا؟ فَقَالَ: لاَ بَلْ عَائِدًا. فَقَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً، إِلاَّ صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً، إِلاَّ صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ. وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِنْهُمْ مَنْ وَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَأَبُو فَاخِتَةَ اسْمُهُ: سَعِيدُ بْنُ عِلاَقَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠١٠٨) (صحيح

اس میں "زائراً" لفظ صحیح نہیں ہے، اس کی جگہ "شامتا" صحیح ہے ملاحظہ ہو "الصحيحة" رقم: ١٣٦٧)

٩٦٩۔ ابوفاختہ سعید بن علاقہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: ہمارے ساتھ حسن کے پاس چلو ہم ان کی عیادت کریں گے تو ہم نے ان کے پاس ابوموسیٰ کو پایا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ابوموسیٰ کیا آپ عیادت کے لیے آئے ہیں؟ یا زیارت، شماتت، کے لیے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ عیادت کے لیے آیا ہوں۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''جو مسلمان بھی کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جو شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲- علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کئی اور بھی طرق سے بھی مروی ہے، ان میں سے بعض نے موقوفاً اور بعض نے مرفوعاً روایت کی ہے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّي لِلْمَوْتِ

۳۔ باب: موت کی تمنا کرنے کی ممانعت کا بیان

970۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ، وَقَدْ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ، فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ أَحَدًا لَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْبَلاَءِ مَا لَقِيتُ. لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. وَفِي نَاحِيَةٍ مِنْ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا. وَلَوْلاَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا، أَوْ نَهَى أَنْ نَتَمَنَّى الْمَوْتَ، لَتَمَنَّيْتُ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ خَبَّابٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الزهد ١٣ (٤١٦٣)، (تحفة الأشراف: ٣٥١١)، حم (٥/١٠٩، ١١٠، ١١١)، والمؤلف في القيامة ٤٠ (٢٤٨٣) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/المرضىٰ ١٩ (٥٦٧٢)، والدعوات ٣٠ (٦٣٤٩)، والرقاق ٧ (٦٤٣٠)، والتمنى ٦ (٧٢٣٤)، م/الذكر ٤ (٢٦٨١)، ن/الجنائز ٢ (١٨٢٤)، حم (٥/١٠٩، ١١١، ١١٢) من غير هذا الوجه.

٩٧٠۔ حارثہ بن مضرب کہتے ہیں: میں خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، ان کے پیٹ میں آگ سے داغ کے نشانات تھے، تو انہوں نے کہا: نہیں جانتا کہ صحابہ میں کسی نے اتنی مصیبت جھیلی ہو جو میں نے جھیلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا تھا، جب کہ اس وقت میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے

ہیں، اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے نہ روکا ہوتا تو میں موت کی تمنا ضرور کرتا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- خباب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں انس، ابوہریرہ، اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

971- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ. وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ! أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي)).

تخريج: خ/الدعوات ٣٠ (٦٣٥١)، م/الذكر ٤ (٢٦٨٠)، ن/الجنائز ١ (١٨٢٢)، (تحفة الأشراف: ٩٩١) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/المرضىٰ ١٩ (٥٦٧١)، م/الذكر (المصدرالمذكور)، د/الجنائز ١٣ (٣١٠٨)، ن/الجنائز (١٨٢١)، ق/الزهد ٣١ (٤٢٦٥)، حم (١٠٤/١، ١٦٣، ١٧١، ١٩٥، ٢٠٨، ٢٤٧) من غير هذا الطريق.

۹۷۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز کسی مصیبت کی وجہ سے جو اس پر نازل ہوئی ہو موت کی تمنا نہ کرے، بلکہ وہ یوں کہے: "اَللّٰهُمَّ! أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي" اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو، اور مجھے موت دے جب میرے لیے موت بہتر ہو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ

۴- باب: مریض پر دم کرنے کا بیان

972- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ. مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدٍ، بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، وَاللهُ يَشْفِيكَ.

تخريج: م/السلام ١٦ (٢١٨٦)، ق/الطب ٣٦ (٣٥٢٣)، (تحفة الأشراف: ٤٣٦٣)، حم (٢٨/٣، ٥٦) (صحيح)

۹۷۲- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر جبریل نے پوچھا: اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ فرمایا: ہاں، جبریل نے کہا: "بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْئٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدٍ، بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، وَاللهُ يَشْفِيكَ" (میں اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ

کو ایذا پہنچا رہی ہے، ہرنفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ سے، میں اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے گا)۔

973۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! اشْتَكَيْتُ. فَقَالَ أَنَسٌ: أَفَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: اللّٰهُمَّ! رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ. شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ، وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ لَهُ: رِوَايَةُ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: كِلَاهُمَا صَحِيحٌ. وَرَوَى عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ.

تخريج: خ/الطب ٣٨ (٥٧٤٢)، د/الطب ١٩ (٣٨٩٠)، (تحفة الأشراف: ١٠٣٤)، حم (٣/١٥١) (صحيح)

۹۷۳۔ عبدالعزیز بن صہیب کہتے ہیں: میں اور ثابت بنانی دونوں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ ثابت نے کہا: ابوحمزہ! میں بیمار ہوگیا ہوں، انس نے کہا: کیا میں تم پر رسول اللہ ﷺ کے منتر کے ذریعے دم نہ کردوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! انس نے کہا: "اَللّٰهُمَّ! رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا" (اے اللہ! لوگوں کے رب! مصیبت کو دور کرنے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شافی نہیں۔ ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہ جائے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوسعید خدری کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالعزیز بن صہیب کی روایت بسند ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری زیادہ صحیح ہے یا عبدالعزیز کی انس سے روایت ہے؟ تو انہوں نے کہا: دونوں صحیح ہیں۔ ۳۔ عبدالصمد بن عبدالوارث نے بسند عبدالوارث عن عبدالعزیز بن صہیب عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری روایت کی ہے اور عبدالعزیز بن صہیب نے انس سے بھی روایت کی ہے۔ ۴۔ اس باب میں انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث آئی ہیں۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۵۔ باب: وصیت کرنے پر ابھارنے کا بیان

974۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الوصايا ١ (١٦٢٧)، ق/الوصايا ٢ (٢٦٩٩)، (تحفة الأشراف: ٧٩٤٤) (صحيح) حم (٢/٥٧، ٨٠)، (ويأت عند المؤلف في الوصايا ٣ (٢١١٨)، وأخرجه كل من: خ/الوصايا ١ (٢٧٣٨)، م/الوصايا (المصدر المذكور)، ن/الوصايا ١ (٣٦٤٥، ٣٦٤٦، ٣٦٤٨)، ط/الوصايا ١ (١)، حم (٢/٤، ١٠، ٣٤، ٥٠، ١١٣)، د/الوصايا ١ (٣٢٣٩)، من غير هذا الوجه.

۹۷۴۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان، جس کی دو راتیں بھی اس حال میں گزریں کہ اس کے پاس وصیت کرنے کی کوئی چیز ہو، اس پر لازم ہے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدحث آئی ہے۔

6۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

٦۔باب: تہائی یا چوتھائی مال کی وصیت کرنے کا بیان

975۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ؛ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ. فَقَالَ: ((أَوْصَيْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِكَمْ؟)) قُلْتُ: بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. قَالَ: ((فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ؟)) قُلْتُ: هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ. قَالَ: ((أَوْصِ بِالْعُشْرِ)) فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ: ((أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ.)) قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ: وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ. لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. لَا يَرَوْنَ أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ. وَيَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ. قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمُسَ دُونَ الرُّبُعِ. وَالرُّبُعَ دُونَ الثُّلُثِ وَمَنْ أَوْصَى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا. وَلَا يَجُوزُ لَهُ إِلَّا الثُّلُثُ.

تخريج: ن/الوصايا ٣ (٣٦٦١)، (تحفة الأشراف: ٣٨٩٨) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/الجنائز ٣٦ (١٢٩٥)، والوصايا ٢ (٢٧٤٢)، ومناقب الأنصار ٤٩ (٣٩٣٦)، والمغازي ٧٧ (٤٣٩٥)، والنفقات ١ (٥٣٥٤)، المرضى ١٣ (٥٦٥٩)، والدعوات ٤٣ (٦٣٧٣)، والفرائض ٦ (٦٧٣٣)، م/الوصايا ٢ (١٦٢٨)، د/الوصايا ٢ (٢٨٦٤)، ن/الوصايا ٣ (٣٦٥٦، ٣٦٦٠، ٣٦٦١، ٣٦٦٢،

٣٦٦٥)، ق/الوصايا ٥ (٢٧٠٨)، ط/الوصايا ٣ (٤)، حم (١٦٨/١، ١٧٢، ١٧٦، ١٧٩)، د/الوصايا ٧ (٣٢٣٨، ٣٢٣٩) والمؤلف/الوصايا ١ (٢١١٦) من غير هذا الوجه.

۹۷۵۔ سعد بن مالک (سعد بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی، میں بیمار تھا۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے وصیت کردی ہے؟'' میں نے عرض کی: جی ہاں (کردی ہے)، آپ نے فرمایا: ''کتنے کی؟'' میں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں اپنے سارے مال کی۔ آپ نے پوچھا: ''اپنی اولاد کے لیے تم نے کیا چھوڑا؟'' میں نے عرض کی: وہ مال سے بے نیاز ہیں، آپ نے فرمایا: ''دسویں حصے کی وصیت کرو۔'' تو میں برابر اسے زیادہ کراتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''تہائی مال کی وصیت کرو، اور تہائی بھی زیادہ ہے۔''

ابوعبدالرحمٰن (نسائی) کہتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ تہائی مال کی وصیت بھی زیادہ ہے مستحب یہی سمجھتے ہیں کہ تہائی سے بھی کم کی وصیت کی جائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دوسرے اور طرق سے بھی مروی ہے۔ ۳۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اوران سے "والثلث كثير" کی جگہ "والثلث كبير" (تہائی بڑی مقدار ہے) بھی مروی ہے۔ ۴۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے، وہ اس بات کو صحیح قرار نہیں دیتے کہ آدمی تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور مستحب سمجھتے ہیں کہ تہائی سے کم کی وصیت کرے۔ ۵۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: لوگ چوتھائی حصے کے مقابل میں پانچویں حصہ کو اور تہائی کے مقابلے میں چوتھائی حصے کو مستحب سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ جس نے تہائی کی وصیت کردی اس نے کچھ نہیں چھوڑا اور اس کے لیے تہائی سے زیادہ جائز نہیں۔

7۔بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ عِنْدَهُ

۷۔ باب: موت کے وقت مریض کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنے اور اس کے پاس اس کے حق میں دعا کرنے کا بیان

976۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لاَإِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَعَائِشَةَ، وَجَابِرٍ، وَسُعْدَى الْمُرِّيَّةِ، وَهِيَ امْرَأَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الجنائز ١ (٩١٦)، د/الجنائز ٢٠ (٣١١٧)، ن/الجنائز ٢٠ (٣١١٧)، ن/الجنائز ٤ (١٨٢٧)، ق/الجنائز ٣ (١٤٤٥)، (تحفة الأشراف: ٤٤٠٣)، حم (٣/٣) (صحيح)

۹۷۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے مرنے والے لوگوں کو جو بالکل مرنے کے قریب ہوں "لا إله إلا الله" کی تلقین ❶ کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں :۱۔ ابوسعید خدری کی حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوہریرہ، ام سلمہ، عائشہ، جابر، سُعدیٰ مریہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ سُعدیٰ مریہ طلحہ بن عبیداللہ کی بیوی ہیں۔

فائدہ ❶ :......بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ تلقین سے مراد تذکیر ہے، یعنی مرنے والے کے پاس "لا إله إلا الله" پڑھ کر اسے کلمہ شہادت کی یاددہانی کرائی جائے، تاکہ سن کر وہ بھی اسے پڑھنے لگے، براہِ راست اس سے پڑھنے کے لیے نہ کہا جائے، کیونکہ وہ تکلیف کی شدت سے جھنجھلا کر انکار بھی کرسکتا ہے جس سے کفر لازم آئے گا، لیکن شیخ ناصرالدین البانی نے اسے درست قرار نہیں دیا وہ کہتے ہیں کہ تلقین کا مطلب یہ ہے کہ اسے "لا إله إلا الله" پڑھنے کے لیے کہا جائے۔ افضل یہ ہے کہ مریض کی حالت دیکھ کر عمل کیا جائے۔

977- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)).

قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ؛ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ مَاتَ . قَالَ: فَقُولِي: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ. وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً)). قَالَتْ: فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ: رَسُولَ اللّهِ ﷺ. شَقِيقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ، أَبُو وَائِلٍ الأَسَدِيُّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُلَقَّنَ الْمَرِيضُ عِنْدَ الْمَوْتِ: قَوْلَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا قَالَ ذَلِكَ مَرَّةً، فَمَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذَلِكَ؛ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُلَقَّنَ وَلَا يُكْثَرَ عَلَيْهِ فِي هَذَا. وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلَقِّنُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَكْثَرَ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّهِ: إِذَا قُلْتُ مَرَّةً فَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مَا لَمْ أَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ. وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِاللّهِ، إِنَّمَا أَرَادَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ كَانَ آخِرُ قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.))

تخريج: م/الجنائز ٣ (٩١٩)، د/الجنائز ١٩ (٣١١٥)، ن/الجنائز ٧ (١٨٢٦)، ق/الجنائز ٤ (١٤٤٧)، (تحفة الأشراف: ١٨١٦٢)، حم (٦/٢٩١، ٣٠٦) (صحيح)

وأخرجه كل من: ق/الجنائز ٥٥ (١٥٩٨)، ط/الجنائز ١٤ (٤٢) من غير هذا الوجه.

۹۷۷۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "جب تم مریض کے پاس یا کسی مرے ہوئے آدمی کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو، ❶ اس لیے کہ جو تم کہتے ہو اس پر ملائکہ آمین کہتے ہیں"، جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا، تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو تم یہ دعا پڑھو: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً" (اے اللہ! مجھے اور انہیں معاف فرمادے اور مجھے ان کا نعم البدل عطا فرما) وہ کہتی ہیں: جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ نے مجھے ایسی ہستی عطا کردی جو ان سے بہتر

تھی، یعنی رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ یہ مستحب سمجھا جاتا تھا کہ مریض کو اس کی موت کے وقت "لا إلـه إلا الله" کی تلقین کی جائے۔ ۳۔ بعض اہل علم کہتے ہیں: جب وہ (میت) اسے ایک بار کہہ دے اور اس کے بعد پھر نہ بولے تو مناسب نہیں کہ اس کے سامنے باربار یہ کلمہ دہرایا جائے۔ ۴۔ ابن مبارک کے بارے میں مروی ہے کہ جب ان کی موت کا وقت آیا تو ایک شخص انہیں "لا إلـه إلا الله" کی تلقین کرنے لگا اور باربار کرنے لگا، عبداللہ بن مبارک نے اس سے کہا: جب تم نے ایک بار کہہ دیا تو میں اب اسی پر قائم ہوں جب تک کوئی اور گفتگو نہ کروں، عبداللہ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ ان کی مراد اس سے وہی تھی جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ" جس کا آخری قول "لا إله إلا الله" ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

فائدہ ❶ :...... مثلاً مریض سے کہو "اللہ تمہیں شفا دے" اور مرے ہوئے آدمی سے کہو "اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔"

8-بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۸-باب: موت کے وقت کی سختی کا بیان

978- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ، وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ. وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ! أَعِنِّي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ)) أَوْ ((سَكَرَاتِ الْمَوْتِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/الجنائز ٦٤ (١٦٢٣)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٥٦) (ضعيف)

(سند میں موسیٰ بن سرجس مجہول الحال راوی ہیں)

۹۷۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سکرات کے عالم میں تھے، آپ کے پاس ایک پیالہ تھا، جس میں پانی تھا، آپ پیالے میں اپنا ہاتھ ڈالتے پھر اپنے چہرے پر ملتے اور فرماتے: "اللّٰهُمَّ! أَعِنِّي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ" أَوْ "سَكَرَاتِ الْمَوْتِ". (اے اللہ! سکرات الموت میں میری مدد فرما)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

979- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلاَءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ. وَقُلْتُ لَهُ: مَنْ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْعَلاَءِ؟ فَقَالَ: هُوَ الْعَلاَءُ بْنُ اللَّجْلاَجِ. وَإِنَّمَا عَرَّفَهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦٢٧٤) (صحيح)

٩٧٩۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی موت کی جو شدت میں نے دیکھی، اس کے بعد میں کسی کی جان آسانی سے نکلنے پر رشک نہیں کرتی۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: وہ علا بن اللجلاج ہیں، میں اسے اسی طریق سے جانتا ہوں۔

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ موت کی سختی بُرے ہونے کی دلیل نہیں، بلکہ یہ ترقیِ درجات اور گناہوں کی مغفرت کا بھی سبب ہوتی ہے۔

980- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ الْمِصَكِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا وَلَا أُحِبُّ مَوْتًا كَمَوْتِ الْحِمَارِ))، قِيلَ: وَمَا مَوْتُ الْحِمَارِ؟ قَالَ: ((مَوْتُ الْفَجْأَةِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٣٣) (ضعيف جداً) (سند میں حسام متروک راوی ہے)

٩٨٠۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''مومن کی جان تھوڑا تھوڑا کر کے نکلتی ہے، جیسے جسم سے پسینہ نکلتا ہے اور مجھے گدھے جیسی موت پسند نہیں۔'' عرض کی گئی: گدھے کی موت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اچانک موت۔''

9۔ بابٌ

٩۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

981- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ، عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا إِلَى اللهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، فَيَجِدُ اللهُ فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيفَةِ خَيْرًا، إِلَّا قَالَ اللهُ تَعَالَى: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيفَةِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (التحفه: ٥٣٣) (ضعيف جداً) (اس کے راوی تمام بن نجیح ضعیف ہیں)

٩٨١۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''جب بھی دونوں لکھنے والے (فرشتے) دن و رات کسی کے عمل کو لکھ کر اللہ کے پاس لے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دفتر کے شروع اور اخیر میں خیر (نیک کام) لکھا ہوا پاتا ہے تو فرماتا ہے: ''میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے سارے گناہ معاف کر دیے جو اس دفتر کے دونوں کناروں شروع اور اخیر کے درمیان میں ہیں۔''

10-بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ

۱۰-باب: موت کے وقت مومن کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے

982- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ)).
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.

تخريج: ن/الجنائز ٥ (١٨٢٩)، ق/الجنائز ٥ (١٥٥٢)، حم (٥/٣٥٠، ٣٥٧، ٣٦٠)، (تحفة الأشراف : ١٩٩٢) (صحيح)

۹۸۲- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے۔'' [1]
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن ہے۔۲- اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔۳- بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن بریدہ سے قتادہ کے سماع کا علم نہیں ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی مومن موت کی شدت سے دو چار ہوتا ہے تاکہ یہ اس کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بن جائے، (شدت کے وقت آدمی کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے) یا یہ مطلب ہے کہ موت اسے اچانک اس حال میں پالیتی ہے کہ وہ رزق حلال اور ادائیگی فرائض میں اس قدر مشغول رہتا ہے کہ اس کی پیشانی پسینہ سے تر رہتی ہے۔

11-بَابٌ

۱۱-باب: مومن کی موت سے متعلق ایک اور باب

983- حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ ابْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ، وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ: وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَرْجُو اللهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مُرْسَلًا.

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ٣٠٨ (١٠٦٢)، ق/الزهد ٣١ (٤٢٦١) (تحفة الأشراف: ٢٦٢) (حسن)

۹۸۳- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک نوجوان کے پاس آئے اور وہ سکرات کے عالم میں تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے کو کیسا پا رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: اللہ کی قسم اللہ کے رسول! مجھے اللہ سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر بھی رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دونوں چیزیں اس جیسے وقت میں جس بندے کے دل میں جمع

ہوجاتی ہیں تو اللہ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے جس کی وہ اس سے امید رکھتا ہے اور اسے اس چیز سے محفوظ رکھتا ہے جس سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔ ۲۔ اور بعض لوگوں نے یہ حدیث ثابت سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔

12۔بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

۱۲۔باب: موت کی خبر دینے کی کراہت

984۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ وَهَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ، فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ)).

قَالَ عَبْدُاللهِ: وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٤٦١) (ضعيف) (سند میں میمون ابوحمزہ اعور ضعیف راوی ہیں)

۹۸۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نعی (موت کی خبر دینے) ❶ سے بچو، کیونکہ نعی جاہلیت کا عمل ہے۔'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نعی کا مطلب میت کی موت کا اعلان ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... کسی کی موت کی خبر دینے کو نعی کہتے ہیں۔ نعی جائز ہے خود نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی وفات کی خبر دی ہے، اسی طرح زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی وفات کی خبریں بھی آپ نے لوگوں کو دی ہیں۔ یہاں جس نعی سے بچنے کا ذکر ہے اس سے اہلِ جاہلیت کی نعی ہے، زمانہ جاہلیت میں جب کوئی مر جاتا تھا تو وہ ایک شخص کو بھیجتے جو محلوں اور بازاروں میں پھر پھر کر اس کے مرنے کا اعلان کرتا۔

985۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ، نَحْوَهُ. وَلَمْ يَرْفَعْهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، وَأَبُو حَمْزَةَ: هُوَ مَيْمُونٌ الأَعْوَرُ. وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِاللهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ. وَالنَّعْيُ عِنْدَهُمْ أَنْ يُنَادَى فِي النَّاسِ أَنَّ فُلاَنًا مَاتَ، لِيَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُعْلِمَ أَهْلَ قَرَابَتِهِ وَإِخْوَانَهُ. وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (ضعيف)

۹۸۵۔ اس سند سے بھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اور راوی نے اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔ نیز اس نے اس میں اس کا بھی ذکر نہیں کیا ہے کہ ''نعی موت کے اعلان کا نام ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ یہ عنبسہ کی حدیث سے جسے انہوں نے ابوحمزہ سے روایت کیا ہے زیادہ صحیح ہے۔ ۳۔ ابوحمزہ ہی میمون اعور ہیں، یہ اہلِ حدیث کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔ ۴۔ بعض اہلِ علم نے نعی کو مکروہ قرار دیا ہے، ان کے نزدیک نعی یہ ہے کہ لوگوں میں اعلان کیا جائے کہ فلاں مرگیا ہے، تاکہ اس کے جنازے میں شرکت کریں۔ ۵۔ بعض اہلِ علم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس کے رشتے داروں اور اس کے بھائیوں کو اس کے مرنے کی خبر دی جائے۔ ۶۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کو اس کے اپنے کسی قرابت دار کے مرنے کی خبر دی جائے۔

986۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: إِذَا مِتُّ فَلاَ تُؤْذِنُوا بِي. إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ.
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: ق/الجنائز ۱٤ (۱٤۹۷) (تحفة الأشراف: ۳۳۰۳) (حسن)

۹۸۶۔ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جب میں مرجاؤں تو تم میرے مرنے کا اعلان مت کرنا۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ بات نعی ہوگی، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نعی سے منع فرماتے سنا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الأُولَى

۱۳۔ باب: صبر وہ ہے جو پہلے صدمہ کے وقت ہو

987۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الأُولَى)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/الجنائز ٥٥ (۱٥۹٦) (تحفة الأشراف: ۸٤۸) (صحيح)

۹۸۷۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبر وہی ہے جو پہلے صدمے کے وقت ہو۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

فائدہ [1] :...... مطلب یہ ہے کہ صدمے کا پہلا جھٹکا جب دل پر لگتا ہے اس وقت آدمی صبر کرے اور بے صبری کا مظاہرہ اپنے اعمال وحرکات سے نہ کرے تو یہی صبر کامل ہے جس پر اجر مترتب ہوتا ہے، بعد میں تو ہر کسی کو چار و ناچار صبر آ

ہی جاتا ہے۔

988- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى)).

قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجنائز ٧ (١٢٥٢)، و٣١ (١٢٨٣)، و٤٢ (١٣٠٢)، والأحكام ١١ (٧١٥٤)، م/الجنائز ٨ (٩٢٦)، د/الجنائز ٢٧ (٣١٢٤)، ن/الجنائز ٢٢ (١٨٧٠)، (تحفة الأشراف : ٤٣٩)، حم (٣/١٣٠، ١٤٣، ٢١٧) (صحيح)

۹۸۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صبر وہی ہے جو پہلے صدمے کے وقت ہو''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

14- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

۱۴- باب: میت کے بوسہ لینے کا بیان

989- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ، وَهُوَ مَيِّتٌ، وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ: عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرٍ، وَعَائِشَةَ قَالُوا: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ مَيِّتٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الجنائز ٤٠ (٣١٦٣)، ق/الجنائز ٧ (٢٤٥٦)، (تحفة الأشراف : ١٧٤٥٩)، حم (٦/٤٣، ٥٥) (صحيح) (ملاحظه هو : تراجع الألبانی ٤٩٥)

۹۸۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا، وہ انتقال کر چکے تھے، آپ رو رہے تھے۔ یا (راوی نے) کہا: آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں ابن عباس، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا بوسہ لیا اور آپ انتقال فرما چکے تھے۔

فائدہ ❶: ...... یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمان میت کا بوسہ لینا اور اس پر رونا جائز ہے۔ رہیں وہ احادیث جن میں رونے سے منع کیا گیا ہے تو وہ ایسے رونے پر محمول کی جائیں گی جس میں بین اور نوحہ ہو۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

۱۵- باب: میت کو غسل دینے کا بیان

990- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ. (فَأَمَّا خَالِدٌ وَهِشَامٌ،

فَقَالَا: عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُورٌ: عَنْ مُحَمَّدٍ)، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ، وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)). فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ. فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا بِهِ)).

قَالَ هُشَيْمٌ (وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ هَؤُلَاءِ وَلَا أَدْرِي وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ) قَالَتْ: وَضَفَّرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. قَالَ هُشَيْمٌ: أَظُنُّهُ، قَالَ: فَأَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا. قَالَ هُشَيْمٌ: فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ كَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ. وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: لَيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا حَدٌّ مُؤَقَّتٌ. وَلَيْسَ لِذَلِكَ صِفَةٌ مَعْلُومَةٌ وَلَكِنْ يُطَهَّرُ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: إِنَّمَا قَالَ مَالِكٌ قَوْلًا مُجْمَلًا، يُغَسَّلُ وَيُنْقَى. وَإِذَا أُنْقِيَ الْمَيِّتُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ أَوْ مَاءٍ غَيْرِهِ أَجْزَأَ ذَلِكَ مِنْ غُسْلِهِ. وَلَكِنْ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُغْسَلَ ثَلَاثًا فَصَاعِدًا. لَا يُقْصَرُ عَنْ ثَلَاثٍ لِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا.)) وَإِنْ أَنْقَوْا فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ، أَجْزَأَ. وَلَا نَرَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا هُوَ عَلَى مَعْنَى الإِنْقَاءِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَلَمْ يُؤَقِّتْ. وَكَذَلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيثِ. وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: وَتَكُونُ الْغَسَلَاتُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَيَكُونُ فِي الآخِرَةِ شَيْءٌ مِنْ كَافُورٍ.

تخريج: خ/الوضوء ٣١ (١٦٧)، والجنائز ١٠ (١٢٥٥)، و١١ (١٢٥٦)، م/الجنائز ١٢ (٩٣٩)، د/الجنائز ٣٣ (٣١٤٤، ٣١٤٥)، ن/الجنائز ٣١ (١٨٨٥)، و٣٢ (١٨٨٦)، (تحفة الأشراف: ١٨١٠٢، و١٨١٠٩، و١٨١١١، و١٨١٢٤، ١٨١٣٥) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/الجنائز ٨ (١٢٥٣)، و٩ (١٢٥٤)، و١٢ (١٢٥٧)، و١٣ (١٢٥٨)، و١٤ (١٢٦٠)، و١٥ (١٢٦١)، و١٦ (١٢٦٢)، و١٧ (١٢٦٣)، م/الجنائز (المصدرالمذكور)، د/الجنائز ٣٣ (٣١٤٢، ٣١٤٦، ٣١٤٧)، ن/الجنائز ٣٣ (٣١٤٢، ٣١٤٣، ٣١٤٦، ٣١٤٧)، ن/الجنائز ٢٨ (١٨٨٢)، و٣٠ (١٨٨٤)، و٣٣ (١٨٨٧)، و٣٤ (١٨٨٨، ١٨٨٩، ١٨٩٠)، و٣٥ (١٨٩١، ١٨٩٢)، و٣٦ (١٨٩٤، ١٨٩٥)، ق/الجنائز ٨ (١٤٥٨)، ط/الجنائز ١ (٢)، حم (٦/٤٠٧)، من غير هذا الوجه.

۹۹۰۔ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک بیٹی ❶ کا انتقال ہوگیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے طاق بار غسل دو، تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ بار، اگر ضروری سمجھو اور پانی اور بیر کی پتی سے غسل دو، آخر میں کافور ملا لینا''،

یا فرمایا: ”تھوڑا سا کافور ملا لینا اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔“ چنانچہ جب ہم (نہلا کر) فارغ ہو گئے، تو ہم نے آپ کو اطلاع دی، آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف ڈال دیا اور فرمایا: ”اسے اس کے بدن سے لپیٹ دو۔“ ہشیم کہتے ہیں کہ اور دوسرے لوگوں ❷ کی روایتوں میں مجھے نہیں معلوم شاید ہشام بھی انہیں میں سے ہوں، یہ ہے کہ انہوں نے کہا: اور ہم نے ان کے بالوں کو تین چوٹیوں میں گوندھ دیا۔ ہشیم کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ ان کی روایتوں میں یہ بھی ہے کہ پھر ہم نے ان چوٹیوں کو ان کے پیچھے ڈال دیا ❸ ہشیم کہتے ہیں: پھر خالد نے ہم سے لوگوں کے سامنے بیان کیا وہ حفصہ اور محمد سے روایت کر رہے تھے اور یہ دونوں ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ کہتی ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلے ان کے داہنے سے اور وضو کے اعضا سے شروع کرنا۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ ۳۔ اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ ۴۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ میت کا غسل، غسلِ جنابت کی طرح ہے۔ ۵۔ مالک بن انس کہتے ہیں: ہمارے نزدیک میت کے غسل کی کوئی متعین حد نہیں اور نہ ہی کوئی متعین کیفیت ہے، بس اُسے پاک کر دیا جائے گا۔ ۶۔ شافعی کہتے ہیں کہ مالک کا قول کہ اسے غسل دیا جائے اور پاک کیا جائے مجمل ہے، جب میت بیری یا کسی اور چیز کے پانی سے پاک کر دیا جائے تو بس اتنا کافی ہے، البتہ میرے نزدیک مستحب یہ ہے کہ اسے تین یا اس سے زیادہ بار غسل دیا جائے۔ تین بار سے کم غسل نہ دیا جائے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ”اسے تین بار یا پانچ بار غسل دو“، اور اگر لوگ اسے تین سے کم مرتبہ میں ہی پاک صاف کر دیں تو یہ بھی کافی ہے، ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا تین یا پانچ بار کا حکم دینا محض پاک کرنے کے لیے ہے، آپ نے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے، ایسے ہی دوسرے فقہا نے بھی کہا ہے۔ وہ حدیث کے مفہوم کو خوب جاننے والے ہیں۔ ۷۔ احمد اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: ہر مرتبہ غسل پانی اور بیری کی پتی سے ہوگا، البتہ آخری بار اس میں کافور ملا لیں گے۔

فائدہ ❶ :...... جمہور کے قول کے مطابق یہ ابوالعاص بن ربیع کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں، صحیح پہلا قول ہی ہے۔

فائدہ ❷ :...... یعنی خالد، منصور اور ہشام کے علاوہ دوسرے لوگوں کی روایتوں میں۔

فائدہ ❸ :...... اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے بالوں کی تین چوٹیاں کر کے انہیں پیچھے ڈال دینا چاہیے انہیں دو حصوں میں تقسیم کر کے سینے پر ڈالنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

16۔ بَابٌ فِي مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

۱۶۔ باب: میت کو مشک خوشبو لگانے کا بیان

991۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَطْيَبُ الطِّيبِ

الْمِسْكُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الألفاظ من الأدب ٥ (٢٢٥٢)، ن/الجنائز ٤٢ (١٩٠٦)، والزينة ٣ (٥١٢٢)، و٧٤ (٥٢١٦)، (تحفة الأشراف: ٤٣١١) (صحيح) وأخرجه كل من: م/المصدرالمذكور، د/الجنائز ٣٧ (٣١٥٨)، ن/الجنائز ٤٢ (١٩٠٧)، حم (٣/٣٦، ٤٠، ٤٦، ٦٢) من غير هذا الوجه.

۹۹۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بہترین خوشبو مشک ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

992۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ؛ فَقَالَ: ((هُوَ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ. قَالَ: وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ أَيْضًا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ ثِقَةٌ. قَالَ يَحْيَى: خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۹۹۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ تمہاری خوشبوؤں میں سب سے بہتر خوشبو ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اور اسے مستمر بن ریان نے بھی بطریق: ''أبي نضرة، عن أبي سعيد، عن النبي ﷺ'' روایت کیا ہے، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ مستمر بن ریان ثقہ ہیں۔ ۳۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۴۔ اور بعض اہل علم نے میت کے لیے مشک کو مکروہ قرار دیا ہے۔

17۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

۱۷۔ باب: میت کو غسل دینے سے غسل کرنے کا بیان

993۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ، وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوءُ. يَعْنِي الْمَيِّتَ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا. وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ: فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: إِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ. وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: عَلَيْهِ الْوُضُوءُ. وَ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: أَسْتَحِبُّ الْغُسْلَ

مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ، وَلا أَرَى ذَلِكَ وَاجِبًا. وَهَكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ. و قَالَ أَحْمَدُ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا أَرْجُو أَنْ لا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ. وَأَمَّا الْوُضُوءُ فَأَقَلُّ مَا قِيلَ فِيهِ. و قَالَ إِسْحَاقُ: لا بُدَّ مِنَ الْوُضُوءِ. قَالَ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ: لا يَغْتَسِلُ وَلا يَتَوَضَّأُ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ.

تخريج: ق/الجنائز ٨ (١٤٦٣) (تحفة الأشراف: ١٧٢٦) (صحيح)

۹۹۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میت کو نہلانے سے غسل اور اسے اٹھانے سے وضو ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ موقوفاً بھی مروی ہے۔ ۳- اس باب میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۴- اہل علم کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو میت کو غسل دے: صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا خیال ہے کہ جب کوئی کسی میت کو غسل دے تو اس پر غسل ہے۔ ۵- بعض کہتے ہیں: اس پر وضو ہے۔ مالک بن انس کہتے ہیں: میت کو غسل دینے سے غسل کرنا میرے نزدیک مستحب ہے، میں اسے واجب نہیں سمجھتا [1] اسی طرح شافعی کا بھی قول ہے۔ ۶- احمد کہتے ہیں: جس نے میت کو غسل دیا تو مجھے امید ہے کہ اس پر غسل واجب نہیں ہوگا۔ رہی وضو کی بات تو یہ سب سے کم ہے جو اس سلسلے میں کہا گیا ہے۔ ۷- اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: وضو ضروری ہے [2]، عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جس نے میت کو غسل دیا، وہ نہ غسل کرے گا نہ وضو۔

فائدہ [1] :...... جمہور نے باب کی حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے، کیونکہ ابن عباس کی ایک روایت میں ہے ''ليس عليكم في غسل ميتكم غسل إذا غسلتموه إن ميتكم يموت طاهرا وليس بنجس، فحسبكم أن تغسلوا أيديكم'' (جب تم اپنے کسی مردے کو غسل دو تو تم پر غسل واجب نہیں ہے، اس لیے کہ بلاشبہ تمہارا فوت شدہ آدمی (یعنی عورتوں، مردوں، بچوں میں سے ہر ایک) پاک ہی مرتا ہے، وہ ناپاک نہیں ہوتا تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ دھو لیا کرو) لہٰذا اس میں اور باب کی حدیث میں تطبیق اس طرح دی جائے کہ ابوہریرہ کی حدیث کو استحباب پر محمول کیا جائے، یا یہ کہا جائے کہ غسل سے مراد ہاتھوں کا دھونا ہے، اور صحیح قول یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد نہانا مستحب ہے۔

فائدہ [2] :...... انہوں نے باب کی حدیث کو غسل کے وجوب پر محمول کیا ہے۔

18- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الأَكْفَانِ

۱۸- باب: کس رنگ کا کفن مستحب ہے؟

994- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ، وَابْنِ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى:

حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ . و قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُكَفَّنَ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي فِيهَا . و قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَيْنَا ، أَنْ يُكَفَّنَ فِيهَا: الْبَيَاضُ وَيُسْتَحَبُّ: حُسْنُ الْكَفَنِ .

تخريج: د/اللباس ١٦ (٤٠٦١)، ق/الجنائز ١٢ (١٤٧٢) (تحفة الأشراف : ٥٥٣٤)، حم (١/٣٥٥) (صحيح)

۹۹۴۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سفید کپڑے پہنو، کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں اوراسی میں اپنے مردوں کوبھی کفناؤ۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں سمرہ، ابن عمراور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔اور اہلِ علم اسی کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ابن مبارک کہتے ہیں: میرے نزدیک مستحب یہ ہے کہ آدمی انہی کپڑوں میں کفنایا جائے جن میں وہ صلاۃ پڑھتا تھا۔۴۔احمداور اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: کفنانے کے لیے میرے نزدیک سب سے پسندیدہ کپڑا سفید رنگ کا کپڑا ہے۔اوراچھا کفن دینا مستحب ہے۔

فائدہ ❶:......اس حدیث میں امر استحباب کے لیے ہے،اس امر پراجماع ہے کہ کفن کے لیے بہتر سفید کپڑا ہی ہو۔

19۔بَابٌ مِنْهُ

۱۹۔باب: کفن سے متعلق ایک اور باب

995۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ)) . وَفِيهِ عَنْ جَابِرٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ . و قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: قَالَ سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ فِي قَوْلِهِ: وَلْيُحْسِنْ أَحَدُكُمْ كَفَنَ أَخِيهِ ، قَالَ: هُوَ الصَّفَاءُ وَلَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ .

تخريج: ق/الجنائز ١٢ (١٤٧٤) (تحفة الأشراف : ١٢١٢٥) (صحيح)

۹۹۵۔ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تم میں کوئی اپنے بھائی کا(کفن کے سلسلے میں) ولی (ذمہ دار) ہوتو اسے اچھا کفن دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔۲۔اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔۳۔ابن مبارک کہتے ہیں کہ سلام بن ابی مطیع آپ کے قول''وليحسن أحدكم كفن أخيه''(اپنے بھائی کواچھا کفن دو) کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے کی صفائی اور سفیدی ہے،اس سے قیمتی کپڑا مراد نہیں ہے۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۰۔ باب: نبی اکرم ﷺ کے کفن کا بیان

996۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ. قَالَ: فَذَكَرُوا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ: فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ: قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ، وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الجنائز ۱۳ (۹٤۱)، د/الجنائز ۳٤ (۳۱۵۲)، ن/الجنائز ۳۹ (۱۹۰۰)، ق/الجنائز ۱۱ (۱٤٦۹)، (تحفة الأشراف: ۱٦۷۸٦) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الجنائز ۱۸ (۱۲٦٤)، و۲۳ (۱۲۷۱)، و۲٤ (۱۲۷۲)، و۹٤ (۱۳۸۷)، م/الجنائز (المصدر المذكور)، الجنائز (۳۱۵۱)، ن/الجنائز ۳۹ (۱۸۹۸ و۱۸۹۹)، ط/الجنائز ۲ (۵)، حم (٦/٤۰، ۹۳، ۱۱۸، ۱۳۲، ۱٦۵، ۲۳۱) من غير هذا الوجه.

۹۹٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو تین سفید [1] یمنی کپڑوں میں کفنایا گیا [2] نہ ان میں قمیص [3] تھی اور نہ عمامہ۔ لوگوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو دو کپڑوں اور ایک دھاری دار چادر میں کفنایا گیا تھا؟ تو ام المومنین عائشہ نے کہا: چادر لائی گئی تھی، لیکن لوگوں نے اسے واپس کر دیا تھا، آپ کو اس میں نہیں کفنایا گیا تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... تین سفید کپڑوں سے مراد تین بڑی چادریں ہیں اور بعض کے نزدیک کفنی، تہ بند اور بڑی چادر ہے۔

فائدہ [2] :...... اس سے معلوم ہوا کہ کفن تین کپڑوں سے زیادہ مکروہ ہے بالخصوص عمامہ (پگڑی)، جسے متاخرین حنفیہ اور مالکیہ نے رواج دیا ہے، سراسر بدعت ہے۔ رہی ابن عباس کی روایت جس میں ہے "كفن رسول الله ﷺ في ثلاثة أثواب بحرانية: الحلة، ثوبان، وقميصه الذي مات فيه" تو یہ منکر ہے اس کے راوی یزید بن ابی زیاد ضعیف ہیں، اسی طرح عبادہ بن صامت کی حدیث "خير الكفن الحلة" بھی ضعیف ہے اس کے راوی نسی مجہول ہیں۔

فائدہ [3] :...... اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ کفن میں قمیص مستحب نہیں جمہور کا یہی قول ہے، لیکن مالکیہ اور حنفیہ استحباب کے قائل ہیں، وہ اس حدیث کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اس میں احتمال یہ ہے کہ دونوں ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ شمار کی گئی چیز کی نفی ہو، یعنی قمیص اور عمامہ ان تینوں میں شامل نہیں تھے، بلکہ یہ دونوں زائد تھے۔ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ پہلا احتمال ہی صحیح ہے اور اس کا مطلب یہی ہے کفن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

997۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فِي نَمِرَةٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ ﷺ رِوَايَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ. وَحَدِيثُ عَائِشَةَ أَصَحُّ الأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَتْ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: يُكَفَّنُ الرَّجُلُ فِي ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ: إِنْ شِئْتَ فِي قَمِيصٍ وَلِفَافَتَيْنِ، وَإِنْ شِئْتَ فِي ثَلاثِ لَفَائِفَ، وَيُجْزِئُ ثَوْبٌ وَاحِدٌ إِنْ لَمْ يَجِدُوا ثَوْبَيْنِ وَالثَّوْبَانِ يُجْزِيَانِ، وَالثَّلاثَةُ لِمَنْ وَجَدَهَا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ، وَهُوَ: قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، قَالُوا: تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٣٦٩) (حسن)

۹۹۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کپڑے میں ایک چادر میں کفنایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ نبی اکرم ﷺ کے کفن کے بارے میں مختلف احادیث آئی ہیں اور ان سبھی حدیثوں میں عائشہ والی حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ ۳۔ اس باب میں علی [1]، ابن عباس، عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۴۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہلِ علم کا عمل عائشہ ہی کی حدیث پر ہے۔ ۵۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: آدمی کو تین کپڑوں میں کفنایا جائے۔ چاہے ایک قمیص اور دو لفافوں میں، اور چاہے تین لفافوں میں۔ اگر دو کپڑے نہ ملیں تو ایک بھی کافی ہے، اور دو کپڑے بھی کافی ہو جاتے ہیں، اور جسے تین میسر ہوں تو اس کے لیے مستحب یہی تین کپڑے ہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ وہ کہتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے۔ [2]

فائدہ [1] :...... علی کی روایت کی تخریج ابن ابی شیبہ، احمد اور بزار نے "كفن النبي ﷺ في سبعة أثواب" کے الفاظ کے ساتھ کی ہے، لیکن اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل ہیں جو سئی الحفظ ہیں، ان کی حدیث سے استدلال درست نہیں جب وہ ثقات کے مخالف ہو۔

فائدہ [2] :...... اس کی دلیل لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس کی تخریج احمد اور ابوداود نے کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں، لیلیٰ کہتی ہیں: "كنت فيمن غسّل أم كلثوم بنت رسول الله عندوفاتها، فكان أوّل ما أعطانا رسول الله ﷺ الخفاء، ثم الدرع، ثم الخمار، ثم الملحفة، ثم أدرجت بعد في الثوب الآخر، قالت: ورسول الله جالس عندالباب معه كفنها يناولناها ثوباً ثوباً" لیکن یہ روایت ضعیف ہے اس کے راوی نوح بن حکیم ثقفی مجہول ہیں۔

21۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لأَهْلِ الْمَيِّتِ

۲۱۔باب: میت کے گھر والوں کے لیے کھانا پکانے کا بیان

998۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اصْنَعُوا لأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ شَيْءٌ، لِشُغْلِهِمْ بِالْمُصِيبَةِ، وَهُوَ: قَوْلُ الشَّافِعِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ، رَوَى عَنْهُ ابْنُ جُرَيْجٍ.

تخريج: د/الجنائز ۳۰ (۳۱۳۲)، ق/الجنائز ۵۹ (۱۶۱۰) (تحفة الأشراف: ۵۲۱۷) (حسن)

۹۹۸۔عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب جعفر طیار کے مرنے کی خبر آئی ❶ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا پکاؤ، اس لیے کہ آج ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جس میں وہ مشغول ہیں۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ بعض اہل علم میت کے گھر والوں کے مصیبت میں پھنسے ہونے کی وجہ سے ان کے یہاں کچھ بھیجنے کو مستحب قرار دیتے ہیں، یہی شافعی کا بھی قول ہے۔ ۳۔ جعفر بن خالد کے والد خالد سارہ کے بیٹے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶: ...... جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت ۸ھ میں غزوۂ موتہ میں ہوئی تھی، ان کی موت یقیناً سب کے لیے خاص کر اہل خانہ کے لیے رنج وغم لے کر آئی۔

فائدہ ❷: ...... اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ ''اہل میت کے لیے کھانا بھیج دیں۔ مگر آج کے مبتدعین نے معاملہ اُلٹ دیا، تیجا، قُل، ساتویں اور چالیسویں جیسی ہندوانہ رسمیں ایجاد کر کے میت کے ورثا کو خوب لوٹا جاتا ہے، العیاذ باللہ من هذه الخرافات۔

22۔بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۲۲۔باب: مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنے اور گریبان پھاڑنے کی ممانعت کا بیان

999۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الأَيَامِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجنائز ۳۵ (۱۲۹۴)، والمناقب ۸ (۳۵۱۹)، ن/الجنائز ۱۹ (۱۸۶۳)، و ۲۱ (۱۸۶۵)،

ق/الجنائز ٥٢ (١٥٨٤) (تحفة الأشراف: ٩٥٥٩)، حم (١/٣٨٦، ٤٤٢) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/الجنائز ٣٨ (١٢٩٧)، و٣٩ (١٢٩٨)، والمناقب ٨ (٣٥١٩)، م/الإيمان ٤٤ (١٠٣)، ن/الجنائز ١٧ (١٨٦١)، حم (١/٤٦٥) من غير هذا الوجه.

۹۹۹۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو گریبان پھاڑے، چہرہ پیٹے اور جاہلیت کی ہانک پکارے ❶ ہم میں سے نہیں'' ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... جاہلیت کی ہانک پکارنے سے مراد بین کرنا ہے، جیسے ہائے میرے شیر! میرے چاند، ہائے میرے بچوں کو یتیم کر جانے والے، عورتوں کے سہاگ اجاڑ دینے والے! وغیرہ وغیرہ کہہ کر رونا۔

فائدہ ❷ :......یعنی ہم مسلمانوں کے طریقے پر نہیں۔ ایسے موقعے پر مسلمانوں کے غیر مسلموں جیسے جزع وفزع کے طور طریقے دیکھ کر اس حدیث کی صداقت کس قدر واضح ہو جاتی ہے۔

23۔بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

۲۳۔باب: میت پر نوحہ کرنے کی حرمت کا بیان

1000۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الأَسَدِيِّ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ ابْنُ كَعْبٍ. فَنِيحَ عَلَيْهِ. فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الإِسْلاَمِ! أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَأَبِي مُوسَى، وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَجُنَادَةَ ابْنِ مَالِكٍ، وَأَنَسٍ، وَأُمِّ عَطِيَّةَ، وَسَمُرَةَ، وَأَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ، حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجنائز ٣٣ (١٢٩١)، م/الجنائز ٩ (٩٣٣)، (تحفة الأشراف: ١١٥٢٠)، حم (٤/٢٤٥، ٢٥٢)، (بزيادة في السياق) (صحيح) وانظر: حم (٢/٢٩١، ٤١٤، ٤١٥، ٤٥٥، ٥٢٦، ٥٣١)

۱۰۰۰۔علی بن ربیعہ اسدی کہتے ہیں: انصار کا قرظہ بن کعب نامی ایک شخص مرگیا، اس پر نوحہ ❶ کیا گیا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ آئے اور منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر کہا: کیا بات ہے؟ اسلام میں نوحہ ہو رہا ہے۔سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جس پر نوحہ کیا گیا، اس پر نوحہ کیے جانے کا عذاب ہوگا''۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔مغیرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں عمر، علی، ابوموسیٰ، قیس بن عاصم، ابوہریرہ، جنادہ بن مالک، انس، ام عطیہ، سمرہ اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......میت پر اس کی خوبیوں اور کمالات بیان کر کے چلّا چلّا کر رونے کو نوحہ کہتے ہیں۔

فائدہ ❷ :...... یہ عذاب اس شخص پر ہوگا جو اپنے ورثا کو اس کی وصیت کر کے گیا ہو، یا اس کا اپنا عمل بھی زندگی میں ایسا ہی رہا ہو اور اس کی پیروی میں اس کے گھر والے بھی اس پر نوحہ کر رہے ہوں۔

1001- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ: النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الأَحْسَابِ، وَالْعَدْوَى (أَجْرَبَ بَعِيرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيرٍ. مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الأَوَّلَ؟) وَالأَنْوَاءُ (مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا))). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٨٨٤) (حسن)

۱۰۰۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں چار باتیں جاہلیت کی ہیں، لوگ انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے: نوحہ کرنا، حسب ونسب میں طعنہ زنی، اور بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگ جانے کا عقیدہ رکھنا، مثلاً یوں کہنا کہ ایک اونٹ کو کھجلی ہوئی اور اس نے سو اونٹ میں کھجلی پھیلا دی تو آخر پہلے اونٹ کو کھجلی کیسے لگی؟ اور نچھتروں کا عقیدہ رکھنا، مثلاً: فلاں اور فلاں نچھتر (ستارے) کے سبب ہم پر بارش ہوئی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

24- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۲۴- باب: میت پر (آواز سے) رونے کی کراہت کا بیان

1002- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ. حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبُكَاءَ عَلَى الْمَيِّتِ. قَالُوا: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَذَهَبُوا إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ. و قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَرْجُو إِنْ كَانَ يَنْهَاهُمْ فِي حَيَاتِهِ، أَنْ لا يَكُونَ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ.

تخريج: ن/الجنائز ١٤ (١٨٥١) (تحفة الأشراف: ١٠٥٢٧) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/الجنائز ٣٢ (١٢٨٧)، و٣٣ (١٢٩٠، ١٢٩١)، م/الجنائز ٩ (٩٢٧)، ن/الجنائز ١٤ (١٨٤٩)، و١٥ (١٨٥٤)، ق/الجنائز ٥٤ (١٥٩٣)، (تحفة الأشراف: ٩٠٣١)، حم (١/٢٦، ٣٦، ٤٧، ٥٠، ٥١، ٥٤)، من غير هذا الوجه. و راجع أيضا حم (٦/٢٨١)

۱۰۰۲- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ

سے عذاب دیا جاتا ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔۲۔اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔اہل علم کی ایک جماعت نے میت پر رونے کو مکروہ (تحریمی) قرار دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میت کو اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے اور وہ اسی حدیث کی طرف گئے ہیں۔۴۔اور ابن مبارک کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ اگر وہ (میت) اپنی زندگی میں لوگوں کو اس سے روکتا رہا ہو تو اس پر اس میں سے کچھ نہیں ہوگا۔

1003۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ أَنَّ مُوسَى بْنَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِ فَيَقُولُ: وَا جَبَلَاهْ! وَا سَيِّدَاهْ! أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ إِلاَّ وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهَكَذَا كُنْتَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/الجنائز ٥٤ (١٥٩٤) (تحفة الأشراف: ٩٠٣١) (حسن)

۱۰۰۳۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی بھی مرجائے پھر اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہے: ہائے میرے پہاڑ، ہائے میرے سردار! یا اس جیسے الفاظ کہے تو اسے دو فرشتوں کے حوالے کردیا جاتا ہے، وہ اسے گھونسے مارتے ہیں (اور کہتے جاتے ہیں:) کیا تو ایسا ہی تھا؟" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

25۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۲۵۔ باب: میت پر رونے کی رخصت کا بیان

1004۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَرْحَمُهُ اللهُ! لَمْ يَكْذِبْ، وَلَكِنَّهُ وَهِمَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا. وَتَأَوَّلُوا هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٥٦٤ و١٧٦٨٣) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/المغازي ٨ (٣٩٧٨)، م/الجنائز ٩ (٩٢٨-٩٢٩)، د/الجنائز ٢٩ (٣١٢٩)، ن/الجنائز ١٥ (١٨٥٦)، حم (٢/٣٨)، و(٦/٣٩، ٥٧، ٩٥، ٢٠٩)، من غير هذا الطريق، وانظر أيضاً (رقم: ١٠٠٦)

۱۰۰۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میت کو اپنے گھر والوں کے اس پر رونے سے

عذاب دیا جاتا ہے''، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اللہ (ابن عمر) پر رحم کرے، انہوں نے جھوٹ نہیں کہا، انہیں وہم ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بات اس یہودی کے لیے فرمائی تھی جو مر گیا تھا: ''میت کو عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ یہ حدیث دوسری سندوں سے بھی عائشہ سے مروی ہے۔ ۳۔ اس باب میں ابن عباس، قرظہ بن کعب، ابو ہریرہ، ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۴۔ بعض اہل علم اسی جانب گئے ہیں اور ان لوگوں نے آیت: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى (کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا) کا مطلب بھی یہی بیان کیا ہے اور یہی شافعی کا بھی قول ہے۔

1005۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ، فَوَجَدَهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكَى، فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ: أَتَبْكِي؟ أَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، خَمْشِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ)). وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٤٨٣) (حسن)

۱۰۰۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے بیٹے ابراہیم کے پاس لے گئے تو دیکھا کہ ابراہیم کا آخری وقت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا اور رو دیے۔ عبدالرحمن بن عوف نے کہا: کیا آپ رو رہے ہیں؟ کیا آپ نے رونے سے منع نہیں کیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہیں، میں تو دو احمق فاجر آوازوں سے روکتا تھا: ایک تو مصیبت کے وقت آواز نکالنے، چہرہ زخمی کرنے سے اور گریبان پھاڑنے سے، دوسرے شیطان کے نغمے سے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ [1] :...... شیطان کے نغمے سے مراد غنا مزامیر ہیں، یعنی گانا بجانا۔

1006۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: غَفَرَ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ! أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ. إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا. فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجنائز ٣٢ (١٢٨٩)، م/الجنائز ٩ (٩٣٢)، ن/الجنائز ٧ (١٨٥) (تحفة الأشراف: ١٧٩٤٨) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/المغازي ٨ (٣٩٧٨)، م/الجنائز ٩ (٩٣١)، د/الجنائز ٢٩ (٣١٢٩)، ن/الجنائز ١٥ (١٨٥٦، ١٨٥٨، ١٨٥٩)، حم (٢/٣٨)، و(٦/٣٩، ٥٧، ٩٥، ٢٠٩) من غير هذا الوجه والسياق.

۱۰۰۶۔ عمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا، اور ان سے ذکر کیا گیا تھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میت پرلوگوں کے رونے کی وجہ سے اُسے عذاب دیا جاتا ہے، (عائشہ نے کہا:) اللہ ابوعبدالرحمن کی مغفرت فرمائے! سنو، انہوں نے جھوٹ نہیں کہا، بلکہ ان سے بھول ہوئی ہے یا وہ چوک گئے ہیں۔ بات صرف اتنی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی عورت کے پاس سے ہوا جس پر لوگ رو رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ''یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔''

26۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

۲۶۔ باب: جنازے کے آگے چلنے کا بیان

1007۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

تخريج: د/الجنائز ٤٩ (٣١٧٩)، ن/الجنائز ٥٦ (١٩٤٦)، ق/الجنائز ١٦ (١٤٨٢)، حم (٢/٨، ١٢٢) (تحفة الأشراف: ٦٨٢) (صحيح) وأخرجه مالك في المؤطا/الجنائز ٢ (٨) عن الزهري مرسلًا.

۱۰۰۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر سب کو جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا ہے۔

1008۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ مَنْصُورٍ وَبَكْرٍ الْكُوفِيِّ وَزِيَادٍ وَسُفْيَانَ، كُلُّهُمْ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٦٨٠٨ و٦٨١٢ و٦٩٧٣) (صحيح)

۱۰۰۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر سب کو جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا ہے۔

1009۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ هَكَذَا، رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ

وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. وَرَوَى مَعْمَرٌ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ. وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يرَوْنَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْمُرْسَلَ فِي ذَلِكَ أَصَحُّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: و سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ: قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا مُرْسَلٌ، أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَأَرَى ابْنَ جُرَيْجٍ أَخَذَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ زِيَادٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ وَمَنْصُورٍ، وَبَكْرٍ وَسُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ. وَإِنَّمَا هُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَوَى عَنْهُ هَمَّامٌ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَهَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ، قَالَ: وَحَدِيثُ أَنَسٍ فِي هَذَا الْبَابِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

تخريج: و ط/الجنائز ٢ (٨)، انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٩٣٩٣) (صحيح)

۱۰۰۹۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے آگے چلتے تھے۔

زہری یہ بھی کہتے ہیں کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبردی کہ ان کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اسی طرح ہے، اسے ابن جریج، زیاد بن سعد اور دیگر کئی لوگوں نے زہری سے ابن عیینہ کی حدیث ہی کی طرح روایت کیا ہے اور زہری نے سالم بن عبداللہ سے اور سالم نے اپنے والد ابن عمر سے روایت کی ہے۔ معمر، یونس بن یزید اور حفاظ میں سے اور بھی کئی لوگوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبردی ہے کہ ان کے والد جنازے کے آگے چلتے تھے۔

تمام محدثین کی رائے ہے کہ مرسل حدیث ہی اس باب میں زیادہ صحیح ہے۔ ۲۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں زہری کی حدیث مرسل ہے اور ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ۳۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابن جریج نے یہ حدیث ابن عیینہ سے لی ہے۔ ۴۔ ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد بن سعد، منصور، بکر اور سفیان سے اور ان لوگوں نے زہری سے، زہری نے سالم بن عبداللہ سے اور سالم نے اپنے والد ابن عمر سے روایت کی ہے۔ اور سفیان سے مراد سفیان بن عیینہ ہیں جن سے ہمام نے روایت کی ہے۔ ۵۔ اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، انس کی حدیث اس باب میں غیر محفوظ ہے [1]۔ ۲۔ جنازے کے آگے چلنے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا خیال ہے کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہے، شافعی اور احمد اسی کے قائل ہیں۔

فائدہ [1] :...... ملاحظہ ہو اگلی حدیث (۱۰۱۰) رہی ابن مسعود کی روایت جو آگے آرہی ہے "الجنازة متبوعة

ولا تتبع وليس منها من تقدمها" تو یہ روایت صحیح نہیں ہے جیسا کہ آگے اس کی تفصیل آ رہی ہے۔(ملاحظہ ہو:۱۰۱۱)

1010- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ خَطَأٌ ، أَخْطَأَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ . وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ . قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا أَصَحُّ .

تخريج: ق/الجنائز ١٦ (١٤٨٣) (تحفة الأشراف : ١٥٦٢) (صحيح)

۱۰۱۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے چلتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ حدیث غلط ہے اس میں محمد بن بکر نے غلطی کی ہے۔ یہ حدیث یونس سے روایت کی جاتی ہے اور یونس زہری سے (مرسلاً) روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ، ابوبکر اور عمر جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری کہتے ہیں: مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی ہے کہ ان کے والد جنازے کے آگے آگے چلتے تھے۔ ۲۔ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: یہ زیادہ صحیح ہے۔ (دیکھئے سابقہ حدیث ۱۰۰۹)

27- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۲۷۔ باب: جنازے کے پیچھے چلنے کا بیان

1011- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى إِمَامِ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ . قَالَ: ((مَا دُونَ الْخَبَبِ ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوهُ ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَلاَ يُبَعَّدُ إِلاَّ أَهْلُ النَّارِ ، الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلاَ تَتْبَعُ وَلَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لاَ يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ . قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُضَعِّفُ حَدِيثَ أَبِي مَاجِدٍ لِهَذَا . وقَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: قِيلَ لِيَحْيَى: مَنْ أَبُو مَاجِدٍ هَذَا؟ قَالَ: طَائِرٌ طَارَ فَحَدَّثَنَا . وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا . رَأَوْا أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ . وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَإِسْحَاقُ قَالَ: إِنَّ أَبَا مَاجِدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ لاَ يُعْرَفُ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْهُ حَدِيثَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ . وَيَحْيَى إِمَامُ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ ثِقَةٌ . يُكْنَى أَبَا الْحَارِثِ . وَيُقَالُ لَهُ يَحْيَى الْجَابِرُ . وَيُقَالُ لَهُ

يَحْيَى الْمُجْبِرُ أَيْضًا . وَهُوَ كُوفِيٌّ ، رَوَى لَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَبُو الأَحْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ .

تخریج: د/الجنائز ٥٠ (٣٠٨٤)، ق/الجنائز ١٦ (١٤٨٤) (ضعیف)

(سند میں یحییٰ الجابر لین الحدیث ، اور ابو ماجد مجہول ہیں)

۱۰۱۱۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے پیچھے چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:''ایسی چال چلے جو دُلکی چال سے دھیمی ہو۔ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے جلدی قبر میں پہنچادو گے اور اگر برا ہے تو جہنمیوں ہی کو دور ہٹایا جاتا ہے۔ جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے، اس سے آگے نہیں ہونا چاہیے، جو جنازہ کے آگے چلے وہ اس کے ساتھ جانے والوں میں سے نہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود سے صرف اسی سند سے جانی جاتی ہے۔۲۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو ابوحامد کی اس حدیث کو ضعیف بتاتے سنا ہے۔۳۔ محمد بن اسماعیل بخاری کا بیان ہے کہ حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا: ابو ماجد کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ایک اڑتی چڑیا ہے جس سے ہم نے روایت کی ہے، یعنی مجہول راوی ہے۔

28۔بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّكُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۲۸۔باب: جنازے کے پیچھے سواری پر چلنے کی کراہت کا بیان

1012۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ . فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا . فَقَالَ: ((أَلَا تَسْتَحْيُونَ؟ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ)) .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ثَوْبَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوفًا . قَالَ مُحَمَّدٌ: الْمَوْقُوفُ مِنْهُ أَصَحُّ .

تخریج: ق/الجنائز ١٥ (١٤٨٠) (ضعیف) (سند میں ابوبکر بن ابی مریم ضعیف ہیں)

۱۰۱۲۔ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے، آپ نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا تو فرمایا:''کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ اللہ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھوں پر بیٹھے ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ثوبان کی حدیث، ان سے موقوفاً بھی مروی ہے۔محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: ان کی موقوف روایت زیادہ صحیح ہے۔۲۔اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث جنازہ کے پیچھے سوار ہوکر چلنے کی کراہت پر دلالت کرتی ہے، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے معارض ہے جس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"الراكب يسير خلف الجنازة والماشي

يمشي خلفها وأمامها عن يمينها ويسارها قريبا منها" (سوار آدمی جنازے کے پیچھے چلتا ہے، جبکہ پیدل چلنے والا اُس کے پیچھے، آگے، دائیں، بائیں قریب ہوکر چلتا ہے۔) ان دونوں روایتوں میں تطبیق کئی طرح سے دی جاتی ہے: ایک یہ کہ ثوبان کی روایت ضعیف ہے، دوسرے یہ کہ یہ غیر معذور کے سلسلے میں ہے اور مغیرہ بن شعبہ کی روایت معذور شخص کے سلسلے میں ہے، تیسرے یہ کہ ثوبان کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہ سوار جنازے کے پیچھے تھے، ہوسکتا ہے کہ وہ جنازے کے آگے رہے ہوں یا جنازے کے بغل میں رہے ہوں۔ اس صورت میں یہ مغیرہ کی حدیث کے منافی نہ ہوگا۔

29۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۲۹۔باب: جنازے کے پیچھے سواری پر چلنے کی رخصت کا بیان

1013۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، قَال: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةِ أَبِي الدَّحْدَاحِ، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يَسْعَى، وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ.

تخريج: م/الجنائز ۲۸ (۹۶۵)، د/الجنائز ٤٨ (۳۱۷۸)، حم (٥/٩٠) (تحفة الأشراف: ۲۱۸۰) (صحيح)

وأخرجه: ن/الجنائز ۹۵ (۲۰۲۸) من غير هذا الوجه.

۱۰۱۳۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ابودحداح کے جنازے میں تھے، آپ لوٹتے وقت ایک گھوڑے پر سوار تھے جو تیز چل رہا تھا، ہم اس کے اردگرد تھے اور وہ آپ کو لے کر اچھلتے ہوئے چل رہا تھا۔

1014۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ، عَنِ الْجَرَّاحِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّبَعَ جَنَازَةَ أَبِي الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلَى فَرَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۲۱٤۳) (صحيح)

۱۰۱۴۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ابودحداح کے جنازے کے پیچھے پیدل گئے اور گھوڑے پر سوار ہو کر لوٹے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ جنازے سے واپسی میں سوار ہوکر واپس آنا جائز ہے، علما اسے بلا کراہت جائز قرار دیتے ہیں۔

30۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

۳۰۔باب: جنازہ تیزی سے لے جانے کا بیان

1015۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ يَكُنْ خَيْرًا تُقَدِّمُوهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ يَكُنْ

شَرًّا تَضَعُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجنائز ٥١ (١٣١٥)، م/الجنائز ١٦ (٩٤٤)، د/الجنائز ٥٠ (٣١٨١)، ن/الجنائز ٤٤ (١٩١١)، ق/الجنائز ١٥ (١٤٧٧) (تحفة الأشراف: ١٣١٢٤) (صحيح)

وأخرجه مالك/الجنائز ١٦ (٥٦)، موقوفاً على أبي هريرة.

۱۰۱۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جنازہ تیزی سے لے کر چلو [1]، اگر وہ نیک ہوگا تو اسے خیر کی طرف جلدی پہنچا دوگے اور اگر وہ برا ہوگا تو اسے اپنی گردن سے اتار کر (جلد) رکھ دو گے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوبکرہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1] :...... جمہور کے نزدیک امر استحباب کے لیے ہے، ابن حزم کہتے ہیں کہ وجوب کے لیے ہے۔

31۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلَى أُحُدٍ وَذِكْرِ حَمْزَةَ

۳۱۔ باب: شہدائے اُحد اور حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا ذکر

1016۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى حَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ. فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ. فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا، لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ، حَتَّى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُونِهَا)). قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهُ فِيهَا. فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، قَالَ: فَكَثُرَ الْقَتْلَى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ، قَالَ: فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ. ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْأَلُ عَنْهُمْ: ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا)) فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ. قَالَ: فَدَفَنَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. النَّمِرَةُ الْكِسَاءُ الْخَلَقُ. وَقَدْ خُولِفَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ. فَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ. وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ جَابِرٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ؟ فَقَالَ: حَدِيثُ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرٍ أَصَحُّ.

تخريج: د/الجنائز ٣١ (٣١٣٦) (تحفة الأشراف: ١٤٧٧) (صحيح)

(وقال في حديث أبي داود: حسن) وهو الصواب، لأن "أسامة الليث صدوق بهم)

۱۰۱۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن حمزہ (کی لاش) کے پاس آئے۔ آپ اس کے پاس رُکے، آپ نے دیکھا کہ لاش کا مثلہ ❶ کر دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر صفیہ (حمزہ کی بہن) اپنے دل میں برا نہ مانتیں تو میں انہیں یوں ہی (دفن کیے بغیر) چھوڑ دیتا یہاں تک کہ درند و پرند انہیں کھا جاتے۔ پھر وہ قیامت کے دن ان کے پیٹوں سے اٹھائے جاتے''، پھر آپ ﷺ نے نمر (ایک پرانی چادر) منگوائی اور حمزہ کو اس میں کفنایا۔ جب آپ چادر ان کے سر کی طرف کھینچتے تو ان کے دونوں پیر کھل جاتے اور جب ان کے دونوں پیروں کی طرف کھینچتے تو سر کھل جاتا۔ مقتولین کی تعداد بڑھ گئی اور کپڑے کم پڑ گئے تھے، چنانچہ ایک ایک دو دو اور تین تین آدمیوں کو ایک کپڑے میں کفنایا جاتا، پھر وہ سب ایک قبر میں دفن کر دیے جاتے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے بارے میں پوچھتے کہ ان میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو آپ اسے آگے قبلے کی طرف کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان مقتولین کو دفن کیا اور ان پر صلاۃ نہیں پڑھی۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ انس کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے انس کی روایت سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ۲۔ اس حدیث کی روایت میں اسامہ بن زید کی مخالفت کی گئی ہے۔ لیث بن سعد بسند ابن شہاب الزہری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن جابر بن عبداللہ بن زید ❸ روایت کی ہے اور معمر نے بسند زہری عن عبداللہ بن ثعلبہ عن جابر روایت کی ہے۔ ہمارے علم میں سوائے اسامہ بن زید کے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے زہری کے واسطے سے انس سے روایت کی ہو۔ ۳۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: لیث کی حدیث بسند ابن شہاب عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن جابر زیادہ صحیح ہے۔ ۴۔ نمرہ: پرانی چادر کو کہتے ہیں۔

فائدہ ❶: ...... ناک کان اور شرمگاہ وغیرہ کاٹ ڈالنے کو مثلہ کہتے ہیں۔

فائدہ ❷: ...... جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ شہید پر جنازے کی صلاۃ نہیں پڑھی جائیگی ان کا استدلال اسی حدیث سے ہے، اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شہید پر صلاۃِ جنازہ پڑھی جائے گی وہ اس کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے ان میں سے کسی پر اس طرح صلاۃ نہیں پڑھی جیسے حمزہ رضی اللہ عنہ پر کئی بار پڑھی۔

فائدہ ❸: ...... تمام نسخوں میں اسی طرح ''جابر بن عبداللہ بن زید'' ہے جب کہ اس نام کے کسی صحابی کا تذکرہ کسی مصدر میں نہیں ملا، اور کتب تراجم میں سب نے ''عبدالرحمن بن کعب بن مالک'' کے اساتذہ میں معروف صحابی ''جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام'' ہی کا لکھا ہے، نیز ''جابر بن عبداللہ بن عمرو'' ہی کے تلامذہ میں ''عبدالرحمن بن کعب بن مالک'' کا نام آیا ہوا ہے۔

32۔ بَابٌ آخَرُ

۳۲۔ باب: جنازہ سے متعلق ایک اور باب

1017۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الأَعْوَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ. وَكَانَ، يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ، عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ، عَلَيْهِ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ، وَمُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ يُضَعَّفُ، وَهُوَ مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُلَائِيُّ تُكُلِّمَ فِيهِ: وَقَدْ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ.

تخريج: د/التجارات ٦٦ (٢٢٩٦)، والزهد ١٦ (٤١٧٨)، (تحفة الأشراف: ١٥٨٨٠) (ضعيف)

(سند میں مسلم بن کیسان الاعور ضعیف ہیں)

۱۰۱۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت کرتے، جنازے میں شریک ہوتے، گدھے کی سواری کرتے اور غلام کی دعوت قبول فرماتے تھے۔ بنوقریظہ [1] والے دن آپ ایک ایسے گدھے پر سوار تھے، جس کی لگام کھجور کی چھال کی رسی کی تھی، اس پر زین بھی چھال ہی کی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف مسلم کی روایت سے جانتے ہیں جسے وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔ اور مسلم اعور ضعیف گردانے جاتے ہیں۔ یہی مسلم بن کیسان مُلائی ہیں، جس پر کلام کیا گیا ہے، ان سے شعبہ اور سفیان نے روایت کی ہے۔

فائدہ [1] :...... خیبر کے یہودیوں کا ایک قبیلہ ہے یہ واقعہ ذی قعدہ ۵ھ کا ہے۔

33۔ بابٌ

۳۳۔ باب: دفن سے متعلق ایک اور باب

1018۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ: قَالَ ((مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ.)) ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ، فَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٦٣٧ و١٦٢٤٥) (صحيح)

(سند میں عبدالرحمٰن بن ابی ملیکہ ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے)

۱۰۱۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی تدفین کے سلسلے میں لوگوں میں اختلاف ہوا [1] ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ سے ایک ایسی بات سنی ہے جو میں بھولا نہیں ہوں، آپ نے فرمایا: ''جتنے بھی نبی ہوئے ہیں اللہ نے ان کی روح وہیں قبض کی ہے جہاں وہ دفن کیا جانا پسند کرتے تھے (اس لیے) تم

لوگ انہیں ان کے بستر ہی کے مقام پر دفن کرو۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: ا۔ یہ حدیث غریب ہے، عبدالرحمن بن ابی بکر ملیکی اپنے حفظ کے تعلق سے ضعیف گردانے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ حدیث اس کے علاوہ طریق سے بھی مروی ہے۔ ابن عباس نے ابوبکر صدیق سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :.......بعض کی رائے تھی کہ مکے میں دفن کیا جائے، بعض کی مدینہ میں اور بعض کی بیت المقدس میں۔

34۔ بَابٌ آخَرُ
۳۴۔ باب: میت سے متعلق ایک اور باب

1019۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ، وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: عِمْرَانُ بْنُ أَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ. وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: وَعِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ مِصْرِيٌّ، أَقْدَمُ وَأَثْبَتُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ.

تخريج: د/الأدب ٥٠ (٤٩٠٠) (تحفة الأشراف: ٧٣٢٨) (ضعيف)
(سند میں عمران بن انس مکی ضعیف ہیں)

۱۰۱۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے مُردوں کی اچھائیوں کو ذکر کیا کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ۲۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ عمران بن انس مکی منکرالحدیث ہیں۔ ۲۔ بعض نے عطا سے اور عطا نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ ۳۔ عمران بن ابی انس مصری عمران بن انس مکی سے پہلے کے ہیں اور ان سے زیادہ ثقہ ہیں۔

35۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ
۳۵۔ باب: جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھنے کا بیان

1020۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ. فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ: هَكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ!. قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((خَالِفُوهُمْ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ.

تخريج: د/الجنائز ٤٧ (٣١٧٦)، ق/الجنائز ٣٥ (١٥٤٥) (تحفة الأشراف: ٥٠٧٦) (حسن)

(سند میں بشر بن رافع ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے،/ دیکھیے الأ رواء ۳/۱۹۳)

۱۰۲۰۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو جب تک جنازہ لحد (بغلی قبر) میں رکھ نہ دیا جاتا، نہیں بیٹھتے۔ ایک یہودی عالم نے آپ کے پاس آ کر کہا: محمد! ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ بیٹھنے لگ گئے اور فرمایا: ''تم ان کی مخالفت کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ۲۔ بشر بن رافع حدیث میں زیادہ قوی نہیں ہیں۔

36۔ بَابُ فَضْلِ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ

۳۶۔ باب: مصیبت پر ثواب کی نیت سے صبر کرنے کی فضیلت کا بیان

1021۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، قَالَ: دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانًا، وَأَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي، فَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا أَبَا سِنَانٍ! قُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي! فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ! فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ. فَيَقُولُ اللهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر: حم (٤/٤١٥) (تحفة الأشراف: ٩٠٠٥) (حسن) (دیکھیے: الصحیحة ١٤٠٨)

۱۰۲۱۔ ابوسنان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا اور ابوطلحہ خولانی قبر کی منڈیر پر بیٹھے تھے، جب میں نے (قبر سے) نکلنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: ابوسنان! کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں ضرور دیجئے، تو انہوں نے کہا: مجھ سے ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندے کا بچہ ❶ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے: ''تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کرلی؟ تو وہ کہتے ہیں: ہاں، پھر فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ وہ کہتے ہیں: ہاں تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور ''إنا لله وإنا إليه راجعون'' پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶: ...... بچے سے مراد مطلق اولاد ہے، خواہ مذکر ہو یا مؤنث۔

37۔بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۳۷۔باب: صلاۃِ جنازہ کی تکبیرات کا بیان

1022۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى، وَجَابِرٍ، وَيَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ، وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَيَزِيدُ ابْنُ ثَابِتٍ هُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ. شَهِدَ بَدْرًا، وَزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، يَرَوْنَ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: خ/الجنائز ٥٤ (١٣١٨)، ن/الجنائز ٧٢ (١٩٧٤)، ق/الجنائز ٣٣ (١٥٣٤) (تحفة الأشراف: ١٣٢٦٧) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الجنائز ٤ (١٢٤٥)، و٦٤ (١٣٣٣)، والمناقب ٣٨ (٣٨٨٠، ٣٨٨١)، م/الجنائز ٢٢ (٩٥١)، د/الجنائز ٦٢ (٣٢٠٤)، ن/الجنائز ٧٢ (١٩٧٣)، و٧٦ (١٩٨٢)، ط/الجنائز ٥ (١٤)، حم (٢/٢٨٩، ٤٣٨، ٥٢٩) من غير هذا الوجه.

۱۰۲۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی صلاۃِ جنازہ پڑھی تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابن عباس، ابن ابی اوفی، جابر، یزید بن ثابت اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ یزید بن ثابت: زید بن ثابت کے بھائی ہیں، یہ ان سے بڑے ہیں، یہ بدر میں شریک تھے اور زید بدر میں شریک نہیں تھے۔ ۴۔ صحابہ کرام میں سے اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ ان لوگوں کی رائے ہے کہ صلاۃِ جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔

1023۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا، وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، رَأَوْا التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا. وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: إِذَا كَبَّرَ الإِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا، فَإِنَّهُ يُتَّبَعُ الإِمَامُ.

تخريج: م/الجنائز ٢٣ (٩٥٧)، د/الجنائز ٥٨ (٣١٩٧)، ن/الجنائز ٧٦ (١٩٨٤)، ق/الجنائز ٢٥ (١٥٠٥)،

(تحفة الأشراف: ٣٦٧١)، حم (٤/٣٦٧، ٣٦٨، ٣٧٠، ٣٧٢) (صحيح)

١٠٢٣۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے۔ انہوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں ہم نے ان سے اس کی وجہ پوچھی، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایسا بھی کہتے تھے [1]۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ زید بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جنازے میں پانچ تکبیریں ہیں۔ ۳۔ احمد اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: جب امام جنازے میں پانچ تکبیریں کہے تو امام کی پیروی کی جائے (یعنی مقتدی بھی پانچ کہیں)۔

فائدہ [1]: ......اس روایت سے معلوم ہوا کہ صلاۃ جنازہ میں چار سے زیادہ تکبیریں بھی جائز ہیں، نبی کریم ﷺ سے اور صحابہ کرام سے پانچ، چھ، سات اور آٹھ تکبیریں بھی منقول ہیں، لیکن اکثر روایات میں چار تکبیروں ہی کا ذکر ہے۔ بیہقی وغیرہ میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے باہمی مشورے سے چار تکبیروں کا حکم صادر فرمایا، بعض نے اسے اجماع قرار دیا ہے، لیکن یہ صحیح نہیں، علی رضی اللہ عنہ وغیرہ سے چار سے زائد تکبیریں بھی ثابت ہیں۔ چوتھی تکبیر کے بعد کی تکبیرات میں میت کے لیے دعا ہوتی ہے۔

38۔ بَابُ مَا يَقُولُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

٣٨۔ باب: صلاۃ جنازہ میں کیا دعا پڑھے؟

1024۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ الأَشْهَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا)). قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ. وَزَادَ فِيهِ ((اللَّهُمَّ! مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ.)) قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَعَائِشَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ وَالِدِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلا. وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدِيثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ. وَعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهِمُ فِي حَدِيثِ يَحْيَى. وَرُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. و سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِي هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الأَشْهَلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ. وَسَأَلْتُهُ عَنِ اسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ٣١٤ (١٠٨٤)، (تحفة الأشراف: ١٥٦٨٧) (صحيح)
(سند میں ابوابراہیم اشہلی لین الحدیث راوی ہیں، لیکن شواہد ومتابعات کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے)

۱۰۲۴- ابوابراہیم اشہلی کے والد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صلاۃِ جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا" (اے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں کو، ہمارے مردوں کو، ہمارے حاضر کو اور ہمارے غائب کو، ہمارے چھوٹے کو اور ہمارے بڑے کو، ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو)۔ یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ البتہ اس میں اتنا زیادہ ہے: "اللّٰهُمَّ! مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ". (اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھ، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے)

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابوابراہیم کے والد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث بطریق: "يحيىٰ بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن النبي ﷺ" مرسلاً روایت کی ہے اور عکرمہ بن عمار نے بطریق: "يحيىٰ بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن عائشة، عن النبي ﷺ" روایت کی ہے۔ عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ عکرمہ کو بسا اوقات یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں وہم ہو جاتا ہے۔ نیز یہ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ سے عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ" کے طریق سے بھی مروی ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ اس سلسلے میں یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث جسے انہوں نے بطریق: "أبي إبراهيم الأشهلي، عن أبيه" روایت کی ہے سب سے زیادہ صحیح روایت ہے۔ میں نے ان سے ابوابراہیم کا نام پوچھا تو وہ اُسے نہیں جان سکے۔ ۳- اس باب میں عبدالرحمن، عائشہ، ابوقتادہ، عوف بن مالک اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1025- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ. فَفَهِمْتُ مِنْ صَلاَتِهِ عَلَيْهِ: ((اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ. وَاغْسِلْهُ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ مُحَمَّدٌ: أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ، هَذَا الْحَدِيثُ.

تخريج: م/الجنائز ٢٦ (٩٦٣)، ن/الطهارة ٥٠ (٦٢)، والجنائز ٧٧ (١٩٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٩٠١)، حم (٦/٢٨) (صحيح) وأخرجه كل من: ق/الجنائز ٢٣ (١٥٠٠)، حم (٦/٢٣) من غير هذا الوجه.

۱۰۲۵- عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو میت پر صلاۃِ جنازہ پڑھتے سنا تو میں نے اس پر آپ کی صلاۃ سے یہ کلمات یاد کیے: "اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ، وَاغْسِلْهُ كَمَا يُغْسَلُ

الثَّوْبُ " (اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے برف سے دھودے، اور اسے (گناہوں سے) ایسے دھودے جیسے کپڑے دھوئے جاتے ہیں)۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ اس باب کی سب سے صحیح یہی حدیث ہے۔

39- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۳۹- باب: صلاۃ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا بیان

1026- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِيِّ. إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ أَبُو شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ، مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ (مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ).

تخريج: ق/الجنائز ٢٢ (١٤٩٥)، انظر الحديث الآتي (تحفة الأشراف: ٦٤٦٨) (صحيح)

(اگلے اثر کی متابعت کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''ابراہیم بن عثمان'' ضعیف ہیں)

۱۰۲۶- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جنازے میں سورۂ فاتحہ پڑھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔ ۲- ابراہیم بن عثمان ہی ابوشیبہ واسطی ہیں اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ صحیح چیز جو ابن عباس سے مروی ہے کہ جنازے کی صلاۃ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت میں سے ہے۔ ۳- اس باب میں ام شریک سے بھی روایت ہے۔

1027- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. فَقُلْتُ لَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، يَخْتَارُونَ أَنْ يُقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الأُولَى، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لاَ يُقْرَأُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ، إِنَّمَا هُوَ ثَنَاءٌ عَلَى اللهِ، وَالصَّلاَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، وَطَلْحَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَوْفٍ هُوَ ابْنُ أَخِي عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ. رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ.

تخريج: خ/الجنائز ٦٥ (١٣٣٥)، د/الجنائز ٥٩ (٣١٩٨)، ن/الجنائز ٧٧ (١٩٨٩)، (تحفة الأشراف: ٥٧٦٤) (صحيح)

۱۰۲۷۔طلحہ بن عوف کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک صلاۃِ جنازہ پڑھایا توانہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ میں نے ان سے(اس کے بارے میں) پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ سنت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲-طلحہ بن عبداللہ بن عوف، عبدالرحمن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ان سے زہری نے روایت کی ہے۔۳-صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کا اسی پرعمل ہے یہ لوگ تکبیر اولیٰ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے کو پسند کرتے ہیں یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔۴-اوربعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ صلاۃِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی [1] اس میں تو صرف اللہ کی ثنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ (درود) اور میت کے لیے دعا ہوتی ہے۔اہلِ کوفہ میں سے ثوری وغیرہ کا یہی قول ہے۔

فائدہ [1] :......ان لوگوں کا کہنا ہے کہ جن روایتوں سے پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے ان کی تاویل یہ کی جائیگی کہ یہ قراءت کی نیت سے نہیں، بلکہ دعا کی نیت سے پڑھی گئی تھی،لیکن یہ محض تاویل ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔مبتدعین کی حرکات بھی عجیب وغریب ہوا کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے صلاۃِ جنازہ میں ثابت سورۃ الفاتحہ صلاۃِ جنازہ میں نہیں پڑھیں گے اور رسمِ قُل، تیجا، ساتویں وغیرہ میں فاتحہ کا رٹہ لگائیں گے اور وہ بھی معلوم نہیں کون سی فاتحہ پڑھتے ہیں، حقہ کے بغیر اُن کے ہاں قبول ہی نہیں ہوتی۔ فيا عجبا لهذه الخرافات .

40۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَالشَّفَاعَةِ لِلْمَيِّتِ

۴۰۔باب: صلاۃِ جنازہ اور میت کے لیے شفاعت کا بیان

1028۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْيَزَنِيِّ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ، إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا، جَزَّأَهُمْ ثَلاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلاثَةُ صُفُوفٍ، فَقَدْ أَوْجَبَ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمَيْمُونَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ. هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ، وَأَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا، وَرِوَايَةُ هَؤُلَاءِ أَصَحُّ عِنْدَنَا.

تخريج: د/الجنائز ۱۴۳ (۳۱۶۶)، ق/الجنائز ۱۹ (۱۴۹۰)، (تحفة الأشراف: ۱۱۲۰۸)، حم (۴/۷۹)

(حسن) (سند میں ''محمد بن اسحاق'' مدلس ہیں اورروایت عنعنہ سے ہے، البتہ مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا فعل شواہد اورمتابعات کی بنا پر صحیح ہے)

۱۰۲۸۔مرثد بن عبداللہ یزنی کہتے ہیں کہ مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب صلاۃِ جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو ان کی تین صفیں [1] بنادیتے، پھر کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:''جس کی صلاۃ جنازہ تین صفوں نے پڑھی تو اس نے

(جنت) واجب کرلی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اسی طرح کئی لوگوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن سعد نے بھی یہ حدیث محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے۔ اور انہوں نے سند میں مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک شخص کو داخل کر دیا ہے۔ ہمارے نزدیک ان لوگوں کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ ۳۔ اس باب میں عائشہ، ام حبیبہ، ابو ہریرہ اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... صف کم سے کم دو آدمیوں پر مشتمل ہوتی ہے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

1029- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ (رَضِيعٍ كَانَ لِعَائِشَةَ)، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَتُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً، فَيَشْفَعُوا لَهُ، إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ)). و قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ: مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ أَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: خ/الجنائز ١٨ (٩٤٧)، ن/الجنائز ٧٨ (١٩٩٣)، (تحفة الأشراف: ١٦٢٩١)، حم (٣٢/٦، ٤٠، ٩٧، ٢٣١) (صحيح)

۱۰۲۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان مر جائے اور مسلمانوں کی ایک جماعت جس کی تعداد سو کو پہنچتی ہو اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھے اور اس کے لیے شفاعت کرے تو ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔'' ❶ علی بن حجر نے اپنی حدیث میں کہا: ''مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا'' (سو یا اس سے زائد لوگ)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ بعض نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے، مرفوع نہیں کیا ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس سے صلاۃِ جنازہ میں کثرتِ تعداد کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں چالیس مسلمان مردوں کا ذکر ہے، اور بعض روایتوں میں تین صفوں کا ذکر ہے، ان میں تطبیق اس طرح سے دی گئی ہے کہ یہ احادیث مختلف موقعوں پر سائلین کے سوالات کے جواب میں بیان کی گئیں ہیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے آپ کو سو آدمیوں کی شفاعت قبول کیے جانے کی خبر دی گئی ہو، پھر چالیس کی پھر تین صفوں کی گو وہ چالیس سے بھی کم ہوں، یہ اللہ کی اپنے بندوں پر نوازش و انعام ہے۔

41- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

۴۱۔ باب: سورج نکلنے اور اس کے ڈوبنے کے وقت صلاۃِ جنازہ پڑھنے کی کراہت کا بیان

1030- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

الْجُهَنِيِّ، قَالَ: ثَلاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ، وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. يَكْرَهُونَ الصَّلاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي هَذِهِ السَّاعَاتِ. و قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ، أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا، يَعْنِي الصَّلاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ، وَكَرِهَ الصَّلاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا وَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، قَالَ الشَّافِعِيُّ: لا بَأْسَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهِنَّ الصَّلاةُ.

تخريج: م/المسافرين ٥١ (٨٣١)، د/الجنائز ٥٥ (٣١٩٢)، ن/المواقيت ٣١ (٥٦١)، و٣٣ (٥٦٦)، والجنائز ٨٩، (٢٠١٥)، ق/الجنائز ٣٠ (١٥١٩)، (تحفة الأشراف : ٩٩٣٩)، حم (٤/١٥٢)، د/الصلاة ١٤٢ (١٤٧٢) (صحيح)

۱۰۳۰۔ عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تین ساعتیں ایسی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صلاۃ پڑھنے سے یا اپنے مردوں کو دفنانے سے منع فرماتے تھے: جس وقت سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہوجائے، اور جس وقت ٹھیک دوپہر ہو رہی ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، اور جس وقت سورج ڈوبنے کی طرف مائل ہو یہاں تک کہ وہ ڈوب جائے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اور صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ لوگ ان اوقات میں صلاۃِ جنازہ پڑھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ ۳۔ ابن مبارک کہتے ہیں: اس حدیث میں ان اوقات میں مردے دفنانے سے مراد ان کی صلاۃ جنازہ پڑھنا ہے۔ ❶ انہوں نے سورج نکلتے وقت ڈوبتے وقت اور دوپہر کے وقت جب تک کہ سورج ڈھل نہ جائے صلاۃِ جنازہ پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔ احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ۴۔ شافعی کہتے ہیں کہ ان اوقات میں جن میں صلاۃ پڑھنا مکروہ ہے، ان میں صلاۃِ جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فائدہ ❶ :...... امام ترمذی نے بھی اسے اسی معنی پر محمول کیا ہے جیسا کہ ''ترجمۃ الباب'' سے واضح ہے، اس کے برخلاف امام ابوداود نے اسے دفنِ حقیقی ہی پر محمول کیا اور انہوں نے ''باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها'' کے تحت اس کو ذکر کیا ہے۔

42۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الأَطْفَالِ

۴۲۔ باب: بچوں کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1031۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ بْنُ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

((الـرَّاكِـبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ. وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، قَالُوا: يُصَلَّى عَلَى الطِّفْلِ. وَإِنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ بَعْدَ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ خُلِقَ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: د/الجنائز ٤٩ (٣١٨٠)، ن/الجنائز ٥٥ (١٩٤٤)، ق/الجنائز ١٥ (١٤٨١)، و٢٦ (١٥٠٧)، (تحفة الأشراف: ١١٤٩٠)، حم (٤/٢٤٧، ٢٥٢) (صحيح)

۱۰۳۱۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سواری والے جنازے کے پیچھے رہے، پیدل چلنے والا جہاں چاہے رہے، اور بچوں کی بھی صلاۃِ جنازہ پڑھی جائے گی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اسرائیل اور دیگر کئی لوگوں نے اِسے سعید بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ بچے کی صلاۃِ جنازہ یہ جان لینے کے بعد کہ اس میں جان ڈال دی گئی تھی پڑھی جائے گی گو (ولادت کے وقت) وہ رویا نہ ہو، احمد اور اسحاق بن راہویہ اسی کے قائل ہیں۔ [1]

فائدہ [1] :...... اور یہی راجح قول ہے، کیوں کہ ماں کے پیٹ کے اندر ہی بچے کے اندر روح پھونک دی جاتی ہے، گویا نومولود ایک ذی روح مسلمان ہے۔

43۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنِينِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ

۴۳۔ باب: جنین (ماں کے پیٹ میں موجود بچہ) کی صلاۃ نہ پڑھنے کا بیان جب تک کہ وہ ولادت کے وقت نہ روئے

1032۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ، حَتَّى يَسْتَهِلَّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ قَدِ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيهِ: فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرْفُوعًا. وَرَوَى أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا. وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، مَوْقُوفًا. وَكَأَنَّ هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا، قَالُوا: لَا يُصَلَّى عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ. وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٦٦٠) (صحيح)

وأخرجه: ق/الجنائز ٢٦ (١٥٠٨)، والفرائض ١٧ (٢٧٥٠)، من غير هذا الوجه.

۱۰۳۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بچے کی صلاۃِ (جنازہ) نہیں پڑھی جائے گی۔ نہ وہ کسی کا وارث ہوگا اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا جب تک کہ وہ پیدائش کے وقت روئے نہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس حدیث میں لوگ اضطراب کے شکار ہوئے ہیں۔ بعض نے اِسے ابوالزبیر سے اور ابوالزبیر نے جابر سے اور جابر نے نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، اور اشعث بن سوار اور دیگر کئی لوگوں نے ابوالزبیر سے اور ابوالزبیر نے جابر سے موقوفاً روایت کی ہے، اور محمد بن اسحاق نے عطا بن ابی رباح سے اور عطاء نے جابر سے موقوفاً روایت کی ہے، گویا موقوف روایت مرفوع روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ۲۔ بعض اہلِ علم اسی طرف گئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ بچے کی صلاۃِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، جب تک کہ وہ پیدائش کے وقت نہ روئے، یہی سفیان ثوری اور شافعی کا قول ہے۔

44۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۴۔ باب: مسجد میں صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1033۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَالَ مَالِكٌ: لَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ. وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ: يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ، وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: م/الجنائز ٣٤ (٩٧٣)، ن/الجنائز ٧٠ (١٩٦٩)، حم (٦/٧٩، ١٣٣، ١٦٩) (تحفة الأشراف: ١٦١٧٥) (صحيح) وأخرجه كل من: م/الجنائز (المصدر المذكور)، د/الجنائز ٥٤ (٣١٨٩)، ق/الجنائز ٢٩ (١٥١٨)، ط/الجنائز ٨ (٢٢) من غير هذا الوجه.

۱۰۳۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضا [1] کی صلاۃِ جنازہ مسجد میں پڑھی۔ [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ ۳۔ شافعی کا بیان ہے کہ مالک کہتے ہیں: میت پر صلاۃِ جنازہ مسجد میں نہیں پڑھی جائے گی۔ ۴۔ شافعی کہتے ہیں: میت پر صلاۃِ جنازہ مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے اور انہوں نے اسی حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔

فائدہ 1 :...... بیضا کے تین بیٹے تھے جن کے نام: سہل، سہیل اور صفوان تھے اور ان کی ماں کا نام رعد تھا، بیضا ان کا وصفی نام ہے، اور ان کے باپ کا نام وہب بن ربیعہ قرشی فہری تھا۔

فائدہ 2 :...... اس سے مسجد میں صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، اگرچہ نبی اکرم ﷺ کا معمول مسجد سے باہر پڑھنے کا تھا، یہی جمہور کا مذہب ہے جو لوگ عدم جواز کے قائل ہیں ان کی دلیل ابوہریرہ کی روایت ''من صلى على جنازة في المسجد فلا شيء له'' ہے جس کی تخریج ابوداود نے کی ہے۔ جمہور اس کا جواب یہ

دیتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے، قابلِ استدلال نہیں، دوسرا جواب یہ ہے کہ مشہور اور محقق نسخے میں "فلا شيء له" کی جگہ "فلا شيء عليه" ہے، اس کے علاوہ اس کے اور بھی متعدد جوابات دیے گئے دیکھیے: (تحفة الاحوذی ج۲ص ۱٤٦)۔

45۔بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ يَقُومُ الإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

۴۵۔ باب: مرد اور عورت دونوں ہوں تو امام صلاۃِ جنازہ پڑھاتے وقت کہاں کھڑا ہو؟

1034۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ. فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ، ثُمَّ جَاءُوا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالُوا: يَا أَبَا حَمْزَةَ! صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيرِ، فَقَالَ لَهُ الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ: هَكَذَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنْهَا، وَمِنَ الرَّجُلِ مُقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: احْفَظُوا. وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ هَذَا، حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هَذَا. وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هَمَّامٍ، فَوَهِمَ فِيهِ، فَقَالَ: عَنْ غَالِبٍ، عَنْ أَنَسٍ. وَالصَّحِيحُ عَنْ أَبِي غَالِبٍ. وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ. مِثْلَ رِوَايَةِ هَمَّامٍ. وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي غَالِبٍ هَذَا: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: يُقَالُ: اسْمُهُ: نَافِعٌ وَيُقَالُ: رَافِعٌ. وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: د/الجنائز ٥٧ (٣١٩٤)، (بزيادة في السياق)، ق/الجنائز ٢١ (١٤٩٤)، (تحفة الأشراف: ١٦٢١)، حم (٣/١٥١) (بزيادة في السياق) (صحيح)

۱۰۳۴۔ ابوغالب کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کے ساتھ ایک آدمی کی صلاۃِ جنازہ پڑھی تو وہ اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ قریش کی ایک عورت کا جنازہ لے کر آئے اور کہا: ابوحمزہ! اس کی بھی صلاۃِ جنازہ پڑھا دیجیے تو وہ چارپائی کے بیچ میں، یعنی عورت کی کمر کے سامنے کھڑے ہوئے تو ان سے علا بن زیاد نے پوچھا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو عورت اور مرد کے جنازے میں اسی طرح کھڑے ہوتے دیکھا ہے، جیسے آپ کھڑے ہوئے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، [1] اور جب جنازے سے فارغ ہوئے تو کہا: اس طریقے کو یاد کرلو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔انس کی یہ حدیث حسن ہے۔۲۔اور کئی لوگوں نے بھی ہمام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ وکیع نے بھی یہ حدیث ہمام سے روایت کی ہے، لیکن انہیں وہم ہوا ہے۔ انہوں نے "عن غالب عن أنس" کہا ہے اور صحیح "عن ابی غالب" ہے۔ عبدالوارث بن سعید اور دیگر کئی لوگوں نے ابوغالب سے روایت کی ہے، جیسے: ہمام کی روایت ہے۔۳۔اس باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے۔۴۔بعض اہلِ علم اسی طرف گئے ہیں۔ اور یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کی صلاۃِ جنازہ ہو تو امام اس کی کمر کے پاس کھڑا ہو گا، اور امام کو مرد کے سر کے بالمقابل کھڑا ہونا چاہیے، کیونکہ انس بن مالک نے عبداللہ بن عمیر کا جنازہ ان کے سر کے پاس ہی کھڑے ہو کر پڑھایا تھا اور علاء بن زیاد کے پوچھنے پر انھوں نے کہا تھا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

1035۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ، فَقَامَ وَسَطَهَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ.

تخريج: خ/الحيض ٢٩ (٣٣٢)، والجنائز ٦٢ (١٣٣١)، و٦٣ (١٣٣٢)، م/الجنائز ٢٧ (٩٦٤)، د/الجنائز ٥٧ (٣١٩٥)، ن/الحيض ٢٥ (٣٩١)، والجنائز ٧٣ (١٩٧٨)، ق/الجنائز ٢١ (١٤٩٣)، (تحفة الأشراف: ٤٦٢٥)، حم (٥/١٤، ١٩) (صحيح)

۱۰۳۵۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت ❶ کی صلاۃِ جنازہ پڑھائی، تو آپ اس کے بیچ میں، یعنی اس کی کمر کے پاس کھڑے ہوئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ شعبہ نے بھی اسے حسین المعلم سے روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ :......اس عورت کا نام ام کعب ہے، جیسا کہ نسائی کی روایت میں اس کی تصریح آئی ہے۔

46۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

۴۶۔ باب: شہید کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

1036۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، ثُمَّ يَقُولُ: ((أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ. وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ، وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ. وقَالَ بَعْضُهُمْ: يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ، وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى حَمْزَةَ، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ، وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ.

تخريج: خ/الجنائز ٧٢ (١٣٤٣)، و٧٣ (١٣٤٥)، و٧٥ (١٣٤٦)، و٧٨ (١٣٤٨)، والمغازي ٢٦ (٤٠٧٩)، د/الجنائز ٣١ (٣١٣٨)، ن/الجنائز ٦٢ (١٩٥٧)، ق/الجنائز ٢٨ (١٥١٤)، (تحفة الأشراف: ٢٣٨٢) (صحيح)

١٠٣٦۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے مقتولین میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں ایک ساتھ کفناتے، پھر پوچھتے: ''ان میں قرآن کسے زیادہ یاد تھا؟'' تو جب آپ کو ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کردیا جاتا تو آپ اسے لحد میں مقدم رکھتے اور فرماتے: ''قیامت کے روز میں ان لوگوں پر گواہ رہوں گا۔'' اور آپ نے انہیں ان کے خون ہی میں دفنانے کا حکم دیا اور ان کی صلاۃِ جنازہ نہیں پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل ہی دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے، یہ حدیث زہری سے مروی ہے، انہوں نے اسے انس سے اور انس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ نیز یہ زہری سے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر کے واسطے سے بھی مروی ہے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان میں سے بعض نے اسے جابر کی روایت سے ذکر کیا۔ ۲۔ اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ ۳۔ اہلِ علم کا شہید کی صلاۃِ جنازہ کے سلسلے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ شہید کی صلاۃِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ یہی اہلِ مدینہ کا قول ہے۔ شافعی اور احمد بھی یہی کہتے ہیں۔ ۴۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شہید کی صلاۃ پڑھی جائے گی۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ آپ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی صلاۃ پڑھی تھی۔ ثوری اور اہلِ کوفہ اسی کے قائل ہیں اور یہی اسحاق بن راہویہ بھی کہتے ہیں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس موضوع پر مفصل بحث لکھنے کے بعد صاحبِ تحفۃ الأحوذی فرماتے ہیں: میرے نزدیک ظاہر مسئلہ یہی ہے کہ شہید پر صلاۃِ جنازہ واجب نہیں ہے، البتہ اگر پڑھ لی جائے تو جائز ہے اور ماوردی نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ شہید پر صلاۃِ جنازہ زیادہ بہتر ہے اور اس پر صلاۃِ جنازہ نہ پڑھیں گے تو بھی (اس کی شہادت اُسے) کفایت کرے گی، (فانظر فتح الباری عندالموضوع)

47۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْقَبْرِ

۴۷۔ باب: قبر پر صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1037۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ. أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ، أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ، وَرَأَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا، فَصَفَّ أَصْحَابَهُ خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: مَنْ أَخْبَرَكَهُ؟ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ، وَبُرَيْدَةَ، وَيَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَأَبِي قَتَادَةَ، وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لاَ يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ. وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ

أَنَسٍ . و قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: إِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ ، صُلِّيَ عَلَى الْقَبْرِ . وَرَأَى ابْنُ الْمُبَارَكِ الصَّلَاةَ عَلَى الْقَبْرِ . و قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ إِلَى شَهْرٍ . وَقَالَا: أَكْثَرُ مَا سَمِعْنَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرِ أُمِّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ .

تخريج: خ/الأذان ٦١ (٨٥٧) والجنائز ٥ (١٢٤٧) و ٥٤ (١٤١٩) و ٥٥ (١٣٢٤) ٥٩ (١٣٢٦) و ٦٦ (١٣٣٦) و ٦٩ (١٣٤٠) م/الجنائز ٢٣ (٩٥٤) د/الجنائز ٥٨ (٣١٩٦) ن/الجنائز ٩٤ (٢٠٢٥) ق/الجنائز ٣٢ (١٥٣٠) (تحفة الأشراف : ٥٧٦٦) حم (١/٣٣٨) (صحيح)

۱۰۳۷۔ شعبی کا بیان ہے کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایک قبر الگ تھلگ دیکھی تو اپنے پیچھے صحابہ کی صف بندی کی اور اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھائی۔ شعبی سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ خبر کس نے دی۔ تو انہوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں انس، بریدہ، یزید بن ثابت، ابوہریرہ، عامر بن ربیعہ، ابوقتادہ اور سہل بن حنیف سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے، ۴۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قبر پر صلاۃ نہیں پڑھی جائے گی [1] یہ مالک بن انس کا قول ہے۔ ۵۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ جب میت کو دفن کر دیا جائے اور اس کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھی گئی ہو تو اس کی صلاۃِ جنازہ قبر پر پڑھی جائے گی۔ ۶۔ ابن مبارک قبر پر صلاۃِ (جنازہ) پڑھنے کے قائل ہیں۔ ۷۔ احمد اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: قبر پر صلاۃ ایک ماہ تک پڑھی جاسکتی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر سنا ہے سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سعد بن عبادہ کی والدہ کی صلاۃِ جنازہ ایک ماہ کے بعد قبر پر پڑھی۔

فائدہ [1] :...... یہ لوگ باب کی حدیث کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے لیے خاص تھا، کیونکہ مسلم کی روایت میں ہے "إن هذه القبور مملوؤة مظالم على أهلها وإن الله ينورها لهم بصلاتي عليهم" ان لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی صلاۃ قبر کو منور کرنے کے لیے تھی اور یہ صفت دوسروں کی صلاۃ میں نہیں پائی جاتی ہے، لہٰذا قبر پر صلاۃِ جنازہ پڑھنا مشروع نہیں جمہور اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ جن لوگوں نے آپ کے ساتھ قبر پر صلاۃِ جنازہ پڑھی آپ نے انھیں منع نہیں کیا ہے، کیونکہ یہ جائز ہے اور اگر یہ آپ ہی کے لیے خاص ہوتا دوسروں کے لیے جائز نہ ہوتا تو آپ انھیں ضرور منع فرمادیتے۔

1038۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ ﷺ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا ، وَقَدْ مَضَى لِذَلِكَ شَهْرٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٨٧٢٢) (ضعيف)

(یہ روایت مرسل ہے، سعید بن المسیب تابعی ہیں)

۱۰۳۸۔ سعید بن میبّب سے روایت ہے کہ ام سعد کا انتقال ہوگیا اور نبی اکرم ﷺ موجود نہیں تھے، جب آپ تشریف لائے تو ان کی صلاۃِ جنازہ پڑھی۔ اس واقعے کو ایک ماہ گزر چکا تھا۔

48۔بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّجَاشِيِّ

۴۸۔باب: نبی اکرم ﷺ کے نجاشی کی صلاۃِ جنازہ پڑھنے کا بیان

1039۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ. حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ.)) قَالَ: فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ، وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو. وَيُقَالُ لَهُ: مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو.

تخريج: ن/الجنائز ٧٢ (١٩٧٧) ق/الجنائز ٣٣ (١٥٣٥) (تحفة الأشراف: ١٠٨٨٩) حم (٤/٤٣٩) (صحيح)

وأخرجه كل من: م/الجنائز ٢٢ (٩٥٣) ن/الجنائز ٥٧ (١٩٤٨) حم (٤/٤٣٣، ٤٤١، ٤٤٦) من غير هذا الوجه.

۱۰۳۹۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا: "تمہارے بھائی نجاشی ❶ کا انتقال ہوگیا ہے۔ تم لوگ اٹھو اور ان کی صلاۃِ جنازہ پڑھو۔" تو ہم کھڑے ہوئے اور صف بندی کی جیسے میت کے لیے کی جاتی ہے۔ ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ۲۔ یہ حدیث ابوقلابہ نے بھی اپنے چچا ابومہلب سے اور انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ ۳۔ ابومہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔ ۴۔ اس باب میں ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ، ابوسعید، حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... نجاشی حبشہ کے بادشاہ کا لقب تھا، جیسے: روم کے بادشاہ کا لقب قیصر اور ایران کے بادشاہ کا لقب کسریٰ تھا۔ نجاشی کا وصفی نام اصحمہ بن ابجر تھا اسی بادشاہ کے دور میں مسلمانوں کی مکے سے حبشہ کی جانب ہجرت ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ٦ ھ کے آخر یا محرم ٧ ھ میں نجاشی کو عمرو بن امیہ ضمری کے ذریعے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کے مکتوب گرامی کا بوسہ لیا، اسے اپنی آنکھوں سے لگایا اور اپنے تخت شاہی سے نیچے اتر آیا

اورجعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ساری تفصیل لکھ کر بھیج دی غزوۂ تبوک ۹ھ کے بعد ماہِ رجب میں ان کی وفات ہوئی۔

فائدہ ❷ :......اس سے بعض لوگوں نے صلاۃِ جنازہ غائبانہ کے جواز پر استدلال کیا ہے۔صلاۃِ جنازہ غائبانہ کے سلسلے میں مناسب یہ ہے کہ اگر میت کی صلاۃِ جنازہ نہ پڑھی گئی ہو تب پڑھی جائے اور اگر پڑھی جا چکی ہے تو مسلمانوں کی طرف سے فرضِ کفایہ ادا ہو گیا۔ الا یہ کہ کوئی محترم اور صالح شخصیت ہو تو پڑھنا بہتر ہے، یہی قول امام احمد بن حنبل، شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن قیم رحمہم اللہ کا ہے۔ عام مسلمانوں کا جنازہ غائبانہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی تعاملِ امت ہے۔

49۔بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۴۹۔باب: صلاۃِ جنازہ کی فضیلت کا بیان

1040۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُقْضَى دَفْنُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ، أَحَدُهُمَا أَوْ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ)). فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لابْنِ عُمَرَ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَتْ: صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ. وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ، وَعَبْدِاللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَثَوْبَانَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٥٠٥٨) وانظر : حم (٢/٤٩٨، ٥٠٣) (صحيح)

وأخرجه كل من : خ/ الإيمان٣٥(٤٧) والجنائز٥٨(١٣٢٥) م/الجنائز١٧(٩٤٥) ن/الجنائز٧٩(١٩٩٦) ق/الجنائز ٣٤(١٥٣٩) حم (٢/٢٣٣، ٢٤٦، ٢٨٠، ٣٢١، ٣٨٧، ٤٠١، ٤٣٠، ٤٥٨، ٤٧٥، ٤٩٣، ٥٢١) من غير هذا الوجه.

۱۰۴۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی صلاۃِ جنازہ پڑھی، اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ اس کی تدفین مکمل کرلی جائے تو اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے، ان میں سے ایک قیراط یا ان میں سے چھوٹا قیراط اُحد کے برابر ہوگا۔'' تو میں نے ابن عمر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور ان سے اس بارے میں پوچھوایا تو انہوں نے کہا: ابو ہریرہ سچ کہتے ہیں۔تو ابن عمر نے کہا: ہم نے بہت سے قیراط گنوا دیے۔ امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔ان سے کئی سندوں سے یہ مروی ہے۔۳۔اس باب میں براء، عبداللہ بن مغفل، عبداللہ بن مسعود، ابوسعید خدری، ابی بن کعب، ابن

عمر اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

50۔ بَابٌ آخَرُ

۵۰۔ باب: جنازہ سے متعلق ایک اور باب

1041۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ . حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُهَزِّمِ قَالَ: صَحِبْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِينَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً، وَحَمَلَهَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ، وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ، وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ: يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ، وَضَعَّفَهُ شُعْبَةُ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٤٨٣٣) (ضعيف) (سند میں ابوالمہز م ضعیف راوی ہیں)

۱۰۴۱۔ عباد بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابوالمہز م کو کہتے سنا کہ میں دس سال ابوہریرہ کے ساتھ رہا۔ میں نے انہیں سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو کسی جنازے کے ساتھ گیا اور اسے تین بار کندھا دیا تو، اس نے اپنا حق پورا کر دیا جو اس پر تھا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث غریب ہے۔ ۲- اسے بعض نے اسی سند سے روایت کیا ہے، لیکن اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔ ۳- ابوالمہز م کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

51۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۵۱۔ باب: جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

1042۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: خ/الجنائز٤٦ (١٣٠٧) و٤٧ (١٣٠٨) م/الجنائز٢٤ (٩٥٨) د/الجنائز٤٧ (٣١٧٢) ن/الجنائز٤٥ (١٩١٦) ق/الجنائز٣٥ (١٥٤٢) (تحفة الأشراف : ٥٠٤١) حم (٣/٤٤٧) (صحيح)

1042/ م۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ . حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ)) . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۴۲۔ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو

یہاں تک کہ وہ تمہیں چھوڑ کر آگے نکل جائے یا رکھ دیا جائے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں ابوسعید خدری، جابر، سہیل بن حنیف، قیس بن سعد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1043- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ . حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا . فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوضَعَ .))

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ قَالَا: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوضَعَ عَنْ أَعْنَاقِ الرِّجَالِ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَقَدَّمُونَ الْجَنَازَةَ فَيَقْعُدُونَ قَبْلَ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ .

تخريج: خ/الجنائز٤٨(١٣١٠) م/الجنائز٢٤(٩٥٩) ن/الجنائز٤٤(١٩١٥) و٤٥(١٩١٨) و٨٠(٢٠٠٠) حم (٢٥/٣،٤١،٥١) (تحفة الأشراف: ٤٤٢٠) (صحيح)

وأخرجه كل من : د/الجنائز٤٧(٣١٧٣) حم (٨٥/٣،٩٧) من غير هذا الوجه.

۱۰۴۳- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو اور جو اس کے ساتھ جائے وہ ہرگز نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابوسعید خدری کی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے۔ ۲- یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جو کسی جنازے کے ساتھ جائے، وہ ہرگز نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ لوگوں کی گردنوں سے اتار کر رکھ نہ دیا جائے۔ ۳- صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم سے مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے جاتے تھے اور جنازہ پہنچنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے اور یہی شافعی کا قول ہے۔

52- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

۵۲- باب: جنازے کے لیے کھڑا نہ ہونے کی رخصت کا بیان

1044- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ وَاقِدٍ (وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتَّى تُوضَعَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ . وَفِي الْبَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ ، وَفِيهِ رِوَايَةُ أَرْبَعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ .

وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ. وَهَذَا الْحَدِيثُ نَاسِخٌ لِلأَوَّلِ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا. وَقَالَ أَحْمَدُ: إِنْ شَاءَ قَامَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ، وَاحْتَجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ. وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: مَعْنَى قَوْلِ عَلِيٍّ (قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ) يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ، قَامَ ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ بَعْدُ، فَكَانَ لَا يَقُومُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ.

تخريج: م/الجنائز٢٥(٩٦٢) د/الجنائز٤٧(٣١٧٥) ن/الجنائز ٨١ (٢٠٠١، ٢٠٠٢)، ق/الجنائز ٣٥ (١٥٤٤) (تحفة الأشراف: ١٠٢٧٦) (صحيح)

۱۰۴۴۔علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے جنازے کے لیے جب تک کہ وہ رکھ نہ دیا جائے کھڑے رہنے کا ذکر کیا گیا تو علی نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھڑے رہتے تھے پھر آپ بیٹھنے لگے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔علی کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔اس میں چار تابعین کی روایت ہے جو ایک دوسرے سے روایت کر رہے ہیں۔ ۳۔شافعی کہتے ہیں: اس باب میں یہ سب سے زیادہ صحیح روایت ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث ''جب تم جنازہ دیکھو، تو کھڑے ہو جاؤ'' کی ناسخ ہے۔ ۴۔اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۵۔بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ ۶۔احمد کہتے ہیں کہ چاہے تو کھڑا ہو جائے اور چاہے تو کھڑا نہ ہو۔ انہوں نے اس بات سے دلیل پکڑی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ کھڑے ہو جایا کرتے تھے پھر بیٹھے رہنے لگے۔ اسی طرح اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۷۔علی کے قول (رسول اللہ ﷺ جنازے کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے پھر آپ بیٹھے رہنے لگے) کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے پھر بعد میں آپ اس سے رُک گئے۔ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے۔

53۔بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

۵۳۔باب: نبی اکرم ﷺ کے ارشاد ''بغلی ہمارے لیے ہے اور صندوقی اوروں کے لیے'' کا بیان

1045۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الْكُوفِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا.))

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، وَعَائِشَةَ، وَابْنِ عُمَرَ، وَجَابِرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/الجنائز٦٥(٣٢٠٨) ن/الجنائز ٨٥ (٢٠١١) ق/الجنائز ٣٩ (١٥٥٤) (تحفة الأشراف:

٥٥٤٢) (صحيح)

۱۰۴۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی قبر اوروں کے لیے ہے''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن عباس کی حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ۲۔ اس باب میں جریر بن عبداللہ، عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی اہل کتاب کے لیے ہے۔ مقصود یہ ہے کہ بغلی قبر افضل ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ''اللحد لنا'' کا مطلب ہے ''اللحد لی'' یعنی بغلی قبر میرے لیے ہے، جمع کا صیغہ تعظیم کے لیے ہے یا ''اللحد لنا'' کا مطلب ''اللحد اختیارنا'' ہے، یعنی بغلی قبر ہماری پسندیدہ قبر ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ صندوقی قبر مسلمانوں کے لیے نہیں ہے، کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مدینے میں قبر کھودنے والے دو شخص تھے ایک بغلی بنانے والا دوسرا شخص صندوقی بنانے والا، اگر صندوقی ناجائز ہوتی تو انہیں اس سے روک دیا جاتا۔

54۔بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ

۵۴۔ باب: جب میت قبر میں رکھ دی جائے تو کونسی دعا پڑھی جائے؟

1046۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ (وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً: إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِهِ) قَالَ مَرَّةً: ((بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ.)) وَقَالَ مَرَّةً: ((بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ أَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا أَيْضًا.

تخريج: ق/الجنائز٣٨(١٥٥٠) (تحفة الأشراف: ٧٦٤٤) (صحيح)

۱۰۴۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب میت قبر میں داخل کر دی جاتی (اور کبھی راوی حدیث ابوخالد کہتے: جب میت اپنی قبر میں رکھ دی جاتی تو آپ کبھی: ''بسم اللّٰہ وباللّٰہ وعلی ملۃ رسول اللّٰہ''، پڑھتے اور کبھی ''بسم اللّٰہ وباللّٰہ وعلی سنۃ رسول اللّٰہ ﷺ'' (اللہ کے نام سے، اللہ کی مدد سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر میں اسے قبر میں رکھتا ہوں) پڑھتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ۲۔ یہ حدیث دوسرے طریق سے بھی ابن عمر سے مروی ہے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے اور اسے ابوالصدیق ناجی نے بھی ابن عمر سے روایت کیا ہے

اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔۳۔ نیز یہ صدیق الناجی کے واسطے سے ابن عمر سے بھی موقوفاً مروی ہے۔

55۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ

۵۵۔ باب: قبر میں میت کے نیچے کپڑا اچھانے کا بیان

1047۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الَّذِي أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَبُو طَلْحَةَ ، وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ . قَالَ جَعْفَرٌ: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ: أَنَا ، وَاللهِ! طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ شُقْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ . وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هَذَا الْحَدِيثَ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٤٨٤٦) (صحيح)

۱۰۴۷۔عثمان بن فرقد کہتے ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد سے سنا وہ اپنے باپ سے روایت کررہے تھے جس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی قبر بغلی بنائی ، وہ ابوطلحہ ہیں اور جس نے آپ کے نیچے چادر بچھائی وہ رسول اللہ ﷺ کے مولی شقران ہیں،جعفر کہتے ہیں:اور مجھے عبیداللہ بن ابی رافع نے خبردی وہ کہتے ہیں کہ میں نے شقران کو کہتے سنا: اللہ کی قسم! میں نے قبر میں رسول اللہ کے نیچے چادر [1] بچھائی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔شقران کی حدیث حسن غریب ہے۔۲۔اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1] :...... یہ چادر جھالردار تھی جسے شقران نے قبر میں نبی اکرم ﷺ کے نیچے بچھایا تھا تاکہ اسے آپ کے بعد کوئی استعمال نہ کرسکے۔خود شقران کا بیان ہے کہ ”کرهت أن يلبسها أحد بعد رسول الله ﷺ“۔امام شافعی اوران کے اصحاب اور دیگر بہت سے علما نے قبر میں کوئی چادر یا تکیہ وغیرہ رکھنے کومکروہ کہا ہے اوریہی جمہور کا قول ہے اوراس حدیث کا جواب ان لوگوں نے یہ دیا ہے کہ ایسا کرنے میں شقران منفرد تھے،صحابہ میں سے کسی نے بھی ان کی موافقت نہیں کی تھی اورصحابہ کرام کو یہ معلوم نہیں ہوسکا تھا،اور واقدی نے علی بن حسین سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو جب اس کا علم ہوا توانھوں نے اُسے نکلوا دیا تھا۔ابن عبدالبر نے قطعیت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ مٹی ڈال کر قبر برابر کرنے سے پہلے یہ چادر نکال دی گئی تھی اور ابن سعد نے طبقات ۲/۲۹۹ میں وکیع کا قول نقل کیا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے لیے خاص ہے اورحسن بصری سے ایک روایت میں ہے کہ زمین گیلی تھی اس لیے یہ سرخ چادر بچھائی گئی تھی جسے آپ ﷺ اوڑھتے تھے اورحسن بصری ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ ”قال رسول الله ﷺ فرشوا لي قطيفتي في لحدي فإن الأرض لم تسلط على أجساد الأنبياء“ ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ چادر نکال دی گئی تھی اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ نہیں نکالی گئی تھی تو اسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص مانا جائے گا دوسروں کے

لیے ایسا کرنا درست نہیں۔

1048- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جُعِلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ.

تخريج: م/الجنائز ٣٠(٩٦٧) ن/الجنائز ٨٨(٢٠١٤) (تحفة الأشراف: ٦٥٢٦) حم (١/٢٢٨، ٣٥٥)

(صحيح)

1048/ م- و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَصَحُّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ وَاسْمُهُ: عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، وَاسْمُهُ: نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ، وَكِلاهُمَا مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ. وَإِلَى هَذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۴۸- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ایک لال چادر رکھی گئی۔ محمد بن بشار نے دوسری جگہ اس سند میں ابوجمرہ کہا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- شعبہ نے ابوحمزہ قصاب سے بھی روایت کی ہے، ان کا نام عمران بن ابی عطا ہے، اور ابوجمرہ ضبعی سے بھی روایت کی گئی ہے، ان کا نام نصر بن عمران ہے۔ یہ دونوں ابن عباس کے شاگرد ہیں۔ ۳- ابن عباس سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے قبر میں میت کے نیچے کسی چیز کے بچھانے کو مکروہ جانا ہے۔ بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔

56- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقُبُورِ

۵۶- باب: قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا بیان

1049- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لأَبِي الْهَيَّاجِ الأَسَدِيِّ: أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلاَّ سَوَّيْتَهُ، وَلا تِمْثَالا إِلاَّ طَمَسْتَهُ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ؟ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، يَكْرَهُونَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الأَرْضِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَكْرَهُ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ إِلاَّ بِقَدْرِ مَا يُعْرَفُ أَنَّهُ قَبْرٌ، لِكَيْلا يُوطَأَ وَلا يُجْلَسَ عَلَيْهِ.

تخريج: م/الجنائز ٢١ (٩٦٩) د/الجنائز ٧٢(٣٢١٨) ن/الجنائز ٩٩ (٢٠٣٣) (تحفة الأشراف: ١٠٠٨٣)

حم (١/٩٦، ١٢٩) (صحيح)

۱۰۴۹۔ ابووائل شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابوالہیاج اسدی سے کہا: میں تمہیں ایک ایسے کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا تھا: ''تم جو بھی ابھری قبر ہو، اسے برابر کیے بغیر اور جو بھی مجسمہ ہو [1]، اسے مسمار کیے بغیر نہ چھوڑنا'' [2] امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ علی کی حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ ۳۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ قبر کو زمین سے بلند رکھنے کو مکروہ (تحریمی) قرار دیتے ہیں۔ ۴۔ شافعی کہتے ہیں کہ قبر کے اونچی کیے جانے کو میں مکروہ (تحریمی) سوائے اتنی مقدار کے جس سے معلوم ہو سکے کہ یہ قبر ہے تا کہ وہ نہ روندی جائے اور نہ اس پر بیٹھا جائے۔

فائدہ [1] :......مراد کسی ذی روح کا مجسمہ ہے۔

فائدہ [2] :......اس سے قبر کو اونچی کرنے یا اس پر عمارت بنانے کی ممانعت نکلتی ہے۔

57۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا وَالصَّلَاةِ إِلَيْهَا

۵۷۔ باب: قبروں پر چلنے، ان پر بیٹھنے اور ان کی طرف صلاۃ پڑھنے کی کراہت

1050۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، وَبَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ.

تخريج: م/الجنائز ۳۳(۹۷۲) د/الجنائز ۷۷ (۳۲۲۹) ن/القبلة ۱۱ (۷۶۱) (تحفة الأشراف: ۱۱۱۶۹) حم (۴/۱۳۵) (صحيح)

1050/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۵۰۔ ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قبروں پر نہ بیٹھو [1] اور نہ انہیں سامنے کر کے صلاۃ پڑھو'' [2]۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں ابوہریرہ، عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :......اس میں قبر پر بیٹھنے کی حرمت کی دلیل ہے، یہی جمہور کا مسلک ہے۔ اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے انسان کی تذلیل ہوتی ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے توقیر و تکریم سے نوازا ہے۔

فائدہ [2] :......اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے مشرکین کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے اور غیراللہ کی تعظیم کا

پہلو بھی نکلتا ہے جو شرک تک پہنچانے والا تھا۔

1051- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. وَلَيْسَ فِيهِ (عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ) وَهٰذَا الصَّحِيحُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ مُحَمَّدٌ: وَحَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَأٌ، أَخْطَأَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَزَادَ فِيهِ (عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ) وَإِنَّمَا هُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَاثِلَةَ، هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ. وَلَيْسَ فِيهِ (عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ) وَبُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۵۱- اس طریق سے بھی ابومرشد غنوی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ اس سند میں ابوادریس کا واسطہ نہیں ہے اور یہی صحیح ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ ابن مبارک کی روایت غلط ہے، اس میں ابن مبارک سے غلطی ہوئی ہے، انہوں نے اس میں ابوادریس خولانی کا واسطہ بڑھا دیا ہے، صحیح یہ ہے کہ بسر بن عبداللہ نے بغیر واسطے کے براہِ راست واثلہ سے روایت کی ہے، اسی طرح کئی اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے روایت کی ہے اور اس میں ابوادریس کے واسطے کا ذکر نہیں ہے اور بسر بن عبداللہ نے واثلہ بن اسقع سے سنا ہے۔

58-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

۵۸-باب: قبریں پختہ کرنے اور ان پر لکھنے کی ممانعت

1052- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ الأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا، وَأَنْ تُوطَأَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ. وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي تَطْيِينِ الْقُبُورِ. و قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا بَأْسَ أَنْ يُطَيَّنَ الْقَبْرُ.

تخريج: م/الجنائز ٣٢ (٩٧٠) د/الجنائز ٧٦ (٣٢٢٥) ن/الجنائز ٩٦ (٢٠٢٩) (تحفة الأشراف: ٢٧٩٦) حم (٣/٢٩٥) (صحيح)

۱۰۵۲- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قبریں پختہ کی جائیں [1]، ان پر لکھا جائے [2] اور ان پر عمارت بنائی جائے [3] اور انہیں روندا جائے۔ [4]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ یہ اور بھی طرق سے جابر سے مروی ہے۔ ۳۔ بعض اہلِ علم نے قبروں پرمٹی ڈالنے کی اجازت دی ہے، انہیں میں سے حسن بصری بھی ہیں۔ ۴۔ شافعی کہتے ہیں: قبروں پرمٹی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فائدہ ❶ :......اس ممانعت کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس میں فضول خرچی ہے، کیونکہ اس سے مردے کوکوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ دوسرے اس میں مردوں کی ایسی تعظیم ہے جو انسان کو شرک تک پہنچا دیتی ہے۔

فائدہ ❷ :...... یہ نہی مطلقاً ہے اس میں میت کا نام اس کی تاریخ وفات اورتبرک کے لیے قرآن کی آیتیں اور اسمائے حسنیٰ وغیرہ لکھنا سبھی داخل ہیں۔

فائدہ ❸ :......مثلاً قبہ وغیرہ۔

فائدہ ❹ :...... یہ ممانعت میت کی توقیر وتکریم کی وجہ سے ہے، اس سے میت کی تذلیل وتوہین ہوتی ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا

59۔ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ
۵۹۔ باب: جب آدمی قبرستان میں داخل ہو تو کیا کہے؟

1053۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، يَا أَهْلَ الْقُبُورِ! يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالأَثَرِ.))
قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ: يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ ، وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ: حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٤٠٣) (ضعيف)

(اس کے راوی ''قابوس'' ضعیف ہیں، لیکن دوسرے صحابہ کی روایت سے یہ حدیث ثابت ہے)

۱۰۵۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی چند قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف رخ کرکے آپ نے فرمایا: ''السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، يَا أَهْلَ الْقُبُورِ! يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالأَثَرِ'' (سلامتی ہو تم پر اے قبروالو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ ۲۔ اس باب میں بریدہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث آئی ہیں۔

60۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۶۰۔باب: قبروں کی زیارت کی رخصت کا بیان

1054۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الآخِرَةَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: م/الجنائز ٣٦ (٩٧٧) (بزيادة في السياق) (تحفة الأشراف: ١٩٣٢) (صحيح)

وأخرجه كل من: م/الأضاحي٥(٩٧٧) د/الأشربة٧(٣٦٩٨) ن/الجنائز١٠٠(٢٠٣٤) والأضاحي ٣٥ (٤٤٣٤، ٤٤٣٥) حم (٣٥٠/٥، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٧) من غير هذا الوجه.

۱۰۵۴۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا۔ اب محمد کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے، تو تم بھی ان کی زیارت کرو، یہ چیز آخرت کو یاد دلاتی ہے۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوسعید خدری، ابن مسعود، انس، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ قبروں کی زیارت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ اسی کے قائل ہیں۔

فائدہ [1] :......اس میں قبروں کی زیارت کا استحباب ہی نہیں، بلکہ اس کا حکم اور تاکید ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ابتدائے اسلام میں اس کام سے روک دیا گیا تھا، کیونکہ اس وقت یہ اندیشہ تھا کہ مسلمان اپنے زمانہء جاہلیت کے اثر سے وہاں کوئی غلط کام نہ کر بیٹھیں، پھر جب یہ خطرہ ختم ہوگیا اور مسلمان عقیدۂ توحید میں پختہ ہوگئے تو اس کی نہ صرف اجازت دیدی گئی، بلکہ اس کی تاکید کی گئی، تاکہ موت کا تصور انسان کے دل و دماغ میں ہروقت رچا بسا رہے۔

1055۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ. حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِحُبْشِيٍّ قَالَ: فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيهَا، فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ، أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً

مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا

فَـلَـمَّـا تَـفَـرَّقْـنَـا كَـأَنِّـي وَمَـالِـكًـا
لِـطُـولِ اجْـتِـمَـاعٍ لَـمْ نَبِـتْ لَـيْـلَـةً مَـعَـا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ ، وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ .

تخریج: تفرد بہ المؤلف (ضعیف) (عبدالملک بن عبدالعزیز ابن جریج ثقہ راوی ہیں، لیکن تدلیس اور ارسال کرتے تھے اور یہاں پر روایت عنعنہ سے ہے، اس لیے یہ سند ضعیف ہے)

۱۰۵۵۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی بکر حبشہ میں وفات پا گئے تو انہیں مکہ لا کر دفن کیا گیا، جب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا (مکہ) آئیں تو عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی قبر پر آ کر انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

وَكُـنَّـا كَـنَـدْمَـانَـيْ جَـذِيمَةَ حِقْبَةً
مِـنَ الـدَّهْـرِ حَتَّـى قِيـلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَـلَـمَّـا تَـفَـرَّقْـنَـا كَـأَنِّـي وَمَـالِـكًـا
لِـطُـولِ اجْـتِـمَـاعٍ لَـمْ نَبِـتْ لَيْلَةً مَعَا

(ہم دونوں ایک عرصے تک ایک ساتھ ایسے رہے تھے جیسے بادشاہ جذیمہ کے دو ہم نشین، یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ پھر جب ہم جدا ہوئے تو مدت دراز تک ایک ساتھ رہنے کے باوجود ایسا لگنے لگا گویا میں اور مالک ایک رات بھی کبھی ایک ساتھ نہ رہے ہوں)۔ پھر کہا: اللہ کی قسم! اگر میں تمہارے پاس موجود ہوتی تو تجھے وہیں دفن کیا جاتا جہاں تیرا انتقال ہوا اور اگر میں حاضر رہی ہوتی تو تیری زیارت کو نہ آتی۔

61۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

۶۱۔ باب: عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کی ممانعت کا بیان

1056۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ . و قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ .

تخريج: ق/الجنائز ٤٩ (١٥٧٦) (تحفة الأشراف: ١٤٩٨٠) حم (٢/٣٣٧، ٣٥٦) (حسن)

۱۰۵۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیادہ زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث

آئی ہیں۔۳۔ بعض اہلِ علم کا خیال ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے قبروں کی زیارت کی اجازت دینے سے پہلے کی بات ہے۔ جب آپ نے اس کی اجازت دے دی تو اب اس اجازت میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں۔۴۔ بعض کہتے ہیں کہ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت ان کی قلتِ صبر اور کثرتِ جزع فزع کی وجہ سے مکروہ ہے۔

62۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

۶۲۔ باب: رات میں تدفین کا بیان

1057۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا. فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ، فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ: ((رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ.)) وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَيَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ، وَهُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَكْبَرُ مِنْهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا؟ وَقَالُوا: يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلُّ سَلًّا، وَرَخَّصَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ، فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ.

تخريج: ق/الجنائز ۳۰ (۱۵۲۰) (ولفظه "أدخل رجلًا قبره ليلا، وأسرج قبره" وسقط من سنده الحجاج (تحفة الأشراف: ۵۸۸۹) (ضعیف) (سند میں منہال بن خلیفہ ضعیف راوی ہیں)

۱۰۵۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک قبر میں رات کو داخل ہوئے تو آپ کے لیے ایک چراغ روشن کیا گیا۔ آپ نے میت کو قبلے کی طرف سے لیا اور فرمایا: ''اللہ تم پر رحم کرے! تم بہت نرم دل رونے والے اور بہت زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے'، آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن عباس کی حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں اور یزید بن ثابت، زید بن ثابت کے بھائی ہیں، اور ان سے بڑے ہیں۔ ۳۔ بعض اہلِ علم اسی طرف گئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میت کو قبر میں قبلے کی طرف سے اتارا جائے گا [1]۔ ۴۔ بعض کہتے ہیں: پائتی کی طرف سے رکھ کر کھینچ لیں گے۔ [2] ۵۔ اور اکثر اہلِ علم نے رات کو دفن کرنے کی اجازت دی ہے۔ [3]

فائدہ ❶ :...... ان لوگوں کی دلیل باب کی یہی حدیث ہے، لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، قابلِ استدلال نہیں ہے۔

فائدہ ❷ :...... یہی مذہب امام شافعی، امام احمد اور اکثر لوگوں کا ہے اور دلیل کے اعتبار سے قوی اور راجح بھی یہی ہے۔ ان لوگوں کی دلیل ابواسحاق سبیعی کی روایت ہے کہ عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے میت کو اس کے پاؤں کی طرف سے قبر میں اتارا اور کہا: سنت طریقہ یہی ہے، اس روایت پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ابواسحاق سبیعی آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے اور ساتھ ہی یہ تدلیس بھی کرتے ہیں، اس لیے یہ روایت بھی قابلِ استدلال نہیں ہے، لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں، کیونکہ ابواسحاق سبیعی سے اسے شعبہ نے روایت کیا ہے اور ابواسحاق سبیعی کی جو روایت شعبہ کے طریق سے آئے

وہ محمول علی السماع ہوتی ہے، گو وہ معنعن ہو، کیونکہ شعبہ اپنے شیوخ سے وہی حدیثیں لیتے ہیں جو صحیح ہوتی ہیں۔

فائدہ ❸ :...... حسن بصری کراہت کی طرف گئے ہیں اور جابر کی حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں ہے "أن النبي زجر أن يقبر الرجل ليلًا حتى يصلىٰ عليه" (رواہ مسلم) اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ زجر صلاۃِ جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ سے تھی، نہ کہ رات میں دفن کرنے کی وجہ سے، یا اس وجہ سے کہ یہ لوگ رات میں دفن گھٹیا کفن دینے کے لیے کرتے تھے، لہٰذا اگر ان چیزوں کا اندیشہ نہ ہو تو رات میں تدفین میں کوئی حرج نہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی تدفین رات ہی میں عمل میں آئی، جیسا کہ احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے، اسی طرح ابو بکر و عمر کی تدفین بھی رات میں ہوئی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تدفین بھی رات ہی میں عمل میں آئی۔

63۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

۶۳۔ باب: میت کی تعریف کرنے کا بیان

1058۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ. فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ)). ثُمَّ قَالَ: ((أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الأَرْضِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨١٢) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/الجنائز ٨٥ (١٣٦٧) والشهادات ٦ (٢٦٤٢) م/الجنائز ٢٠ (٩٤٩) ن/الجنائز ٥٠ (١٩٣٤) ق/الجنائز ٢٠ (١٤٩١) حم (٣/١٧٩، ١٨٦، ١٩٧، ٢٤٥، ٢٨١) من غير هذا الوجه.

۱۰۵۸۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی ❶ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(جنت) واجب ہوگئی" پھر فرمایا: "تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔" ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عمر، کعب بن عجرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں

فائدہ ❶ :...... حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ ان لوگوں نے کہا: یہ فلاں کا جنازہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا تھا اور اللہ کی اطاعت کرتا تھا اور اس میں کوشاں رہتا تھا۔

فائدہ ❷ :...... یہ خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے طریقے پر چلنے والوں سے ہے۔ ابن القیم نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابہ کے ساتھ خاص ہے۔

1059۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْبَزَّازُ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ،

فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا ، فَقَالَ: عُمَرُ وَجَبَتْ ، فَقُلْتُ لِعُمَرَ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: أَقُولُ: كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلاثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) ، قَالَ: قُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)) ، قَالَ: وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوَاحِدِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَأَبُو الأَسْوَدِ الدِّيلِيُّ اسْمُهُ: ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ .

تخريج: خ/الجنائز ٨٥ (١٣٦٨) والشهادات ٦ (٢٦٤٣) ن/الجنائز ٥٠ (١٩٣٦) (تحفة الأشراف: ١٠٤٧٢) حم (١/٢٢، ٣٠، ٤٦) (صحيح)

۱۰۵۹۔ ابوالاسود الدیلی کہتے ہیں: میں مدینے آیا، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا اتنے میں کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی تعریف کی، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی، میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو انہوں نے کہا: میں وہی بات کہہ رہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے کہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جس کسی بھی مسلمان کے (نیک ہونے کی) تین آدمی گواہی دیں، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' ہم نے عرض کی: اگر دو آدمی گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: ''دو آدمی بھی'' ہم نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کی گواہی کے بارے میں نہیں پوچھا۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

64۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

۶۴۔ باب: اس شخص کے ثواب کا بیان جس نے کوئی لڑکا ذخیرۂ آخرت کے طور پر پہلے بھیج دیا ہو

1060۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، ح و حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)) .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ ، وَمُعَاذٍ ، وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ ، وَأُمِّ سُلَيْمٍ ، وَجَابِرٍ ، وَأَنَسٍ ، وَأَبِي ذَرٍّ ، وَابْنِ مَسْعُودٍ ، وَأَبِي ثَعْلَبَةَ الأَشْجَعِيِّ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، وَأَبِي سَعِيدٍ ، وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ . قَالَ: وَأَبُو ثَعْلَبَةَ الأَشْجَعِيُّ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ وَاحِدٌ ، هُوَ هَذَا الْحَدِيثُ ، وَلَيْسَ هُوَ الْخُشَنِيُّ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الأيمان والنذور ٩ (٦٦٥٦) م/البر والصلة ٤٧ (٢٦٣٢) ن/الجنائز ٢٥ (١٨٧٦) (تحفة الأشراف: ١٣٢٣٤) حم (٢/٤٧٣) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الجنائز٦ (١٢٥١) م/الجنائز (المصدر المذكور) ق/الجنائز ٥٧ (١٦٠٣) حم (٢/٢٤٠، ٢٧٦، ٤٧٩) من غير هذا الوجه.

۱۰۶۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوجائیں اسے جہنم کی

آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لیے''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں عمر، معاذ، کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، ام سلیم، جابر، انس، ابوذر، ابن مسعود، ابوثعلبہ اشجعی، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابوسعید خدری اور قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳- ابوثعلبہ اشجعی کی نبی اکرم ﷺ سے صرف ایک ہی حدیث ہے اور وہ یہی حدیث ہے اور یہ خشنی نہیں ہیں۔ (ابوثعلبہ خشنی دوسرے ہیں)

فائدہ ❶ :...... ''تحلة القسم'' سے مراد اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وإن منكم إلا واردها﴾ (تم میں سے ہر شخص اس جہنم میں وارد ہوگا) ہے اور وارد سے مراد پُل صراط پر سے گزرنا ہے۔

1061- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَدَّمَ ثَلاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ)). قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ. قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا. قَالَ: ((وَوَاحِدًا. وَلَكِنْ إِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

تخريج: ق/الجنائز٥٧(١٦٠٦) (تحفة الأشراف: ٩٦٣٤) حم (١/٣٧٥، ٤٢٩، ٤٥١) (ضعيف)

(سند میں ''ابومحمد مجہول ہیں، اور ''ابوعبیدہ'' کا اپنے باپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے)

۱۰۶۱- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تین بچوں کو (لڑکے ہوں یا لڑکیاں) بطور ذخیرۂ آخرت کے آگے بھیج دیا ہو، اور وہ سنِ بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اس کے لیے جہنم سے بچانے کا ایک مضبوط قلعہ ہوں گے۔'' اس پر ابوذر نے عرض کی: میں نے دو بچے بھیجے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''دو بھی کافی ہیں۔'' تو ابی بن کعب سید القراء رضی اللہ عنہ ❶ نے عرض کی: میں نے ایک ہی بھیجا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''ایک بھی کافی ہے۔ البتہ یہ قلعہ اس وقت ہوں گے جب وہ پہلے صدمے کے وقت، یعنی مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث غریب ہے۔ ۲- ابوعبیدہ نے اپنے والد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سُنا ہے۔

فائدہ ❶ :...... انھیں سید القراء اس لیے کہا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا ہے: ''أقرؤكم أبي'' تم میں سب سے بڑے قاری ابی ہیں۔

1062- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُرَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)).

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ، يَا مُوَفَّقَةُ!)) قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي. لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي.)) قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ.

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ، هُوَ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر: حم (١/٣٣٤) (تحفة الأشراف: ٥٦٧٩) (ضعيف)

(سند میں عبدربہ بن بارق کو کئی لوگوں نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے "صدوق یخطئ" کہا ہے۔ ترمذی نے خود "حدیث غریب" کہا ہے، اور وہ ایسا ضعیف حدیث کے بارے میں کہتے ہیں)

تخریج: انظر ما قبلہ (صحیح)

۱۰۶۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "میری امت میں سے جس کے دو پیش رو ہوں، اللہ اسے ان کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا" اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ کی امت میں سے جس کا ایک ہی پیش رو ہو تو؟ آپ نے فرمایا: "جس کا ایک ہی پیش رو ہو اُسے بھی اے توفیق یافتہ خاتون!" (پھر) انہوں نے پوچھا: آپ کی امت میں جس کا کوئی پیش رو ہی نہ ہو اس کا کیا ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: "میں اپنی امت کا پیش رو ہوں، کسی کی جدائی سے انہیں ایسی تکلیف نہیں ہوگی جیسی میری جدائی سے انہیں ہوگی۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ ہم اسے عبدربہ بن بارق ہی کی روایت سے جانتے ہیں اور ان سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے۔

65۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

۶۵۔ باب: شہید کون لوگ ہیں؟

1063۔ حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ: الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، وَأَبِي مُوسَى، وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأذان ٣٢ (٦٥٢) و٧٣ (٧٢٠) (بزيادة في السياق) والجهاد ٣٠ (٢٨٢٩) والطب ٣٠ (٥٧٣٣) م/الإمارة ٥١ (١٩١٤) (بزيادة في السياق) ط/الجماعة ٢ (٦) (بزيادة في السياق) حم (٢/٣٢٥، ٥٣٣) (بزيادة في السياق) (صحيح) وأخرجه كل من: م/الامارة (المصدر المذكور) ق/الجهاد ١٧

(٢٨٠٤) من غير هذا الطريق.

١٠٦٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید پانچ لوگ ہیں: جو طاعون میں مرا ہو، جو پیٹ کے مرض سے مرا ہو، جو ڈوب کر مرا ہو، جو دیوار وغیرہ گر جانے سے مرا ہو، اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا ہو''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں انس، صفوان بن امیہ، جابر بن عتیک، خالد بن عرفطہ، سلیمان بن صرد، ابوموسیٰ اشعری اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یہ پانچ قسم کے افراد ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ بعض روایات میں کچھ اور لوگوں کا بھی ذکر ہے۔ ان احادیث میں تضاد نہیں، اس لیے کہ پہلے نبی اکرم ﷺ کو اتنے ہی لوگوں کے بارے میں بتایا گیا، بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس فہرست میں کچھ مزید لوگوں کا بھی اضافہ فرما دیا۔ ان میں ''شہید فی سبیل اللہ'' کا درجہ سب سے بلند ہے، کیونکہ حقیقی شہید وہی ہے، بشرطیکہ وہ صدق دل سے اللہ کی راہ میں لڑا ہو۔

1064۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ (أَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ): أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: نَعَمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ فِي هَذَا الْبَابِ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ن/الجنائز ١١١ (٢٠٥٤) (تحفة الأشراف: ٣٥٠٣و٤٥٦٧) حم (٤/٢٦٢) و (٥/٢٩٢) (صحيح)

١٠٦٤۔ ابواسحاق سبیعی کہتے ہیں کہ سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے (یا خالد نے سلیمان سے) پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہیں سنا؟ جسے اس کا پیٹ مار دے ❶ اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا تو ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا: ہاں (سنا ہے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ اس کے علاوہ یہ اور بھی طریق سے مروی ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی ہیضہ اور اسہال وغیرہ سے مر جائے۔

66۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

٦٦۔ باب: طاعون سے بھاگنے کی کراہت کا بیان

1065۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ: بَقِيَّةُ رِجْزٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهَا . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، وَعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَجَابِرٍ ، وَعَائِشَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٥٤ (٣٤٧٣) والحيل ١٣ (٦٩٧٤) م/السلام ٣٢ (٢٢١٨) (تحفة الأشراف: ٩٢) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الطب ٣٠ (٥٧٢٨) م/السلام (المصدر المذكور) من غير هذا الوجه.

١٠٦٥۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا، تو فرمایا: ''یہ اس عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے، جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ [1] پر بھیجا گیا تھا، جب کسی زمین (ملک یا شہر) میں طاعون ہو جہاں پر تم رہ رہے ہو تو وہاں سے نہ نکلو [2] اور جب وہ کسی ایسی سرزمین میں پھیلا ہو جہاں تم نہ رہتے ہو تو وہاں نہ جاؤ۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اسامہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں سعد، خزیمہ بن ثابت، عبدالرحمن بن عوف، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... اس گروہ سے مراد وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے بیت المقدس کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کا حکم دیا تھا، لیکن انھوں نے مخالفت کی، اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے فرمایا ''فأرسلنا عليهم رجزاً من السماء'' آیت میں ''رجزاً من السماء'' سے مراد طاعون ہے، چنانچہ ایک گھنٹے میں ان کے بڑے بوڑھوں میں سے ۲۴ ہزار لوگ مر گئے۔

فائدہ [2] :...... کیونکہ وہاں سے بھاگ کر تم نہیں بچ سکتے، اس سے بچاؤ کا راستہ توبہ و استغفار ہے نہ کہ وہاں سے چلے جانا۔

67۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

٦٧۔ باب: جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے

1066۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ أَبُو الأَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ٤١ (٦٥٠٧) م/الذكر ٥ (٢٦٨٣) ن/الجنائز ١٠ (١٨٣٦) حم (٣١٦/٥، ٣٢١) دي/الرقاق ٤٣ (٢٧٩٨) ويأتي عند المؤلف في الزهد ٦ (٢٣٠٩) (تحفة الأشراف: ٥٠٧٠) (صحيح)

١٠٦٦۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہو اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عبادہ بن صامت کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوموسیٰ اشعری، ابوہریرہ، اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1067۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ:

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)). قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: ((لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ.)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ٤١ (تعليقاً بعد حديث عبادة) م/الذكر ٥ (٢٦٨٤) ن/الجنائز ١٠ (١٨٣٩) ق/الزهد ٣١ (٤٢٦٤) (تحفة الأشراف: ١٦١٠٣) (صحيح)

وأخرجه كل من: م/الذكر (المصدر المذكور) حم (٦/٤٤،٥٥،٢٠٧) من غير هذا الوجه.

۱۰۶۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے، اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔'' تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم سبھی کو موت ناپسند ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''یہ مراد نہیں ہے، بلکہ مراد یہ ہے کہ مومن کو جب اللہ کی رحمت، اس کی خوشنودی اور اس کی جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور اللہ اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کے غصے کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... مطلب یہ ہے کہ جان نکلنے کے وقت اور موت کے فرشتوں کے آ جانے کے وقت آدمی میں اللہ سے ملنے کی جو چاہت ہوتی ہے وہ مراد ہے نہ کہ عام حالات میں، کیونکہ عام حالات میں کوئی بھی مرنے کو پسند نہیں کرتا۔

68۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

۶۸۔ باب: خودکشی کرنے والے کی صلاۃ جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

1068۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَنْ صَلَّى إِلَى الْقِبْلَةِ وَعَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحَاقَ. و قَالَ أَحْمَدُ: لَا يُصَلِّي الإِمَامُ عَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ غَيْرُ الإِمَامِ.

تخريج: ق/الجنائز ٣١ (١٥٢٦) (تحفة الأشراف: ٢١٤٠، ٢١٧٤) (٥/٨٧، ٩٢) (صحيح)

۱۰۶۸۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے خودکشی کرلی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی صلاۃِ جنازہ نہیں پڑھی۔امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس مسئلے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے: بعض کہتے ہیں کہ ہر شخص کی صلاۃ پڑھی جائے گی جو قبلے کی طرف صلاۃ پڑھتا ہو اور خودکشی کرنے والے کی بھی پڑھی جائے گی۔ثوری اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔۳۔اور احمد کہتے ہیں: امام خودکشی کرنے والے کی صلاۃ نہیں پڑھے گا، البتہ (مسلمانوں کے مسلمان حاکم) امام کے علاوہ لوگ پڑھیں گے۔

69۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَدْيُونِ

۶۹۔باب: قرض دار کی صلاۃِ جنازہ کا بیان

1069۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)).

قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: هُوَ عَلَيَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِالْوَفَاءِ؟)) قَالَ: بِالْوَفَاءِ. فَصَلَّى عَلَيْهِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/الجنائز ٦٧ (١٩٦٢) ق/الصدقات ٩ (٢٤٠٧) د/البيوع ٥٣ (٢٦٣٥) (تحفة الأشراف: ١٢١٠٣) حم (٥/٣٠٢) (صحيح)

۱۰۶۹۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا تاکہ آپ اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھی کی صلاۃ پڑھ لو، کیونکہ اس پر قرض ہے۔'' (میں نہیں پڑھوں گا) اس پر ابوقتادہ نے عرض کی: اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''پورا پورا ادا کروگے؟'' تو انہوں نے کہا: (ہاں) پورا پورا ادا کریں گے تو آپ نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھائی۔امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ابوقتادہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔
۲۔اس باب میں جابر، سلمہ بن الاکوع، اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1070۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَقُولُ: ((هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ؟)) فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ، وَإِلاَّ قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا، عَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ .

تخريج: خ/الكفارة ٥ (٢٢٩٨) والنفقات ١٥ (٥٣٧١) م/الفرائض ٤ (١٦١٩) (تحفة الأشراف: ١٥٢١١٦) حم (٢/٤٥٣) (صحيح) وأخرجه كل من : ن/الجنائز٦٧(١٩٦٥) ق/الصدقات١٣(٢٤١٥) حم (٢/٢٩٠) من غير هذا الوجه، وأخرجه : خ/الاستقراض ١١ (٢٣٩٨، ٢٣٩٩) وتفسير الأحزاب ١ (٤٧٩١) والفرائض ٤ (٦٧٣١) و١٥ (٦٧٤٥) و٢٥ (٦٧٦٣) م/الفرائض (المصدرالمذكور) حم (٢/٤٥٦) مختصرا ومن غير هذا الوجه.

۱۰۷۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی فوت شدہ شخص جس پر قرض ہولایا جاتا تو آپ پوچھتے: "کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟" اگر آپ کو بتایا جاتا کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جس سے اس کے قرض کی مکمل ادائیگی ہوجائے گی تو آپ اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھاتے ، ورنہ مسلمانوں سے فرماتے: "تم لوگ اپنے ساتھی کی صلاۃِ جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھ سکتا)"، پھر جب اللہ نے آپ کے لیے فتوحات کادروازہ کھولا تو آپ کھڑے ہوئے اورآپ نے فرمایا:"میں مسلمانوں کا ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق دار ہوں۔تو مسلمانوں میں سے جس کی موت ہوجائے اور وہ قرض چھوڑ جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر جائے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اسے یحییٰ بن بکیر اوردیگر کئی لوگوں نے لیث بن سعد سے عبداللہ بن صالح کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

70۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

۷۰۔ باب: عذابِ قبر کا بیان

1071۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ (أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ) أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ ، يُقَالُ لأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالآخَرُ النَّكِيرُ؛ فَيَقُولانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . فَيَقُولانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ ، فَيَقُولُ: أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُولانِ: نَمْ ، كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لا يُوقِظُهُ إِلاَّ أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ ، وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ ، لا أَدْرِي ، فَيَقُولانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيُقَالُ لِلأَرْضِ: الْتَئِمِي عَلَيْهِ ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ فِيهَا أَضْلاعُهُ ، فَلا

يَـزَالُ فِيهَـا مُـعَـذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَابْـنِ عَبَّـاسٍ وَالْبَـرَاءِ بْـنِ عَازِبٍ، وَأَبِي أَيُّوبَ، وَأَنَسٍ، وَجَابِرٍ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٩٧٦) (حسن)

۱۰۷۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میت کو یا تم میں سے کسی کو دفنا دیا جاتا ہے تو اس کے پاس کالے رنگ کی نیلی آنکھ والے دو فرشتے آتے ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے اور وہ دونوں پوچھتے ہیں: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ وہ (میت) کہتا ہے: وہی جو وہ خود کہتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو وہ دونوں کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا پھر اس کی قبر طول وعرض میں ستر ستر گز کشادہ کردی جاتی ہے، پھر اس میں روشنی کردی جاتی ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: سو جا، وہ کہتا ہے: مجھے میرے گھر والوں کے پاس واپس پہنچا دو کہ میں انہیں یہ بتاسکوں تو وہ دونوں کہتے ہیں: تو سو جا اس دلہن کی طرح جسے صرف وہی جگاتا ہے جو اس کے گھر والوں میں اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، یہاں تک کہ اللہ اُسے اس کی اس خواب گاہ سے اٹھائے اور اگر وہ منافق ہے تو کہتا ہے: میں لوگوں کو جو کہتے سنتا تھا، وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ نہیں معلوم۔ تو وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا، پھر زمین سے کہا جاتا ہے: تو اسے دبوچ لے تو وہ اسے دبوچ لیتی ہے اور پھر اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر ہوجاتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ اسے اس کی اس خواب گاہ سے اٹھائے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ اس باب میں علی، زید بن ثابت، ابن عباس، براء بن عازب، ابوایوب، انس، جابر، ام المومنین عائشہ اور ابوسفیان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ان سبھوں نے نبی اکرم ﷺ سے عذابِ قبر کے متعلق روایت کی ہے۔

1072۔ حَـدَّثَـنَـا هَـنَّـادٌ، حَـدَّثَـنَـا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَـاتَ الْـمَيِّـتُ عُـرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْـلِ الْـجَـنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٠٥٧) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الجنائز٨٩(١٣٧٩) وبدء الخلق٨(٣٢٤) والرقاق٤٢(٦٥١٥) م/الجنة١٧(٢٨٦٦) ن/الجنائز ١١٦) (٢٠٧٢، ٢٠٧٣، ٢٠٧٤) الزهد٣٢(٤٢٧٠) ط/الجنائز١٦(٤٧) حم(٢/١٦، ٥١، ١١٣، ١٢٣) من غير هذا الوجه.

۱۰۷۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی مرتا ہے تو اس پر صبح وشام اس کا ٹھکانا

پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنتیوں میں سے ہے تو جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھتا ہے اور اگر وہ جہنمیوں میں سے ہے تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھتا ہے، پھر اس سے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے، یہاں تک کہ اللہ تجھے قیامت کے دن اٹھائے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... اس طرح کی مزید صحیح احادیث میں منکرین عذابِ قبر کا پورا پورا رد پایا جاتا ہے، اگر ایسے لوگ عالمِ برزخ کے احوال کو اپنی عقل پر پرکھیں اور اپنی عقلوں کو ہی دین کا معیار بنائیں تو پھر شریعتِ مطہرہ میں ایمانیات کے تعلق سے کتنے ہی ایسے بیسیوں مسائل ہیں کہ جن کا ادراک انسانی عقل کر ہی نہیں سکتی تو پھر کیا قرآن وسنت اور سلف صالحین کی وہی راہ تھی جو ''اس طرح کی عقل والوں'' نے اختیار کی ہے۔

71۔بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَّى مُصَابًا

۷۱۔باب: مصیبت زدہ کی تعزیت کے اجر کا بیان

1073۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ . لا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ . وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ . وَيُقَالُ: أَكْثَرُ مَا ابْتُلِيَ بِهِ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، بِهَذَا الْحَدِيثِ نَقَمُوا عَلَيْهِ .

تخريج: ق/الجنائز ٥٦ (١٦٠٢) (تحفة الأشراف: ٩١٦٦) (ضعيف)

(سند میں علی بن عاصم بہت غلطی کرتے تھے اور اپنی غلطی پر اصرار بھی کرتے تھے)

۱۰۷۳۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مصیبت زدہ کی (تعزیت) ماتم پرسی کی، اسے بھی اس کے برابر اجر ملے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث غریب ہے۔ ۲- ہم اسے صرف علی بن عاصم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض لوگوں نے محمد بن سوقہ سے اسی سند سے اسی جیسی حدیث موقوفاً روایت کی ہے۔ اور اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔ ۳- کہا جاتا ہے کہ علی بن عاصم پر جو زیادہ طعن ہوا اور لوگوں نے ان پر نکیر کی ہے وہ اسی حدیث کے سبب ہے۔

72۔بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۷۲۔باب: جمعے کے دن مرنے والے کا بیان

1074۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) . قَالَ

أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ . قَالَ: وَهَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ . رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ ، إِنَّمَا يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَانِ الْحُبُلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو . وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو .

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر : حم (٢/١٦٩) (تحفة الأشراف : ٨٦٢٥) (حسن)

۱۰۷۴۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرتا ہے، اللہ اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتا ہے۔''امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔یہ حدیث غریب ہے،۲۔اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے، ربیعہ بن سیف ابوعبدالرحمن حبلی سے روایت کرتے ہیں اور وہ عبداللہ بن عمرو سے۔اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف کا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سماع ہے یا نہیں۔

73۔بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

۷۳۔باب: جنازہ میں جلدی کرنے کا بیان

1075۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ . حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْئًا .)) قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ . وَمَا أَرَى إِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ .

تخريج: ق/الجنائز ١٨ (١٤٨٦) (تحفة الأشراف : ١٠٢٥١) (ضعيف)

(سند میں سعید بن عبداللہ جہنی لین الحدیث ہیں، لیکن دیگر دلائل سے حدیث کا معنی صحیح ہے)

۱۰۷۵۔علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:''علی ! تین چیزوں میں دیر نہ کرو: صلاۃ کو جب اس کا وقت ہو جائے، جنازے کو جب آ جائے، اور بیوہ (کے نکاح) کو جب تم اس کا کفو (مناسب ہمسر) پالو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔یہ حدیث غریب ہے۔۲۔میں اس کی سند متصل نہیں جانتا۔

74۔بَابُ آخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

۷۴۔باب: تعزیت کی فضیلت کا بیان

1076۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُنْيَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ ، عَنْ جَدِّهَا أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَزَّى ثَكْلَى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٦٠٩) (ضعيف) (اس کی راویہ "منیہ" مجہول الحال ہیں)

١٠٧٦۔ ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی ایسی عورت کی تعزیت (ماتم پُرسی) کی جس کا لڑکا مرگیا ہو تو اسے جنت میں اس کے بدلے ایک عمدہ کپڑا پہنایا جائے گا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ۲۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

75۔بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۷۵۔باب: صلاۃِ جنازہ میں رفع الیدین کرنے کا بیان

1077۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا: فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ، فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ، عَلَى الْجَنَازَةِ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ. وَذُكِرَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ: فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ، لاَ يَقْبِضُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ، وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَقْبِضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ كَمَا يَفْعَلُ فِي الصَّلاَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: (يَقْبِضُ) أَحَبُّ إِلَيَّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣١١٧) (حسن)

(سند میں ابوفردہ یزید بن سنان ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے، دیکھیے أحكام الجنائز: ١١٥، ١١٦)

١٠٧٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے میں اللہ اکبر کہا تو پہلی تکبیر پر آپ نے رفع الیدین کیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث غریب ہے، ۲۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ۳۔ اہلِ علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے، صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہلِ علم کا خیال ہے کہ آدمی جنازے میں ہر تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے گا، یہ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے [1]۔ ۴۔ بعض اہلِ علم کہتے ہیں: صرف پہلی بار اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے گا۔ یہی ثوری اور اہلِ کوفہ کا قول ہے [2]۔ ۵۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ صلاۃِ جنازہ میں داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ کو نہیں پکڑے گا۔ ۶۔ اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں: وہ اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑے گا، جیسے وہ دوسری صلاۃ میں کرتا ہے۔ ۷۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ہاتھ باندھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

فائدہ ❶ :...... ان لوگوں کا استدلال عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ہے جس میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب صلاۃِ جنازہ پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھ ہر تکبیر میں اٹھاتے اس کی تخریج دارقطنی نے اپنی علل میں "عن عمر بن شبة حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا يحيىٰ بن سعيد عن نافع عن ابن عمر وقال هكذا ...... رفعه عمر بن شبة" کے طریق سے کی ہے، لیکن ایک جماعت نے ان کی مخالفت کی ہے اور یزید بن ہارون سے اسے موقوفاً روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے اس باب میں کوئی صحیح مرفوع روایت نہیں ہے۔

فائدہ ❷ :...... ان لوگوں کا استدلال باب کی اس حدیث سے ہے، لیکن یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ تخریج سے ظاہر ہے نیز ان کی دوسری دلیل ابن عباس کی روایت ہے، اس کی تخریج دارقطنی نے کی ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازے میں اپنے دونوں ہاتھ پہلی تکبیر میں اٹھاتے تھے، پھر ایسا نہیں کرتے تھے، لیکن اس میں ایک راوی فضل بن سکن ہے جسے علما نے ضعیف کہا ہے۔

76۔ بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ))

۷۶۔ باب: مومن کی جان قرض کی وجہ سے اٹکی رہتی ہے جب تک کہ وہ ادا نہ ہو جائے

1078۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)).

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ١٤٩٥٩) وانظر: حم (٢/٤٤٠) (صحيح)

وأخرجه ق/الصدقات ١٢ وحم (٢/٤٧٥) من غير هذا الوجه، انظر الحديث الآتي.

۱۰۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے اٹکی رہتی ہے جب تک کہ اس کی ادائیگی نہ ہو جائے۔"

1079۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنَ الأَوَّلِ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٤٩٨١) (صحيح) (اوپر کی حدیث سے تقویت پا کر یہ صحیح ہے)

۱۰۷۹۔ اس سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے اٹکی رہتی ❶ ہے جب تک کہ اس کی ادائیگی نہ ہو جائے۔"❷

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی اس کا معاملہ موقوف رہتا ہے، اس کی نجات یا ہلاکت کا فیصلہ نہیں کیا جاتا ہے۔

فائدہ ❷ :...... یہ خاص ہے اس شخص کے ساتھ جس کے پاس اتنا مال ہو جس سے وہ قرض ادا کر سکے، رہا وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو اور وہ اس حال میں مرا ہو کہ قرض کی ادائیگی کا اس کا پختہ ارادہ رہا ہو تو ایسے شخص کے بارے میں حدیث میں وارد ہے کہ اس کا قرض اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔

9 - كِتَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

نکاح کے احکام ومسائل

1- بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّزْوِيجِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۱- باب: شادی کرنے کی فضیلت اور اس کی ترغیب کا بیان

1080- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي الشِّمَالِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ، وَالنِّكَاحُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي نَجِيحٍ وَجَابِرٍ وَعَكَّافٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (٣٤٩٩)، وانظر: حم (٥/٤٢١) (ضعيف)

(سند میں ابوالشمال مجہول راوی ہیں، لیکن اس حدیث کے معنی کی تائید دیگر طرق سے موجود ہے)

1080/ م حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي الشِّمَالِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ. وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ. وَحَدِيثُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ أَصَحُّ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۰۸۰- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار باتیں انبیا ورسل کی سنت میں سے ہیں: حیا کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔''❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ۲- ہم سے محمود بن خداش بغدادی نے بطریق: ''عن عباد بن العوام، عن الحجاج، عن مكحول، عن أبي الشمال، عن أبي أيوب، عن النبي ﷺ'' حفص کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ ۳- یہ حدیث ہشیم، محمد بن یزید واسطی، ابومعاویہ اور دیگر

کئی لوگوں نے بطریق: " الحجاج ، عن مكحول ، عن أبي أيوب " روایت کی ہے اور اس میں ان لوگوں نے ابو الشمال کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ ۴۔ اس باب میں عثمان، ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابو نجیح، جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یعنی رسولوں نے خود اسے کیا ہے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دی ہے۔ رسولوں کی سنت اسے تغلیباً کہا گیا ہے، کیونکہ ان میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جنھیں بعض رسولوں نے نہیں کیا ہے، مثلاً: نوح علیہ السلام نے ختنہ نہیں کرایا اور عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔

1081- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابٌ لا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ ، نَحْوَهُ . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الأَعْمَشِ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَ هَذَا . وَرَوَى أَبُومُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ . قَالَ أَبُو عِيسَى: كِلاَهُمَا صَحِيحٌ .

تخريج: خ/النكاح ٣ (٥٠٦٦)، م/النكاح ١ (١٤٠٠)، ن/الصوم ٤٣ (٢٢٤١، ٢٢٤٤)، والنكاح ٣ (٣٢١١، ٣٢١٢)، حم ١/٤٢٤، ٤٢٥، ٤٣٢) (تحفة الأشراف : ٩٣٨٥)، د/النكاح ٢ (٢٢١١) (صحيح) وأخرجه كل من : خ/الصوم ١٠ (١٩٠٥)، والنكاح ٢ (٥٠٦٥)، م/النكاح (المصدر المذكور)، د/الصوم ١ (٢٠٤٦)، ق/الصوم ١ (١٨٤٥)، (ن/الصيام ٤٣ (٢٢٤٢، ٢٢٤٣، ٢٢٤٥)، والنكاح ٣ (٣٢٠٨، ٣٢١٠، ٣٢١٣)، حم (١/٣٧٨)، د/النكاح ٢ (٢٢١٢) من غير هذا الوجه.

۱۰۸۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے، ہم نوجوان تھے، ہمارے پاس (شادی وغیرہ امور میں سے) کسی چیز کی مقدرت نہ تھی۔ تو آپ نے فرمایا: ''اے نوجوانوں کی جماعت! تمہارے اوپر ❶ نکاح لازم ہے، کیونکہ یہ نگاہ کو نیچی کرنے والا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے، اور جو تم میں سے نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس پر صوم کا اہتمام ضروری ہے، کیونکہ صوم اس کے لیے ڈھال ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس سند سے کئی لوگوں نے اسی کے مثل اعمش سے روایت کی ہے۔ ۳۔ اور ابو معاویہ اور محاربی نے یہ حدیث بطریق: "الأعمش ، عن ابراهيم ، عن علقمة ، عن عبد الله ، عن النبي " اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ ۴۔ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

فائدہ ❶ :...... "البـــاء ـۃ" کے اصل معنی جماع کے ہیں لیکن یہاں مسبب بول کر سبب (یعنی نکاح اور اس کے مصارف برداشت کرنے کی طاقت) مراد لیا گیا ہے۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

۲۔باب: بے شادی زندگی گزارنے کی ممانعت کا بیان

1082۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ فِي حَدِيثِهِ: وَقَرَأَ قَتَادَةُ: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً﴾. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَرَوَى الأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. وَيُقَالُ: كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/النكاح ٤ (٣٢١٦) ق/النكاح ٢ (١٨٤٩) (تحفة الأشراف: ٤٥٩٠) حم (٥/١٧) (صحيح)

۱۰۸۲۔سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بے شادی زندگی گزارنے سے منع فرمایا ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔زید بن اخزم نے اپنی حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ قتادہ نے یہ آیت کریمہ: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً﴾ ❷ (ہم آپ سے پہلے کئی رسول بھیج چکے ہیں، ہم نے انہیں بیویاں عطا کیں اور اولادیں) پڑھی ❸۔امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔۲۔اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث بطریق: "الحسن، عن سعد بن هشام، عن عائشة، عن النبي" اسی طرح روایت کی ہے۔ ۳۔کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں ہی حدیثیں صحیح ہیں۔۴۔اس باب میں سعد، انس بن مالک، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......تبتل کے معنی عورتوں سے الگ رہنے، نکاح نہ کرنے اور ازدواجی تعلق سے کنارہ کش رہنے کے ہیں۔

فائدہ ❷ :......الرعد: ۳۸۔

فائدہ ❸ : آیت میں "أزواجاً" سے رہبانیت اور "ذريّة" سے خاندانی منصوبہ بندی (فیملی پلاننگ) کی تردید ہوتی ہے۔

1083۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لاَخْتَصَيْنَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/النكاح ٨ (٥٠٧٣)، م/النكاح ١ (١٤٠٢)، ن/النكاح ٤ (٣٢١٤)، ق/النكاح ٢ (١٨٤٨)، (تحفة الأشراف: ٣٨٥٦)، حم (١/١٧٥، ١٧٦، ١٨٣)، د/النكاح ٣ (٢٢١٣) (صحيح)

۱۰۸۳۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو بغیر شادی کے زندگی گزارنے کی اجازت نہیں دی، اگر آپ انہیں اس کی اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہوجاتے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی ہم اپنے آپ کو ایسا کرلیتے کہ ہمیں عورتوں کی خواہش رہ ہی نہیں جاتی تاکہ شادی بیاہ کے مراسم سے الگ تھلگ رہ کر ہم صرف اللہ کی عبادت میں مشغول رہ سکیں۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ فَزَوِّجُوهُ

۳۔ باب: قابلِ اطمینان دیندار کی طرف سے شادی کا پیغام آنے پر شادی کردینے کا حکم

1084۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ ابْنِ وَثِيمَةَ النَّصْرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ ، فَزَوِّجُوهُ ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ)) .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ وَعَائِشَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَدْ خُولِفَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ . وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا . قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ مُحَمَّدٌ: وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَشْبَهُ ، وَلَمْ يَعُدَّ حَدِيثَ عَبْدِالْحَمِيدِ مَحْفُوظًا .

تخريج: ق/النكاح ٤٦ (١٩٦٧) (حسن صحيح) (سند میں عبدالحمید بن سلیمان میں کچھ کلام ہے، لیکن متابعات و شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، دیکھیے: الارواء رقم: ١٨٦٨، الصحيحة ١٠٢٢)

۱۰۸۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام دے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تمہیں اطمینان ہوتو اس سے شادی کردو۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ اور فسادِ عظیم برپا ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں عبدالحمید بن سلیمان کی مخالفت کی گئی ہے، اسے لیث بن سعد نے بطریق: ''ابن عجلان ، عن أبی هريرة ، عن النبي ﷺ'' مرسلاً (منقطعاً) روایت کی ہے (یعنی: ابن وثیمہ کا ذکر نہیں کیا ہے)۔ ۲- محمد بن اسماعیل بخاری کا کہنا ہے کہ لیث کی حدیث اشبہ (قریب تر) ہے، انہوں (بخاری) نے عبدالحمید کی حدیث کو محفوظ شمار نہیں کیا۔ ۳- اس باب میں ابوحاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث آئی ہیں۔

1085۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدٍ ابْنَيْ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنْ كَانَ فِيهِ؟، قَالَ: إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَأَبُو حَاتِمٍ الْمُزَنِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ، وَلاَ نَعْرِفُ لَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: د/ المراسيل (حسن)

(شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے، ورنہ اس کے رواۃ ''محمد'' اور ''سعید'' دونوں مجہول ہیں، دیکھیے: اوپر کی حدیث ابی ہریرہ)

۱۰۸۵۔ ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس جب کوئی ایسا شخص (نکاح کا پیغام لے کر) آئے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد برپا ہوگا ❶ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر اس میں کچھ ہو؟ آپ نے تین بار یہی فرمایا: ''جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کی دین داری اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس سے نکاح کر دو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ ابوحاتم مزنی کو شرف صحبت حاصل ہے، ہم اس کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں جانتے جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہو۔

فائدہ ❶: ......مطلب یہ ہے کہ اگر تم صرف مال یا جاہ والے شخص ہی سے شادی کرو گے تو بہت سے مرد بغیر بیوی کے اور بہت سی عورتیں بغیر شوہر کے رہ جائیں گی جس سے زنا اور حرام کاری عام ہوگی اور ولی کو عار وندامت کا سامنا کرنا ہوگا جو فتنہ وفساد کے بھڑکنے کا باعث ہوگا۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى ثَلاَثِ خِصَالٍ

۴۔ باب: عورت سے عام طور پر تین باتوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے

1086۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَائِشَةَ، وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَبِي سَعِيدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر: د/النكاح ٤ (٢٢١٧) (تحفة الأشراف: ٢٤٤٤) (صحيح)

وأخرجه كل من: م/الرضاع ١٥ (٧١٥/٥٤)، ن/النكاح ١٠ (٣٢٢٨)، حم (٣/٣٠٢) بتغير يسير في

السياق.

۱۰۸۶۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت سے نکاح اس کی دین داری، اس کے مال اور اس کی خوب صورتی کی وجہ سے کیا جاتا ہے، ❶ لیکن تو دین دار (عورت) سے نکاح کو لازم پکڑلو ❷ تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں'' ❸ ۔امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عوف بن مالک، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمرو، اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... بخاری ومسلم کی روایت میں چار چیزوں کا ذکر ہے، چوتھی چیز اس کا حسب نسب اور خاندانی شرافت ہے۔

فائدہ ۲ :...... یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ دین دار عورت ہی صحیح معنوں میں نیک چلن، شوہر کی اطاعت گزار اور وفادار ہوتی ہے جس سے انسان کی معاشرتی زندگی میں خوش گواری آتی ہے اور اس کی گود میں جو نسل پروان چڑھتی وہ بھی صالح اور دیندار ہوتی ہے، اس کے برعکس باقی تین قسم کی عورتیں عموماً انسان کے لیے زحمت اور اولاد کے لیے بھی بگاڑ کا باعث ہوتی ہیں۔

فائدہ ۳ :...... یہاں بددعا مراد نہیں، بلکہ شادی کے لیے جدو جہد اور سعی وکوشش پر ابھارنا مقصود ہے۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

۵۔باب: جس عورت کو شادی کا پیغام دیا جائے، اسے دیکھ لینے کا بیان

1087۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ (هُوَ الأَحْوَلُ) عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)). وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، وَجَابِرٍ، وَأَبِي حُمَيْدٍ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ، وَقَالُوا: لا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا مَا لَمْ يَرَ مِنْهَا مُحَرَّمًا، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ ((أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)) قَالَ: أَحْرَى أَنْ تَدُومَ الْمَوَدَّةُ بَيْنَكُمَا.

تخريج: ن/النكاح ١٧ (٣٢٣٧)، ق/النكاح ٩ (١٨٦٦)، (بزيادة في السياق) (تحفة الأشراف: ١١٤٨٩)، حم (٤/٢٤٥، ٢٤٦)، د/النكاح ٥ (٢٢١٨) (صحيح)

۱۰۸۷۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اسے دیکھ لو، بلاشبہ یہ تم دونوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لیے زیادہ موزوں ہے''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اس باب میں محمد بن مسلمہ، جابر، ابوحمید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ بعض اہل علم اسی حدیث کی طرف گئے ہیں، وہ کہتے ہیں: اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جب وہ اس کی کوئی ایسی چیز نہ دیکھے جس کا دیکھنا حرام ہے۔ یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۴۔ اور ''أَحْرَى أَنْ

يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا" کے معنی یہ ہیں کہ یہ تم دونوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

فائدہ ❶ :...... جمہور کے نزدیک یہ حکم مستحب ہے واجب نہیں، اگر کوئی کسی قابلِ اعتماد رشتہ دار عورت کو بھیج کر عورت کے رنگ وروپ اور عادات وخصائل کا پتہ لگالے تو یہ بھی ٹھیک ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو بھیج کر ایک عورت کے متعلق معلومات حاصل کی تھی۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ

٦۔باب: نکاح کے اعلان کا بیان

1088۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَلْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَأَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ: يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَيُقَالُ: ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا. وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

تخريج: ن/النكاح ٧٢ (٣٣٧٢)، ق/النكاح ٢٠ (١٨٩٦)، (تحفة الأشراف: ١١٢٢١)، حم (٣/٤١٨) (حسن)

١٠٨٨۔محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" حرام اور حلال (نکاح) کے درمیان فرق صرف دف بجانے اور اعلان کرنے کا ہے"۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ١۔محمد بن حاطب کی حدیث حسن ہے۔٢۔محمد بن حاطب نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، لیکن وہ کم سن بچے تھے۔٣۔اس باب میں ام المومنین عائشہ، جابر اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح اعلانیہ کیا جانا چاہیے، خفیہ طور پر چوری چھپے نہیں، اس لیے کہ اعلانیہ نکاح کرنے پر کسی کو میاں بیوی کے تعلقات پر انگلی اٹھانے کا موقع نہیں ملتا۔عموماً یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ غلط نکاح ہی چھپ کر کیا جاتا ہے۔

1089۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ الأَنْصَارِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ فِي هَذَا الْبَابِ. وَعِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ الأَنْصَارِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ، وَعِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ الَّذِي يَرْوِي عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ التَّفْسِيرَ هُوَ ثِقَةٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ١٧٥٤٧) (ضعيف)

(سند میں عیسیٰ بن میمون ضعیف ہیں مگر اعلان والا ٹکڑا شواہد کی بنا پر صحیح ہے)

۱۰۸۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نکاح کا اعلان کرو، اسے مسجدوں میں کرو اور اس پر دف بجاؤ''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس باب میں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ ۲۔ عیسیٰ بن میمون انصاری حدیث میں ضعیف قرار دیے جاتے ہیں۔ ۳۔ عیسیٰ بن میمون، جو ابن ابی نجیح سے تفسیر روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں۔

1090۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِي، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ. إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْكُتِي عَنْ هَذِهِ، وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ قَبْلَهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المغازي ۱۲ (۴۰۰۱)، د/الأدب ۵۹ (۴۹۲۲)، ق/النكاح ۲۱ (۱۸۹۷)، (تحفة الأشراف: ۱۵۸۳۲)، حم (۳۵۹/۸،۳۶۰) (صحيح)

۱۰۹۰۔ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جس رات میری شادی تھی اس کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ میرے بستر پر ایسے ہی بیٹھے، جیسے تم (خالد بن ذکوان) میرے پاس بیٹھے ہو۔ اور چھوٹی چھوٹی بچیاں دف بجا رہی تھیں اور جو ہمارے باپ دادا میں سے جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے ان کا مرثیہ گا رہی تھیں، یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا: ہمارے درمیان ایک نبی ہے جو ان چیزوں کو جانتا ہے جو کل ہوں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''یہ نہ کہہ۔ وہی کہہ جو پہلے کہہ رہی تھی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

۷۔ باب: دولہے کو کیا دعا دی جائے؟

1091۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الإِنْسَانَ، إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/النكاح ۳۷ (۲۱۳۰)، ق/النكاح ۲۳ (۱۹۰۵)، (تحفة الأشراف: ۱۲۶۹۸)، حم (۲/۳۸۱)، د/النكاح ۶ (۲۲۱۹) (صحيح)

۱۰۹۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ شادی کرنے پر جب کسی کو مبارک باد دیتے تو فرماتے: "بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ" (اللہ تجھے برکت عطا کرے، اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر پر جمع کرے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

8- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ

۸- باب: آدمی بیوی کے پاس (صحبت کے لیے) آئے تو کون سی دعا پڑھے؟

1092- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ، إِذَا أَتَى أَهْلَهُ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الوضوء ٨ (١٤١)، وبدء الخلق ١١ (٣٢٨٣)، والنكاح ٦٦ (٥١٦١)، والدعوات ٥٥ (٦٣٨٨)، والتوحيد ١٣ (٧٣٩٦)، م/النكاح ١٨ (١٤٣٤)، د/النكاح ٤٦ (٢١٦١)، ق/النكاح ٢٧ (١٩١٩)، (تحفة الأشراف: ٦٣٤٩)، حم ١ (٢٢٠، ٢٤٣، ٢٨٣، ٢٨٦)، د/النكاح ٢٩ (٢٢٥٨) (صحيح)

۱۰۹۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے، یعنی اس سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے: "بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا" (اللہ کے نام سے، اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے، یعنی ہماری اولاد کو) تو اگر اللہ نے ان کے درمیان اولاد دینے کا فیصلہ کیا ہوگا تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

9- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

۹- باب: ان اوقات کا بیان جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

1093- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ، وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنَى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ.

تخريج: م/النكاح ١١ (١٤٢٣)، ن/النكاح ١٨ (٣٢٣٨)، و٧٧ (٣٣٧٩)، ق/النكاح ٥٣ (١٩٩٠)،

(تحفة الأشراف : ١٦٣٥٥)، حم (٥٤/٦، ٢٠٦)، د/النكاح ٢٨ (٢٢٥٧) (صحيح)

۱۰۹۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شوال میں مجھ سے شادی کی اور شوال ہی میں میرے ساتھ آپ نے شبِ زفاف منائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان کی عورتوں کی رخصتی شوال میں کی جانے کو مستحب سمجھتی تھیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اسے ہم صرف ثوری کی روایت سے جانتے ہیں اور ثوری اسماعیل بن امیہ سے روایت کرتے ہیں۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ

۱۰۔ باب: ولیمہ کا بیان

1094۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَعَائِشَةَ، وَجَابِرٍ، وَزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. و قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ: وَزْنُ ثَلاثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ. و قَالَ إِسْحَاقُ: هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ.

تخريج: خ/النكاح ٥٦ (٥١٥٥)، والدعوات ٥٣ (٦٣٨٦)، م/النكاح ٣ (١٤٢٧)، ن/النكاح ٧٤ (٣٣٧٤، ٣٣٧٥)، ق/النكاح ٢٤ (١٩٠٧)، (تحفة الأشراف : ٢٨٨)، د/النكاح ٢٢ (٢٢٥٠) (صحيح) وأخرجه كل من : خ/البيوع ١ (٢٠٤٩)، ومناقب الأنصار ٣ (٣٧٨١)، والنكاح ٤٩ (٥١٣٨)، و ٥٤ (٥١٥٣)، و٦٨ (٥١٦٨)، والأدب ٦٧ (٦٠٨٢)، م/النكاح (المصدر المذكور)، د/النكاح ٣٠ (٢١٩٠)، حم (١٦٥/٣، ١٩٠، ٢٠٥، ٢٧١)، د/الأطعمة ٢٨ (٢١٠٨) من غير هذا الوجه.

۱۰۹۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف کے جسم پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک عورت سے کھجور کی ایک گٹھلی سونے کے عوض شادی کر لی ہے، آپ نے فرمایا: ''اللہ تمہیں برکت عطا کرے، ولیمہ (1) کرو خواہ ایک ہی بکری کا ہو''۔ (2)

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابن مسعود، عائشہ، جابر اور زہیر بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: گٹھلی بھر سونے کا وزن تین درہم اور تہائی درہم وزن کے برابر ہوتا ہے۔ ۴۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: پانچ درہم اور تہائی درہم کے وزن کے برابر ہوتا ہے۔

فائدہ (1) :...... ''أولم ولو بشأة'' میں ''لو'' تقلیل کے لیے آیا ہے، یعنی کم از کم ایک بکری ذبح کرو، لیکن نبی اکرم ﷺ نے صفیہ کے ولیمے میں صرف ستو اور کھجور پر اکتفا کیا، اس لیے مستحب یہ ہے کہ ولیمہ شوہر کی مالی حیثیت کے

حسبِ حال ہو۔عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی مالی حالت کے پیش نظر ایک بکری کا ولیمہ کم تھا، اسی لیے آپ نے اُن سے "أولم ولو بشأة" فرمایا۔

فائدہ ❷ :......شادی بیاہ کے موقع پر جو کھانا کھلایا جاتا ہے اسے ولیمہ کہتے ہیں، یہ ولم (واؤ کے فتحہ اور لام کے سکون کے ساتھ) سے مشتق ہے جس کے معنی اکٹھا اور جمع ہونے کے ہیں، چونکہ میاں بیوی اکٹھا ہوتے ہیں اس لیے اس کو ولیمہ کہتے ہیں۔ ولیمہ کا صحیح وقت خلوت صحیحہ کے بعد ہے۔ جمہور کے نزدیک ولیمہ سنت ہے اور بعض نے اسے واجب کہا ہے۔

1095- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ.
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأطعمة ٢ (٣٧٤٤)، ن/النكاح ٧٩ (٣٣٨٧)، ق/النكاح ٢٤ (١٩٠٩)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٢) (صحيح) وأخرجه كل من: م/النكاح ١٤ والجهاد ٤٣ (١٣٦٥)، من غير هذا الوجه و في سياق طويل.

١٠٩٥- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صفیہ بنت حیی کا ولیمہ ستو اور کھجور سے کیا۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1096- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، نَحْوَ هَذَا. وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ. وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ: عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، فَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ، وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

١٠٩٦- اس سند سے بھی سفیان سے اسی طرح مروی ہے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث بطریق: "ابن عيينة، عن الزهري، عن أنس" روایت کی ہے، لیکن ان لوگوں نے اس میں وائل بن داود اور ان کے بیٹے کے واسطوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے تھے۔ کبھی انہوں نے اس میں وائل بن داود عن ابنه کا ذکر نہیں کیا ہے اور کبھی اس کا ذکر کیا ہے۔

1097- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ، وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، وَزِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَثِيرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيرِ ، قَالَ: و سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: قَالَ وَكِيعٌ: زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَشْرَفُ مِنْ أَنْ يَكْذِبَ فِي الْحَدِيثِ . ❶

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۹۳۲۹) (ضعيف) (اس کے راوی زیاد بن عبداللہ بکائی میں ضعف ہے، مؤلف نے اس کی صراحت کردی ہے، لیکن آخری ٹکڑے کے صحیح شواہد موجود ہیں جن میں سے بعض صحیحین میں ہیں)

۱۰۹۷۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے روز کا کھانا حق ہے، دوسرے روز کا کھانا سنت ہے اور تیسرے روز کا کھانا تو محض دکھاوا اور نمائش ہے اور جو ریا کاری کرے گا اللہ اسے اس کی ریا کاری کی سزا دے گا۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن مسعود کی حدیث کو ہم صرف زیاد بن عبداللہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور زیاد بن عبداللہ بہت زیادہ غریب اور منکر احادیث بیان کرتے ہیں۔ ۲۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو سنا کہ وہ محمد بن عقبہ سے نقل کر رہے تھے کہ وکیع کہتے ہیں: زیاد بن عبداللہ اس بات سے بہت بلند ہیں کہ وہ حدیث میں جھوٹ بولیں۔

فائدہ ❶ :...... ترمذی کے نسخوں میں یہاں پر عبارت یوں ہے: ''مع شرفه يكذب'' جس کا مطلب یہ ہے کہ وکیع نے ان پر سخت جرح کی ہے، اور ان کی شرافت کے اعتراف کے ساتھ ان کے بارے میں یہ صراحت کر دی ہے کہ وہ حدیث میں جھوٹ بولتے ہیں اور یہ بالکل غلط اور وکیع کے قول کے برعکس ہے، التاريخ الكبير للبخاری ۳/ الترجمة ۱۲۱۸ اور تہذیب الکمال میں عبارت یوں ہے: ''هو أشرف من أن يكذب'' نیز حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ وکیع سے یہ ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے زیاد کی تکذیب کی ہے، ان کی عبارت یہ ہے: ''صدوق ثبت في المغازي و في حديثه عن غير ابن إسحاق لين ، ولم يثبت أن وكيعا كذبه ، وله في البخاري موضع واحد متابعة'' یعنی زیاد بن عبداللہ عامری بکائی کوفی فنِ مغازی و سیر میں صدوق اور ثقہ ہیں، اور محمد بن اسحاق صاحب المغازی کے سوا دوسرے رواۃ سے ان کی حدیث میں کمزوری ہے، وکیع سے ان کی تکذیب ثابت نہیں ہے اور صحیح بخاری میں ان کا ذکر متابعت میں ایک بار آیا ہے۔ (الفریوائی)

فائدہ ❷ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولیمہ دو دن تک تو درست ہے اور تیسرے دن اس کا اہتمام کرنا دکھاوا اور نمائش کا ذریعہ ہے اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ تیسرے دن کی ممانعت اس صورت میں ہے جب کھانے والے وہی لوگ ہوں، لیکن اگر ہر روز نئے لوگ مدعو ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ امام بخاری جیسے محدثین کرام تو سات دن تک ولیمہ کے قائل ہیں۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي

۱۱۔ باب: دعوت قبول کرنے کا بیان

1098- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/النكاح ١٦ (١٤٢٩)، (تحفة الأشراف: ٧٤٩٨) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/النكاح ٧١ (٥١٧٣)، و٧٤ (٥١٧٩)، م/النكاح (المصدر المذكور)، د/الأطعمة ١ (٣٧٣٦)، ق/النكاح ٢٥ (١٩١٤)، ط/النكاح ٢١ (٤٩)، د/الأطعمة ٤٠ (٢١٢٧)، (٢١٢٧)، والنكاح ٢٣ (٢٢٥١)، من غير هذا الوجه.

۱۰۹۸۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہیں دعوت دی جائے تو تم دعوت میں آؤ۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔ اس باب میں علی، ابوہریرہ، براء، انس اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَجِيءُ إِلَى الْوَلِيمَةِ مِنْ غَيْرِ دَعْوَةٍ

۱۲۔باب: بغیر دعوت کے ولیمے میں جانے کا حکم

1099۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ، فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً، فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْجُوعَ، قَالَ فَصَنَعَ طَعَامًا، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا. فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْبَابِ، قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ: ((إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ)). قَالَ: فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: م/البيوع ٢١ (٢٠٨١)، والمظالم ١٤ (٢٤٥٦)، والأطعمة ٣٤ (٥٤٣٤)، و٥٧ (٥٤٦١)، م/الأشربة والأطعمة ١٩ (٢٠٣٦)، (تحفة الأشراف: ٩٩٩٠) (صحيح)

۱۰۹۹۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابوشعیب نامی ایک شخص نے اپنے ایک گوشت فروش لڑکے کے پاس آ کر کہا: تم میرے لیے کھانا بنا جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر بھوک کا اثر دیکھا ہے، تو اس نے کھانا تیار کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کو بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔تو اس نے آپ کو اور آپ کے ساتھ جو لوگ بیٹھے تھے سب کو کھانے کے لیے بلایا، جب نبی اکرم ﷺ (چلنے کے لیے) اُٹھے، تو آپ کے پیچھے ایک اور شخص بھی چلا آیا، جو آپ کے ساتھ اس وقت نہیں تھا جب آپ کو دعوت دی گئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ دروازے پر پہنچے تو آپ نے

صاحبِ خانہ سے فرمایا: ''ہمارے ساتھ ایک اور شخص ہے جو ہمارے ساتھ اس وقت نہیں تھا، جب تم نے دعوت دی تھی، اگر تم اجازت دو تو وہ بھی اندر آ جائے؟''، اس نے کہا: ہم نے اُسے بھی اجازت دے دی، وہ بھی اندر آ جائے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ : اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کے کسی کے ساتھ طفیلی بن کر دعوت میں شریک ہونا غیر اخلاقی حرکت ہے، تاہم اگر صاحبِ دعوت سے اجازت لے لی جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

13- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الأَبْكَارِ

۱۳- باب: کنواری لڑکی سے شادی کرنے کا بیان

1100- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟!)) . فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا)) . فَقُلْتُ: لاَ بَلْ ثَيِّبًا، فَقَالَ: ((هَلاَّ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عَبْدَ اللهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا ، فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ . قَالَ: فَدَعَا لِي . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: م/النفقات ١٢ (٥٣٨٧)، الدعوات ٥٣ (٦٣٨٧)، م/الرضاع ١٦ (٧١٥) ن/النكاح ٦ (٣٢٢١)، (تحفة الأشراف: ٢٥١٢) (صحيح) وأخرجه كل من : خ/البيوع ٤٣ (٢٠٩٧)، والوكالة ٨ (٢٣٠٩)، والجهاد ١١٣ (٢٩٦٧)، والمغازي ١٨ (٤٠٥٢)، والنكاح ١٠ (٥٠٧٩) و١٢١ (٥٢٤٥)، و١٢٢ (٥٢٤٧)، م/الرضاع (المصدر المذكور)، د/النكاح ٣ (٢٠٤٨)، حم (٣/٢٩٤، ٣٠٢، ٣٢٤، ٣٦٢، ٣٧٤، ٣٧٦)، د/النكاح ٣٢ (٢٢٦٢)، من غير هذا الوجه.

۱۱۰۰- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے ایک عورت سے شادی کی پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: ''جابر! کیا تم نے شادی کی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں کی ہے، آپ نے فرمایا: ''کسی کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے کہا: نہیں، غیر کنواری سے۔ آپ نے فرمایا: ''کسی (کنواری) لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی، تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (میرے والد) عبداللہ کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی ہیں، میں ایسی عورت کو بیاہ کر لایا ہوں جو ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ چنانچہ آپ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ لا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

۱۴۔باب: ولی کے بغیر نکاح صحیح نہ ہونے کا بیان

1101۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَأَنَسٍ.

تخريج: د/النكاح ٢٠ (٢٠٨٥)، ق/النكاح ١٥ (١٨٨٠)، (تحفة الأشراف: ٩١١٥)، حم (٤/٤١٣، ٤١٨)، د/النكاح ١١ (٢٢٢٨) (صحيح)

۱۱۰۱۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں عائشہ، ابن عباس، ابوہریرہ، عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (ابوموسیٰ اشعری کی حدیث پر مولف کا مفصل کلام اگلے باب میں آرہا ہے۔)

فائدہ ❶:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، جمہور کے نزدیک نکاح کے لیے ولی اور دو گواہ ضروری ہیں۔ ولی سے مراد باپ ہے، باپ کی غیر موجودگی میں دادا پھر بھائی پھر چچا ہے۔ اگر کسی کے پاس دو ولی ہوں اور نکاح کے موقعے پر اختلاف ہوجائے تو ترجیح قریبی ولی کو حاصل ہوگی اور جس کا کوئی ولی نہ ہو تو (مسلم) حاکم اس کا ولی ہوگا اور جہاں مسلم حاکم نہ ہو وہاں گاؤں کے باحیثیت مسلمان ولی ہوں گے۔

15۔ بابٌ

۱۵۔باب: ولی کے بغیر نکاح نہ ہونے سے متعلق ایک اور باب

1102۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنِ اشْتَجَرُوا، فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، نَحْوَ هَذَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ، رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَأَبُو عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَى أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا. وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)). وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِ سُفْيَانَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى وَلَا يَصِحُّ. وَرِوَايَةُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)) عِنْدِي أَصَحُّ، لِأَنَّ سَمَاعَهُمْ مِنْ أَبِي إِسْحَاقَ فِي أَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ، وَإِنْ كَانَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ أَحْفَظَ وَأَثْبَتَ مِنْ جَمِيعِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ. فَإِنَّ رِوَايَةَ هَؤُلَاءِ عِنْدِي أَشْبَهُ، لِأَنَّ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيَّ سَمِعَا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي إِسْحَاقَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ، وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ مَا.

تخريج: د/النكاح ٢٠ (٢٠٨٣)، ق/النكاح ١٥ (١٨٧٩)، حم (٦٦/٦، ١٦٦)، د/النكاح ١١ (٢٢٣٠)

(صحيح)

1102/ م- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ أَبَا إِسْحَاقَ: أَسَمِعْتَ أَبَا بُرْدَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ))؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَدَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى أَنَّ سَمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ. وَإِسْرَائِيلُ هُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ فِي أَبِي إِسْحَاقَ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ: مَا فَاتَنِي مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الَّذِي فَاتَنِي، إِلَّا لَمَّا اتَّكَلْتُ بِهِ عَلَى إِسْرَائِيلَ، لِأَنَّهُ كَانَ يَأْتِي بِهِ أَتَمَّ. وَحَدِيثُ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)) هُوَ حَدِيثٌ عِنْدِي حَسَنٌ. رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ فَأَنْكَرَهُ، فَضَعَّفُوا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَجْلِ هَذَا. وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ . قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: وَسَمَاعُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ . إِنَّمَا صَحَّحَ كُتُبَهُ عَلَى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ مَا سَمِعَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ .
وَضَعَّفَ يَحْيَى رِوَايَةَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ . وَالْعَمَلُ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)) عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُوهُرَيْرَةَ، وَغَيْرُهُمْ. وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)) مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ، وَشُرَيْحٌ، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، وَغَيْرُهُمْ. وَبِهَذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ .

تخريج : (م) انظر ما قبله (صحيح)

۱۱۰۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر اس نے اس سے دخول کر لیا ہے تو اس کی شرمگاہ حلال کر لینے کے عوض اس کے لیے مہر ہے، اور اگر اولیا میں جھگڑا ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی حاکم ہوگا''۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن ہے۔ ۲- یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور کئی حفاظِ حدیث نے اسی طرح ابن جریج سے روایت کی ہے۔ ۳- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی (پچھلی) حدیث میں اختلاف ہے: اسے اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابوعوانہ، زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے بسند ابی اسحاق السبیعی عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ عن النبی ﷺ روایت کی ہے۔ ۴- اور اسباط بن محمد اور زید بن حباب نے بسند یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق السبیعی عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ عن النبی ﷺ روایت کی ہے۔ ۵- اور ابوعبیدہ حداد نے بسند یونس بن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ عن النبی ﷺ اسی طرح روایت کی ہے، اس میں انہوں نے ابواسحاق کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ۶- نیز یہ حدیث یونس بن ابی اسحاق سے بھی روایت کی گئی ہے انہوں نے بسند ابی اسحاق السبیعی عن ابی بُردۃ عن ابی موسیٰ عن النبی ﷺ روایت کی ہے۔ ۷- اور شعبہ اور سفیان ثوری بسند ابی اسحاق السبیعی عن ابی بُردۃ عن النبی ﷺ روایت کی ہے کہ ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے''، اور سفیان ثوری کے بعض تلامذہ نے بسند سفیان الثوری عن ابی اسحاق السبیعی عن ابی بُردۃ عن ابی موسیٰ روایت کی ہے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ ان لوگوں کی روایت، جنہوں نے بطریق: ''أبی إسحاق، عن أبی بردة، عن أبی موسی، عن النبی'' روایت کی ہے کہ ''ولی کے بغیر نکاح نہیں'' میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے، کیوں کہ ابواسحاق سبیعی سے ان لوگوں کا سماع

مختلف اوقات میں ہے اگر چہ شعبہ اور ثوری ابواسحاق سے روایت کرنے والے تمام لوگوں سے زیادہ پختہ اور مضبوط حافظہ والے ہیں، پھر بھی ان لوگوں (یعنی شعبہ وثوری کے علاوہ دوسرے رواۃ) کی روایت اشبہ (قریب تر) ہے، اس لیے کہ شعبہ اور ثوری دونوں نے یہ حدیث ابواسحاق سے ایک ہی مجلس میں سنی ہے، (اور ان کے علاوہ رواۃ نے مختلف اوقات میں) اس کی دلیل شعبہ کا یہ بیان ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو ابواسحاق سے پوچھتے سنا کہ کیا آپ نے ابوبردہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں؟'' تو انہوں نے کہا: ہاں (سُنا ہے)۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شعبہ اور ثوری کا مکحول سے اس حدیث کا سماع ایک ہی وقت میں ہے۔ اور ابواسحاق سبیعی سے روایت کرنے میں اسرائیل بہت ہی ثقہ راوی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ مجھ سے ثوری کی روایتوں میں سے جنہیں وہ ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں، کوئی روایت نہیں چھوٹی، مگر جو چھوٹی ہیں وہ صرف اس لیے چھوٹی ہیں کہ میں نے اس سلسلے میں اسرائیل پر بھروسہ کرلیا تھا، اس لیے کہ وہ ابواسحاق کی حدیثوں کو بطریق اتم بیان کرتے تھے۔

اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی اکرم ﷺ سے حدیث: ''بغیر ولی کے نکاح نہیں'' میرے نزدیک حسن ہے۔ یہ حدیث ابن جریج نے بطریق: "سليمان بن موسى، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة، عن النبي''، نیز اسے حجاج بن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے بھی بطریق: ''الزهري، عن عروة، عن النبي'' روایت کی ہے۔ نیز زہری نے بطریق: "هشام بن عروة، عن أبيه عروة، عن عائشة، عن النبي" اسی کے مثل روایت کی ہے۔

بعض محدّثین نے زہری کی روایت میں (جسے انہوں نے بطریق: "عروة، عن عائشة، عن النبي ﷺ" روایت کی ہے) کلام کیا ہے، ابن جریج کہتے ہیں: پھر میں زہری سے ملا اور میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس کا انکار کیا' اس کی وجہ سے ان لوگوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ ابن جریج سے اس بات کو اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ کے علاوہ کسی اور نے نہیں نقل کیا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ کا سماع ابن جریج سے نہیں ہے، انہوں نے اپنی کتابوں کی تصحیح عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی روّاد کی ان کتابوں سے کی ہے جنہیں عبدالمجید نے ابن جریج سے سنی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ کی روایت کو جسے انہوں نے ابن جریج سے روایت کی ہے ضعیف قرار دیا ہے۔ ۸۔ صحابہ کرام میں سے اہلِ علم کا عمل اس باب میں نبی اکرم ﷺ کی حدیث "لا نكاح إلا بولي" (ولی کے بغیر نکاح نہیں) پر ہے جن میں عمر، علی، عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اسی طرح بعض فقہائے تابعین سے مروی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح درست نہیں۔ ان میں سعید بن مسیّب، حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہ ہیں۔ یہی سفیان ثوری، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔

فائدہ ❶ :...... مثلاً عورت کے دو ولی ہیں ایک کسی کے ساتھ اس کا نکاح کرنا چاہے اور دوسرا کسی دوسرے کے

ساتھ اور عورت نابالغ ہو اور یہ اختلاف نکاح ہونے میں آڑے آئے تو ایسی صورت میں یہ فرض کر کے کہ گویا اس کا کوئی ولی نہیں ہے سلطان اس کا ولی ہوگا، ورنہ ولی کی موجودگی میں سلطان کو ولایت کا حق حاصل نہیں۔ چوں کہ ہندوستان میں مسلمان سلطان (اور اس کے مسلمان نائب) کا وجود نہیں ہے اس لیے گاؤں کے مسلمان پنچ ولی ہوں گے۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

۱۶۔باب: گواہ کے بغیر نکاح درست نہیں

1103۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْبَغَايَا اللاَّتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ)). قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ: رَفَعَ عَبْدُ الأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ. وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٣٨٧) (ضعيف)

(مؤلف نے سبب کی وضاحت کردی ہے، مگر دوسری نصوص سے گواہ کا واجب ہونا ثابت ہے)

۱۱۰۳۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:'' زنا کار ہیں وہ عورتیں جو گواہوں کے بغیر خود نکاح کرلیتی ہیں۔'' یوسف بن حماد کہتے ہیں کہ عبدالاعلی نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں مرفوع بیان کیا ہے اور کتاب الطلاق میں اسے انہوں نے موقوفاً بیان کیا ہے، مرفوع نہیں کیا ہے۔

1104۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، نَحْوَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَهَذَا أَصَحُّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ. لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِالأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ مَرْفُوعًا. وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَوْقُوفًا. وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ)). هَكَذَا رَوَى أَصْحَابُ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ. وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، نَحْوَ هَذَا، مَوْقُوفًا. وَفِي هَذَا الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ. قَالُوا: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِشُهُودٍ. لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي ذَلِكَ مَنْ مَضَى مِنْهُمْ، إِلَّا قَوْمًا مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَإِنَّمَا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا إِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ، فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ: لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ حَتَّى يَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ. وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِذَا أُشْهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ جَائِزٌ، إِذَا أَعْلَنُوا ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَغَيْرِهِ.

هَـكَـذَا قَـالَ إِسْحَاقُ فِيمَا حَكَى عَنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، وَ قَـالَ بَـعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: يَجُوزُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ .

تخريج: انظر ما قبله (ضعيف) (سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ دونوں مدلس ہیں اور روایت عنعنہ ہے)

۱۱۰۴۔ اس سند سے بھی سعید بن ابی عروبہ نے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے لیکن انہوں نے اسے مرفوع نہیں کیا۔ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ۲- ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے اسے مرفوع کیا ہو سوائے اس کے جو عبدالاعلیٰ سے مروی ہے، انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اور سعید نے قتادہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ۳- اور عبدالاعلیٰ سے سعید بن ابی عروبہ کے واسطے سے یہ موقوفاً بھی مروی ہے۔ اور صحیح وہ ہے جو ابن عباس کے قول سے مروی ہے کہ بغیر گواہ کے نکاح نہیں، خود ابن عباس کا قول ہے۔ ۴- اسی طرح سے اور کئی لوگوں نے بھی سعید بن ابی عروبہ سے اسی طرح کی روایت موقوفاً کی ہے۔ ۵- اس باب میں عمران بن حصین، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۶- صحابہ کرام اور تابعین وغیرہم میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ بغیر گواہ کے نکاح درست نہیں۔ پہلے کے لوگوں میں اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں تھا، لیکن متاخرین اہلِ علم میں سے کچھ لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ ۷- اہل علم میں اس سلسلے میں اختلاف ہے جب ایک دوسرے کے بعد گواہی دے، یعنی دونوں بیک وقت مجلس نکاح میں حاضر نہ ہوں تو کوفہ کے اکثر اہلِ علم کا کہنا ہے کہ نکاح اسی وقت درست ہوگا جب عقدِ نکاح کے وقت دونوں گواہ ایک ساتھ موجود ہوں۔ ۸- اور بعض اہلِ مدینہ کا خیال ہے کہ جب ایک کے بعد دوسرے کو گواہ بنایا گیا ہو تو بھی جائز ہے جب وہ اس کا اعلان کردیں، یہ مالک بن انس وغیرہ کا قول ہے۔ اسی طرح کی بات اسحاق بن راہویہ نے بھی کہی ہے جو اہلِ مدینہ نے کہی ہے۔ ۹- اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت جائز ہے، یہ احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔

17- بَابُ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

۱۷- باب: خطبۂ نکاح کا بیان

1105- حَـدَّثَـنَـا قُتَيْبَةُ ، حَـدَّثَـنَـا عَبْثَرُ بْـنُ الْـقَـاسِمِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْـوَصِ ، عَـنْ عَبْدِاللّهِ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّهِ ﷺ التَّشَهُّـدَ فِي الصَّلاَةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ ، قَالَ: ((التَّشَهُّدُ فِي الصَّلاَةِ: التَّحِيَّاتُ لِلّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَالتَّشَهُّـدُ فِـي الْـحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ . وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ . وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ

إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ)) . قَالَ عَبْثَرٌ: فَفَسَّرَهُ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾، ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ . ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ ، رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ ، لِأَنَّ إِسْرَائِيلَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَقَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: إِنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ .

تخريج: د/النكاح ٣٣ (٢١١٨)، ن/الجمعة ٢٤ (١٤٠٥)، والنكاح ٣٩ (٣٢٧٩)، ق/النكاح ١٩ (١٨٩٢)، (تحفة الأشراف: ٩٥٠٦) حم (١/٣٩٢)، د/النكاح ٢٠ (٢٢٤٨)، (صحيح)

۱۱۰۵- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صلاۃ کے تشہد اور حاجت کے تشہد کو (الگ الگ) سکھایا، وہ کہتے ہیں صلاۃ کا تشہد یہ ہے: "التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی! سلامتی ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) اور حاجت کا تشہد یہ ہے: "إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہم اپنے دلوں کی شرارتوں اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کردے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)۔ اور پھر آپ تین آیتیں پڑھتے۔ عبثر (راوی حدیث) کہتے ہیں: تو ہمیں سفیان ثوری نے بتایا کہ وہ تینوں آیتیں یہ تھی: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُم مُسْلِمُونَ﴾ (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور حالت اسلام ہی میں مرو) (آل عمران: ١٠٢) ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ (اللہ سے ڈرو، جس کے نام سے تم سوال کرتے ہو اور جس کے واسطے سے ناطے جوڑتے ہو، بلاشبہ اللہ تمہارا نگہبان ہے)

(النساء: ١) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور راست اور پکی بات کہو) (الأحزاب: ٧٠)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ۲- اسے اعمش نے بطریق: "أبـي اسحـاق، عـن أبـي الأحـوص، عـن عبـدالله، عن النبي ﷺ" روایت کیا ہے۔ نیز اسے شعبہ نے بطریق: "أبي إسحـاق، عن أبي عبيدة، عن عبدالله، عن النبي ﷺ" روایت کیا ہے، اور یہ دونوں طریق صحیح ہیں، اس لیے کہ اسرائیل نے دونوں کو جمع کر دیا ہے، یعنی "عـن أبـي إسحـاق السبيـعي عن أبي الأحوص وأبي عبيدة عن عبدالله بن مسعود عن النبي ﷺ"۔ ۳- اس باب میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ۴- اہل علم نے کہا ہے کہ نکاح بغیر خطبے کے بھی جائز ہے۔ اہل علم میں سے سفیان ثوری وغیرہ کا یہی قول ہے۔

1106- حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأدب ٢٢ (٤٨٤١)، (تحفة الأشراف: ١٤٩٧)، حم (٢/٣٤٣) (صحيح)

١١٠٦- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسے سبھی خطبے جس میں تشہد نہ ہو اس ہاتھ کی طرح ہیں جس میں کوڑھ ہو۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

18- بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

۱۸- باب: کنواری اور ثیبہ (شوہر دیدہ) سے اجازت لینے کا بیان

1107- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، وَالْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ الثَّيِّبَ لَا تُزَوَّجُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَإِنْ زَوَّجَهَا الأَبُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَأْمِرَهَا، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الأَبْكَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ الآبَاءُ، فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ: أَنَّ الأَبَ إِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِيَ بَالِغَةٌ، بِغَيْرِ أَمْرِهَا، فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيجِ الأَبِ، فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: تَزْوِيجُ الأَبِ عَلَى الْبِكْرِ جَائِزٌ، وَإِنْ كَرِهَتْ ذَلِكَ. وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ.

تخريج: م/النكاح ٩ (١٤١٩)، ق/النكاح ١١ (١٨٧١)، (تحفة الأشراف: ١٥٣٨٤)، د/النكاح ١٣ (٢٢٣٢) (صحيح)

۱۱۰۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثیبہ (شوہر دیدہ عورت خواہ بیوہ ہو یا مطلقہ) کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس کی رضامندی [1] حاصل نہ کر لی جائے اور کنواری [2] عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس کی اجازت نہ لے لی جائے اور اس کی اجازت خاموشی ہے''۔ [3]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عمر، ابن عباس، عائشہ اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ثیبہ (شوہر دیدہ) کا نکاح اس کی رضامندی حاصل کیے بغیر نہیں کیا جائے گا۔ اگر اس کے باپ نے اس کی شادی اس کی رضامندی کے بغیر کر دی اور اسے وہ ناپسند ہو تو تمام اہل علم کے نزدیک وہ نکاح منسوخ ہو جائے گا۔ ۴۔ کنواری لڑکیوں کے باپ ان کی شادی ان کی اجازت کے بغیر کر دیں تو اہل علم کا اختلاف ہے: کوفہ وغیرہ کے اکثر اہل علم کا خیال ہے کہ باپ اگر کنواری لڑکی کی شادی اس کی اجازت کے بغیر کر دے اور وہ بالغ ہو اور پھر وہ اپنے والد کی شادی پر راضی نہ ہو تو نکاح منسوخ ہو جائے گا [4]۔ ۵۔ اور بعض اہل مدینہ کہتے ہیں کہ کنواری کی شادی اگر باپ نے کر دی ہو تو درست ہے گو وہ اسے ناپسند ہو، یہ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔ [5]

فائدہ [1] :...... رضامندی کا مطلب اذن صریح ہے۔

فائدہ [2] :...... کنواری سے مراد بالغہ کنواری ہے۔

فائدہ [3] :...... اس میں اذن صریح کی ضرورت نہیں خاموشی کافی ہے، کیونکہ کنواری بہت شرمیلی ہوتی ہے، عام طور سے وہ اس طرح کی چیزوں میں بولتی نہیں خاموش ہی رہتی ہے۔

فائدہ [4] :...... ان لوگوں کی دلیل ابن عباس کی روایت ''أن جارية بكراً أتت النبي ﷺ فذكرت أن أباها زوجها وهي كارهة فخيرها النبي ﷺ'' ہے۔

فائدہ [5] :...... ان لوگوں نے ابن عباس کی حدیث جو آگے آ رہی ہے ''الأيم أحق بنفسها من وليها'' کے مفہوم مخالف سے استدلال کیا ہے، اس حدیث کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ باکرہ (کنواری) کا ولی اس کے نفس کا اس سے زیادہ استحقاق رکھتا ہے۔

1108۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)).

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِي

إِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ، بِهَذَا الْحَدِيثِ . وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا احْتَجُّوا بِهِ . لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((لاَنِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ)) وَهَكَذَا أَفْتَى بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ)) وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا)) عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلِيَّ لاَيُزَوِّجُهَا إِلاَّ بِرِضَاهَا وَأَمْرِهَا . فَإِنْ زَوَّجَهَا، فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ عَلَى حَدِيثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ ، حَيْثُ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ نِكَاحَهُ .

تخريج: م/النكاح ٩ (١٤٢١)، د/النكاح ٢٦ (٢٠٩٨، ٢١٠٠)، ن/النكاح ٣١ (٣٢٦٢، ٣٢٦٥)، و٣٢ (٣٢٦٦)، ق/النكاح ١١ (١٨٧٠)، ط/النكاح ٢ (٤)، (تحفة الأشراف: ٦٥١٧)، حم (١/٢١٩، ٢٤٣، ٢٧٤، ٣٥٥، ٢٥٤، ٣٦٢)، د/النكاح ١٣ (٢٢٣٤) (صحيح)

۱۱۰۸۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ثیبہ (شوہر دیدہ) عورت اپنے آپ پر اپنے ولی سے زیادہ استحقاق رکھتی ہے ❶ اور کنواری سے بھی اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے ❷۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲- شعبہ اور ثوری نے اسے مالک بن انس سے روایت کیا ہے۔۳- بعض لوگوں نے بغیر ولی کے نکاح کے جواز پر اسی حدیث سے دلیل لی ہے، حالاں کہ اس حدیث میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو اس کی دلیل بنے، اس لیے کہ ابن عباس سے کئی اور طرق سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح درست نہیں۔'' نبی اکرم ﷺ کے بعد ابن عباس نے بھی یہی فتویٰ دیا کہ ولی کے بغیر نکاح درست نہیں۔۴- اور ''الأيم أحق بنفسها من وليها'' کا مطلب اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ ولی ثیبہ کا نکاح اس کی رضامندی اور اس سے مشورہ کے بغیر نہ کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو خنساءِ بنت خدام کی حدیث کی رو سے نکاح فسخ ہوجائے گا۔ ان کے والد نے ان کی شادی کردی، اور وہ شوہر دیدہ عورت تھیں، انہیں یہ شادی ناپسند ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے نکاح کو فسخ کردیا۔

فائدہ ❶ :......لفظ ''أحق'' مشارکت کا متقاضی ہے، گویا غیر کنواری عورت اپنے نکاح کے سلسلے میں جس طرح حقدار ہے اسی طرح اس کا ولی بھی حقدار ہے یہ اور بات ہے کہ ولی کی نسبت اسے زیادہ حق حاصل ہے کیونکہ ولی کی وجہ سے اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا جب کہ خود اس کی وجہ سے ولی پر جبر کیا جاسکتا ہے، چنانچہ ولی اگر شادی سے ناخوش ہے اور اس کا منکر ہے تو بواسطہ قاضی (حاکم) اس کا نکاح ہوگا، اس توضیح سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ حدیث ''لانكاح إلا بولي'' کے منافی نہیں ہے۔

فائدہ ❷ :......اور اگر منظور نہ ہو تو کھل کر بتا دینا چاہیے کہ مجھے یہ رشتہ پسند نہیں ہے تاکہ والدین اس کے لیے دوسرا رشتہ منتخب کریں یا اسے مطمئن کریں۔

19- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ

۱۹۔ باب: یتیم لڑکی کو شادی کرنے پر مجبور کرنے کی ممانعت

1109- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا))، يَعْنِي إِذَا أَدْرَكَتْ فَرَدَّتْ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ: فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْقُوفٌ حَتَّى تَبْلُغَ، فَإِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِي إِجَازَةِ النِّكَاحِ أَوْ فَسْخِهِ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْيَتِيمَةِ حَتَّى تَبْلُغَ. وَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ فِي النِّكَاحِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: إِذَا بَلَغَتِ الْيَتِيمَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَزُوِّجَتْ، فَرَضِيَتْ، فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ، وَلَا خِيَارَ لَهَا إِذَا أَدْرَكَتْ. وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ ، وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِينَ، فَهِيَ امْرَأَةٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٠٤٥) (حسن صحيح)

وأخرجه كل من: د/النكاح ٢٤ (٢٠٩٣)، ن/النكاح ٣٦ (٣٢٧٠)، حم (٢/٢٥٩، ٤٧٥) من غير هذا الوجه.

۱۱۰۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم لڑکی سے اس کی رضامندی حاصل کی جائے گی، اگر وہ خاموش رہی تو یہی اس کی رضامندی ہے اور اگر اس نے انکار کیا تو اس پر (زبردستی کرنے کا) کوئی جواز نہیں''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوموسیٰ، ابن عمر، اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ یتیم لڑکی کی شادی کے سلسلے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے: بعض اہلِ علم کا خیال ہے: یتیم لڑکی کی جب شادی کر دی جائے تو نکاح موقوف رہے گا، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے، جب وہ بالغ ہو جائے گی تو اسے نکاح کو باقی رکھنے یا اسے فسخ کر دینے کا اختیار ہوگا۔ یہی بعض تابعین اور دیگر علما کا بھی قول ہے۔ ۴۔ بعض کہتے ہیں: یتیم لڑکی کا نکاح جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے، درست نہیں اور نکاح میں خیار جائز نہیں اور اہلِ علم میں سے سفیان ثوری، شافعی وغیرہم کا یہی قول ہے۔ ۵۔ احمد اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ جب یتیم لڑکی نو سال کی ہو جائے اور اس کا نکاح کر دیا جائے، اور وہ اس پر راضی ہو تو نکاح درست ہے اور بالغ ہونے کے بعد اسے اختیار نہیں ہوگا۔ ❶ ان دونوں نے عائشہ کی اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب ان کے ساتھ شبِ زفاف منائی تو وہ نو برس کی تھیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ لڑکی جب نو برس کی ہو جائے تو وہ عورت ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی بالغ ہونے کے بعد انکار کرنے پر۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَان

۲۰۔باب: کسی لڑکی کی اگر دو ولی (الگ الگ جگہ) شادی کر دیں تو کیا حکم ہے؟

1110۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ، فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا. وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلافًا، إِذَا زَوَّجَ أَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ قَبْلَ الآخَرِ فَنِكَاحُ الأَوَّلِ جَائِزٌ، وَنِكَاحُ الآخَرِ مَفْسُوخٌ. وَإِذَا زَوَّجَا جَمِيعًا، فَنِكَاحُهُمَا جَمِيعًا مَفْسُوخٌ، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: د/النكاح ٢٢ (٢٠٨٨)، ن/البيوع ٩٦ (٤٦٨٦)، ق/التجارات ٢١ (٢١٩٠)، (تحفة الأشراف: ٤٥٨٢)، حم (٥/٨، ١١)، د/النكاح ١٥ (٢٢٣٩) (ضعيف) (حسن بصری مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے کی ہے، نیز حسن کے سمرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث عقیقہ کے علاوہ دیگر احادیث کے سماع میں اختلاف ہے، مگر دیگر نصوص سے مسئلہ ثابت ہے)

۱۱۱۰۔سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت کی شادی دو ولی الگ الگ جگہ کر دیں تو وہ ان میں سے پہلے کے لیے ہوگی اور جو شخص کوئی چیز دو آدمیوں سے بیچ دے تو وہ بھی ان میں سے پہلے کی ہوگی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں علما کے درمیان کسی اختلاف کا علم نہیں ہے۔ دو ولی میں سے ایک ولی جب دوسرے سے پہلے شادی کر دے تو پہلے کا نکاح جائز ہوگا اور دوسرے کا نکاح فسخ قرار دیا جائے گا، اور جب دونوں نے ایک ساتھ نکاح (دو الگ الگ شخصوں سے) کیا ہو تو دونوں کا نکاح فسخ ہو جائے گا، یہی ثوری، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

۲۱۔باب: مالک کی اجازت کے بغیر غلام کے نکاح کر لینے کا بیان

1111۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَلا يَصِحُّ. وَالصَّحِيحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ

الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: أَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ لا يَجُوزُ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَغَيْرِهِمَا بِلا اخْتِلافٍ.

تخريج: د/النكاح ١٧ (٢٠٧٨)، (تحفة الأشراف: ٢٣٢٦)، حم (٣/٣٠١، ٣٧٧، ٣٨٢)، د/النكاح ٤٠ (٢٢٧٩) (حسن)

۱۱۱۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر شادی کرلے وہ زانی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ جابر کی حدیث حسن ہے۔ ۲۔ بعض نے اس حدیث کو بسند عبدالله بن محمد بن عقيل عن عبدالله بن عمر عن النبی ﷺ روایت کیا ہے اور یہ صحیح نہیں ہے، صحیح یہ ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے روایت کی ہے۔ ۳۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث آئی ہے۔ ۴۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر غلام کا نکاح کرنا جائز نہیں۔ یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ کا بھی قول ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

1112۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ، فَهُوَ عَاهِرٌ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن)

۱۱۱۲۔ اس سند سے بھی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی وہ زانی ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ

۲۲۔ باب: عورتوں کے مہر کا بیان

1113۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَرَضِيتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَجَازَهُ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَنَسٍ، وَعَائِشَةَ، وَجَابِرٍ، وَأَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ: فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: اَلْمَهْرُ عَلَى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ

سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ . و قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: لا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِينَارٍ . وقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ: لا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ .

تخريج: ق/النكاح ١٧ (١٨٨٨)، (تحفة الأشراف : ٣٠٥٦)، حم (٣/٤٤٥) (ضعيف)

(سند میں عاصم بن عبیداللہ ضعیف ہیں)

۱۱۱۳۔ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتی مہر پر نکاح کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تو اپنی جان و مال سے دو جوتی مہر پر راضی ہے؟'' اس نے عرض کی: جی ہاں، راضی ہوں۔ وہ کہتے ہیں: تو آپ نے اس نکاح کو درست قرار دے دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں عمر، ابوہریرہ، سہل بن سعد، ابوسعید خدری، انس، عائشہ، جابر اور ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳- اہل علم کا مہر کے سلسلے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں: مہر اس قدر ہو کہ جس پر میاں بیوی راضی ہوں۔ یہ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔ ۴- مالک بن انس کہتے ہیں: مہر ایک چوتھائی دینار سے کم نہیں ہونا چاہیے۔ ۵- بعض اہل کوفہ کہتے ہیں: مہر دس درہم سے کم نہیں ہونا چاہیے۔

23۔ بَابٌ مِنْهُ

۲۳۔ باب: مہر سے متعلق ایک اور باب

1114۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى وَعَبْدُاللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ؟ فَقَامَتْ طَوِيلًا ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! فَزَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ ؟ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟)) فَقَالَ: مَا عِنْدِي إِلاَّ إِزَارِي هَذَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِزَارُكَ ، إِنْ أَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ؟ فَالْتَمِسْ شَيْئًا)) . قَالَ: مَا أَجِدُ . قَالَ: ((فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)) . قَالَ: فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا . لِسُوَرٍ سَمَّاهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يُصْدِقُهَا ، فَتَزَوَّجَهَا عَلَى سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ ، وَيُعَلِّمُهَا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ . وَ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: اَلنِّكَاحُ جَائِزٌ ، وَيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ .

تخريج: خ/الوكالة ٩ (٢٣١٠)، والنكاح ٤٠ (٥١٣٥)، والتوحيد ٢١ (٧٤١٧)، د/النكاح ٣١ (٢١١١)،

ن/النكاح ٦٩ (٣٣٦١)، (تحفة الأشراف: ٤٧٤٢)، ط/النكاح ٣ (٨)، حم (٥/٣٣٦) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/فضائل القرآن ٢١ (٥٠٢٩)، والنكاح ١٤ (٥٠٨٧)، و٣٢ (٥١٢١)، و٣٥ (٥١٢٦)، و٣٧ (٥١٣٢)، و٤٤ (٥١٤١)، و٥٠ (٥١٤٩)، و٥١ (٥١٥٠)، واللباس ٤٩ (٥٨٧١)، م/النكاح ١٣ (١٤٢٥)، ن/النكاح ١ (٣٢٠٢)، و٤١ (٣٢٨٢)، و٦٢ (٣٣٤١)، ق/النكاح ١٧ (١٨٨٩)، د/النكاح ١٩ (٢٢٤٧)، من غير هذا الوجه.

۱۱۱۴۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت نے آ کر عرض کی کہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے لیے ہبہ کر دیا۔ پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی (اور آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا) تو ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی حاجت نہ ہو تو اس سے میرا نکاح کر دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس مہر ادا کرنے کے لیے کوئی چیز ہے؟'' اس نے عرض کی: میرے پاس میرے اس تہبند کے سوا کچھ نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اپنا تہبند اسے دے دو گے تو تو بغیر تہبند کے رہ جاؤ گے۔ تو تم کوئی اور چیز تلاش کرو، اس نے عرض کی: میں کوئی چیز نہیں پا رہا ہوں۔ آپ نے (پھر) فرمایا: ''تم تلاش کرو، بھلے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔'' اس نے تلاش کیا، لیکن اسے کوئی چیز نہیں ملی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں کچھ قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، فلاں، فلاں سورت یاد ہے اور اس نے چند سورتوں کے نام لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہاری شادی اس عورت سے ان سورتوں کے بدلے کر دی جو تمہیں یاد ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- شافعی اسی حدیث کی طرف گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اس کے پاس مہر ادا کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو اور وہ قرآن کی کسی سورت کو مہر بنا کر کسی عورت سے نکاح کرے تو نکاح درست ہے اور وہ اسے قرآن کی وہ سورت سکھائے گا۔ ۳- بعض اہل علم کہتے ہیں: نکاح جائز ہوگا، لیکن اسے مہر مثل ادا کرنا ہوگا، یہ اہل کوفہ، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔

1114/ م- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلا لا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَاللهِ، لَكَانَ أَوْلاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ. مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ، وَلا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ، عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ: هَرِمٌ. وَالأُوقِيَّةُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا، وَثِنْتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً أَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

تخريج: د/النكاح ٢٩ (٢١٠٦)، ن/النكاح ٦٦ (٣٣٥١)، ق/النكاح ١٧ (١٨٨٧) (تحفة الأشراف: ١٠٦٥٥)، حم (١/٤١، ٤٨)، د/النكاح ١٨ (٢٢٤٦) (صحيح)

۱۱۱۴/م۔ ابوالعجفاء سلمی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: سنو! عورتوں کے مہر زیادہ نہ بڑھاؤ۔ اگر دنیا میں یہ کوئی عزت کی چیز ہوتی یا اللہ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سب سے زیادہ مستحق ہوتے۔ مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی سے نکاح کیا ہو یا اپنی کسی بیٹی کا نکاح کیا ہو اور اس میں مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ رہا ہو۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ ابوالعجفا سلمی کا نام ہرم ہے۔ ۳۔ اہل علم کے نزدیک ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اس طرح بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوئے۔

24۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

۲۴۔ باب: لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرنے کا بیان

1115۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ صَفِيَّةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُجْعَلَ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا، حَتَّى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا سِوَى الْعِتْقِ، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ.

تخريج: م/النكاح ١٤ (١٣٦٥)، د/النكاح ٦ (٢٠٥٤)، ن/النكاح ٦٤ (٣٣٤٤)، د/النكاح ٤٥ (٢٢٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٧ و ١٤٢٩) (صحيح)

و أخرجه كل من: خ/الصلاة ١٢ (٣٧١)، وصلاة الخوف ٦ (٩٤٧)، والجهاد والمغازى ٣٨ (٤٢٠٠)، والنكاح ١٣ (٥٠٨٦) و٦٨ (٥١٦٩)، م/النكاح (المصدر المذكور) ق/النكاح ٤٢ (١٩٥٧)، حم (٣/٩٩، ١٣٨، ١٦٥، ١٧٠، ١٨١، ١٨٦، ٢٠٣، ٢٣٩، ٢٤٢) من غير هذا الوجه وبعضهم بتغير يسير في السياق.

۱۱۱۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث آئی ہے، ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔ ۴۔ اور بعض اہل علم نے اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینے کو مکروہ کہا ہے، یہاں تک کہ اس کا مہر آزادی کے علاوہ کسی اور چیز کو مقرر کیا جائے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

25۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ

۲۵۔ باب: لونڈی کو آزاد کر کے اس سے شادی کرنے کی فضیلت کا بیان

1116۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، فَذَاكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ. وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيئَةٌ، فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ. فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الأَوَّلِ، ثُمَّ جَاءَ الْكِتَابُ الآخَرُ فَآمَنَ بِهِ، فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ)).

تخريج: خ/العلم ٣١ (٩٧)، والجهاد ١٤ (٣٠١١)، و أحاديث الأنبياء ٤٧ (٣٤٤٦)، والنكاح ١٣ (٥٠٨٣)، م/الإيمان ٧٠ (١٥٤)، ن/النكاح ٦٥ (٣٣٤٦)، ق/النكاح ٤٢ (١٩٥٦)، (تحفة الأشراف: ٩١٠٧)، حم (٣٩٥/٤، ٤١٤)، د/النكاح ٤٦ (٢٢٩٠) (صحيح)

1116/ م۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ (وَهُوَ ابْنُ حَيٍّ) عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ، بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى اسْمُهُ: عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ قَيْسٍ، وَرَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ ابْنِ حَيٍّ، وَصَالِحُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ هُوَ وَالِدُ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۱۱۶۔ ابوموسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین لوگ ہیں جنہیں دہرا اجر دیا جاتا ہے: ایک وہ بندہ جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالک کا حق بھی، اسے دہرا اجر دیا جاتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جس کی ملکیت میں کوئی خوب صورت لونڈی ہو، وہ اس کی تربیت کرے اور اچھی تربیت کرے پھر اسے آزاد کردے، پھر اس سے نکاح کرلے اور یہ سب اللہ کی رضا کی طلب میں کرے، تو اسے دہرا اجر دیا جاتا ہے۔ اور تیسرا وہ شخص جو پہلے کتاب (تورات وانجیل) پر ایمان لایا ہو پھر جب دوسری کتاب (قرآن مجید) آئی تو اس پر بھی ایمان لایا تو اُسے بھی دہرا اجر دیا جاتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

26-بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا. هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا؟

۲۶-باب: جو کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے ہی اُسے طلاق دے دے تو کیا وہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟

1117- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا، فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً، فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، حَلَّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهَا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الِابْنَةَ، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا، لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۸۷۳۳) (ضعيف) (مؤلف نے وجہ بیان کردی ہے)

۱۱۱۷- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے ساتھ دخول کیا تو اس کے لیے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا درست نہیں ہے، اور اگر اس نے اس کے ساتھ دخول نہیں کیا ہے تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے۔ اور جس مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس نے اس سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو اس کے لیے اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں ہوگا''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے، اسے صرف ابن لہیعہ اور مثنیٰ بن صالح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ اور مثنیٰ بن صالح اور ابن لہیعہ حدیث کے سلسلے میں ضعیف قرار دیے جاتے ہیں۔ ۲- اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب آدمی کسی کی ماں سے شادی کرلے اور پھر اسے دخول سے پہلے طلاق دے دے تو اس کے لیے اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے، اور جب آدمی کسی کی بیٹی سے نکاح کرے اور اسے دخول سے پہلے طلاق دے دے تو اس کے لیے اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ (النساء: ۲۳) یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرُ، فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

۲۷۔باب: آدمی بیوی کو تین طلاق دے دے پھر اس سے کوئی اور شادی کر کے دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے تو اس کے حکم کا بیان

1118۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ تِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَمَامَعَهُ إِلاَّ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ))، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَأَنَسٍ، وَالرُّمَيْصَاءِ أَوِ الْغُمَيْصَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَنَّهَا لا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الأَوَّلِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ جَامَعَ الزَّوْجُ الآخَرُ.

تخريج: خ/الشهادات ٣ (٢٦٣٩)، م/النكاح ١٧ (١٤٣٣)، ن/النكاح ٤٣ (٣٢٨٥)، والطلاق ١٢ (٣٤٤٠)، (تحفة الأشراف: ١٦٤٣٦)، حم ٦/٣٧)، د/الطلاق ٤ (٢٣١٣) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/الطلاق ٤ (٥٢٦)، و٧ (٥٢٦٥)، و٣٧ (٥٣١٧) واللباس ٦ (٥٧٩٢)، والأدب ٦٨ (٦٠٨٤)، م/النكاح (المصدر المذكور)، ن/الطلاق ٩ (٣٤٣٧)، و ١٠ (٣٤٣٨)، من غير هذا الوجه.

۱۱۱۸۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رفاعہ قرظی کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں رفاعہ کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور میری طلاق طلاق بتہ ہوئی ہے۔ پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کر لی، ان کے پاس صرف کپڑے کے پلو کے سوا کچھ نہیں ہے [1]، آپ نے فرمایا: ''تو کیا تم رفاعہ کے پاس لوٹ جانا چاہتی ہو؟ ایسا نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم ان (عبدالرحمن) کی لذت نہ چکھ لو اور وہ تمہاری لذت نہ چکھ لیں'' [2]۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔اس باب میں ابن عمر، انس، رمیصاء، یا غمیصا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے پھر وہ کسی اور سے شادی کر لے اور وہ دوسرا شخص دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے تو اس کے لیے پہلے شوہر سے نکاح درست نہیں، جب تک کہ دوسرے شوہر نے اس سے جماع نہ کر لیا ہو۔

فائدہ [1]:......یعنی انہیں جماع کی قدرت نہیں ہے۔

فائدہ [2]:......حتى تذوقي عُسيلته ويذوق عُسيلتك'' سے کنایہ جماع کی طرف ہے اور جماع کو شہد

سے تشبیہ دینے سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح شہد کے استعمال سے لذت وحلاوت حاصل ہوتی ہے اسی طرح جماع سے بھی لذت وحلاوت حاصل ہوتی ہے۔

28۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

۲۸۔باب: حلالہ کرنے اور کرانے والے پر وارد وعید کا بیان

1119۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ زُبَيْدٍ الأَيَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، وَعَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيثٌ مَعْلُولٌ، وَهَكَذَا رَوَى أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ (هُوَ الشَّعْبِيُّ) عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَهَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَائِمِ، لأَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَرَوَى عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَهَذَا قَدْ وَهِمَ فِيهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، وَالْحَدِيثُ الأَوَّلُ أَصَحُّ، وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيرَةُ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

تخريج: تفرد به المؤلف من حديث جابر، ومن حديث علي أخرجه كل من: د/النكاح ١٦ (٢٠٧٦)، ق/النكاح ٣٣ (١٩٣٤)، (تحفة الأشراف: ٢٣٤٨ و١٠٠٣٤)، حم (١/٨٧) (صحيح)

شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ جابر کی حدیث میں ''مجاہد'' اور علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ''حارث اعور'' ضعیف ہیں)

۱۱۱۹۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔علی اور جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث معلول ہے۔ ۲۔اسی طرح اشعث بن عبدالرحمن نے بسند مجالد عن عامر الشعبی عن الحارث عن علی روایت کی ہے۔اور عامر الشعبی نے بسند جابر بن عبداللہ عن النبی ﷺ روایت کی ہے۔ ۳۔اس حدیث کی سند کچھ زیادہ درست نہیں ہے۔اس لیے کہ مجالد بن سعید کو بعض اہل علم نے ضعیف گردانا ہے، انہی میں سے احمد بن حنبل ہیں۔ ۴۔نیز عبداللہ بن نمیر نے اس حدیث کو بسند مجالد عن عامر الشعبی عن جابر بن عبداللہ عن علی روایت کی ہے، اس میں ابن نمیر کو وہم ہوا ہے۔پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ ۵۔اور اسے مغیرہ، ابن ابی خالد اور کئی اور لوگوں نے بسند الشعبی عن الحارث عن علی روایت کی ہے۔ ۶۔اس باب میں ابن مسعود، ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... محلل وہ شخص ہے جو طلاق دینے کی نیت سے مطلقہ ثلاثہ سے نکاح ومباشرت کرے، اور محلل لہ سے پہلا شوہر مراد ہے جس نے تین طلاقیں دی ہیں اور اس طریقے سے اپنی عورت سے دوبارہ شادی کرنا چاہتا ہے۔یہ حدیث

دلیل ہے کہ حلالہ کی نیت سے نکاح باطل اور حرام ہے، کیونکہ لعنت حرام فعل ہی پر کی جاتی ہے، جمہور اس کی حرمت کے قائل ہیں، حنفیہ اسے جائز کہتے ہیں۔

1120۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو قَيْسٍ الأَوْدِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ ثَرْوَانَ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَغَيْرُهُمْ، وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِينَ. وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ. قَالَ: وسَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيعٍ أَنَّهُ قَالَ بِهَذَا. و قَالَ: يَنْبَغِي أَنْ يُرْمَى بِهَذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الرَّأْيِ، قَالَ جَارُودُ: قَالَ وَكِيعٌ: وَقَالَ سُفْيَانُ: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِيُحَلِّلَهَا، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا، حَتَّى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ.

تخريج: ن/الطلاق ١٣ (٣٤٤٥)، (في سياق طويل) (تحفة الأشراف: ٩٥٩٥)، حم (١/٤٤٨، ٤٥٠، ٤٥١، ٤٦٢)، د/النكاح ٥٣ (٢٣٠٤) (صحيح)

۱۱۲۰۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کرانے والے (دونوں) پر لعنت بھیجی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی اور طرق سے بھی روایت کی گئی ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام میں سے اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمرو وغیرہم رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ یہی تابعین میں سے فقہا کا بھی قول ہے اور یہی سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی کہتے ہیں، وکیع نے بھی یہی کہا ہے۔ ۴۔ نیز وکیع کہتے ہیں: اصحاب رائے کے قول کو پھینک دینا ہی مناسب ہوگا [1]۔ ۵۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: آدمی جب عورت سے نکاح اس نیت سے کرے کہ وہ اسے (پہلے شوہر کے لیے) حلال کرے گا، پھر اسے اس عورت کو اپنی زوجیت میں رکھ لینا ہی بھلا معلوم ہو تو وہ اسے اپنی زوجیت میں نہیں رکھ سکتا جب تک کہ اس سے نئے نکاح کے ذریعے سے شادی نہ کرے۔

فائدہ [1] :...... اصحاب الرائے سے مراد امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ نکاح حلالہ صحیح ہے گو حلال کرنے کی ہی نیت سے ہو۔ ان کی رائے کو چھوڑ دینا اس لیے مناسب ہے کہ ان کا یہ قول حدیث کے مخالف ہے۔

29۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

۲۹۔ باب: نکاحِ متعہ کی حرمت کا بیان

1121۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمُتْعَةِ، ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ أُخْبِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَمْرُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى تَحْرِيمِ الْمُتْعَةِ، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: خ/المغازي ٣٨ (٤٢١٦)، والنكاح ٣١ (٥١١٥)، والذبائح ٢٨ (٥٥٢٣)، والحيل ٤ (٦٩٦١)، م/النكاح ٣ (١٤٠٧)، الصيد والذبائح ٥ (١٤٠٧)، ن/النكاح ٧١ (٣٣٦٧)، والصيد ٣١ (٤٣٣٩)، ق/النكاح ٤٤ (١٩٦١)، ط/النكاح ٧١ (٤١)، حم (١/٧٩)، د/النكاح ١٦ (٢٢٤٣) ويأت عند المؤلف في الأطعمة ٦ (١٧٩٤) (صحيح)

۱۱۲۱۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر کی فتح کے وقت عورتوں سے متعہ [1] کرنے سے اور گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔اس باب میں سبرہ جہنی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، البتہ ابن عباس سے کسی قدر متعہ کی اجازت بھی روایت کی گئی ہے، پھرانہوں نے اس سے رجوع کرلیا جب انہیں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اس کی خبردی گئی۔ اکثر اہلِ علم کا معاملہ متعہ کی حرمت کا ہے، یہی ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔

فائدہ [1] :......عورتوں سے مخصوص مدت کے لیے نکاح کرنے کو نکاحِ متعہ کہتے ہیں، پھر علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کے موقع سے گھریلو گدھوں کی حرمت کے ساتھ متعہ کی حرمت کا ذکر کیا ہے، یہاں مقصد متعہ کی حرمت کی تاریخ نہیں، بلکہ ان دوحرام چیزوں کا تذکرہ ہے متعہ کی اجازت واقعۂ اوطاس میں دی گئی تھی، حرام ہوگیا، اور اب اس کی حرمت قیامت تک کے لیے ہے، ائمہ اسلام اور علمائے سلف کا یہی مذہب ہے۔

1122۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو قَبِيصَةَ بْنِ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الإِسْلاَمِ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ، فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ، فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ، حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الآيَةُ: ﴿إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَى هَذَيْنِ فَهُوَ حَرَامٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٤٤٩) (ضعیف) (اس کے راوی ''موسیٰ بن عبیدہ'' ضعیف ہیں، نیز یہ

شاذ بھی ہے، حافظ ابن حجر فتح الباری میں کہتے ہیں: اس کی سند ضعیف ہے، اور یہ شاذ بھی ہے، کیونکہ یہ متعہ کی اباحت کی علت کے خلاف ہے، فتح الباری ۹/۱۴۸، حافظ ابن حجر بخاری کی اس روایت کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں جس میں ابوجمرہ کہتے ہیں: ''میں نے ابن عباس کو عورتوں سے متعہ کرنے کے سوال پر یہ سنا کہ آپ نے اس کی رخصت دی تو آپ کے غلام نے عرض کی کہ یہ تو صرف سخت حالات اور عورتوں کی قلت کی بنا پر تھا یا اس طرح کی بات کہی تو ابن عباس نے کہا: ہاں، ایسا ہی ہے'' بخاری کی اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن عباس متعہ کی اباحت کے فتوے سے مطلقا رجوع ہو گئے تھے اور اس کو مطلقا ناجائز کہتے تھے)۔

۱۱۲۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ متعہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ آدمی جب کسی ایسے شہر میں جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ اپنے قیام کی مدّت تک کے لیے کسی عورت سے شادی کرلیتا۔ وہ اس کے سامان کی حفاظت کرتی، اس کی چیزیں درست کر کے رکھتی، یہاں تک کہ جب آیت کریمہ: ﴿إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (لوگ اپنی شرمگاہوں کو صرف دو ہی جگہ کھول سکتے ہیں، ایک اپنی بیویوں پر، دوسرے اپنی ماتحت لونڈیوں پر) نازل ہوئی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ان دو کے علاوہ باقی تمام شرمگاہیں حرام ہو گئیں۔

30۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

۳۰۔ باب: نکاحِ شغار کی حرمت کا بیان

1123۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَهُوَ الطَّوِيلُ، قَالَ: حَدَّثَ الْحَسَنُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ فِي الإِسْلَامِ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ.

تخريج: د/الجهاد ٧٠ (٢٥٨١)، مقتصرا على قوله "لا جلب ولا جنب" د/النكاح ٦٠ (٣٣٣٧)، والخيل ١٥ (٣٦٢٠)، و١٦ (٣٦٢١)، ق/الفتن ٣ (٣٩٣٥)، مقتصراً على قوله "من انتهب......" (تحفة الأشراف: ١٠٧٩٣) حم (٤/٤٢٩، ٤٣٩) (صحيح)

۱۱۲۳۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں نہ جلب ہے، نہ جنب [1] اور نہ ہی شغار، اور جو کسی کی کوئی چیز اچک لے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں انس، ابوریحانہ، ابن عمر، جابر، معاویہ، ابوہریرہ، اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... جلب اور جنب کے دو مفہوم ہیں: ایک مفہوم کا تعلق زکات سے ہے اور دوسرے کا گھوڑ دوڑ کے

مقابلے سے۔ زکات میں جلب یہ ہے کہ زکات وصول کرنے والا کافی دور قیام کرے اور صاحبِ زکات لوگوں کو حکم دے کہ وہ اپنے جانور لے کر آئیں اور زکات ادا کریں، یہ ممنوع ہے۔ زکات وصول کرنے والے کو خود ان کی چراگاہوں یا پنگھٹوں پر جاکر زکات کے جانور لینے چاہئیں۔ اس کے مقابلے میں جنب یہ ہے کہ صاحبِ زکات اپنے اپنے جانور لے کر دور چلے جائیں تاکہ زکات وصول کرنے والا ان کے ساتھ دوڑتا پھرے اور پریشان ہو۔ پہلی صورت یعنی جلب میں زکات دینے والوں کو زحمت ہے اور دوسری صورتِ جنب میں زکات وصول کرنے کو۔ لہٰذا یہ دونوں درست نہیں۔ گھوڑ دوڑ میں جلب اور جنب ایک دوسرے کے مترادف ہیں، مطلب یہ ہے کہ آدمی ایک گھوڑے پر سوار ہوجائے اور دوسرا تازہ دم گھوڑا ساتھ رکھے تاکہ درمیان میں جب یہ تھک جائے تو دوسرے تازہ دم گھوڑے پر سوار ہوجائے اور مقابلہ بہ آسانی جیت سکے۔ اس میں چونکہ ناانصافی اور دھوکہ ہے، لہٰذا اس معنی میں بھی جلب اور جنب درست نہیں ہے (اور شغار کی تشریح خود مؤلف کے الفاظ میں اگلی حدیث کے ضمن میں آرہی ہے۔)

1124- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لاَيَرَوْنَ نِكَاحَ الشِّغَارِ، وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الآخَرُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَلاَ صَدَاقَ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: نِكَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوخٌ وَلاَ يَحِلُّ، وَإِنْ جُعِلَ لَهُمَا صَدَاقًا، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ قَالَ: يُقَرَّانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا، وَيُجْعَلُ لَهُمَا صَدَاقُ الْمِثْلِ، وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: خ/النكاح ٢٨ (٥١١٢)، م/النكاح ٧ (١٤١٥)، د/النكاح ١٥ (٢٠٧٤)، ن/النكاح ٦١ (٣٣٣٧)، ق/النكاح ١٦ (١٨٨٣)، (تحفة الأشراف: ٨٣٢٣) ط/النكاح ١١ (٢٤)، حم (٢/٦٢)، د/النكاح ٩ (٢٢٢٦) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الحيل ٤ (٦٩٦٠)، م/النكاح (المصدر المذكور) ن/النكاح ٦٠ (٣٣٣٦)، حم (٢/١٩) من هذا الوجه.

۱۱۲۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ نکاحِ شغار کو درست نہیں سمجھتے۔ ۳- شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کردے گا اور ان کے درمیان کوئی مہر مقرر نہ ہو۔ ۴- بعض اہلِ علم کہتے ہیں: نکاحِ شغار فسخ کردیا جائے گا اور وہ حلال نہیں، اگرچہ بعد میں ان کے درمیان مہر مقرر کرلیا جائے۔ یہ شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔ ۵- لیکن عطا بن ابی رباح کہتے ہیں کہ وہ اپنے نکاح پر قائم رہیں گے، البتہ ان کے درمیان مہرِ مثل مقرر کردیا جائے گا اور یہی اہلِ کوفہ کا بھی قول ہے۔

31۔ بَابُ مَا جَاءَ لا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلا عَلَى خَالَتِهَا

۳۱۔باب: پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی سے نکاح کرنے اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح کرنے کی حرمت کا بیان

1125۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوْ عَلَى خَالَتِهَا. وَأَبُو حَرِيزٍ اسْمُهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ حُسَيْنٍ.

تخريج: حديث ابن عباس: د/النكاح ۱۳ (۲۰٦۷) (تحفة الأشراف: ٦۰۷۰)، حم (۱/۲۱۷، ۳۷۲)

(صحیح) (متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ اس کے راوی ''ابوحریز'' حافظہ کے کمزور ہیں)

1125/ م۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ.

تخريج: حديث أبي هريرة: انظر تخريج الحديث الآت

۱۱۲۵۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ کسی عورت سے شادی کی جائے اور اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ (پہلے سے) نکاح میں ہو۔امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ابوحریز کا نام عبداللہ بن حسین ہے۔۲۔نصر بن علی نے بطریق: "عبدالأعلى، عن هشام بن حسان، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ"اسی کے مثل روایت کی ہے۔۳۔اس باب میں علی، ابن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوسعید، ابوامامہ، جابر، عائشہ، ابوموسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1126۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوِ الْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ أَخِيهَا، أَوِ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا، أَوِ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا، وَلا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى، وَلا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ، لا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلاَفًا أَنَّهُ لا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا، فَإِنْ نَكَحَ امْرَأَةً عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوِ الْعَمَّةَ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا، فَنِكَاحُ الأُخْرَى مِنْهُمَا مَفْسُوخٌ، وَبِهِ يَقُولُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالَ أَبُو عِيسَى: أَدْرَكَ الشَّعْبِيُّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْهُ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ: صَحِيحٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: خ/النكاح ٢٧ تعليقاً عقب حديث جابر (٥١٠٨)، م/النكاح ٤ (٣٩/١٤٠٨)، د/النكاح ١٣ (٢٠٦٥)، ن/النكاح ٤٧ (٣٢٨٨) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/النكاح ٢٧ (٥١٠٩، ٥١١٠)، م/النكاح ٤ (١٤٠٨)، د/النكاح ١٣ (٢٠٦٦)، ن/النكاح ٤٧ (٣٢٩٠-٣٢٩٦)، و ٤٨ (٣٢٩٧)، ق/النكاح ٣١ (١٩٢٩)، ط/النكاح ٨ (٢٠)، حم (٢/٤٢٦) من غير هذا الوجه.

۱۱۲۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت سے نکاح کیا جائے۔ جبکہ اس کی پھوپھی (پہلے سے) نکاح میں ہو یا پھوپھی سے نکاح کیا جائے، جبکہ اس کی بھتیجی (پہلے سے) نکاح میں ہو یا بھانجی سے نکاح کیا جائے، جب کہ اس کی خالہ (پہلے سے) نکاح میں ہو یا خالہ سے نکاح کیا جائے، جبکہ اس کی بھانجی پہلے سے نکاح میں ہو۔ اور نہ نکاح کیا جائے کسی چھوٹی سے جب کہ اس کی بڑی نکاح میں ہو اور نہ بڑی سے نکاح کیا جائے جب کہ چھوٹی نکاح میں ہو۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیث حسن صحیح ہے، ۲۔ اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ ہمیں ان کے درمیان اس بات میں کسی اختلاف کا علم نہیں کہ آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ بیک وقت کسی عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں رکھے۔ اگر اس نے کسی عورت سے نکاح کر لیا، جبکہ اس کی پھوپھی یا خالہ بھی اس کے نکاح میں ہو یا پھوپھی سے نکاح کر لیا جب کہ اس کی بھتیجی نکاح میں ہو تو ان میں سے جو نکاح بعد میں ہوا ہے، وہ فسخ ہوگا، یہی تمام اہلِ علم کا قول ہے۔ ۳۔ شعبی نے ابوہریرہ کو پایا ہے اور ان سے (براہِ راست) روایت بھی کی ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: صحیح ہے۔ ۴۔ شعبی نے ابوہریرہ سے ایک شخص کے واسطے سے بھی روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی خالہ پھوپھی نکاح میں ہو تو اس کی بھانجی یا بھتیجی سے اور بھانجی یا بھتیجی نکاح میں ہو تو اس کی خالہ یا پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے، ہاں اگر ایک مر جائے یا اس کو طلاق دیدے تو دوسری سے شادی کر سکتا ہے۔

32۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

۳۲۔ باب: عقدِ نکاح کے وقت شرط لگانے کا بیان

1127۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْيَزَنِيِّ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)).

تخريج: خ/الشروط ٦ (٢٧٢١)، والنكاح ٥٣ (٥١٥١)، م/النكاح ٨ (١٤١٨)، د/النكاح ٤٠ (٢١٣٩)، ن/النكاح ٤٢ (٣٢٨١)، ق/النكاح ٤١ (١٩٥٤)، (تحفة الأشراف: ٩٩٥٣)، حم (٤/١٤٤، ١٥٠، ١٥٢)، د/النكاح ٢١ (٢٢٤٩) (صحيح)

1127م۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ،

نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً، وَشَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَا، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ، وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِهَا، كَأَنَّهُ رَأَى لِلزَّوْجِ أَنْ يُخْرِجَهَا وَإِنْ كَانَتِ اشْتَرَطَتْ عَلَى زَوْجِهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا، وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۱۲۷۔ عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ پوری کیے جانے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرم گاہیں حلال کی ہوں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ صحابہ کرام میں سے بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ انہیں میں عمر بن خطاب بھی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب کسی شخص نے کسی عورت سے شادی کی اور یہ شرط لگائی کہ وہ اسے اس کے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے باہر لے جائے، یہی بعض اہلِ علم کا قول ہے۔ اور شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ۳۔ البتہ علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ کی شرط، یعنی اللہ کا حکم عورت کی شرط پر مقدم ہے، گویا ان کی نظر میں شوہر کے لیے اسے اس کے شہر سے باہر لے جانا درست ہے، اگر چہ اس نے اپنے شوہر سے اسے باہر نہ لے جانے کی شرط لگا رکھی ہو، اور بعض اہلِ علم اس جانب گئے ہیں اور یہی سفیان ثوری اور بعض اہلِ کوفہ کا بھی قول ہے۔

33۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

۳۳۔ باب: اگر کوئی مسلمان ہو جائے اور اس کے عقد میں دس بیویاں ہوں تو وہ کیا کرے؟

1128۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَخَيَّرَ أَرْبَعًا مِنْهُنَّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ. وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَإِنَّمَا حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ طَلَّقَ نِسَاءَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَتُرَاجِعَنَّ نِسَاءَكَ، أَوْ لَأَرْجُمَنَّ قَبْرَكَ، كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى:

وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ أَصْحَابِنَا، مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

تخريج: ق/النكاح ٤٠ (١٩٥٣)، (تحفة الأشراف: ٦٩٤٩) (صحيح)

۱۱۲۸۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ❶ ثقفی نے اسلام قبول کیا، جاہلیت میں ان کی دس بیویاں تھیں، وہ سب بھی ان کے ساتھ اسلام لے آئیں، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان میں سے کسی چار کو منتخب کرلیں۔ ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔اسی طرح اسے معمر نے بسند "الزهری عن سالم بن عبدالله عن ابن عمر" روایت کیا ہے۔۲۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اور صحیح وہ ہے جو شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے بسند الزہری عن محمد بن سوید الثقفی روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ نے اسلام قبول کیا تو ان کے پاس دس بیویاں تھیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ صحیح زہری کی حدیث ہے جسے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے اور سالم نے اپنے والد عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ثقیف کے ایک شخص نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی تو عمر نے اس سے کہا: تم اپنی بیویوں سے رجوع کرلو ورنہ میں تمہاری قبر کو پتھر ماروں گا جیسے ابو رغال ❸ کی قبر کو پتھر مارے گئے تھے۔ ۴۔ ہمارے اصحاب جن میں شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی شامل ہیں کے نزدیک غیلان بن سلمہ کی حدیث پر عمل ہے۔

فائدہ ❶ :......غیلان بن سلمہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھے، فتحِ طائف کے بعد انھوں نے اسلام قبول کیا۔

فائدہ ❷ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے لیے چار سے زائد بیویاں ایک ہی وقت میں رکھنا جائز نہیں، لیکن اس حکم سے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی مستثنیٰ ہے، آپ کے حرم میں بیک وقت نو بیویاں تھیں، یہ رعایت خاص آپ کے لیے تھی اور اس میں بہت سی دینی، سیاسی، مصلحتیں کارفرما تھیں آپ کے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں۔

فائدہ ❸ :......ابورغال کے بارے میں دو مختلف روایتیں ہیں: پہلی روایت یہ ہے کہ یہ طائف کے قبیلے ثقیف کا ایک شخص تھا جس نے ابرہہ کی مکے کی جانب رہبری کی تھی۔ وہ مغمس کے مقام پر مرا اور وہیں دفن کیا گیا اور اس کی قبر پر پتھراؤ کرنا عام رسم بن گئی۔ دوسری روایت ہے کہ ابورغال قومِ ثمود کا وہ واحد شخص تھا جو ہلاکت سے بچ گیا تھا، ثمود کی تباہی کے وقت وہ مکے میں مقیم تھا اور اس جگہ کی حرمت کے باعث محفوظ رہا، تاہم مکے سے نکلنے کے فوراً بعد مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ جب اپنی فوج کے ساتھ الحجر کے مقام سے گزر رہے تھے تو آپ نے یہ بات بیان فرمائی تھی۔ الأغانی کی ایک حکایت میں ابورغال کو طائف کا بادشاہ اور بنوثقیف کا جدِامجد بھی بیان کیا گیا ہے، اس کے معاملے میں حافظ ابن قتیبہ اور مسعودی ایسے مصنف ایک اور روایت نقل کرتے ہیں کہ بنوثقیف ہی نے ابورغال کو جو ایک ظالم اور بے انصاف شخص تھا قتل کیا تھا۔

34۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

۳۴۔باب: جو شخص اسلام قبول کرے اور اس کی زوجیت میں دو بہنیں ہوں

1129۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ)).

تخريج: د/الطلاق ٢٥ (٢٢٤٣)، ق/النكاح ٣٩ (١٩٥١)، (تحفة الأشراف: ١١٠٦١) (حسن)

۱۱۲۹۔ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور میرے نکاح میں دوبہنیں ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان دونوں میں سے جسے چاہو منتخب کرلو۔''

1130۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، قَالَ: ((اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ)). هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَأَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ: الدَّيْلَمُ بْنُ هَوْشَعَ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن)

۱۱۳۰۔ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے اسلام قبول کیا ہے اور میرے نکاح میں دوبہنیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ان دونوں میں سے جسے چاہو، منتخب کرلو۔'' (اور دوسرے کو طلاق دے دو)

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

35۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

۳۵۔ باب: آدمی کوئی لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو کیا حکم ہے؟

1131۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَسْقِ مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، لَا يَرَوْنَ لِلرَّجُلِ إِذَا اشْتَرَى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ، أَنْ يَطَأَهَا حَتَّى تَضَعَ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ.

تخريج: د/النكاح ٤٥ (٢١٥٨)، (تحفة الأشراف: ٣٦١٥)، حم (٤/١٠٨)، د/السير ٣٧ (٢٥٢٠) (حسن)

۱۱۳۱۔ رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی (منی) کسی غیر کے بچے کو نہ پلائے''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ یہ اور بھی کئی طرق سے رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔

۳۔ اہلِ علم کا عمل اسی پر ہے۔ یہ لوگ کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں سمجھتے کہ وہ جب کوئی حاملہ لونڈی خریدے تو وہ اس سے صحبت کرے جب تک کہ اسے وضع حمل نہ ہو جائے۔ ۴۔ اس باب میں ابوالدرداء، ابن عباس، عرباض بن ساریہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یعنی جو لونڈی کسی اور سے حاملہ ہو پھر وہ اسے خریدے تو اس سے صحبت نہ کرے، جب تک کہ اسے وضع حمل نہ ہو جائے۔

36۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا

۳۶۔باب: اگر کوئی شخص جہاد میں کسی عورت کو قید کرے اور وہ شوہر والی ہو تو کیا اس سے وطی کرنا جائز ہے

1132۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ، وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: 24]. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَهَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ: صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَرَوَى هَمَّامٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: م/الرضاع ٩ (١٤٥٦)، والمؤلف في تفسير النساء (٣٠١٧)، وانظر الحديث الآتي (تحفة الأشراف: ٤٠٧٧) (صحيح)

1132/ م۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ.

تخريج: م/النكاح (المصدر المذكور) د/النكاح ٤٥ (٢١٥٥)، ن/النكاح ٥٩ (٣٣٣٥)، (تحفة الأشراف: ٤١٣٤)، حم (٣/٨٤) والمؤلف في تفسير النساء (٣٠١٦) (صحيح)

۱۱۳۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے جنگ اوطاس کے دن کچھ عورتیں قید کیں اور ان کی قوم میں ان عورتوں کے شوہر موجود تھے، لوگوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (تم پر شوہر والی عورتیں بھی حرام ہیں الا یہ کہ وہ تمہاری ملکیت میں آ گئی ہوں) (النساء: ٢٤)

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اسی طرح سے اسے ثوری نے بطریق: "عثمان البتی، عن أبي الخليل، عن أبي سعيد" روایت کیا ہے۔ ۳۔ ہمام نے اس حدیث کو بطریق: "قتادة، عن صالح بن أبي الخليل، عن أبي علقمة، الهاشمي، عن أبي سعيد، عن النبي" روایت کیا ہے۔

37۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

۳۷۔باب: زانیہ کی کمائی کی حرمت کا بیان

1133۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَأَبِي جُحَيْفَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/البيوع ١١٣ (٢٢٣٧)، والاجارة ٢٠ (٢٢٨٢)، والطلاق ٥١ (٥٣٤٦)، والطب ٤٦ (٥٧٦١)، م/المساقاة ٩ (البيوع ٣٠)، (١٥٦٧)، د/البيوع ٤١ (٣٤٢٨)، و ٦٥ (٣٤٨١)، ن/الصيد والذبائح ١٥ (٤٢٩٧)، البيوع ٩١ (٤٦٧٠)، ق/التجارات ٩ (٢١٥٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٠١٠ و ط/البيوع ٢٩ (٦٨)، حم (١١٨/١، ١٢٠، ١٤٠، ١٤١) ويأت عند المؤلف في البيوع ٤٦ (١٢٧٦)، والطب ٢٤ (٢٠٧١) (صحيح)

۱۱۳۳۔ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت [1]، زانیہ کی کمائی [2] اور کاہن کی مٹھائی [3] سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں رافع بن خدیج، ابوجحیفہ، ابوہریرہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... کتا نجس ہے اس لیے اس سے حاصل ہونے والی قیمت بھی ناپاک ہوگی، اس کی نجاست کا حال یہ ہے کہ شریعت نے اس برتن کو جس میں کتا منہ ڈال دے سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا جس میں ایک مرتبہ مٹی سے دھونا بھی شامل ہے، اسی سبب سے کتے کی خرید وفروخت اور اس سے فائدہ اٹھانا منع ہے، الا یہ کہ کسی اشد ضرورت، مثلاً: گھر، جائداد اور جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو۔

فائدہ [2] :...... چونکہ زنا کبیرہ گناہ اور فحش امور میں سے ہے اس لیے اس سے حاصل ہونے والی اجرت بھی ناپاک اور حرام ہے اس میں کوئی فرق نہیں کہ زانیہ لونڈی ہو یا آزاد عورت۔

فائدہ [3] :...... علم غیب اللہ رب العالمین کے لیے خاص ہے، اس کا دعویٰ کرنا عظیم گناہ ہے، اسی طرح اس دعوے کی آڑ میں کاہن اور نجومی عوام سے باطل طریقے سے جو مال حاصل کرتے ہیں وہ بھی حرام ہے۔

38۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

۳۸۔باب: آدمی اپنے مسلمان بھائی کے شادی کے پیغام پر پیغام نہ دے

1134۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَقُتَيْبَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. وَقَالَ أَحْمَدُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ

الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: إِنَّمَا مَعْنَى كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَرَضِيَتْ بِهِ، فَلَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَتِهِ. و قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ ((لا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ))، هَذَا عِنْدَنَا إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَرَضِيَتْ بِهِ وَرَكَنَتْ إِلَيْهِ، فَلَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَتِهِ. فَأَمَّا قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ رِضَاهَا أَوْ رُكُونَهَا إِلَيْهِ، فَلا بَأْسَ أَنْ يَخْطُبَهَا، وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، حَيْثُ جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ خَطَبَاهَا، فَقَالَ: أَمَّا أَبُو جَهْمٍ، فَرَجُلٌ لا يَرْفَعُ عَصَاهُ عَنِ النِّسَاءِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لا مَالَ لَهُ، وَلَكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ. فَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ، أَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تُخْبِرْهُ بِرِضَاهَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمَا، وَلَوْ أَخْبَرَتْهُ، لَمْ يُشِرْ عَلَيْهَا بِغَيْرِ الَّذِي ذَكَرَتْ.

تخريج: خ/البيوع ٥٨ (٢١٤٠)، م/النكاح ٦ (١٤١٣)، د/النكاح ١٨ (٢٠٨٠)، ن/النكاح ٢٠ (٣٢٤١)، ق/النكاح ١٠ (١٨٦٧)، والتجارات ١٣ (٢١٧٢)، (تحفة الأشراف: ١٣١٢٣)، حم (٢/٢٣٨) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الشروط ٨ (٢٧٢٣)، والنكاح ٤٥ (٥١٤٤)، م/النكاح (المصدر المذكور)، ن/البيوع ١٦ (٤٤٩٦)، و ٢١ (٤٥١٠)، حم (٢/٢٧٤، ٣١١، ٣١٨، ٣٩٤، ٤١١، ٤٢٧، ٤٥٧، ٤٨٧، ٤٨٩، ٥٠٨، ٥١٦، ٥٢٩)، د/النكاح ٧ (٢٢٢١)، (وانظر أيضا الأرقام: ١١٩٠ و١٢٢٢ و١٣٠٤) من غير هذا الوجه.

۱۱۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر اپنا پیغام بھیجے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ مالک بن انس کہتے ہیں: آدمی کے اپنے بھائی کے پیغام پر اپنا پیغام بھیجنے کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نے کسی عورت کو پیغام دیا ہو اور وہ عورت اس سے راضی ہوگئی ہو، تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پیغام پر اپنا پیغام بھیجے۔ ۴۔ شافعی کہتے ہیں کہ اس حدیث کہ آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب آدمی نے کسی عورت کو پیغام بھیجا ہو اور وہ عورت اس سے راضی ہوگئی ہو اور اس کی طرف مائل ہوگئی ہو تو ایسی صورت میں کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ اس کے پیغام پر اپنا پیغام بھیجے، لیکن اس کی رضامندی اور اس کا میلان معلوم ہونے سے پہلے اگر وہ اسے پیغام دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کی دلیل فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی

یہ حدیث ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر ذکر کیا کہ ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان نے انہیں نکاح کا پیغام دیا ہے تو آپ نے فرمایا: ''ابوجہم کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اپنا ڈنڈا عورتوں سے نہیں اٹھاتے (یعنی عورتوں کو بہت مارتے ہیں) رہے معاویہ تو وہ غریب آدمی ہیں ان کے پاس مال نہیں ہے، لہٰذا تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مفہوم (اور اللہ بہتر جانتا ہے) یہ ہے کہ فاطمہ نے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی اپنی رضامندی کا اظہار نہیں کیا تھا اور اگر وہ اس کا اظہار کردیتیں تو اسے چھوڑ کر آپ انہیں اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کا مشورہ نہ دیتے۔

1135- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ. فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةً، قَالَتْ: وَوَضَعَ لِي عَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ: خَمْسَةً شَعِيرًا وَخَمْسَةً بُرًّا. قَالَتْ: فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. قَالَتْ: فَقَالَ: صَدَقَ، قَالَتْ: فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللّهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُونَ، وَلَكِنِ اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. فَعَسَى أَنْ تُلْقِي ثِيَابَكِ وَلاَ يَرَاكِ. فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكِ، فَآذِنِينِي)). فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي، خَطَبَنِي أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ. قَالَتْ: فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لاَ مَالَ لَهُ، وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيدٌ عَلَى النِّسَاءِ)). قَالَتْ: فَخَطَبَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَتَزَوَّجَنِي، فَبَارَكَ اللّهُ لِي فِي أُسَامَةَ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِيهِ: فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْكِحِي أُسَامَةَ)).

تخريج: م/الطلاق ٦ (١٤٨٠)، ن/الطلاق ١٥ (٣٤٤٧)، و ٧٢ (٣٥٨١)، ق/الطلاق ١٠ (٢٠٣٥)، (تحفة الأشراف : ١٨٠٣٧) (صحيح)

و أخرجه كل من : م/النكاح (المصدر المذكور)، د/الطلاق ٣٩ (٢٢٨٤)، ن/النكاح ٨ (٣٢٢٤)، و ٢١ (٣٢٤٦)، والطلاق ٤ (٢٠٢٤)، و ٢٠٣٢٩)، ط/الطلاق ٢٣ (٦٧)، حم (٦/٤١٤، ٤١٥) د/النكاح ٧ (٢٢٢٣)، والطلاق ١٠ (٢٣٢٠) من غير هذا الوجه وانظر ما يأت عند المؤلف برقم: ١١٨٠

1135/ م- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بِهَذَا.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۱۳۵- ابوبکر بن ابی جہم کہتے ہیں: میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن دونوں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس آئے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاق دے دی اور نہ ان کے لیے رہائش کا انتظام کیا اور نہ کھانے پینے کا۔ اور

انہوں نے میرے لیے دس بوری غلہ، پانچ بوری جو کے اور پانچ گیہوں کے اپنے چچازاد بھائی کے پاس رکھ دیں، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا: ''انہوں نے ٹھیک کیا، اور مجھے آپ نے حکم دیا کہ میں ام شریک کے گھر میں عدت گزاروں، پھر مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام شریک کے گھر مہاجرین آتے جاتے رہتے ہیں۔ تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارو۔ وہاں یہ بھی سہولت رہے گی کہ تم (سر وغیرہ سے) کپڑے اتاروگی تو تمہیں وہ نہیں دیکھ پائیں گے، پھر جب تمہاری عدت پوری ہو جائے اور کوئی تمہارے پاس پیغام نکاح لے کر آئے تو مجھے بتانا، چنانچہ جب میری عدت پوری ہوگئی تو ابوجہم اور معاویہ نے مجھے پیغام بھیجا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''معاویہ تو ایسے آدمی ہیں کہ ان کے پاس مال نہیں، اور ابوجہم عورتوں کے لیے سخت واقع ہوئے ہیں۔'' پھر مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا اور مجھ سے شادی کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے اسامہ میں مجھے برکت عطا فرمائی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث صحیح ہے۔ ۲- اسے سفیان ثوری نے بھی ابوبکر بن ابی جہم سے اسی حدیث کی طرح روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اسامہ سے نکاح کر لو۔''

39- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

۳۹- باب: عزل کا بیان

1136- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ، فَزَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهَا الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى. فَقَالَ: ((كَذَبَتِ الْيَهُودُ، إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ، فَلَمْ يَمْنَعْهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَالْبَرَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ.

تخريج: ن/عشرة النساء (في الكبرىٰ، تحفة الأشراف: ٢٥٨٧) (صحيح)

۱۱۳۶- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم لوگ عزل ❶ کرتے تھے، تو یہودیوں نے کہا: قبر میں زندہ دفن کرنے کی یہ ایک چھوٹی صورت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہودیوں نے جھوٹ کہا۔ اللہ جب اسے پیدا کرنا چاہے گا تو اسے کوئی روک نہیں سکے گا۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں عمر، براء اور ابوہریرہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... عزل یہ ہے کہ جماع کے وقت انزال قریب ہو تو آدمی اپنا عضو تناسل شرمگاہ سے باہر نکال کر منی باہر نکال دے تاکہ عورت حاملہ نہ ہو۔

فائدہ ❷ :...... اس حدیث میں صرف اس بات کا بیان ہے کہ یہودیوں کا یہ خیال غلط ہے، کیوں کہ عزل کے

باوجود جس نفس کی اس مرد وعورت سے تخلیق اللہ کو مقصود ہوتی ہے اس کی تخلیق ہو ہی جاتی ہے، جیسا کہ ایک صحابی نے لونڈی سے عزل کیا اس کے باوجود حمل ٹھہر گیا۔ اس لیے یہ "مؤودة صغرىٰ" نہیں ہے۔

1137- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، فِي الْعَزْلِ، وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ، وَلَا تُسْتَأْمَرُ الأَمَةُ.

تخريج: خ/النكاح ٩٦ (٥٢٠٨، ٥٢٠٩)، م/النكاح ٢٢ (١٤٤٠)، ق/النكاح ٣٠ (١٩٢٧)، (تحفة الأشراف: ٢٤٦٨) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/النكاح ٩٦ (٥٢٠٧)، م/النكاح (المصدر المذكور) من غير هذا الوجه.

۱۱۳۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن اتر رہا تھا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- یہ حدیث اور بھی کئی طرق سے ان سے مروی ہے۔ ۳- صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کی ایک جماعت نے عزل کی اجازت دی ہے۔ مالک بن انس کا قول ہے کہ آزاد عورت سے عزل کی اجازت لی جائے گی اور لونڈی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی اگر عزل منع ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن میں اس کی ممانعت نازل کر دیتا، البتہ آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل درست نہیں ہے، جیسا کہ امام مالک نے کہا ہے۔

40- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

۴۰- باب: عزل کی کراہت کا بیان

1138- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ: وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَاكَ أَحَدُكُمْ، قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا: فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ.

تخريج: خ/التوحيد ١٨ (تعليقاً عقب الحديث رقم: ٧٤٠٩)، م/النكاح ٢٢ (١٤٣٨)، د/النكاح ٤٩ (٢١٧٠) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/البيوع ١٠٩ (٢٢٢٩)، و العتق ١٣ (٢٥٤٢)، والمغازي ٣٢

(٤١٣٨)، والنكاح ٩٦ (٥٢١٠)، والقدر ٦ (٦٦٠٣)، والتوحيد ١٨ (٧٤٠٩)، م/النكاح (المصدر المذكور)، ط/الطلاق ٣٤ (٩٥)، حم (٢٢/٣، ٢٦، ٤٧، ٤٩، ٥١، ٥٣، ٥٩، ٨٦)، د/النكاح ٣٦ (٢٢٦٩) من غير هذا الوجه و بعضهم بتغير يسير في السياق.

۱۱۳۸- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟۔ ابن ابی عمر نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے: ''اور آپ نے یہ نہیں کہا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے''، اور ان دونوں نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا ہے کہ ''جس جان کو بھی اللہ کو پیدا کرنا ہے وہ اسے پیدا کرکے ہی رہے گا'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- یہ اس کے علاوہ اور بھی طرق سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ۳- اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ۴- صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہل علم کی ایک جماعت نے عزل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

فائدہ ❶:......عزل کے جواز اور عدم جواز کی بابت حتمی بات یہ ہے کہ یہ ہے تو جائز مگر نامناسب کام ہے، خصوصاً جب عزل کے باوجود کبھی نطفہ رحم کے اندر چلا ہی جاتا ہے اور حمل ٹھہر جاتا ہے، تو کیوں خواہ مخواہ یہ عمل کیا جائے۔ واللہ أعلم۔

41- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

۴۱- باب: کنواری اور غیر کنواری بیوی کے درمیان باری تقسیم کرنے کا بیان

1139- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَلَكِنَّهُ قَالَ: ((السُّنَّةُ، إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ، أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ. قَالَ: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بِكْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ، أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا لَيْلَتَيْنِ، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ.

تخريج: خ/النكاح ١٠٠ (٥٢١٣)، و ١٠١ (٥٢١٤)، م/الرضاع ١٢ (١٤٦١) د/النكاح ٣٥ (٢١٢٤)، ق/النكاح ٢٦ (١٩١٦)، د/النكاح ٢٧ (٢٢٥٥)، (تحفة الأشراف: ٩٤٤) (صحيح)

۱۱۳۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لیکن انہوں نے صرف اتنا کہا: ''سنت ❶ یہ ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی کنواری سے شادی کرے تو اس کے ہاں سات رات ٹھہرے اور جب غیر کنواری سے شادی کرے تو اس کے ہاں تین رات ٹھہرے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اسے محمد بن اسحاق نے مرفوع کیا ہے، انہوں نے بسند ایوب عن ابی قلابہ عن انس روایت کی ہے اور بعض نے اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔ ۳۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ ۴۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی اور کنواری سے شادی کرے تو اس کے پاس سات رات ٹھہرے، پھر اس کے بعد ان کے درمیان باری تقسیم کرے اور پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے جب کسی غیر کنواری (بیوہ یا مطلقہ) سے شادی کرے تو اس کے پاس تین رات ٹھہرے۔ مالک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ ۵۔ تابعین میں سے بعض اہل علم نے کہا کہ جب کوئی اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کنواری سے شادی کرے تو وہ اس کے پاس تین رات ٹھہرے اور جب غیر کنواری سے شادی کرے تو اس کے ہاں دو رات ٹھہرے، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......صحابی کا ''سنت یہ ہے'' کہنا بھی حدیث کے مرفوع ہونے کا اشارہ ہے، تمام ائمہ کا یہی قول ہے۔

42۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

۴۲۔ باب: سوکنوں کے درمیان باری کی تقسیم میں برابری کا بیان

1140۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ هَذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ ((لَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ)) إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ كَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخریج: د/النكاح ۳۹ (۲۱۳٤)، ن/عشرة النساء ۲ (۳۹۵۳)، ق/النكاح ٤٧ (۱۹۷۱)، (تحفة الأشراف: ۱٦۲۹)، د/النكاح ۲۵ (۲۲۵۳) (ضعیف) (حماد بن زید اور دیگر زیادہ ثقہ رواۃ نے اس کو ایوب سے ''عن أبي قلابة عن النبي ﷺ'' مرسلاً بیان کیا ہے، لیکن حدیث کا پہلا جزء ''اللهم هذا قسمتي فيما أملك'' حسن ہے، تراجع الألباني ۳٤٦)

۱۱۴۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان باری تقسیم کرتے ہوئے فرماتے: ''اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس پر میں قدرت رکھتا ہوں، لیکن جس کی قدرت تو رکھتا ہے، میں نہیں رکھتا، اس کے بارے میں مجھے ملامت نہ کرنا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اسی طرح کئی لوگوں نے بسند حماد بن سلمہ عن ایوب عن ابی قلابہ عن عبداللہ بن یزید عن عائشہ روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باری تقسیم کرتے تھے جب کہ اسے حماد بن زید اور دوسرے کئی ثقات نے بسند ایوب عن ابی قلابہ مرسلاً روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باری تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے، اور ''جس کی قدرت تو رکھتا ہے میں نہیں رکھتا'' سے مراد محبت ومودّۃ ہے، اسی طرح بعض اہل علم نے اس کی تفسیر کی ہے۔

1141۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ، فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَإِنَّمَا أَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ، وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ، وَهَمَّامٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ.

تخريج: د/النكاح ٣٩ (٢١٣٣)، ن/عشرة النساء ٢ (٣٩٥٢)، ق/النكاح ٤٧ (١٩٦٩) (تحفة الأشراف: ١٢٢١٣)، حم (٢/٣٤٧، ٣٧١)، د/النكاح ٢٤ (٢٢٥٢) (صحيح)

۱۱۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور ان کے درمیان انصاف سے کام نہ لے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے مُسنداً [1] روایت کیا ہے۔ ۲۔ اور اسے ہشام دستوائی نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے، لیکن اس روایت میں ہے کہ ایسا کہا جاتا تھا...... ۳۔ ہم اس حدیث کو صرف ہمام ہی کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور ہمام ثقہ حافظ ہیں۔ [2]

فائدہ [1] :...... یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے قول سے، نہ کہ عام مقولہ کے طور پر، جیسے ''کہا جاتا تھا'' جیسا کہ ہشام دستوائی کی روایت میں ہے۔

فائدہ [2] :...... اس لیے ان کی روایت مقبول ہے۔

43۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا

۴۳۔ باب: اگر مشرک و کافر میاں بیوی میں سے کوئی اسلام لے آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

1142۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، بِمَهْرٍ

جَـدِيـدٍ وَنِـكَاحٍ جَدِيدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ. وَفِي الْحَدِيثِ الآخَرِ أَيْضًا مَقَالٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا، ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ أَنَّ زَوْجَهَا أَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ. وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: ق/النكاح ٦٠ (٢٠١٠)، (تحفة الأشراف: ٨٦٧٢)، حم (٢/٢٠٧) (ضعيف)

(اس کے راوی "حجاج بن أرطاۃ" ایک تو ضعیف ہیں، دوسرے سند میں ان کے اور "عمرو بن شعیب" کے درمیان انقطاع ہے، اس کے بالمقابل اگلی حدیث صحیح ہے)

۱۱۴۲۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لڑکی زینب کو ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس نئے مہر اور نئے نکاح کے ذریعے لوٹا دیا۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس حدیث کی سند میں کچھ کلام ہے اور دوسری حدیث میں بھی کلام ہے۔ ۲۔ اہل علم کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ عورت جب شوہر سے پہلے اسلام قبول کر لے، پھر اس کا شوہر عدت کے دوران میں اسلام لے آئے تو اس کا شوہر ہی اس کا زیادہ حق دار ہے جب وہ عدت میں ہو۔ یہی مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔

فائدہ [1] :...... یہ حدیث ابن عباس کی حدیث کے، جو آگے آ رہی ہے، مخالف ہے اس میں ہے کہ پہلے ہی نکاح پر آپ نے انہیں لوٹا دیا نیا نکاح نہیں پڑھایا اور یہی صحیح ہے۔

1143۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَدَّ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ، بِالنِّكَاحِ الأَوَّلِ، وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ، وَلَكِنْ لا نَعْرِفُ وَجْهَ هَذَا الْحَدِيثِ، وَلَعَلَّهُ قَدْ جَاءَ هَذَا مِنْ قِبَلِ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

تخريج: د/الطلاق ٢٤ (٢٢٤٠)، ق/النكاح ٦٠ (٢٠٠٩)، (تحفة الأشراف: ٦٠٧٣) (صحيح)

(متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ داود کی روایت عکرمہ سے متکلم فیہ ہے)

۱۱۴۳۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس چھ سال بعد [1] پہلے نکاح ہی پر واپس بھیج دیا اور پھر سے نکاح نہیں کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند میں کوئی اشکال نہیں ہے، لیکن ہم اس حدیث میں نقد کی وجہ نہیں جانتے ہیں۔ شاید یہ چیز داود بن حصین کی جانب سے ان کے حفظ کی طرف سے آئی ہے۔

فائدہ [1] :......احمد، ابوداود اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دوسال بعد انہیں واپس کیا، اور ایک

روایت میں ہے تین سال کے بعد۔ حافظ ابن حجر نے ان روایات میں تطبیق اس طرح سے دی ہے کہ چھے سال سے مراد زینب کی ہجرت اور ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے درمیان کا واقعہ ہے، اور دو اور تین سے مراد آیت کریمہ ﴿لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ﴾ کے نازل ہونے اور ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے درمیان کی مدت ہے جو دو سال اور چند مہینوں پر مشتمل ہے۔

1144- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ جَاءَتِ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرُدَّهَا عَلَيَّ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ، يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ. وَحَدِيثُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ، بِمَهْرٍ جَدِيدٍ، وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ، قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا. وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

تخريج: د/الطلاق ٢٣ (٢٢٣٨)، ق/النكاح ٦٠ (٢٠٠٨)، (تحفة الأشراف: ٦١٠٦) (ضعيف)

(سماک کی عکرمہ سے روایت میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے، الارواء ١٩١٨، ضعيف سنن أبي داؤد، ط ـ غراس رقم ٣٨٧، سنن ترمذی مطبوعہ مكتبة المعارف میں پہلی سند بروایت یوسف بن عیسیٰ پر صحیح لکھا ہے، اور دوسری سند سمعت عبد بن حمید پر ضعیف لکھا ہے)۔

١١٤٤- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہوکر آیا پھر اس کی بیوی بھی مسلمان ہوکر آ گئی تو اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس نے میرے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ تو آپ اسے مجھے واپس دے دیجیے۔ تو آپ نے اُسے اسی کو واپس دے دیا [1]۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ١- یہ حدیث صحیح ہے۔ ٢- حجاج نے یہ حدیث بطریق عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو ابوالعاص کے ہاں نئے مہر اور نئے نکاح کے ذریعے لوٹایا۔ ٣- یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ابن عباس کی حدیث سند کے اعتبار سے سب سے اچھی ہے، لیکن عمل عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ کی حدیث پر ہے۔

فائدہ [1]:...... یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عورت اگر اپنے شوہر کے ساتھ اسلام لے آئے تو وہ اس کے نکاح میں باقی رہے گی، یہ اجماعی مسئلہ ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

44- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا

٤٤- باب: آدمی شادی کرے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے مرجائے تو کیا حکم ہے؟

1145- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الأَشْجَعِيُّ فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ، امْرَأَةٍ مِنَّا، مِثْلَ الَّذِي قَضَيْتَ، فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْجَرَّاحِ. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ، قَالُوا: لَهَا الْمِيرَاثُ، وَلَا صَدَاقَ لَهَا، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ. وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ. قَالَ لَوْ ثَبَتَ حَدِيثُ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ لَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ رَجَعَ بِمِصْرَ بَعْدُ عَنْ هَذَا الْقَوْلِ، وَقَالَ بِحَدِيثِ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ.

تخريج: د/النكاح ٣٢ (٢١١٥)، ن/النكاح ٦٨ (٣٣٥٦، ٣٣٥٩)، والطلاق ٥٧ (٣٥٥٤)، ق/النكاح ١٨ (١٨٩١)، د/النكاح ٤٧ (٢٢٩٢)، (تحفة الأشراف : ١١٤٦١) (صحيح)

وأخرجه كل من : ن/النكاح ٦٨ (٣٣٦٠)، وحم (١/٤٤٧)، من غير هذا الوجه.

۱۱۴۵۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی، لیکن اس نے نہ اس کا مہر مقرر کیا اور نہ اس سے صحبت کی یہاں تک کہ وہ مرگیا، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس عورت کے لیے اپنے خاندان کی عورتوں کے جیسا مہر ہوگا۔ نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔ اسے عدت بھی گزارنی ہوگی اور میراث میں بھی اس کا حق ہوگا۔ تو معقل بن سنان اشجعی نے کھڑے ہوکر کہا: بروع بنت واشق جو ہمارے قبیلے کی عورت تھی، کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا ہے۔ تو اس سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے۔ ۳۔ یزید بن ہارون اور عبدالرزاق نے بسند سفیان عن منصور سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ۴۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ اور بھی طرق سے مروی ہے۔ ۵۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے [2] یہی ثوری، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۶۔ اور صحابہ کرام میں سے بعض اہل علم صحابہ کہتے ہیں: جن میں علی بن ابی طالب، زید بن ثابت، ابن عباس

اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ جب آدمی کسی عورت سے شادی کرے، اور اس نے اس سے ابھی دخول نہ کیا ہو اور نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا ہو اور وہ مرجائے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس عورت کو میراث میں حق ملے گا، لیکن کوئی مہر نہیں ہوگا [3] اور اسے عدت گزارنی ہوگی۔ یہی شافعی کا بھی قول ہے۔ وہ کہتے ہیں: اگر بروع بنت واشق کی حدیث صحیح ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہونے کی وجہ سے حجت ہوگی۔ اور شافعی سے مروی ہے کہ انہوں نے بعد میں مصر میں اس قول سے رجوع کرلیا اور بروع بنت واشق کی حدیث کے مطابق فتویٰ دیا۔

فائدہ 1 :...... یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عورت کا شوہر عقد کے بعد مہر کے مقرر کرنے سے پہلے مرجائے تو وہ پورے مہر کی مستحق ہوگی اگر چہ دخول اور خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو۔

فائدہ 2 :...... اور یہی قول صحیح اور راجح ہے۔

فائدہ 3 :...... ان لوگوں کا کہنا ہے کہ مہر عوض ہے تو جب شوہر عورت اور اس کے بضعے پر قابض نہ ہوا تو مہر لازم نہیں ہوگا، جیسے: بیع خریدار کے حوالے نہ ہو تو اس پر ثمن لازم نہیں ہوتا، اور حدیث کا جواب ان لوگوں نے یہ دیا ہے کہ حدیث میں اضطراب ہے کبھی یہ معقل بن سنان سے مروی ہے اور کبھی معقل بن یسار سے اور کبھی بغیر نام کی تعیین کے قبیلہ اشجع کے ایک شخص سے۔ کبھی اشجع کے کچھ لوگوں سے، اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ اضطراب قادح نہیں ہے، کیونکہ یہ شک وتردد دو صحابیوں کے درمیان ہے اس کی وجہ سے حدیث میں طعن نہیں ہوسکتا۔
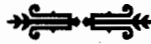
1ـبَابُ مَا جَاءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

۱ـباب: رضاعت سے بھی وہ سارے رشتے حرام ہوجاتے ہیں جونسب سے ہوتے ہیں

1146ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأُمِّ حَبِيبَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. لاَ نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلاَفًا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۰۱۱۸) (صحيح)

۱۱۴۶ـ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہ سارے رشتے حرام کردیے ہیں جونسب سے حرام ہیں''۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں:۱ـعلی کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲ـاس باب میں عائشہ، ابن عباس اورام حبیبہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳ـصحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا اسی پرعمل ہے۔ اس سلسلے میں ہم ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں جانتے۔

فائدہ ❶ :...... یہ سات رشتے ہیں (۱) مائیں (۲) بیٹیاں (۳) بہنیں (۴) پھوپھیاں (۵) خالائیں (۶) بھتیجیاں (۷) بھانجیاں۔ ماں میں دادی نانی داخل ہے اور بیٹی میں پوتی نواسی داخل، اوربہنیں تین طرح کی ہیں: سگی، سوتیلی اور اخیافی۔اسی طرح بھتیجیاں اور بھانجیاں اگر چہ نیچے درجہ کی ہوں اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیافی، اسی طرح باپ دادااور ماں اورنانی کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اورخالائیں علی هذا القياس۔

1147ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا

حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا.

تخريج: د/النكاح ٧ (٢٠٥٥)، ن/النكاح ٤٩ (٣٣٠٢)، (تحفة الأشراف: ١٦٣٤٤)، د/النكاح ٤٨ (٢٢٩٥) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الشهادات ٧ وفرض الخمس ٤ (٣١٠٥)، والنكاح ٢٠ (٥٠٩٩) و٢٧ (٥١١١)، م/الرضاع ٢ (١٤٤٤)، ن/النكاح ٤٩ (٣٣٠٣، ٣٣٠٤، ٣٣٠٥)، ق/النكاح ٣٤ (١٩٣٧)، ط/الرضاع ١ (٣)، حم (٦/٦٦، ٧٢، ١٠٢)، د/النكاح ٤٨ (٢٢٩١، ٢٢٩٢)، من غير هذا الوجه.

۱۱۴۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام قرار دے دیے ہیں جو ولادت (نسب) سے حرام ہیں''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- صحابہ وغیرہم میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ان کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف ہے۔

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

۲- باب: دودھ کی نسبت مرد کی طرف ہوگی

1148- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ)). قَالَتْ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، كَرِهُوا لَبَنَ الْفَحْلِ، وَالأَصْلُ فِي هَذَا حَدِيثُ عَائِشَةَ. وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ.

تخريج: م/الرضاع ٢ (١٤٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٦٨٢) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/الشهادات ٧ (٢٦٤٤) وتفسير سورة السجدة ٩ (٦٩٧٤)، و النكاح ٢٢ (٥١٠٣)، و١١٧ (٥٢٣٩)، والأدب ٩٣ (٦١٥٦)، م/الرضاع (المصدر المذكور) ن/النكاح ٤٩ (٣٣٠٣)، د/النكاح ٤٨ (٢٢٩٤) من غير هذا الوجه.

۱۱۴۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرے رضاعی چچا آئے، وہ مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے، تو

میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کیا یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تیرے پاس آسکتے ہیں، کیونکہ وہ تیرے چچا ہیں''، اس پر انہوں نے عرض کی: مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے نہیں، تو آپ نے فرمایا: ''تیرے چچا ہیں، وہ تیرے پاس آسکتے ہیں۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے انہوں نے لبنِ فحل (مرد کے دودھ) کو حرام کہا ہے۔ اس باب میں اصل عائشہ کی حدیث ہے۔ ۳۔ اور بعض اہلِ علم نے لبنِ فحل (مرد کے دودھ) کی رخصت دی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے دودھ پلانے سے جس مرد کا دودھ ہو (یعنی اس عورت کا شوہر) وہ بھی شیر خوار پر حرام ہو جاتا ہے اور اس سے بھی شیر خوار کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

1149۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح و حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ، أَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا جَارِيَةً وَالأُخْرَى غُلاَمًا. أَيَحِلُّ لِلْغُلاَمِ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِالْجَارِيَةِ؟ فَقَالَ: ((لاَ، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا تَفْسِيرُ لَبَنِ الْفَحْلِ، وَهَذَا الأَصْلُ فِي هَذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٣١١) (صحيح الاسناد)

۱۱۴۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے پاس دو لونڈیاں ہوں، ان میں سے ایک نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا ہے اور دوسری نے ایک لڑکے کو۔ تو کیا اس لڑکے کے لیے جائز ہے کہ وہ اس لڑکی سے شادی کرے۔ انہوں (ابن عباس) نے کہا: نہیں۔ اس لیے کہ لقاح ایک ہی ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہی اس باب میں اصل ہے۔ احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی دونوں عورتوں کا دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوا ہے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ لاَ تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلاَ الْمَصَّتَانِ

۳۔ باب: ایک بار یا دو بار چھاتی سے دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

1150۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلاَ الْمَصَّتَانِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ. وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ تُحَرِّمُ

الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ.)) وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْبَصْرِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ. وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ: الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ، وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ، وَإِنَّمَا هُوَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ﴾ فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ خَمْسٌ وَصَارَ إِلَى: ﴿خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ﴾ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

تخريج: م/الرضاع ٥ (١٤٥٠)، د/النكاح ١١ (٢٠٦٣)، ن/النكاح ٥١ (٣٣١٠)، ق/النكاح ٣٥ (١٩٤١)، (تحفة الأشراف: ١٦١٨٩) (صحيح)

وأخرجه كل من: حم (٦/٢٤٧)، ود/النكاح ٤٩ (٢٢٩٧) من غير هذا الوجه.

1150/ م- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ. حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا، وَبِهَذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تُفْتِي وَبَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقَ. و قَالَ أَحْمَدُ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)) و قَالَ: إِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ فِي خَمْسِ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ، وَجَبُنَ عَنْهُ أَنْ يَقُولَ فِيهِ شَيْئًا. وَ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيرُهُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالأَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ. عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، وَيُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ قَدْ اسْتَقْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: م/الرضاع ٦ (١٤٥٢)، د/النكاح ١١ (٢٠٦٢)، ن/النكاح ٥١ (٣٣٠٧)، ق/النكاح ٣٥ (١٩٤٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٩٧)، ط/الرضاع ٣ (١٥) د/النكاح ٤٩ (٢٢٩٩) (صحيح)

۱۱۵۰۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک بار یا دو بار چھاتی سے دودھ چوس لینے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔ اس باب میں ام فضل، ابوہریرہ، زبیر بن عوام اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔ اس حدیث کو دیگر کئی لوگوں نے

بطریق:"هشام، عن أبيه عروة، عن عبد الله بن الزبير، عن النبی" روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ایک یا دو بار دودھ چوس لینے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''
اور محمد بن دینار نے بطریق:"هشام بن عروة، عن أبيه عروة، عن عبدالله بن الزبير، عن الزبير، عن النبی ﷺ "روایت کیا ہے،اس میں محمد بن دینار بصری نے زبیر کے واسطے کا اضافہ کیا ہے،لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ ۳۔محدّثین کے نزدیک صحیح ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے جسے انہوں نے بطریق:" عبدالله بن الزبير، عن عائشة عن النبی ﷺ" روایت کیا ہے۔۴۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا توانہوں نے کہا: صحیح ابن زبیر کی روایت ہے جسے انہوں نے عائشہ سے روایت کی ہے اور محمد بن دینار کی روایت جس میں : زبیر کے واسطے کا اضافہ ہے وہ دراصل ہشام بن عروۃ سے مروی ہے جسے انہوں نے اپنے والدعروہ سے اورانہوں نے زبیر سے روایت کی ہے۔۵۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔۶۔عائشہ کہتی ہیں کہ قرآن میں (پہلے) دس رضعات والی آیت نازل کی گئی پھراس میں سے پانچ منسوخ کردی گئیں تو پانچ رضاعتیں باقی رہ گئیں، اور رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو معاملہ انہیں پانچ پرقائم رہا۔ ❷ ۷۔اور عائشہ اور بعض دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اسی کا فتویٰ دیتی تھیں،اور یہی شافعی اوراسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔۸۔امام احمد نبی اکرم ﷺ کی حدیث''ایک بار یا دو بار کے چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی'' کے قائل ہیں اورانہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگرکوئی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پانچ رضعات والے قول کی طرف جائے تو یہ قوی مذہب ہے،لیکن انہیں اس کا فتویٰ دینے کی ہمت نہیں ہوئی۔۹۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ جب پیٹ تک پہنچ جائے تو اس سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔یہی سفیان ثوری، مالک بن انس،اوزاعی،عبداللہ بن مبارک، وکیع اور اہلِ کوفہ کا قول ہے۔

فائدہ ❶ :......مصّة اور رضعة دونوں ایک ہی معنی میں ہے، جب بچہ ماں کی چھاتی کو منہ میں لے کر چوستا ہے، پھر بغیر کسی عارضے کے اپنی مرضی وخوشی سے چھاتی کو چھوڑ دیتا ہے تو اسے مصة اور رضعة کہتے ہیں۔

فائدہ ❷ :......پھر یہ پانچ چوسوں والی آیت کی تلاوت منسوخ ہوگئی مگر اس کا حکم باقی رہا(عائشہ رضی اللہ عنہا کو منسوخ ہونے کا علم نہ ہوسکا) حدیث''ایک یا دو چوسوں سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی'' کا مطلب یہی ہے کہ پانچ بار چوسنے سے ہوتی ہے یا کم ازکم تین بار چوسنے سے ہوتی ہے اس میں علما کا اختلاف ہے، واللہ اعلم بالصواب (احتیاط یہ ہے کہ تین بار پر عمل کیا جائے)

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

۴۔باب: رضاعت کے سلسلے میں ایک عورت کی گواہی کا بیان

1151۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي

لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ . قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا . فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ . قَالَ: فَأَعْرَضَ عَنِّي . قَالَ: فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ ، فَأَعْرَضَ عَنِّي بِوَجْهِهِ ، فَقُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ ، قَالَ: ((وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا ، دَعْهَا عَنْكَ)) .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ: ((دَعْهَا عَنْكَ)) وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ . أَجَازُوا شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ . وقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ ، وَيُؤْخَذُ يَمِينُهَا ، وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ . وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرَ ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ . سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ: سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الْحُكْمِ ، وَيُفَارِقُهَا فِي الْوَرَعِ .

تخريج: خ/العلم ٢٦ (٨٨)، والبيوع ٣ (٢٠٥٢)، والشهادات ٤ (٢٦٤٠)، و١٣ (٢٦٥٩)، و١٤ (٢٦٦٠)، والنكاح ٢٣ (٥١٠٣)، د/الأقضيه ١٨ (٣٦٠٣)، ن/النكاح ٥٧ (٣٣٣٢)، (تحفة الأشراف: ٩٩٠٥)، حم (٧/٤، ٨، ٣٨٤) ، د/النكاح ٥١ (٢٣٠١) (صحيح)

۱۱۵۱۔ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک عورت سے شادی کی تو ایک کالی کلوٹی عورت نے ہمارے پاس آ کرکہا: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، میں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کرعرض کی کہ میں نے فلاں کی بیٹی فلاں سے شادی کی ہے، اب ایک کالی کلوٹی عورت نے آ کرکہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، وہ جھوٹ کہہ رہی ہے۔ آپ نے اپنا چہرہ مجھ سے پھیرلیا تو میں آپ کے چہرے کی طرف سے آیا، آپ نے (پھر) اپنا چہرہ پھیرلیا۔ میں نے عرض کی: وہ جھوٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیسے ہوسکتا ہے، جبکہ وہ کہہ چکی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، اپنی بیوی اپنے سے علاحدہ کردو۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس حدیث کو کئی اور بھی لوگوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے اور ابن ابی ملیکہ نے عقبۃ بن حارث سے روایت کی ہے اور ان لوگوں نے اس میں عبید بن ابی مریم کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے، نیز اس میں ((دعھا عنك)) (اسے اپنے سے علاحدہ کردو) کا ذکر بھی نہیں ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ انہوں نے رضاعت کے سلسلے میں ایک عورت کی شہادت کو درست قرار دیا ہے۔ ۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رضاعت

کے سلسلے میں ایک عورت کی شہادت جائز ہے۔ لیکن اس سے قسم بھی لی جائے گی۔ احمد اور اسحاق بن راہویہ اسی کے قائل ہیں۔ ۵۔ اور بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ ایک عورت کی گواہی درست نہیں جب تک کہ وہ ایک سے زائد نہ ہوں۔ یہ شافعی کا قول ہے۔ ۶۔ وکیع کہتے ہیں: ایک عورت کی گواہی فیصلے میں درست نہیں اور اگر ایک عورت کی گواہی سن کر وہ بیوی سے علاحدگی اختیار کر لے تو یہ عین تقویٰ ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رضاعت کے ثبوت کے لیے ایک مرضعہ کی گواہی کافی ہے۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا ذُكِرَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ

۵۔ باب: رضاعت کی حرمت دو سال سے کم کی عمر ہی میں دودھ پینے سے ثابت ہوگی

1152۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا مَا كَانَ دُونَ الْحَوْلَيْنِ، وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ، فَإِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۸۲۸۵) (صحيح)

۱۱۵۲۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رضاعت سے حرمت اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب وہ انتڑیوں کو پھاڑ دے ❶، اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہو''❷۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ رضاعت کی حرمت اس وقت ہوتی ہے جب بچے کی عمر دو برس سے کم ہو، اور جو دو برس پورے ہونے کے بعد ہو تو اس سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔

فائدہ ❶ :......یعنی آنتوں میں پہنچ کر غذا کا کام کرے۔

فائدہ ❷ :......یعنی جب بچہ دو برس سے کم کا ہو۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

۶۔ باب: حقِ رضاعت کس چیز سے ادا ہوتا ہے

1153۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ؟ فَقَالَ: ((غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ (مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ) يَقُولُ: إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ ذِمَامَ الرَّضَاعَةِ وَحَقَّهَا. يَقُولُ: إِذَا أَعْطَيْتَ الْمُرْضِعَةَ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، فَقَدْ قَضَيْتَ

ذِمَامِهَا . وَيُرْوَى عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِدَاءَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ: هِيَ كَانَتْ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ . هَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَحَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى هَؤُلَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ يُكْنَى أَبَاالْمُنْذِرِ، وَقَدْ أَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ وَابْنَ عُمَرَ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَهِيَ امْرَأَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

تخريج: د/النكاح ١٢ (٢٠٦٤)، ن/النكاح ٥٦ (٣٣٣١)، (تحفة الأشراف: ٣٢٩٥)، حم (٤٥٠/٣)، د/النكاح ٥٠ (٢٣٠٠) (ضعيف) (اس کے راوی'' حجاج بن حجاج تابعی ضعیف ہیں)

۱۱۵۳۔ حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے رسول! مجھ سے حقِ رضاعت کس چیز سے ادا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ایک جان: غلام یا لونڈی کے ذریعے سے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اسی طرح اِسے یحییٰ بن سعید قطان، حاتم بن اسماعیل اور کئی لوگوں نے بطریق: '' هشام بن عروة، عن أبيه عروة، عن حجاج بن حجاج، عن أبيه، عن النبی ﷺ'' روایت کی ہے۔

اور سفیان بن عیینہ نے بطریق: '' هشام بن عروة، عن أبيه عروة، عن حجاج بن أبی حجاج، عن أبيه أبی حجاج، عن النبی ﷺ'' روایت کی ہے اور ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہی ہے جسے ان لوگوں نے ہشام بن عروۃ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ (یعنی: ''حجاج بن حجاج'' والی نہ کہ ''حجاج بن أبی حجاج'' والی) ۳۔ اور ''مايذهب عنی مذمة الرضاعة'' سے مراد رضاعت کا حق اور اس کا ذمہ ہے۔ وہ کہتے ہیں: جب تم دودھ پلانے والی کو ایک غلام دے دو، یا ایک لونڈی، تو تم نے اس کا حق ادا کر دیا۔ ۴۔ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک عورت آئی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر بچھادی، یہاں تک کہ وہ اس پر بیٹھ گئی، جب وہ چلی گئی تو کہا گیا: یہی وہ عورت تھی جس نے نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

۷۔ باب: عورت جو آزاد کردی جائے اور وہ شوہر والی ہو

1154۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْكَانَ حُرًّا لَمْ

يُخَيِّرْهَا .

تخريج: م/العتق ٢ (٩/١٥٠٤)، د/الطلاق ١٩ (٢٢٣٣)، ن/الطلاق ٣١ (٣٤٨١)، (تحفة الأشراف : ١٦٧٧٠) (صحيح) وأخرجه مطولا ومختصراً كل من : خ/العتق ١٠ (٢٥٣٦)، والفرائض ٢٢ (٦٧٥٨)، م/العتق (المصدر المذكور) (١٠/١٥٠٤)، حم (٦/٤٦، ١٧٨)، د/الطلاق ١٥ (٢٢٣٧) من غير هذا الوجه، وانظر أيضا مايأت برقم ١٢٥٦ و ٢١٢٤ و ٢١٢٥

۱۱۵۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بریرہ کے شوہر غلام تھے، رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا، توانہوں نے خود کو اختیار کیا، (عروہ کہتے ہیں:) اگر بریرہ کے شوہر آزاد ہوتے تو آپ بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔ ❶

فائدہ ❶ :......نسائی نے سنن میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ آخری فقرہ حدیث میں مدرج ہے، یہ عروہ کا قول ہے اور ابوداود نے بھی اس کی وضاحت کردی ہے۔

1155۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا. فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّهِ ﷺ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. هَكَذَا رَوَى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا، وَرَوَى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ زَوْجَ بَرِيرَةَ، وَكَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ. وَهَكَذَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَقَالُوا: إِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَأُعْتِقَتْ، فَلاَ خِيَارَ لَهَا، وَإِنَّمَا يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَرَوَى الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا. فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّهِ ﷺ. وَرَوَى أَبُو عَوَانَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ. قَالَ الأَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: ن/الزكاة ٩٩ (٢٦١٥)، والطلاق ٣٠ (٣٤٧٩)، ق/الطلاق ٢٩ (٢٠٧٤) (تحفة الأشراف : ١٥٩٥٩)، حم (٦/٤٢) (المحفوظ: "كان زوجها عبداً" "حراً" کا لفظ بقول بخاری "وہم" ہے) (صحیح) (حدیث میں بریرہ کے شوہر کو "حرا" کہا گیا ہے، یعنی وہ غلام نہیں، بلکہ آزاد تھے، اس لیے یہ ایک کلمہ شاذ ہے، اور محفوظ اور ثابت روایت "عبداً" کی ہے، یعنی بریرہ کے شوہر "مغیث" غلام تھے)۔

۱۱۵۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بریرہ کے شوہر آزاد تھے، پھر بھی رسول اللہ ﷺ نے انہیں اختیار دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اسی طرح ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور عروہ نے عائشہ سے

روایت کی ہے، وہ کہتی ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔ ۳۔عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے بریرہ کے شوہر کو دیکھا ہے، وہ غلام تھے اور انہیں مغیث کہا جاتا تھا۔ ۴۔اسی طرح کی ابن عمر سے روایت کی گئی ہے۔ ۵۔بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب لونڈی آزاد مرد کے نکاح میں ہو اور وہ آزاد کر دی جائے تو اسے اختیار نہیں ہو گا۔ اسے اختیار صرف اس صورت میں ہوگا، جب وہ آزاد کی جائے اور وہ کسی غلام کی زوجیت میں ہو۔ یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔ ۶۔لیکن اعمش نے بطریق: "إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة" روایت کی ہی کہ بریرہ کے شوہر آزاد تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اختیار دیا۔

اور ابوعوانہ نے بھی اس حدیث کو بطریق: "الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة" بریرہ کے قصے کے سلسلے میں روایت کیا ہے، اسود کہتے ہیں: بریرہ کے شوہر آزاد تھے۔ ۷۔تابعین اور ان کے بعد کے لوگوں میں سے بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ اور یہی سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا بھی قول ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......راجح روایت یہی ہے کہ بریرہ کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث تھا "حراً" کا لفظ وہم ہے کما تقدم۔

1156۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ، يَوْمَ أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ وَاللّٰهِ! لَكَأَنِّي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا، وَإِنَّ دُمُوعَهُ لَتَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ، فَلَمْ تَفْعَلْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ مِهْرَانَ، وَيُكْنَى أَبَا النَّضْرِ.

تخريج: خ/الطلاق ١٥ (٥٢٨٢)، ١٦ (٥٢٨٣)، د/الطلاق ١٩ (٢٢٣٢)، (تحفة الأشراف: ٥٩٩٨ و٦١٨٩) (صحيح)

و أخرجه كل من: د/الطلاق (٢٢٣١)، وحم (١/٢١٥)، ود/الطلاق ١٥ (٢٣٣٨) من غير هذا الوجه.

۱۱۵۶۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں بریرہ کے شوہر بنی مغیرہ کے ایک کالے کلوٹے غلام تھے، جس دن بریرہ آزاد کی گئیں، اللہ کی قسم، گویا میں انہیں مدینے کے گلی کوچوں اور کناروں میں اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں کہ ان کے آنسو ان کی ڈاڑھی پر بہہ رہے ہیں، وہ انہیں منا رہے ہیں کہ وہ انہیں ساتھ میں رہنے کے لیے چن لیں، لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

۸۔باب: بچہ شوہر یا مالک کا ہوگا

1157۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ

عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي أُمَامَةَ، وَعَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَـذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: م/الرضاع ١٠ (١٤٥٨)، ن/الطلاق ٤٨ (٣٥١٢)، ق/النكاح ٥٩ (٢٠٠٦) حم (٢/٢٣٩) (تحفة الأشراف: ١٣١٣٤) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الفرائض ١٧ (٦٧٥٠)، والحدود ٢٣ (٦٨١٨)، حم (٢/٢٨٠، ٣٨٦، ٤٠٩، ٤٩٢) من غير هذا الوجه.

۱۱۵۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ (صاحبِ فراش) (یعنی شوہر یا مالک) کا ہوگا [1] اور زانی کے لیے پتھر ہوں گے''[2]۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عمر، عثمان، عائشہ، ابوامامہ، عمرو بن خارجہ، عبداللہ بن عمر، براء بن عازب اور زید بن ارقم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ صحابہ کرام میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

فائدہ [1] :...... فراش سے صاحبِ فراش، یعنی شوہر یا مالک مراد ہے، کیونکہ یہی دونوں عورت کو بستر پر لٹاتے اور اس کے ساتھ سوتے ہیں۔

فائدہ [2] :...... زانی کے لیے پتھر ہے، یعنی ناکامی و نامرادی ہے، بچے میں اس کا کوئی حق نہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ حجر سے مراد یہ ہے کہ اسے رجم کیا جائے گا، یعنی پتھر سے مار مار کر ہلاک کیا جائے گا، مگر یہ قول کمزور وضعیف ہے، کیونکہ رجم صرف شادی شدہ کو کیا جائے گا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عورت جب بچے کو جنم دے گی تو وہ جس کی بیوی یا لونڈی ہوگی اسی کی طرف بچے کی نسبت ہوگی اور وہ اسی کا بچہ شمار کیا جائے گا، میراث اور ولادت کے دیگر احکام ان کے درمیان جاری ہوں گے خواہ کوئی دوسرا اس عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرنے کا دعویٰ کرے اور یہ بھی دعویٰ کرے کہ یہ بچہ اس کے زنا سے پیدا ہوا ہے، اس کے ساتھ اس بچے کی مشابہت بھی ہو اور صاحبِ فراش کے ساتھ نہ ہو، اس ساری صورتحال کے باوجود بچے کو صاحبِ فراش کی طرف منسوب کیا جائے گا، اس میں زانی کا کوئی حق نہ ہوگا اور اگر اس نے اس کی نفی کردی تو پھر بچہ ماں کی طرف منسوب ہوگا اور اس بچے کا نسب ماں کے ساتھ جوڑا جائے گا زانی کے ساتھ نہیں۔

9- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ تُعْجِبُهُ

۹۔ باب: آدمی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آجائے تو کیا کرے؟

1158- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً، فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ. وَقَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ، أَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ

فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا)) .
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ هُوَ هِشَامُ ابْنُ سَنْبَرٍ.

تخريج: م/النكاح ٢ (١٤٠٣)، د/النكاح ٤٤ (٢١٥١)، حم (٣/٣٣٠) (تحفة الأشراف: ٢٩٧٥)، (صحيح) وأخرجه: حم (٣/٣٣٠، ٣٤١، ٣٤٨، ٣٩٥) من غير هذا الوجه.

١١٥٨۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو آپ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنی ضرورت پوری کی اور باہر تشریف لا کر فرمایا: ''عورت جب سامنے آتی ہے تو وہ شیطان کی شکل میں آتی ہے [1]، لہٰذا جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے بھلی لگے تو اپنی بیوی کے پاس آئے، اس لیے کہ اس کے پاس بھی اسی جیسی چیز ہے جو اس کے پاس ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ جابر کی حدیث صحیح حسن غریب ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ۳۔ ہشام دستوائی دراصل ہشام بن سنبر ہیں۔

فائدہ [1] :...... ''عورت کو شیطان کی شکل میں'' اس لیے کہا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ایسے بے پردہ عورت بھی مرد کو بہکاتی ہے۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۱۰۔ باب: عورت پر شوہر کے حقوق کا بیان

1159۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥١٠٤) (صحيح)
(اس سند سے حدیث حسن ہے، لیکن شواہد کی وجہ سے صحیح ہے)

١١٥٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے'' [1]۔
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ اس باب میں معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن

جشم، عائشہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفی، طلق بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس سے شوہر کے مقام ومرتبہ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

1160- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّورِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ٥٠٢٦) (صحيح)

۱۱۶۰- طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی بیوی کو اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے بلائے تو اسے فوراً آنا چاہیے اگر چہ وہ تنور پر ہو۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی روٹی پکارہی ہو۔

1161- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/النكاح ٤ (١٨٥٤)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٩٤) (ضعيف) (مساور اوران کی والدہ دونوں مجہول ہیں)

۱۱۶۱- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت مرجائے اور اس کا شوہر اس سے خوش ہوتو وہ جنت میں داخل ہوگی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

۱۱- باب: شوہر پر عورت کے حقوق کا بیان

1162- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٠٥٩) (صحيح)

۱۱۶۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان میں سب سے کامل مومن وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو، اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اخلاق میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی

احادیث آئی ہیں۔

1163- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ شَبِيبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ: ((أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ، لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ، إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا، أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ، أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ.)) قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ ((عَوَانٌ عِنْدَكُمْ)) يَعْنِي أَسْرَى فِي أَيْدِيكُمْ.

خريج: ق/النكاح ٣ (١٨٥١)، والمؤلف في تفسير التوبة (٣٠٨٧) (تحفة الأشراف: ١٠٦٩١) (حسن)

۱۱۶۳- سلیمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ اور (لوگوں کو) نصیحت کی اور انہیں سمجھایا۔ پھر راوی نے اس حدیث میں ایک قصہ کا ذکر کیا اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سنو! عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو، اس لیے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔ تم اس (ہم بستری اور اپنی عصمت اور اپنے مال کی امانت وغیرہ) کے علاوہ اور کچھ اختیار نہیں رکھتے (اور جب وہ اپنا فرض ادا کرتی ہوں تو پھر ان کے ساتھ بدسلوکی کا جواز کیا ہے) ہاں اگر وہ کسی کھلی ہوئی بے حیائی کا ارتکاب کریں (تو پھر تمہیں انہیں سزا دینے کا ہے) پس اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں سے علاحدہ چھوڑ دو اور انہیں مارو، لیکن اذیت ناک مار نہ ہو، اس کے بعد اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو پھر انہیں سزا دینے کا کوئی اور بہانہ نہ تلاش کرو، سنو! جس طرح تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے اسی طرح تم پر تمہاری بیویوں کا بھی حق ہے، تمہارا حق تمہاری بیویوں پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ایسے لوگوں کو نہ روندنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو، اور تمہارے گھر میں ایسے لوگوں کو آنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اچھا نہیں سمجھتے۔ سنو! اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کے لباس اور پہنے میں اچھا سلوک کرو۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- ((عوان عندکم)) کا معنی ہے تمہارے ہاتھوں میں قیدی ہیں۔

فائدہ [1] :...... یعنی طاقت کے مطابق یہ چیزیں احسن طریقے سے مہیا کرو۔

12- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

۱۲- باب: عورتوں کی دبر میں صحبت کرنے کی حرمت کا بیان

1164- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ عِيسَى بْنِ

حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلاَّمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ، قَالَ: أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ فِي الْفَلاَةِ، فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ، وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ. و سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: لَا أَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ. وَلَا أَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ السُّحَيْمِيِّ. وَكَأَنَّهُ رَأَى أَنَّ هَذَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: د/الطهارة ٨٢ (٢٠٥)، والصلاة ١٩٣ (١٠٠٥)، د/الطهارة ١١٤ (١١٨١) (ضعيف)

(اس کے دو راوی عیسیٰ بن حطان اور ان کے شیخ مسلم بن سلام الحنفی دونوں کے بارے میں ابن حجر نے کہا ہے کہ مقبول ہیں، یعنی جب ان کا کوئی متابع یا شاہد ہو، لیکن یہاں کوئی چیز ان کو تقویت پہنچانے والی نہیں ہے اس واسطے دونوں لین الحدیث ہیں، اس لیے حدیث ضعیف ہے، نیز ملاحظہ ہو: تراجع الألباني : ٣٥٣)

۱۱۶۴۔ علی بن طلق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا: اللہ کے رسول! ہم میں ایک شخص صحراء (بیابان) میں ہوتا ہے، اور اس کو ہوا خارج ہوجاتی ہے (اور وضو ٹوٹ جاتا ہے) اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے (تو وہ کیا کرے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کی جب ہوا خارج ہوجائے تو چاہیے کہ وہ وضو کرے، اور عورتوں کی دبر میں صحبت نہ کرو، اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ علی بن طلق کی حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اور میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ سوائے اس ایک حدیث کے علی بن طلق کی کوئی اور حدیث مجھے نہیں معلوم، جسے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہو، اور طلق بن علی سحیمی کی روایت سے میں یہ حدیث نہیں جانتا۔ گویا ان کی رائے یہ ہے کہ یہ صحابہ میں سے کوئی اور آدمی ہیں۔ ۳۔ اس باب میں عمر، خزیمہ بن ثابت، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1165۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَخْرَمَةَ ابْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (وأخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف : ٦٣٦٣) (حسن)

۱۱۶۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا کسی عورت کی دبر میں صحبت کرے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1166۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَاتَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ .)) قَالَ أَبُو عِيسَى: وَعَلِيٌّ هَذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ .

تخريج: انظر رقم ١١٦٤ (ضعيف) (اس میں مسلم بن سلام ضعیف راوی ہے)

۱۱۶۶۔علی بن طلق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ہوا خارج کرے تو چاہیے کہ وضو کرے اور تم عورتوں کی دبر میں صحبت نہ کرو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: علی سے مراد علی بن طلق ہیں۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزِّينَةِ

۱۳۔باب: بناؤ سنگار کر کے عورتوں کے باہر نکلنے کی کراہت کا بیان

1167۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا ، كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، لَا نُورَ لَهَا)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ . وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ . وَهُوَ صَدُوقٌ . وَقَدْ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ . وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ . وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٨٠٨٩) (ضعيف) (اس کے راوی ''موسیٰ بن عبیدہ'' ضعیف ہیں)

۱۱۶۷۔میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کہ جو نبی اکرم ﷺ کی خادمہ تھیں، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے شوہر کے علاوہ غیروں کے سامنے بناؤ سنگار کر کے اترا کر چلنے والی عورت کی مثال قیامت کے دن کی تاریکی کی طرح ہے، اس کے پاس کوئی نور نہیں ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ ۲۔ موسیٰ بن عبیدہ اپنے حفظ کے تعلق سے ضعیف قرار دیے جاتے ہیں، وہ صدوق ہیں، ان سے شعبہ اور ثوری نے بھی روایت کی ہے۔ ۳۔ اور بعض نے اسے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کیا ہے، اور اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيرَةِ

۱۴۔باب: غیرت کا بیان

1168۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ ، وَالْمُؤْمِنُ

يَغارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)).
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، هَذَا الْحَدِيثُ، وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ. وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ. وَأَبُو عُثْمَانَ اسْمُهُ: مَيْسَرَةُ. وَالْحَجَّاجُ يُكْنَى أَبَا الصَّلْتِ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، فَقَالَ: ثِقَةٌ فَطِنٌ كَيِّسٌ.

تخريج: م/التوبة ٦ (٢٧٦١) (تحفة الأشراف: ١٥٣٦٣) (صحيح)

١١٦٨- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کو غیرت آتی ہے اور مومن کو بھی غیرت آتی ہے، اللہ کی غیرت اس پر ہے کہ مومن کوئی ایسا کام کرے جسے اللہ نے اس پر حرام کیا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ۲- اور یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر (اس طریق سے بھی) سے مروی ہے ''عن أبي سلمة، عن عروة، عن أسماء بنت أبي بكر، عن النبي ﷺ'' یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ ۳- حجاج صواف ہی حجاج بن ابی عثمان ہیں۔ ابوعثمان کا نام میسرہ ہے اور حجاج کی کنیت ابوصلت ہے۔ یحییٰ بن سعید نے ان کی توثیق کی ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے حجاج صواف کے بارے میں کہا: وہ ثقہ ذہین اور ہوشیار ہیں۔ ۴- اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا

۱۵- باب: عورت کے تنہا سفر کرنے کی حرمت کا بیان

1169- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا، يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)). وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. يَكْرَهُونَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ مُوسِرَةً، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ، هَلْ تَحُجُّ؟. فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَا يَجِبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ، لِأَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِيلِ. لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ فَقَالُوا: إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ، فَلَا تَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ. و قَالَ بَعْضُ

أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ آمِنًا، فَإِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.

تخريج: م/الحج ٧٤ (١٣٤٠)، د/المناسك ٢ (١٧٢٦)، ق/المناسك ٢ (١٧٢٣)، حم (٢/٣٤٠، ٤٩٣) (تحفة الأشراف: ١٤٣١٦)، د/الاستئذان ٤٦ (٢٧٢٠) (صحيح)

وأخرجه: خ/فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة ٦ (١١٩٧)، وجزاء الصيد ٢٦ (١٨٦٤)، والصوم ٦٧ (١٩٩٥)، من غير هذا الوجه وبلفظ "سفر يومين"

١١٦٩۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ تین دن ❶ یا اس سے زائد کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا اس کا بیٹا یا اس کا کوئی محرم نہ ہو'' ❷۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''عورت ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر کسی محرم کے بغیر نہ کرے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے، وہ عورت کے لیے درست نہیں سمجھتے کہ محرم کے بغیر سفر کرے۔ اہلِ علم کا اس عورت کے بارے میں اختلاف ہے کہ جو حج کی استطاعت رکھتی ہو، لیکن اس کا کوئی محرم نہ ہو تو وہ حج کرے یا نہیں؟ بعض اہلِ علم کہتے ہیں: اس پر حج نہیں ہے، اس لیے کہ محرم بھی اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ میں استطاعت سبیل میں داخل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب اس کا کوئی محرم نہ ہو تو وہ استطاعتِ سبیل نہیں رکھتی۔ یہ سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا قول ہے۔ اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ جب راستہ مامون ہو، تو وہ لوگوں کے ساتھ حج میں جا سکتی ہے۔ یہی مالک اور شافعی کا بھی قول ہے۔

فائدہ ❶:...... اس میں تین دن کا ذکر ہے، بعض روایتوں میں دو اور بعض میں ایک دن کا ذکر ہے، اس لیے علما نے لکھا ہے کہ ایک یا دو یا تین دن کا اعتبار نہیں، اصل اعتبار سفر کا ہے کہ اتنی مسافت ہو جس کو سفر کہا جا سکے، اس میں تنہا عورت کے لیے سفر کرنا جائز نہیں۔

فائدہ ❷:...... محرم سے مراد شوہر کے علاوہ عورت کے وہ قریبی رشتہ دار ہیں جن سے اس کا کبھی نکاح نہیں ہو سکتا، جیسے: باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا اور بھانجا اور اسی طرح رضاعی باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا اور بھانجا ہیں، داماد بھی انہیں میں ہے، ان میں سے کسی کے ساتھ بھی اس کا سفر کرنا جائز ہے، ان کے علاوہ کسی کے ساتھ سفر پر نہیں جا سکتی۔

1170- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الحج (١٣٣٩)، د/المناسك ٢ (١٧٢٣)، حم (٢/٣٤٠، (تحفة الأشراف: ١٤٣١٦) (صحيح)

وأخرجه كل من : خ/تقصير الصلاة ٤ (١٠٨٨)، ق/المناسك ٧ (٢٨٩٩)، ط/الاستئذان ١٤ (٣٧)، حم ٢/٢٣٦، ٣٤٧، ٤٢٣، ٤٤٥) من غير هذا الوجه.

١١٧٠۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغِيبَاتِ

١٦۔ باب: غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہونے کی حرمت کا بیان

1171۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: ((الْحَمْوُ الْمَوْتُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَجَابِرٍ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَإِنَّمَا مَعْنَى كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ، عَلَى نَحْوِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، إِلاَّ كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ)). وَمَعْنَى قَوْلِهِ ((الْحَمْوُ)) يُقَالُ: هُوَ أَخُو الزَّوْجِ، كَأَنَّهُ كَرِهَ لَهُ أَنْ يَخْلُوَ بِهَا.

تخريج: خ/النكاح ١١١ (٥٢٣٢)، م/السلام ٨ (٢١٧٢) (تحفة الأشراف: ٩٩٥٨) حم (٤/١٤٩، ١٥٣)، د/الاستئذان ١٤ (٢٦٨٤) (صحيح)

١١٧١۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس خلوت (تنہائی) میں آنے سے بچو''، اس پر انصار کے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! دیور (شوہر کے بھائی) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دیور موت ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عمر، جابر اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ عورتوں کے پاس خلوت (تنہائی) میں آنے کی حرمت کا مطلب وہی ہے جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی) میں ہوتا ہے تو اس کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ ۴۔ حمو، شوہر کے بھائی، یعنی دیور کو کہتے ہیں، گویا آپ نے دیور کے بھاوج کے ساتھ تنہائی میں ہونے کو حرام قرار دیا ہے۔

17۔ بابٌ

١٧۔ باب: غیر محرم عورتوں سے خلوت کی حرمت سے متعلق ایک اور باب

1172۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ)). قُلْنَا:

وَمِنْكَ؟ قَالَ: ((وَمِنِّي ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ . وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ . وَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَقُولُ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ)): يَعْنِي أَسْلَمُ أَنَا مِنْهُ . قَالَ سُفْيَانُ: وَالشَّيْطَانُ لَا يُسْلِمُ . ((وَلَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ)) وَالْمُغِيبَةُ: الْمَرْأَةُ الَّتِي يَكُونُ زَوْجُهَا غَائِبًا . وَالْمُغِيبَاتُ جَمَاعَةُ الْمُغِيبَةِ .

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٢٣٤٩) (صحیح) (متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''مجالد بن سعید'' کے اندر کچھ کلام ہے، صحیح سنن أبي داود ١١٣٣، ١١٣٤، تخریج فقه السیرة ٦٥)

۱۱۷۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ ایسی عورتوں کے گھروں میں داخل نہ ہو، جن کے شوہر گھروں پر نہ ہوں، اس لیے کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے اندر ایسے ہی دوڑتا ہے جیسے خون جسم میں دوڑتا ہے''، ہم نے عرض کی: آپ کے بھی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں میرے بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد کی ہے، اس لیے میں (اس کے شر سے) محفوظ رہتا ہوں''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض لوگوں نے مجالد بن سعید کے حفظ کے تعلق سے کلام کیا ہے۔ ۲۔ سفیان بن عیینہ نبی اکرم ﷺ کے قول ''ولكن الله أعانني عليه فأسلم'' (لیکن اللہ نے میری مدد کی ہے اس لیے میں محفوظ رہتا ہوں) کی تشریح میں کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ ''میں اس شیطان سے محفوظ رہتا ہوں''، نہ یہ کہ وہ اسلام لے آیا ہے (کیونکہ) شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔ ۳۔ ''ولا تلجوا على المغيبات'' میں مغیبة سے مراد وہ عورت ہے، جس کا شوہر موجود نہ ہو، ''مغیبات'' ''مغیبة'' کی جمع ہے۔

18۔ بَابٌ

۱۸۔ باب: عورتوں سے متعلق ایک اور باب

1173۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ ، فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

تخریج: تفرد المؤلف بهذا الشق بهذا السند، وأخرج أبوداود الصلاة (٥٤/٥٧٠) بهذا السند الشق الأول، لهذا الحديث فقط ''صلاة المرأة في بيتها......الخ (تحفة الأشراف : ٩٥٢٩) (صحیح)

۱۱۷۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عورت (سراپا) پردہ ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶:......تاکہ وہ اس کے سبب لوگوں کو فتنے میں ڈالے۔ اور جو شخص عورت کے پردے کو ختم کرے اُسے

مردوں کے لیے دعوتِ گناہ کا ذریعہ بنانے کے درپے ہو وہ تو شیطان کا پورا پورا ہمدرد اور اُس کا ساتھی ہوا۔ مسلمانو! آج کل کے روشن خیالوں سے اپنی عزتوں کو بچاؤ اور اس ضمن میں اللہ سے ڈر جاؤ اور یاد رکھو: ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ [البروج : ١٢].

19۔ بَابٌ

۱۹۔باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

1174۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ، قَاتَلَكِ اللَّهُ! فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ؛ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَرِوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّامِيِّينَ أَصْلَحُ، وَلَهُ عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ مَنَاكِيرُ.

تخريج: ق/النكاح ٦٢ (٢٠٤١)، (تحفة الأشراف: ١١٣٥٦) (صحيح)

۱۱۷۴۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت بھی اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو (جنت کی) بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے: تو اسے تکلیف نہ دے۔ اللہ تجھے ہلاک کرے، یہ تو ویسے بھی تیرے پاس بس مسافر ہے، قریب ہے کہ یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ۲۔ اسماعیل بن عیاش کی روایتیں جنہیں انہوں نے اہلِ شام سے روایت کی ہیں بہتر ہے، لیکن اہلِ حجاز اور اہلِ عراق سے ان کی روایتیں منکر ہیں۔

11- كِتَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
طلاق اور لعان کے احکام ومسائل

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ
ا- باب: مسنون طلاق کا بیان

1175- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَهِيَ حَائِضٌ. فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ؟ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ. فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا. قَالَ: قُلْتُ: فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: فَمَهْ. أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

تخريج: خ/الطلاق ٢ (٥٢٥٢)، و ٤٥ (٥٣٣٣)، م/الطلاق ١ (١٤٧١)، د/الطلاق ٤ (٢١٨٣، ٢١٨٤)، ن/الطلاق ١ (٣٤١٨)، و ٧٦ (٣٥٨٥)، ق/الطلاق ٢ (٢١٠٩)، (تحفة الأشراف: ٨٥٧٣)، حم (٢/٤٣، ٥١، ٧٩) (صحيح) و أخرجه كل من: خ/تفسير سورة الطلاق ١ (٤٩٠٨)، والطلاق ١ (٥٢٥١)، و ٤٤ (٥٣٣٢)، والأحكام ١٣ (٧١٦٠)، م/الطلاق (المصدر المذكور) د/الطلاق ٤ (٢١٧٩-٢١٨٢)، ط/الطلاق ٢١ (٥٣)، د/الطلاق ١ (٢٣٠٨)، من غير هذا الوجه.

۱۱۷۵- یونس بن جبیر کہتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہو تو انہوں نے کہا: کیا تم عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے انہیں "حکم دیا کہ وہ اسے رجوع کر لیں"، یونس بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا یہ طلاق شمار کی جائے گی؟ کہا: تو اور کیا ہوگی؟ (یعنی کیوں نہیں شمار کی جائے گی)، بھلا بتاؤ اگر وہ عاجز ہو جاتا یا دیوانہ ہو جاتا تو واقع ہوتی یا نہیں؟! [1]

فائدہ [1] :......یعنی جب رجعت سے عاجز ہو جانے یا دیوانہ و پاگل ہو جانے کی صورت میں یہ طلاق شمار کی جائے گی تو رجعت کے بعد بھی ضرور شمار کی جائے گی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ اگر وہ واقع نہ ہو تو آپ کا "مره فليراجعها" کہنا بے معنی ہوگا، جمہور کا یہی مسلک ہے کہ اگرچہ

حیض کی حالت میں طلاق دینا حرام ہے، لیکن اس سے طلاق واقع ہوجائے گی اور اس سے رجوع کرنے کا حکم دیا جائے گا، لیکن ظاہریہ کا مذہب ہے کہ طلاق نہیں ہوتی۔ ابن القیم نے زادالمعاد میں اس پر لمبی بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوگی، ابوداود کی ایک روایت (رقم: ۲۱۸۵) کے الفاظ ہیں "لم يرها شيئاً"، محتاط مذہب یہی ہے کہ طلاق کے ضمن میں حالتِ حیض میں ظاہریہ کے مسلک کو اختیار کیا جائے تا کہ طلاق کھیل نہ بن جائے۔

1176۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَكَذَلِكَ حَدِيثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، أَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ، أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ. و قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهِيَ طَاهِرٌ، فَإِنَّهُ يَكُونُ لِلسُّنَّةِ أَيْضًا، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ. و قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَكُونُ ثَلَاثًا لِلسُّنَّةِ إِلَّا أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحَاقَ. وَقَالُوا: "فِي طَلَاقِ الْحَامِلِ": يُطَلِّقُهَا مَتَى شَاءَ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. و قَالَ بَعْضُهُمْ: يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٦٧٩٧) (صحيح)

۱۱۷۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی، ان کے والد عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: "اُسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرلے، پھر طہر یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یونس بن جبیر کی حدیث جسے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، حسن صحیح ہے اور اسی طرح سالم بن عبداللہ کی بھی جسے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ۲۔ یہ حدیث کئی اور طرق سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ طلاقِ سنّی یہ ہے کہ آدمی طہر کی حالت میں جماع کیے بغیر طلاق دے۔ ۴۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر اس نے طہر کی حالت میں تین طلاقیں دیں، تو یہ بھی طلاقِ سنّی ہوگی، یہ شافعی اور احمد بن حنبل کا قول ہے۔ ۵۔ اور بعض کہتے ہیں کہ تین طلاق طلاق سنی نہیں ہوگی، سوائے اس کے کہ وہ ایک ایک طلاق الگ الگ کر کے دے۔ یہ سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔ ۶۔ اور یہ لوگ حاملہ کے طلاق کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اسے جب چاہے طلاق دے سکتا ہے، یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۷۔ اور بعض کہتے ہیں: اسے بھی وہ ہر ماہ ایک طلاق دے گا۔

2ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

۲ـ باب: آدمی کے اپنی بیوی کو قطعی طلاق (بتّہ) دینے کا بیان

1177ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ. فَقَالَ: ((مَا أَرَدْتَ بِهَا؟)) قُلْتُ: وَاحِدَةً. قَالَ: ((وَاللّٰهِ؟)) قُلْتُ: وَاللّٰهِ! قَالَ: ((فَهُوَ مَا أَرَدْتَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: فِيهِ اضْطِرَابٌ. وَيُرْوَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا. وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلاقِ الْبَتَّةِ. فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً. وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلاثًا. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: فِيهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ، وَإِنْ نَوَى ثَلاثًا فَثَلاثٌ، وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ إِلاَّ وَاحِدَةً. وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ. و قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ (فِي الْبَتَّةِ): إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلاثُ تَطْلِيقَاتٍ. و قَالَ الشَّافِعِيُّ: إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ، يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ. وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَانِ. وَإِنْ نَوَى ثَلاثًا فَثَلاثٌ.

تخريج: د/الطلاق ١٤ (٢٢٠٨)، ق/الطلاق ١٩ (٢٠٥١) د/الطلاق ٨ (٢٣١٨)، (تحفة الأشراف: ٣٦١٣) (ضعيف) (سند میں زبیر بن سعید اور عبداللہ بن علی ضعیف ہیں، اور علی بن یزید بن رکانہ مجہول ہیں، نیز بروایتِ ترمذی بقول امام بخاری: اس حدیث میں سخت اضطراب ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: الارواء (رقم ۲۰۶۳)

۱۱۷۷ـ رکانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیوی کو قطعی طلاق (بتّہ) دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے اس سے کیا مراد لی تھی؟''، میں نے عرض کی: ایک طلاق مراد لی تھی، آپ نے پوچھا: ''اللہ کی قسم؟'' میں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے فرمایا: ''تو یہ اتنی ہی ہے جتنی کا تم نے ارادہ کیا تھا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱ـ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ۲ـ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: اس میں اضطراب ہے۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس کہتے ہیں رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں۔ ۳ـ اہل علم صحابہ کرام وغیرہم میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے طلاق بتّہ کو ایک طلاق قرار دی ہے۔ ۴ـ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اسے تین طلاق قرار دی ہے۔ ۵ـ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ اگر اس نے ایک کی نیت کی ہے تو ایک ہوگی اور اگر تین کی کی ہے تو تین ہوگی اور اگر اس نے دو کی نیت کی ہے تو صرف ایک شمار ہوگی، یہی ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے۔ ۶ـ مالک بن انس قطعی طلاق (بتّہ) کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر عورت ایسی ہے کہ اس کے ساتھ دخول ہو چکا ہے

توطلاق بتہ تین طلاق شمار ہوگی۔ ۷۔ شافعی کہتے ہیں: اگراس نے ایک کی نیت کی ہے تو ایک ہوگی اور اسے رجعت کا اختیار ہوگا۔اگر دوکی نیت کی ہے تو دو ہوگی اوراگر تین کی نیت کی ہے تو تین شمار ہوگی۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ

۳۔باب: بیوی سے تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے کہنے کا بیان

1178۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَيُّوبَ: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَدًا قَالَ (فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ) إِنَّهَا ثَلاثٌ إِلاَّ الْحَسَنَ؟ فَقَالَ: لا، إِلاَّ الْحَسَنَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلاَّ مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلاثٌ)).

قَالَ أَيُّوبُ: فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: نَسِيَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِهَذَا وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفٌ. وَلَمْ يُعْرَفْ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا. وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَافِظًا، صَاحِبَ حَدِيثٍ. وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي (أَمْرُكِ بِيَدِكِ): فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ. و قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ. و قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلاثًا، وَأَنْكَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ: لَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا بِيَدِهَا إِلاَّ فِي وَاحِدَةٍ، اسْتُحْلِفَ الزَّوْجُ، وَكَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ يَمِينِهِ. وَذَهَبَ سُفْيَانُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِاللهِ، وَأَمَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فَقَالَ: الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ، وَأَمَّا إِسْحَاقُ فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: د/الطلاق ۱۳ (۲۲۰٤)، ن/الطلاق ۱۱ (۳٤۳۹) (ضعيف)

(سند میں کثیر لین الحدیث ہیں مگر حسن کا قول صحیح ہے، جس کی روایت ابوداود (برقم ۲۲۰۵) نے بھی کی ہے)

۱۱۷۸۔ حماد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے ایوب (سختیانی) سے پوچھا: کیا آپ حسن بصری کے علاوہ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں، جس نے ''أمرك بيدك'' کے سلسلے میں کہا ہو کہ یہ تین طلاق ہے؟ انہوں نے کہا: حسن بصری کے علاوہ مجھے کسی اور کا علم نہیں، پھر انہوں نے کہا: اللہ! معاف فرمائے۔ ہاں وہ روایت ہے جو مجھ سے قتادہ نے بسند کثیر مولیٰ بنی سمرہ عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہ روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ تین طلاقیں ہیں۔''

ایوب کہتے ہیں: پھر میں کثیر مولیٰ بنی سمرہ سے ملا تو میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا مگر وہ اسے نہیں

جان سکے۔ پھر میں قتادہ کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا: وہ بھول گئے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث غریب ہے۔ ۲- ہم اسے صرف سلیمان بن حرب ہی کی روایت سے جانتے ہیں، انہوں نے اسے حماد بن زید سے روایت کیا ہے۔ ۳- میں نے اس حدیث کے بارے میں محمد بن اسماعیل بخاری سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے اسے حماد بن زید سے روایت کیا ہے اور یہ ابوہریرہ سے موقوفاً مروی ہے اور وہ ابوہریرہ کی حدیث کو مرفوع نہیں جان سکے۔ ۴- اہل علم کا "أمرك بيدك" کے سلسلے میں اختلاف ہے: بعض صحابہ کرام وغیرہم جن میں عمر بن خطاب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بھی ہیں کہتے ہیں کہ یہ ایک (طلاق) ہوگی اور یہی تابعین اوران کے بعد کے لوگوں میں سے کئی اہل علم کا بھی قول ہے۔ ۵- عثمان بن عفان اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ فیصلہ وہ ہوگا جو عورت کہے گی۔ ۶- ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب شوہر کہے کہ "اس کا معاملہ اس (عورت) کے ہاتھ میں ہے"، اور عورت خود سے تین طلاق قرار دے لے اور شوہر انکار کرے اور کہے: میں نے صرف ایک طلاق کے سلسلے میں کہا تھا کہ اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے تو شوہر سے قسم لی جائے گی اور شوہر کا قول اس کی قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔ ۷- سفیان اور اہل کوفہ عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف گئے ہیں۔ ۸- اور مالک بن انس کا کہنا ہے کہ فیصلہ وہ ہوگا جو عورت کہے گی، یہی احمد کا بھی قول ہے۔ ۹- اور رہے اسحاق بن راہویہ تو وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف گئے ہیں۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

۴- باب: عورت کو ساتھ رہنے یا نہ رہنے کے اختیار دینے کا بیان

1179- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ، أَفَكَانَ طَلاَقًا؟.

تخريج: خ/الطلاق ٥ (٥٢٦٣)، م/الطلاق ٤ (١٤٧٧)، ن/النكاح ٢ (٣٢٠٤)، والطلاق ٢٧ (٣٤٧١- ٣٤٧٥) (تحفة الأشراف: ١٧٦١٤) حم ٦/٢٠٢، ٢٠٥، ٢٤٠) (صحيح) وأخرجه كل من: د/الطلاق ١٢ (٢٢٠٣)، ق/الطلاق ٢٠ (١٥٢)، حم (٦/٤٥، ٤٨، ١٧١، ١٧٣، ١٨٥، ٢٦٤) من غير هذا الوجه.

1179/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْخِيَارِ. فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُمَا قَالاَ: إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا، فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ. وَرُوِيَ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالاَ أَيْضًا: وَاحِدَةٌ، يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلاَ شَيْءَ. وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ. وَإِنِ اخْتَارَتْ

زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ . و قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ . وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ . وَذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي هَذَا الْبَابِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِاللهِ ، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ . وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۱۷۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا (چاہیں تو ہم آپ کے نکاح میں رہیں اور چاہیں تو نہ رہیں) ہم نے آپ کو اختیار کیا۔ کیا یہ طلاق مانی گئی تھی؟ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ (ساتھ رہنے اور نہ رہنے کے) اختیار دینے میں اہل علم کا اختلاف ہے: عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ اگر عورت نے خود کو اختیار کر لیا تو طلاق بائنہ ہوگی اور انہی دونوں کا یہ قول بھی ہے کہ ایک طلاق ہوگی اور اسے رجعت کا اختیار ہوگا۔ اور اگر اس نے اپنے شوہر ہی کو اختیار کیا تو اس پر کچھ نہ ہوگا، یعنی کوئی طلاق واقع نہ ہوگی ❷۔ ۴۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے خود کو اختیار کیا تو طلاق بائن ہوگی اور اگر اس نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک ہوگی، لیکن رجعت کا اختیار ہوگا۔ ۵۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک ہوگی اور اگر خود کو اختیار کیا تو تین ہوں گی۔ ۶۔ صحابہ کرام اور ان کے بعد کے لوگوں میں سے اکثر اہل علم و فقہ اس باب میں عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف گئے ہیں اور یہی ثوری اور اہل کوفہ کا بھی قول ہے۔ ۷۔ البتہ احمد بن حنبل کا قول وہی ہے جو علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

فائدہ ❶ :...... استفہام انکاری ہے، یعنی طلاق نہیں مانی تھی۔

فائدہ ❷ :...... اور یہی قول اس صحیح حدیث کے مطابق ہے۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

۵۔ باب: تین طلاق پائی عورت کو نہ رہنے کے لیے گھر ملے گا اور نہ کھانے پینے کا خرچہ

1180۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ)) . قَالَ مُغِيرَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ، لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ . وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَنْبَأَنَا حُصَيْنٌ وَإِسْمَاعِيلُ وَمُجَالِدٌ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

1180/ م۔ قَالَ هُشَيْمٌ: وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا

عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا، فَقَالَتْ: طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ. فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ. فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً. وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ قَالَتْ: وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيُّ. وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ. وَقَالُوا: لَيْسَ لِلْمُطَلَّقَةِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ، إِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا، لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ. و قَالَ الشَّافِعِيُّ: إِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنَى بِكِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ [سورة الطلاق: ١]. قَالُوا: هُوَ الْبَذَاءُ، أَنْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا، وَاعْتَلَّ بِأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ السُّكْنَى، لِمَا كَانَتْ تَبْذُو عَلَى أَهْلِهَا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَا نَفَقَةَ لَهَا، لِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فِي قِصَّةِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

تخريج: م/الطلاق ٦ (١٤٨٠)، د/الطلاق ٣٩ (٢٢٨٨)، ن/الطلاق ٧ (٣٤٣٢، ٣٤٣٣)، و ٧٠ (٣٥٧٨، ٣٥٧٩)، ق/الطلاق ١٠ (٢٠٣٦)، حم (٦/٤١٢، ٤١٥، ٤١٥، ٤١٦)، د/الطلاق ١٠ (٢٣٢١) (تحفة الأشراف: ١٨٠٢٥) و أخرجه كل من: م/الطلاق (المصدر المذكور) د/الطلاق ٣٩ (٢٢٨٤)، ن/النكاح ٨ (٣٢٢٤)، و ٢١ (٣٢٤٦)، و ٢٢ (٣٢٤٧)، والطلاق ١٥ (٣٤٤٧)، ط/الطلاق ٢٣ (٦٧)، حم (٦/٤١١-٤١٧)، د/النكاح ٧ (٢٢٢٣)، من غير هذا الوجه، و بتغير يسير في السياق، وانظر أيضاً ما تقدم برقم: ١١٣٥.

۱۱۸۰۔ عامر بن شراحیل شعبی کہتے ہیں: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے میرے شوہر نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تین طلاقیں دیں ❶ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں نہ سکنیٰ (رہائش) ملے گا اور نہ نفقہ (اخراجات)۔''
مغیرہ کہتے ہیں: پھر میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ہم ایک عورت کے کہنے سے اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ترک نہیں کر سکتے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اسے یہ بات یاد بھی ہے یا بھول گئی۔ عمر ایسی عورت کو سکنیٰ اور نفقہ دلاتے تھے۔

دوسری سند سے ہشیم کہتے ہیں کہ ہم سے داود نے بیان کیا شعبی کہتے ہیں: میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے ان سے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ان کے شوہر نے انہیں طلاق بتہ دی تو انہوں نے سکنیٰ اور نفقہ کے سلسلے میں مقدمہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نہ سکنیٰ ہی دلوایا اور نہ نفقہ۔ داود

کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے کہا: اور مجھے آپ نے حکم دیا کہ میں ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزاروں۔
امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔ ان میں حسن بصری، عطاء بن ابی رباح اور شعبی بھی ہیں اور یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی کہتے ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ مطلقہ کے لیے جب اس کا شوہر رجعت کا اختیار نہ رکھے نہ سکنیٰ ہوگا اور نہ نفقہ۔۳۔ صحابہ کرام میں سے بعض اہل علم، جن میں عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہیں، کہتے ہیں کہ تین طلاق والی عورت کو سکنیٰ اور نفقہ دونوں ملے گا، یہی ثوری اور اہل کوفہ کا بھی قول ہے۔۴۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں: اسے سکنیٰ ملے گا نفقہ نہیں ملے گا، یہ مالک بن انس، لیث بن سعد اور شافعی کا قول ہے۔۵۔ شافعی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے لیے سکنیٰ کا حق کتاب اللہ کی بنیاد پر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور وہ بھی نہ نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کھلم کھلا کوئی بے حیائی کر بیٹھیں ❷''، بذاء یہ ہے کہ عورت شوہر کے گھر والوں کے ساتھ بدکلامی کرے۔ نبی اکرم ﷺ کے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو سکنیٰ نہ دینے کی علت بھی یہی ہے کہ وہ گھر والوں سے بدکلامی کرتی تھیں اور امام شافعی نے کہا: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے واقعے میں نفقہ نہ دینے کی رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی رو سے اسے نفقہ نہیں ملے گا۔

فائدہ ❶ :......مسند احمد کی ایک روایت میں صراحت ہے کہ یہ تین طلاقیں تین مختلف وقتوں میں دی گئی تھیں۔

فائدہ ❷ :......لیکن قرآن کا یہ حکم مطلقہ رجعیہ کے سلسلے میں ہے، کیوں کہ آیت میں آگے یہ بھی ہے ﴿لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا﴾ (الطلاق: ۱) (یعنی: تجھے نہیں معلوم کہ شاید اللہ تعالیٰ بعد میں کوئی معاملہ پیدا کردے) یعنی ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے شوہر کے دل میں رجعت کا خیال پیدا کردے، تو تین طلاق کی صورت میں رجعت کہاں ہے؟۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

۶۔باب: نکاح سے پہلے طلاق واقع نہ ہونے کا بیان

1181۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَشُرَيْحٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ، وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ. وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ

قَالَ فِي (الْمَنْصُوبَةِ): إِنَّهَا تَطْلُقُ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ قَالُوا: إِذَا وَقَّتَ نُزِّلَ ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّهُ إِذَا سَمَّى امْرَأَةً بِعَيْنِهَا أَوْ وَقَّتَ وَقْتًا أَوْ قَالَ: إِنْ تَزَوَّجْتُ مِنْ كُورَةِ كَذَا ، فَإِنَّهُ إِنْ تَزَوَّجَ فَإِنَّهَا تَطْلُقُ . وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَشَدَّدَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَالَ: إِنْ فَعَلَ ، لاَ أَقُولُ هِيَ حَرَامٌ . و قَالَ أَحْمَدُ: إِنْ تَزَوَّجَ ، لاَ آمُرُهُ أَنْ يُفَارِقَ امْرَأَتَهُ . و قَالَ إِسْحَاقُ: أَنَا أُجِيزُ فِي الْمَنْصُوبَةِ ، لِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَإِنْ تَزَوَّجَهَا لاَ أَقُولُ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ . وَوَسَّعَ إِسْحَاقُ فِي غَيْرِ الْمَنْصُوبَةِ . وَذُكِرَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلاَقِ أَنَّهُ لاَ يَتَزَوَّجُ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ . هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ بِأَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ الَّذِينَ رَخَّصُوا فِي هَذَا؟ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: إِنْ كَانَ يَرَى هَذَا الْقَوْلَ حَقًّا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُبْتَلَى بِهَذِهِ الْمَسْأَلَةِ ، فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِهِمْ ، فَأَمَّا مَنْ لَمْ يَرْضَ بِهَذَا ، فَلَمَّا ابْتُلِيَ أَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِهِمْ ، فَلاَ أَرَى لَهُ ذَلِكَ .

تخريج : ق/الطلاق ١٧ (٢٠٤٧) (تحفة الأشراف : ٨٧٢١)، حم (٢/١٩٠) (حسن صحيح)

وأخرجه كل من : د/الطلاق ٧ (٢١٩٠)، ن/البيوع ٦٠ (٤٦١٦)، حم (٢/١٨٩) من غير هذا الوجه.

١١٨١۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ابن آدم کے لیے ایسی چیز میں نذر نہیں جس کا وہ اختیار نہ رکھتا ہو، اور نہ اسے ایسے شخص کو آزاد کرنے کا اختیار ہے جس کا وہ مالک نہ ہو، اور نہ اسے ایسی عورت کو طلاق دینے کا حق حاصل ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں:١۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔٢۔اس باب میں علی ، معاذ بن جبل ، جابر، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں اور یہ سب سے بہتر حدیث ہے جو اس باب میں روایت کی گئی ہے۔ ٣۔یہی صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہل علم کا قول ہے، اور علی بن ابی طالب ، ابن عباس ، جابر بن عبداللہ، سعید بن المسیب، حسن ، سعید بن جبیر، علی بن حسین، شریح ، جابر بن زید رضی اللہ عنہم اور فقہاء تابعین میں سے بھی کئی لوگوں سے یہی مروی ہے اور یہی شافعی کا بھی قول ہے۔٤۔اور ابن مسعود سے مروی ہے انہوں نے منصوبہ [1] کے سلسلے میں کہا ہے کہ طلاق ہو جائے گی۔٥۔اور اہل علم میں سے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہ سے مروی ہے ان لوگوں کا کہنا ہے کہ جب وہ کسی وقت کی تحدید کرے [2] تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور یہی سفیان ثوری اور مالک بن انس کا بھی قول ہے کہ جب اس نے کسی متعین عورت کا نام لیا، یا کسی وقت کی تحدید کی یا یوں کہا: اگر میں نے فلاں محلے کی عورت سے شادی کی تو اسے طلاق ہے۔ تو اگر اس نے شادی کر لی تو اُسے طلاق واقع ہو جائے گی۔٦۔البتہ ابن مبارک نے اس باب میں شدت سے کام لیا ہے، لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ اس پر حرام ہوگی۔ ٧۔احمد کہتے ہیں: اگر اس نے شادی کی تو میں اسے یہ حکم نہیں دوں گا کہ وہ اپنی بیوی سے علاحدگی اختیار کر لے۔٨۔اسحاق بن

راہویہ کہتے ہیں کہ میں ابن مسعود کی حدیث کی رو سے منسوبہ عورت سے نکاح کی اجازت دیتا ہوں، اگر اس نے اس سے شادی کرلی، تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کی عورت اس پر حرام ہوگی۔ غیر منسوبہ عورت کے سلسلے میں اسحاق بن راہویہ نے وسعت دی ہے۔ ۹۔ عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے کہ ان سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ جس نے طلاق کی قسم کھائی ہو کہ وہ شادی نہیں کرے گا، پھر اسے سمجھ میں آیا کہ وہ شادی کرلے تو کیا اس کے لیے رخصت ہے کہ ان فقہا کا قول اختیار کرے جنہوں نے اس سلسلے میں رخصت دی ہے؟ تو عبداللہ بن مبارک نے کہا: اگر وہ اس معاملے میں پڑنے سے پہلے ان کے رخصت کے قول کو درست سمجھتا ہو تو اس کے لیے ان کے قول پر عمل درست ہے اور اگر وہ پہلے اس قول سے مطمئن نہ رہا ہو، اب آزمائش میں پڑجانے پر ان کے قول پر عمل کرنا چاہے تو میں اس کے لیے ایسا کرنا درست نہیں سمجھتا۔

فائدہ ❶ :......بعض نسخوں میں منصوبہ سین سے ہے یعنی منسوبہ، اور یہی صحیح ہے اس سے مراد وہ عورت ہے جو کسی قبیلے یا شہر کی طرف منسوب ہو یا منصوبہ سے مراد متعین عورت ہے، مثلاً: کوئی خاص عورت، جس سے ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی ہے، یہ کہے کہ اگر ''میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا تو اس کو طلاق'' تو نکاح کے بعد اس پر طلاق پڑ جائے گی، حالاں کہ فی الوقت یہ طلاق اس کی ملکیت میں نہیں ہے۔

فائدہ ❷ :......مثلاً: یوں کہے ''إن نكحت اليوم أو غداً'' (اگر میں نے آج نکاح کیا یا کل نکاح کروں گا)۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

۷۔ باب: لونڈی کے لیے دو ہی طلاق ہونے کا بیان

1182۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مُظَاهِرُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((طَلَاقُ الأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: و حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَنْبَأَنَا مُظَاهِرٌ بِهَذَا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمَ، وَمُظَاهِرٌ لَا نَعْرِفُ لَهُ فِي الْعِلْمِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخریج: د/الطلاق ۱۷ (۲۳۴۰) (تحفة الأشراف: ۱۸۰۵۵) (ضعیف) (سند میں مظاہر ضعیف ہیں)

۱۱۸۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لونڈی کے لیے دو ہی طلاق ہے اور اس کی عدت دو حیض ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے مظاہر بن اسلم ہی کی

روایت سے جانتے ہیں اور مظاہر بن اسلم کی اس کے علاوہ کوئی اور روایت میرے علم میں نہیں۔۲۔اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔۳۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، اور یہی سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

۸۔باب: جو شخص دل میں اپنی بیوی کی طلاق کا خیال لائے تو کیسا ہے؟

1183۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَجَاوَزَ اللهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ، أَوْ تَعْمَلْ بِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ حَتَّى يَتَكَلَّمَ بِهِ.

تخريج: خ/العتق ٦ (٢٥٢٨)، والطلاق ١١ (٥٢٦٥)، والأيمان والنذور ١٥ (٦٦٦٤)، م/الأيمان ٥٨ (٢٠١)، د/الطلاق ١٥ (٢٢٠٩)، ن/الطلاق ٢٢ (٣٤٦٤)، ق/الطلاق ١٤ (٢٠٤٠)، حم (٢/٣٩٢، ٤٢٥، ٤٧٤، ٤٨١، ٤٩١) (تحفة الأشراف: ١٢٨٩٦) (صحيح)

۱۱۸۳۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کے خیالات کو جو دل میں آتے ہیں معاف فرما دیا ہے، جب تک کہ وہ انہیں زبان سے ادا نہ کرے، یا ان پر عمل نہ کرے۔''❶

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب اپنے دل میں طلاق کا خیال کرلے تو کچھ نہیں ہوگا، جب تک کہ وہ منہ سے نہ کہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دل میں پیدا ہونے والے خیالات اور گزرنے والے وسوسے مواخذہ کے قابلِ گرفت نہیں، مثلاً: کسی کے دل میں کسی لڑکی سے شادی یا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا خیال آئے تو محض دل میں خیال آنے سے یہ باتیں واقع نہیں ہوں گی۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

۹۔باب: سنجیدگی سے اور ہنسی مذاق میں طلاق دینے کا بیان

1184۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ أَرْدَكَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَعَبْدُالرَّحْمَانِ هُوَ ابْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ الْمَدَنِيُّ. وَابْنُ مَاهَكَ هُوَ عِنْدِي

يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ .

تخريج: د/الطلاق ۹ (۲۱۹٤)، ق/الطلاق ۱۳ (۲۰۳۹)، (تحفة الأشراف: ۱٤۸٥٤) (حسن)

(آثارِ صحابہ سے تقویت پاکر یہ حدیث حسن ہے، ورنہ عبدالرحمن بن اردک ضعیف ہیں)

۱۱۸۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں سنجیدگی سے کرنا بھی سنجیدگی ہے اور ہنسی مذاق میں کرنا بھی سنجیدگی ہے: نکاح، طلاق اور رجعت'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ ۳۔ عبدالرحمن، حبیب بن اردک مدنی کے بیٹے ہیں اور ابن ماہک میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں۔

فائدہ [1] :...... سنجیدگی اور ہنسی مذاق دونوں صورتوں میں ان کا اعتبار ہوگا۔

اور اس بات پر علما کا اتفاق ہے کہ ہنسی مذاق میں طلاق دینے والے کی طلاق جب وہ صراحت کے ساتھ لفظ طلاق کہہ کر طلاق دے تو وہ واقع ہوجائے گی اور اس کا یہ کہنا کہ میں نے بطور کھلواڑ مذاق میں ایسا کہا تھا اس کے لیے کچھ بھی مفید نہ ہوگا، کیونکہ اگر اس کی یہ بات مان لی جائے تو احکامِ شریعت معطل ہوکر رہ جائیں گے اور ہر طلاق دینے والا یا نکاح کرنے والا یہ کہہ کر کہ میں نے ہنسی مذاق میں یہ کہا تھا، اپنا دامن بچالے گا، اس طرح اس سلسلے کے احکام معطل ہوکر رہ جائیں گے۔

10- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

۱۰۔ باب: خلع کا بیان

1185- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ، وَهُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ، أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ: الصَّحِيحُ: أَنَّهَا أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱٥۸۳٥) (صحيح)

۱۱۸۵۔ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں خلع لیا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا (یا انہیں حکم دیا گیا) کہ وہ ایک حیض عدت گزاریں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ربیع کی حدیث کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

1185م- أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ، أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ: فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ

الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: إِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ، ثَلاثُ حِيَضٍ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ، وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ. قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: إِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ. قَالَ إِسْحَاقُ: وَإِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلَى هَذَا، فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٨٣٥) (صحيح)

١١٨٥/م۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ثابت بن قیس کی بیوی نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں اپنے شوہر سے خلع لیا[1] تو آپ ﷺ نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲- مختلعہ (خلع لینے والی عورت) کی عدت کے سلسلے میں اہل علم کا اختلاف ہے، صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ مختلعہ کی عدت وہی ہے جو مطلقہ کی ہے، یعنی تین حیض۔ یہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی قول ہے اور احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ۳- اور صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مختلعہ کی عدت ایک حیض ہے۔ ۴- اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس مذہب کو اختیار کرے تو یہ قوی مذہب ہے۔[2]

فائدہ [1]: ...... خلع: خَلَعَ الثوب سے ماخوذ ہے، جس کے معنی لباس اتارنے کے ہیں، شرعی اصطلاح شرع میں عورت کا مہر میں دیا ہوا مال واپس دے کر شوہر سے علاحدگی اختیار کر لینے کو خلع کہتے ہیں۔

فائدہ [2]: ...... باب کی حدیث اسی قول کی تائید کرتی ہے کہ خلع طلاق نہیں فسخ ہے اور مختلعہ کی عدت ایک حیض ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خلع فسخ نہیں طلاق ہے وہ کہتے ہیں کہ مختلعہ کی عدت وہی ہے جو مطلقہ کی عدت ہے۔ راجح قول پہلا ہی ہے جو ان دونوں حدیثوں کے موافق ہے۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

۱۱- باب: خلع لینے والی عورتوں کا بیان

1186- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ ذَوَّادِ بْنِ عُلْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ، لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٠٩٢) (صحيح) (متابعت اور شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ اس کے راوی ''لیث بن ابی سلیم'' ضعیف، اور ''ابوالخطاب'' مجہول ہیں، ملاحظہ: صحیحہ رقم: ٦٣٢)

۱۱۸۶۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خلع لینے والی عورتیں منافق ہیں''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے، اس کی سند قوی نہیں ہے۔ ۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جس عورت نے بلا کسی سبب کے اپنے شوہر سے خلع لیا، تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گی''۔

فائدہ ❶ :...... یہ بطور زجر و توبیخ کہا ہے، یعنی یہ عورتیں ایسی ہیں جو جنت میں دخول اوّلی کی مستحق نہیں قرار پائیں گی، کیونکہ بظاہر یہ اطاعت گزار ہیں، لیکن باطن میں نافرمان ہیں اور یہ ارشاد بغیر کسی معقول وجہ کے خلع لینے والی عورتوں کے بارے میں ہے۔

1187۔ أَنْبَأَنَا بِذَلِكَ بُنْدَارٌ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أَنْبَأَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ. وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: د/الطلاق ۱۸ (۲۲۲٦)، ق/الطلاق ۲۱ (۲۰۵۵)، (تحفة الأشراف: ۲۱۰۳)، حم (۵/۲۷۷، ۲۸۳)، د/الطلاق ٦ (۲۳۱٦) (صحيح)

۱۱۸۷۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت نے بغیر کسی بات کے اپنے شوہر سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اور یہ عن ایوب، عن ابی قلابة، عن ابی اسماء، عن ثوبان کے طریق سے بھی روایت کی جاتی ہے۔ ۳۔ بعض نے ایوب سے اسی سند سے روایت کی ہے، لیکن انہوں نے اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

۱۲۔ باب: عورتوں کی خاطر داری کا بیان

1188۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ، إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلَى عِوَجٍ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

تخريج: م/الرضاع ۱۸ (۱٤٦۸)، (تحفة الأشراف: ۱۳۲٤۷) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/النكاح ۷۹ (۵۱۸٤)، م/الرضاع (المصدر المذكور)، حم (۲/٤۲۸، ٤٤۹، ۵۳۰)، د/النكاح ۳۵ (۲۲٦۸) من غير هذا الوجه.

۱۱۸۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت کی مثال پسلی کی ہے [1] اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسے یوں ہی چھوڑے رکھا تو ٹیڑھ کے باوجود تم اس سے لطف اندوز ہو گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور اس کی سند جید ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوذر، سمرہ، اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... یعنی عورتوں کی خلقت ہی میں کچھ ایسی بات ہے، لہٰذا جس فطرت پر وہ پیدا کی گئیں ہیں اس سے انہیں بدلا نہیں جاسکتا۔ اس لیے ان باتوں کا لحاظ کر کے ان کے ساتھ تعلقات رکھنے چاہئیں تا کہ معاشرتی زندگی سکون اور آرام وچین کی ہو۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ زَوْجَتَهُ

۱۳۔ باب: باپ لڑکے سے کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو تو کیا کرے؟

1189۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا، وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا، فَأَمَرَنِي أَبِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ! طَلِّقِ امْرَأَتَكَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ.

تخريج: د/الأدب ۱۲۹ (۵۱۳۸)، ق/الطلاق ۳۶ (۲۰۸۸)، (تحفة الأشراف: ۶۷۰۱)، حم (۲/۴۲، ۵۳) (حسن)

۱۱۸۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میرے نکاح میں ایک عورت تھی، میں اس سے محبت کرتا تھا اور میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے۔ میرے والد نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے طلاق دے دوں، لیکن میں نے ان کی بات نہیں مانی۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ بن عمر! تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو''۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، ہم اسے صرف ابن ابی ذئب ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1] :...... یہ روایت اس بات پر واضح دلیل ہے کہ اگر باپ بیٹے کو حکم دے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اسے طلاق دے دینی چاہیے گو وہ اسے بہت چاہتا ہو اور ماں، باپ کے حکم میں بدرجہ اولیٰ داخل ہو گی اس لیے کہ بیٹے پر اس کا حق باپ سے بڑھ کر ہے۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

۱۴۔ باب: عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

1190۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لاَ تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَكْفِءَ مَا فِي إِنَائِهَا)).
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/البيوع ٥٨ (٢١٤٠)، م/النكاح ٦ (١٤١٣/٥٢)، ن/النكاح ٢٠ (٣٢٤١)، والبيوع ١٦ (٤٤٩٦)، و ١٩ (٤٥٠٦)، و ٢١ (٤٥١٠)، حم (٢/٢٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٣١٢٣) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الشروط ٨ (٢٧٢٣)، والنكاح ٥٣ (٥١٥٢)، والقدر ٤ (٦٦٠١)، م/النكاح (المصدر المذكور)، حم (٢/٢٧٤، ٣١١، ٣٩٤، ٤١٠، ٤٨٧، ٤٨٩، ٥٠٨، ٥١٦) من غير هذا الوجه و بزيادة في السياق. وانظر أيضا حديث رقم ١١٣٤، وكذا مايأت برقم: ١٢٢٢، و ١٣٠

۱۱۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ جو اس کے برتن میں ہے اُسے اپنے میں انڈیل لے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلاَقِ الْمَعْتُوهِ

۱۵۔ باب: پاگل اور دیوانے کی طلاق کا بیان

1191۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، أَنْبَأَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ طَلاَقٍ جَائِزٌ، إِلاَّ طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لاَ نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلاَنَ، وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلاَنَ ضَعِيفٌ، ذَاهِبُ الْحَدِيثِ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ لاَ يَجُوزُ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَعْتُوهًا، يُفِيقُ الأَحْيَانَ، فَيُطَلِّقُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٢٤٤) (ضعيف جداً)
(سند میں عطاء بن عجلان متروک الحدیث راوی ہے، صحیح ابو ہریرہ کے قول سے ہے)

۱۱۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر طلاق واقع ہوتی ہے سوائے پاگل اور دیوانے کی طلاق کے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس حدیث کو ہم صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور عطاء بن عجلان ضعیف اور ذاہب الحدیث (حدیث بھول جانے والے) ہیں۔ ۲۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دیوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ وہ ایسا دیوانہ ہو جس کی دیوانگی کبھی کبھی ٹھیک ہو جاتی ہو اور وہ افاقہ کی حالت میں طلاق دے۔

16۔ بَابٌ

۱۶۔باب: طلاق سے متعلق ایک اور باب

1192۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ شَبِيبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ، وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا، وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ، وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ، حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ: وَاللَّهِ! لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِي مِنِّي، وَلَا آوِيكِ أَبَدًا، قَالَتْ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: أُطَلِّقُكِ، فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ، رَاجَعْتُكِ، فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: 229]. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا، مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۷۳۳۷) (ضعيف)

(سند میں ''یعلی'' لین الحدیث ہیں) لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اس کا معنی صحیح ہے (دیکھیے: ارواء رقم: ۲۰۸۰)

1192/ م۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ. حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَعْلَى بْنِ شَبِيبٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۹۰۳۶) (صحيح)

۱۱۹۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: لوگوں کا حال یہ تھا کہ آدمی اپنی بیوی کو جتنی طلاقیں دینی چاہتا دے دیتا، رجوع کر لینے کی صورت میں وہ اس کی بیوی بنی رہتی، اگرچہ اس نے سویا اس سے زائد بار اُسے طلاق دی ہو، یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے نہ طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے اور نہ تجھے کبھی پناہ ہی دونگا۔ اس نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا: میں تجھے طلاق دوں گا، پھر جب عدت پوری ہونے کو ہوگی تو رجعت کرلوں گا۔ اس عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر انہیں یہ بات بتائی تو عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ آئے تو عائشہ نے آپ کو اس کی خبردی۔ نبی اکرم ﷺ بھی خاموش رہے، یہاں تک کہ قرآن نازل ہوا: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرة: ۲۲۹) (طلاق (رجعی) دو ہیں، پھر یا تو معروف اور بھلے طریقے سے روک لینا ہے یا بھلائی سے رخصت کر دینا ہے)۔ عائشہ کہتی ہیں: تو لوگوں نے طلاق کو آئندہ نئے سرے سے شمار کرنا شروع کیا، جس نے طلاق دے رکھی تھی اس نے بھی، اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی۔ دوسری سند سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد ہشام سے اسی حدیث کی طرح اسی مفہوم کے ساتھ روایت کی ہے اور اس میں ابوکریب نے عائشہ کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ یعلی بن شبیب کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔(یعنی: مرفوع ہونا زیادہ صحیح ہے)

17۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

۱۷۔باب: شوہر کی وفات کے بعد بچہ جننے والی عورت کی عدت کا بیان

1193۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلاثَةٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا، فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ، فَأُنْكِرَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ أَجَلُهَا)).

تخريج: ن/الطلاق ٥٦ (٣٥٣٩)، ق/الطلاق ٧ (٢٠٢٧)، حم (٤/٣٠٥) (تحفة الأشراف: ١٢٠٥٣)
(صحيح) (شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ سند میں انقطاع ہے جسے مولف نے بیان کردیا ہے)

1193/ م۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ. و قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي السَّنَابِلِ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَلاَنَعْرِفُ لِلأَسْوَدِ سَمَاعًا مِنْ أَبِي السَّنَابِلِ، و سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: لا أَعْرِفُ أَنَّ أَبَا السَّنَابِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّ التَّزْوِيجُ لَهَا، وَإِنْ لَمْ تَكُنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: تَعْتَدُّ آخِرَ الأَجَلَيْنِ، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ.

تخريج : انظر ما قبله (صحيح)

۱۱۹۳۔ابوسنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سبیعہ نے اپنے شوہر کی موت کے تیئس یا پچیس دن بعد بچہ جنا اور جب وہ نفاس سے پاک ہوگئی تو نکاح کے لیے زینت کرنے لگی، اس پر اعتراض کیا گیا، اور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ ایسا کرتی ہے (تو حرج کی بات نہیں) اس کی عدت پوری ہوچکی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوسنابل کی حدیث مشہور اور اس سند سے غریب ہے۔ ۲۔ ہم ابوسنابل سے اسود کا سماع نہیں جانتے ہیں۔ ۳۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ مجھے نہیں معلوم کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد ابوسنابل زندہ رہے یا نہیں۔ ۴۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث روایت ہے۔ ۵۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حاملہ عورت جس کا شوہر فوت ہو چکا ہو جب بچہ جن دے تو اس کے لیے شادی کرنا جائز ہے، اگر چہ اس کی عدت پوری نہ ہوئی ہو۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ ۶۔ اور صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وضع حمل اور چار ماہ دس دن میں سے جو مدت بعد میں پوری ہوگی اس کے مطابق وہ عدت

گزارے گی، پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

1194- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَانِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، الْحَامِلَ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَعْتَدُّ آخِرَ الأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: بَلْ تَحِلُّ حِينَ تَضَعُ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي، يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ. فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ، فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/تفسير سورة الطلاق ٢ (٤٩٠٩)، م/الطلاق ٨ (١٤٨٥)، ن/الطلاق ٥٦ (٣٥٤٢)، ٣٥٤٤)، حم (٦/٢٨٩)، د/الطلاق ١١ (٢٣٢٥) (تحفة الأشراف: ١٨١٥٧ و ١٨٢٠٦) (صحيح)
وأخرجه كل من: خ/الطلاق ٣٩ (٥٣١٨)، م/الطلاق (المصدر المذكور)، ن/الطلاق ٥٦ (٣٥٣٩، ٣٥٤٠، ٣٥٤١، ٣٥٤٣، ٣٥٤٥، ٣٥٤٦، ٣٥٤٧)، حم (٦/٣١٢، ٣١٩) من غير هذا الوجه، وله أيضاً طرق أخرى بسياق آخر، انظر حديث رقم (٢٣٠٦)، عند أبي داود و٣٥٤٨) عند النسائي.

۱۱۹۴- سلیمان بن یسار کہتے ہیں: ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہم نے آپس میں اس حاملہ عورت کا ذکر کیا جس کا شوہر فوت ہو چکا ہو اور اس نے شوہر کی وفات کے بعد بچہ جنا ہو، ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا تھا کہ وضع حمل اور چار ماہ دس دن میں سے جو مدت بعد میں پوری ہوگی اس کے مطابق وہ عدت گزارے گی اور ابوسلمہ کا کہنا تھا کہ جب اس نے بچہ جن دیا تو اس کی عدت پوری ہوگئی، اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے بھتیجے، یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ پھر ان لوگوں نے (ایک شخص کو) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس (مسئلہ معلوم کرنے کے لیے) بھیجا تو انہوں نے کہا: سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ ہی دنوں بعد بچہ جنا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے (شادی کے سلسلے میں) مسئلہ پوچھا تو آپ نے اسے (دم نفاس ختم ہوتے ہی) شادی کرنے کی اجازت دے دی۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

18- بَابُ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

۱۸- باب: شوہر کی موت پر عورت کی عدت کا بیان

1195- حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الأَحَادِيثِ الثَّلاثَةِ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا،

ثُـمَّ قَـالَـتْ: وَالـلّـهِ! مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَايَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

تخريج: خ/الجنائز ٣٠ (١٢٨١)، والطلاق ٤٦ (٥٣٣٤)، و٤٧ (٥٣٣٩)، و ٥٠ (٥٣٤٥)، م/الطلاق ٩ (١٤٨٦)، د/الطلاق ٤٣ (٢٢٩٩)، ن/الطلاق ٥٥ (٣٥٣٠، ٣٥٣٢) و٦٣ (٣٥٦٣)، ق/الطلاق ٣٤ (٢٠٨٤)، ط/الطلاق ٣٥ (١٠١) حم (٦/٣٢٥، ٣٢٦)، د/الطلاق ١٢ (٢٣٣٠) (تحفة الأشراف: ١٥٨٧٤) (صحيح)

۱۱۹۵۔حمید بن نافع سے روایت ہے، زینب بنت ابی سلمہ نے انہیں یہ تینوں حدیثیں بتائیں (ان میں سے ایک یہ ہے) زینب کہتی ہیں: میں ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جس وقت ان کے والد ابوسفیان صخر بن حرب کا انتقال ہوا توانہوں نے خوشبو منگائی جس میں خلوق یا کسی دوسری چیز کی زردی تھی، پھرانہوں نے اسے ایک لڑکی کو لگایا پھر اپنے دونوں رخساروں پر لگایا، پھر کہا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے شوہر کے اس پر وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔''

1196- قَـالَـتْ زَيْنَبُ: فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِـنْـهُ، ثُـمَّ قَـالَـتْ: وَاللّٰهِ! مَا لِي فِي الطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَـحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٥٨٧٩) (صحيح)

۱۱۹۶۔ (دوسری حدیث یہ ہے:) زینب کہتی ہیں: پھر میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جس وقت ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس میں سے لگایا پھر کہا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین رات سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے، وہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔''

1197- قَـالَـتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمِّي، أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا، أَفَنَكْحَلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا))، مَـرَّتَيْـنِ أَوْ ثَلَاثَ مَـرَّاتٍ، كُـلُّ ذَلِكَ يَـقُـولُ: ((لَا))، ثُـمَّ قَـالَ: ((إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَقَـدْ كَـانَـتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ

عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ زَيْنَبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ، تَتَّقِي فِي عِدَّتِهَا الطِّيبَ وَالزِّينَةَ ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، وَالشَّافِعِيِّ ، وَأَحْمَدَ ، وَإِسْحَاقَ .

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٨٢٥٩) (صحيح)

١١٩٧۔ (تیسری حدیث یہ ہے:) زینب کہتی ہیں: میں نے اپنی ماں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت نے آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیٹی کا شوہر مرگیا ہے، اور اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، کیا ہم اس کو سرمہ لگا دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' دو یا تین مرتبہ اس عورت نے آپ سے پوچھا اور آپ نے ہر بار فرمایا: ''نہیں''، پھر آپ نے فرمایا: ''(اب تو اسلام میں) عدت چار ماہ دس دن ہے، حالاں کہ جاہلیت میں تم میں سے (فوت شدہ شوہر والی بیوہ) عورت سال بھر کے بعد اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ زینب کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوسعید خدری کی بہن فریعہ بنت مالک، اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم کا اسی پر عمل ہے کہ جس عورت کا شوہر مرگیا ہو وہ اپنی عدت کے دوران میں خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے گی۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ ❶ :...... سال بھر کے بعد اونٹ کی مینگنی پھینکنے کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عورت کا شوہر جب انتقال کر جاتا تو وہ ایک معمولی جھونپڑی میں جا رہتی اور خراب سے خراب کپڑا پہن لیتی تھی اور سال پورا ہونے تک نہ خوشبو استعمال کرتی اور نہ ہی کسی اور چیز کو ہاتھ لگاتی پھر کوئی جانور، گدھا، بکری، یا پرندہ اس کے پاس لایا جاتا اور وہ اس سے اپنے جسم اور اپنی شرم گاہ کو رگڑتی اور جس جانور سے وہ رگڑتی عام طور سے وہ مر ہی جاتا، پھر وہ اس تنگ و تاریک جگہ سے باہر آتی، پھر اسے اونٹ کی مینگنی دی جاتی اور وہ اسے پھینک دیتی، اس طرح گویا وہ اپنی نحوست دور کرتی اس کے بعد ہی اسے خوشبو وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت ملتی۔

19۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ

۱۹۔ باب: ظہار کرنے والے کا بیان جو کفارہ کی ادائیگی سے پہلے جماع کر بیٹھے

1198۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ ، قَالَ: ((كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ ، وَهُوَ قَوْلُ

سُفْيَانَ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ . و قَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا وَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ ، فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ ، وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ .

تخريج: د/الطلاق ١٧ (٢٢١٣)، ق/الطلاق ٢٥ (٢٠٦٢)، (تحفة الأشراف: ٤٥٥٥)، حم (٥/٤٣٦)، د/الطلاق ٩ (٢٣١٩) (صحيح)

۱۱۹۸۔ سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ظہار [1] کرنے والے کے بارے میں جو کفارہ کی ادائیگی سے پہلے مجامعت کرلیتا ہے فرمایا: ''اس کے اوپر ایک ہی کفارہ ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲- اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان، شافعی، مالک، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ ۳- اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کر بیٹھے تو اس پر دو کفارے ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے۔

فائدہ [1] :......ظہار کا مطلب بیوی سے "أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّيْ" (تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے) کہنا ہے، زمانہء جاہلیت میں ظہار کو طلاق سمجھا جاتا تھا، امتِ محمدیہ میں ایسا کہنے والے پر صرف کفارہ لازم آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو پے درپے بلاناغہ دو مہینے کے صیام رکھے، اگر درمیان میں بغیر عذر شرعی کے صوم چھوڑ دیا تو نئے سرے سے پورے دو مہینے کے صیام رکھنے پڑیں گے۔ عذر شرعی سے مراد بیماری یا سفر ہے اور اگر پے درپے دو مہینے کے صیام رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلائے۔

1199- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا . فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ ظَاهَرْتُ مِنْ زَوْجَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ ، فَقَالَ: ((وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ، يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟)) قَالَ: رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ . قَالَ: ((فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ .))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ .

تخريج: د/الطلاق ١٧ (٢٢٢١، ٢٢٢٢) (مرسلاً بدون ذكر ابن عباس و موصولاً بذكره (برقم: ٢٢٢٣)، ن/الطلاق ٣٣ (٣٤٨٧)، ق/الطلاق ٢٦ (٢٠٦٥)، (تحفة الأشراف: ٦٠٣٦) (صحيح)

۱۱۹۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے اپنی بیوی سے ظہار کر رکھا تھا اور پھر اس کے ساتھ جماع کر لیا، اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر رکھا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے میں نے اس سے جماع کر لیا تو کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تم پر رحم کرے کس چیز نے تجھ کو اس پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا: میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھی (تو مجھ سے صبر نہ ہوسکا) آپ نے

فرمایا: ''اس کے قریب نہ جانا جب تک کہ اسے کرنہ لینا جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

20ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

۲۰۔باب: ظہار کے کفارے کا بیان

1200ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَنْبَأَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ، أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنْبَأَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الأَنْصَارِيَّ، أَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ، جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا؟ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً)). قَالَ: لَا أَجِدُهَا. قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)). قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: ((أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا)). قَالَ: لَا أَجِدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو: ((أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ - وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا- إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. يُقَالُ: سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ، وَيُقَالُ: سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ.
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ.

تخريج: انظر حديث رقم: (١١٩٨) (صحيح)

۱۲۰۰۔ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کا بیان ہے کہ سلمان بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ نے، جو بنی بیاضہ کے ایک فرد ہیں، اپنی بیوی کو اپنے اوپر مکمل ماہِ رمضان تک اپنی ماں کی پشت کی طرح (حرام) قرار دے لیا۔تو جب آدھا رمضان گزر گیا تو ایک رات وہ اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم ایک غلام آزاد کرو''، انہوں نے کہا: مجھے یہ میسر نہیں۔آپ نے فرمایا: ''پھر دو ماہ کا مسلسل صوم رکھو''، انہوں نے کہا: میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ نے فرمایا: ''ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاؤ''، انہوں نے کہا: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا، تو آپ ﷺ نے فروۃ بن عمرو سے فرمایا: ''اسے یہ کھجوروں کا ٹوکرا دے دو تا کہ یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے، عرق ایک پیمانہ ہے جس میں پندرہ صاع یا سولہ صاع غلہ آتا ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن ہے۔۲-سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔۳-ظہار کے کفارے کے سلسلے میں اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

21ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِيلَاءِ

۲۱۔باب: ایلاء کا بیان

1201ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ، أَنْبَأَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ

عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: آلَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ، وَحَرَّمَ، فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا، وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، مُرْسَلًا. وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ. عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ. وَالإِيلَاءُ هُوَ أَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَأَكْثَرَ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيهِ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ، فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ، وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: ق/الطلاق ٢٨ (٢٠٨٢) (تحفة الأشراف: ١٧٦٢١) (ضعيف)

(سند میں مسلمہ بن علقمہ صدوق تو ہیں مگر ان کا حافظہ کبھی خطا کر جاتا تھا، ان کے بالمقابل ''علی بن مسہر'' زیادہ یاد داشت والے ہیں اور ان کی روایت میں ارسال'' ہے جسے مؤلف نے بیان کردیا ہے)

۱۲۰۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء [1] کیا اور (ان سے صحبت کرنا اپنے اوپر) حرام کرلیا۔ پھر آپ نے حرام کو حلال کرلیا اور قسم کا کفارہ ادا کردیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ مسلمہ بن علقمہ کی حدیث کو جسے انہوں نے داود سے روایت کی ہے، علی بن مسہر وغیرہ نے بھی داود سے (روایت کی ہے مگر) داود نے شعبی سے مرسلاً روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایلاء کیا۔ اس میں مسروق اور عائشہ کے واسطے کا ذکر نہیں ہے اور یہ مسلمہ بن علقمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں انس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ایلاء یہ ہے کہ آدمی چار ماہ یا اس سے زیادہ دنوں تک اپنی بیوی کے قریب نہ جانے کی قسم کھا لے۔ ۳۔ جب چار ماہ گزر جائیں تو اس میں علما کا اختلاف ہے: صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، یا تو رجوع کرلے یا طلاق دے دے۔ ۴۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

فائدہ [1]: ...... ایلاء کے لغوی معنی قسم کھانے کے ہیں، اور شرع میں ایلاء یہ ہے کہ شوہر جو جماع کی طاقت رکھتا ہو اللہ کے نام کی یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کی اس بات پر قسم کھائے کہ وہ اپنی بیوی کو چار ماہ سے زائد عرصہ تک کے لیے جدا رکھے گا اور اس سے جماع نہیں کرے گا۔ اس تعریف کی روشنی سے نبی اکرم ﷺ کا یہ ایلاء لغوی

اعتبار سے تھا اور مباح تھا، کیونکہ آپ نے صرف ایک ماہ تک کے لیے ایلاء کیا تھا اور اس ایلاء کا سبب یہ تھا کہ ازواجِ مطہرات نے آپ سے مزید نفقہ کا مطالبہ کیا تھا، ایلاء کرنے والا اگر اپنی قسم توڑ لے تو اس پر کفارۂ یمین لازم ہوگا اور کفارۂ یمین دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انہیں کپڑا پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے، اگر ان تینوں میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے صوم رکھنا ہے۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ

۲۲۔باب: لعان کا بیان

1202۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ، فَقُمْتُ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ قَائِلٌ، فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ: ابْنُ جُبَيْرٍ! اُدْخُلْ، مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ.

قَالَ: فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَانِ! الْمُتَلَاعِنَانِ، أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! نَعَمْ. إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ، تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ، وَإِنْ سَكَتَ، سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ، قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَاتِ، فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَا الآيَاتِ عَلَيْهِ، وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ، فَقَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ، فَقَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا صَدَقَ، قَالَ: فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: م/اللعان ١ (١٤٩٣)، ن/الطلاق ٤١ (٣٥٠٣)، (تحفة الأشراف: ٧٠٥٨)، حم (٢/١٢)، د/النكاح ٣٩ (٢٢٧٥) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الطلاق ٢٧ (٥٣٠٦)، و٣٢ (٥٣١١)، و٣٣

(٥٣١٢)، و٣٤ (٥٣١٣، ٥٣١٤)، و٣٥ (٥٣١٥)، و ٥٢ (٥٣٤٩)، و٥٣ (٥٣٥٠)، والفرائض ١٧ (٦٧٤٨)، م/اللعان (المصدر المذكور)، د/الطلاق ٢٧ (٢٢٥٧، ٢٢٥٨، ٢٢٥٩)، ن/الطلاق ٤٢ (٣٥٠٤)، و٤٣ (٣٥٠٥)، و٤٣ (٣٥٠٥)، و٤٤ (٣٥٠٦)، و ٤٥ (٣٥٠٧)، ق/الطلاق ٢٧ (٢٠٦٦)، ط/الطلاق ١٣ (٣٥)، من غير هذا الوجه. وبسياق آخر، انظر الحديث الآتي.

١٢٠٢۔سعید بن جبیر کہتے ہیں: مصعب بن زبیر کے زمانۂ امارت میں مجھ سے لعان [1] کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ان کے درمیان تفریق کر دی جائے؟ تو میں نہیں جان سکا کہ میں انہیں کیا جواب دوں؟ چنانچہ میں اپنی جگہ سے اٹھ کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی، بتایا گیا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں، لیکن انہوں نے میری بات سن لی، اور کہا: ابن جبیر! آ جاؤ تمہیں کوئی ضرورت ہی لے کر آئی ہوگی۔سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں ان کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ پالان پر بچھائے جانے والے کمبل پر لیٹے ہیں۔ میں نے کہا: ابوعبدالرحمن! کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی؟ کہا: سبحان اللہ! ہاں، سب سے پہلے اس بارے میں فلاں بن فلاں نے پوچھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو برائی کرتے دیکھے تو کیا کرے؟ اگر کچھ کہتا ہے تو بڑی بات کہتا ہے، اور اگر خاموش رہتا ہے تو وہ سنگین معاملے پر خاموش رہتا ہے۔ابن عمر کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

پھر جب کچھ دن گزرے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (دوبارہ) آیا اور اس نے عرض کی: میں نے آپ سے جو مسئلہ پوچھا تھا میں اس میں خود مبتلا کر دیا گیا ہوں۔تب اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی یہ آیتیں نازل فرمائیں: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمْ﴾ (النور: ٦) (یعنی جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمتِ زنا لگاتے ہیں اور ان کے پاس خود اپنی ذات کے علاوہ کوئی گواہ نہیں ہیں۔) یہاں تک کہ یہ آیتیں ختم کیں، پھر آپ نے اس آدمی کو بلایا اور اسے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں اور اسے نصیحت کی اور اس کی تذکیر کی اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے۔اس پر اس نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے اس پر جھوٹا الزام نہیں لگایا ہے۔پھر آپ نے وہ آیتیں عورت کے سامنے دہرائیں، اس کو نصیحت کی اور اس کی تذکیر کی اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے۔اس پر اس عورت نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، وہ سچ نہیں بول رہا ہے۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: آپ نے مرد سے ابتدا کی، اس نے اللہ کا نام لے کر چار مرتبہ گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ گواہی دی کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر دوبارہ آپ نے عورت سے یہی باتیں کہلوائیں، اس نے اللہ کا نام لے کر چار مرتبہ گواہی دی کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے، اور پانچویں مرتبہ اس نے گواہی دی کہ اگر اس کا شوہر سچا ہو تو اس پر اللہ کا غضب نازل ہو۔ پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق کر دی۔امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں سہل بن سعد، ابن عباس، ابن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہم

سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

فائدہ ❶ :......لعان کا حکم آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ﴾ (النور: ٦) میں ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ عدالت میں یا کسی حاکمِ مجاز کے سامنے پہلے مرد چار بار اللہ کا نام لے کر گواہی دے کہ میں سچا ہوں اور پانچویں بار کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔اسی طرح عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اگر اس کا شوہر سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو، ایسا کہنے سے شوہر حدِ قذف (زنا کی تہمت لگانے پر عائد سزا) سے بچ جائے گا اور بیوی زنا کی سزا سے بچ جائے گی اور دونوں کے درمیان ہمیشہ کے لیے جدائی ہوجائے گی۔

1203- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لاعَنَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ. وَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالأُمِّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٨٣٢٢) (صحيح)

۱۲۰۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کردی اور لڑکے کو ماں کے ساتھ کردیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

23- بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

۲۳۔باب: شوہر کی وفات کے بعد عورت عدت کہاں گزارے؟

1204- حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، أَنْبَأَنَا مَعْنٌ، أَنْبَأَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ، وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ، وَأَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي، فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ، وَلَا نَفَقَةً. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَعَمْ))، قَالَتْ: فَانْصَرَفْتُ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ (أَوْ فِي الْمَسْجِدِ) نَادَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَوْ أَمَرَ بِي فَنُودِيتُ لَهُ) فَقَالَ: ((كَيْفَ قُلْتِ؟)) قَالَتْ: فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي، قَالَ: امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ، قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ، أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.

تخريج: د/الطلاق ٤٤ (٢٣٠٠)، ن/الطلاق ٦٠ (٣٥٥٨)، ق/الطلاق ٨ (٢٠٣١)، ط/الطلاق ٣١ (٨٧) (تحفة الأشراف: ١٨٠٤٥)، حم (٦/٣٧٠)، د/الطلاق ١٤ (٢٣٣٣) (صحيح)

1204/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنْبَأَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَإِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۲۰۴- زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا، جو ابوسعید خدری کی بہن ہیں، نے انہیں خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، وہ آپ سے پوچھ رہی تھیں کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس بنی خدرہ میں واپس چلی جائیں (ہوا یہ تھا کہ) ان کے شوہر اپنے ان غلاموں کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے تھے جو بھاگ گئے تھے، جب وہ مقام قدوم کے کنارے پر ان سے ملے، تو ان غلاموں نے انہیں مار ڈالا۔ فریعہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں؟ کیونکہ میرے شوہر نے میرے لیے اپنی ملکیت کا نہ تو کوئی مکان چھوڑا ہے اور نہ کچھ خرچ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''، چنانچہ میں واپس جانے لگی یہاں تک کہ میں حجرہ شریفہ یا مسجدِ نبوی ہی میں ابھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی۔ (یا آپ نے حکم دیا کہ مجھے آواز دی جائے) پھر آپ نے پوچھا: ''تم نے کیسے کہا؟ میں نے وہی قصہ دہرا دیا جو میں نے آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں ذکر کیا تھا، آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر ہی میں رہو یہاں تک کہ تمہاری عدت ختم ہو جائے''، چنانچہ میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھے بلوایا اور مجھ سے اس بارے میں پوچھا تو میں نے ان کو بتایا۔ چنانچہ انہوں نے اس کی پیروی کی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

محمد بن بشار کی سند سے بھی اس جیسی اسی مفہوم کی حدیث آئی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، یہ لوگ عدت گزارنے والی عورت کے لیے درست نہیں سمجھتے ہیں کہ اپنے شوہر کے گھر سے منتقل ہو جب تک کہ وہ اپنی عدت نہ گزار لے۔ یہی سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۳- اور صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ اگر عورت اپنے شوہر کے گھر میں عدت نہ گزارے تو اس کو اختیار ہے جہاں چاہے عدت گزارے۔ ۴- (امام ترمذی) کہتے ہیں: پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

12۔ كِتَابُ الْبُيُوعِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
خرید وفروخت کے احکام ومسائل

1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ
۱۔باب: مشتبہ چیزوں کو ترک کرنے کا بیان

1205۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْحَلالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ، لا يَدْرِي كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَمِنَ الْحَلالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ، فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ، وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ، كَمَا أَنَّهُ مَنْ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ)).

تخريج: خ/الإيمان ۳۹ (۵۲)، والبيوع ۲ (۲۰۵۱)، م/المساقاة ۲۰ (البيوع ۴۰)، (۱۵۹۹)، د/البيوع ۳ (۳۳۲۹)، ن/البيوع ۲ (۴۴۵۸)، ق/الفتن ۱۴ (۳۹۸۴)، (تحفة الأشراف: ۱۱۶۲۴)، حم (۴/۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۵)، د/البيوع ۱ (۲۵۷۳) (صحيح)

1205/ م۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۲۰۵۔نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور اس کے درمیان بہت سی چیزیں شبہے والی ہیں ❶ جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں کہ یہ حلال کے قبیل سے ہیں یا حرام کے۔تو جس نے اپنے دین کو پاک کرنے اور اپنی عزت بچانے کے لیے انہیں چھوڑے رکھا تو وہ مامون رہا اور جو ان میں سے کسی میں پڑ گیا، یعنی انہیں اختیار کرلیا تو قریب ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو جائے، جیسے وہ شخص جو سرکاری چراگاہ کے قریب (اپنا جانور) چرا رہا ہو، قریب ہے کہ وہ اس میں واقع ہو جائے، جان لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے

اور اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔'' دوسری سند سے مؤلف نے شعبی سے اور انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی اسی مفہوم کی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اسے کئی رواۃ نے شعبی سے اور شعبی نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ :...... مشتبہات (شبہے والی چیزوں) سے مراد ایسے امور و معاملات ہیں جن کی حلت وحرمت سے اکثر لوگ ناواقف ہوتے ہیں، تقویٰ یہ ہے کہ انہیں اختیار کرنے سے انسان گریز کرے، اور جو شخص حلت وحرمت کی پرواہ کیے بغیر ان میں ملوث ہوگیا تو سمجھ لو وہ حرام میں مبتلا ہوگیا، اس میں تجارت اور کاروبار کرنے والوں کے لیے بڑی تنبیہ ہے کہ وہ صرف ایسے طریقے اختیار کریں جو واضح طور پر حلال ہوں اور مشتبہ امور ومعاملات سے اجتناب کریں۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الرِّبَا

۲۔باب: سودخوری کا بیان

1206۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِاللهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تخريج: د/البيوع ٤ (٣٣٣٣)، ق/التجارات ٥٨ (٢٢٧٧)، (تحفة الأشراف: ٩٣٥٦)، حم (١/٣٩٣، ٤٠٢) (صحيح)

۱۲۰۶۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، سود دینے والے، اس کے دونوں گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عبداللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عمر، علی، جابر اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس سے سود کی حرمت سے شدّت ظاہر ہوتی ہے کہ سود لینے اور دینے والوں کے علاوہ گواہوں اور معاہدہ لکھنے والوں پر بھی لعنت بھیجی گئی ہے، حالانکہ مؤخر الذکر دونوں حضرات کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، لیکن صرف یک گونہ تعاون کی وجہ سے ہی ان کو بھی ملعون قرار دے دیا گیا، گویا سودی معاملے میں کسی قسم کا تعاون بھی لعنت اور غضبِ الٰہی کا باعث ہے، کیونکہ سود کی بنیاد خودغرضی، دوسروں کے استحصال اور ظلم پر قائم ہوتی ہے اور اسلام ایسا معاشرہ تعمیر کرنا چاہتا ہے جس کی بنیاد بھائی چارے، اخوت، ہمدردی، ایثار اور قربانی پر ہو۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي الْكَذِبِ وَالزُّورِ وَنَحْوِهِ

۳۔باب: جھوٹ اور جھوٹی گواہی وغیرہ پر وارد وعید کا بیان

1207۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ: ((الشِّرْكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ

الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّورِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَأَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ، حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: خ/الشهادات ١٠ (٢٦٥٣)، والأدب ٦ (٦٨٧١)، م/الإيمان ٣٨ (٨٨)، ن/المحاربة (تحريم الدم) ٣ (٤٠١٥)، والقسامة ٤٨ (٤٨٧١)، (التحفه: ١٠٧٧) حم ٣/١٣١، ١٣٤) والمؤلف في تفسير النساء (٣٠١٨) (صحيح)

١٢٠٧۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں ❶ سے متعلق فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹی بات کہنا (کبائر میں سے ہیں'' ❷)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوبکرہ، ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے ارتکاب پر قرآن کریم یا حدیث شریف میں سخت وعید وارد ہو۔

فائدہ ❷:...... کبیرہ گناہ اور بھی بہت سارے ہیں یہاں موقع کی مناسبت سے چند ایک کا تذکرہ فرمایا گیا ہے، یا مقصد یہ بتانا ہے کہ یہ چند مذکورہ گناہ کبیرہ گناہوں میں سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔ یہاں مولف کے اس حدیث کو کتاب البیوع میں ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ خرید وفروخت میں بھی جھوٹ کی وہی قباحت ہے جو عام معاملات میں ہے، مومن تاجر کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمْ

۴۔ باب: تاجروں کا ذکر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے نام رکھنے کا بیان

1208۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ: ((يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ، فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَرِفَاعَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ مَنْصُورٌ وَالأَعْمَشُ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ. وَلاَنَعْرِفُ لِقَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا.

تخريج: د/البيوع ١ (٣٣٢٦)، ن/الأيمان والنذور ٢٢ (٣٨٣١)، والبيوع ٧ (٤٤٧٥)، ق/التجارات ٣ (٣١٤٥)، (تحفة الأشراف: ١١١٠٣)، حم (٦/٤، ٢٨٠) (صحيح)

1208/ م۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ وَشَقِيقٌ هُوَ أَبُو

وَائِلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج : انظر ما قبله (صحيح)

۱۲۰۸۔ قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم (اس وقت) سماسرہ [1] (دلال) کہلاتے تھے، آپ نے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! خرید وفروخت کے وقت شیطان اور گناہ سے سابقہ پڑ ہی جاتا ہے، لہٰذا تم اپنی خرید وفرخت کو صدقہ کے ساتھ ملا لیا کرو [2]۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ قیس بن ابی غرزہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اسے منصور نے بسند اعمش عن حبیب بن اَبی ثابت، اور دیگر کئی لوگوں نے بسند اَبی وائل عن قیس بن ابی غرزہ سے روایت کیا ہے۔ ہم اس کے علاوہ قیس کی کوئی اور حدیث نہیں جانتے جسے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہو۔ ۳۔ مؤلف نے بسند ابی معاویہ عن الأعمش عن أبي وائل شقيق بن سلمة عن قيس بن ابی غرزہ عن النبی ﷺ اسی جیسی اسی مفہوم کی حدیث روایت کی ہے۔ ۴۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ۵۔ اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... سماسرہ سمسار کی جمع ہے، یہ عجمی لفظ ہے، چونکہ عرب میں اس وقت عجم زیادہ تجارت کرتے تھے اس لیے ان کے لیے یہی لفظ رائج تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے تجار کا لفظ پسند کیا جو عربی ہے، سمسار اصل میں اس شخص کو کہتے ہیں جو بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدار) کے درمیان دلالی کرتا ہے۔

فائدہ [2] :...... یعنی صدقہ کر کے اس کی تلافی کر لیا کرو۔

1209۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلتَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ، مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ جَابِرٍ، وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٩٩٤) (صحيح) (ابن ماجه (٢١٣٩) اور مستدرک الحاکم (۲۱۴۲) میں یہ حدیث ابن عمر سے آئی ہے جس میں نبیین اور صدیقین کا ذکر نہیں ہے، اور اس میں ایک راوی کلثوم بن جوشن ہیں، جس کے بارے میں حاکم کہتے ہیں کہ وہ قلیل الحدیث ہیں، اور بخاری ومسلم نے ان سے روایت نہیں کی ہے، اور حسن بصری کی مرسل روایت اس حدیث کی شاہد ہے، ابوحاتم الرازی نے ان کو ضعیف الحدیث کہا ہے، اور ابن معین نے "لیس به بأس"، اور امام بخاری نے توثیق کی ہے، اور حافظ ابن حجر نے ضعیف کہا ہے، خلاصہ یہ ہے کہ یہ متکلم فیہ راوی ہیں، لیکن ان کی حدیث سے ابوسعید خدری کی حدیث جس میں حسن بصری ہیں، کو تقویت مل گئی، اسی وجہ سے البانی صاحب نے ابوسعید خدری کی حدیث کو صحیح لغیرہ کہا، اور ابن عمر کی حدیث کو حسن صحیح، نیز ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ۱۷۸۲،

وتراجع الألبانی ٥٢٥)

1209/ م- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

تخریج: انظر ما قبلہ (صحیح)

۱۲۰۹۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیا، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے بروایت ثوری صرف اسی سند سے جانتے ہیں انہوں نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے۔ ۲- ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے اور وہ بصرہ کے شیخ ہیں۔ ۳- دوسری سند سے سفیان ثوری نے ابوحمزہ سے اسی سند سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔

1210- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى ، فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ!)) ، فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ . فَقَالَ: ((إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا ، إِلاَّ مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَيُقَالُ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ أَيْضًا .

تخریج: ق/التجارات ٣ (٢١٤٦) (ضعیف) (اس کے راوی ''اسماعیل بن عبید بن رفاعہ'' لین الحدیث ہیں)

۱۲۱۰۔ رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ عیدگاہ کی طرف نکلے، آپ نے لوگوں کو خرید وفروخت کرتے دیکھا تو فرمایا: ''اے تاجروں کی جماعت!'' تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی بات سننے لگے اور انہوں نے آپ کی طرف اپنی گردنیں اور نگاہیں اونچی کرلیں، آپ نے فرمایا: ''تاجر لوگ قیامت کے دن گنہگار اٹھائے جائیں گے سوائے اس کے جو اللہ سے ڈرے نیک کام کرے اور سچ بولے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اسماعیل بن عبید بن رفاعہ کو اسماعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

۵- باب: سودے پر جھوٹی قسم کھانے والے کا بیان

1211- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلاَثَةٌ لاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)) . قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا . فَقَالَ: ((الْمَنَّانُ ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ

الْكَاذِبِ)).
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الأيمان ٤٦ (١٠٦)، د/اللباس ٢٨ (٤٠٧)، ن/الزكاة ٦٩ (٤٦٥٢)، والبيوع ٥ (٤٤٦٤)، والزينة ١٠٤ (٥٣٣٥)، ق/التجارات ٣٠ (٢٢٠٨)، (تحفة الأشراف: ١١٩٠٩)، حم (١٤٨/٤، ١٥٨، ١٦٢، ١٦٨، ١٧٨) (صحيح)

۱۲۱۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تین لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا''، ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور گھاٹے میں رہے، آپ نے فرمایا: ''احسان جتانے والا، اپنے تہبند (ٹخنے سے نیچے) لٹکانے والا ❶ اور جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے سامان کو رواج دینے والا''۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابوذر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں ابن مسعود، ابوہریرہ، ابوامامہ بن ثعلبہ، عمران بن حصین اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکانا حرام ہے، تہبند ہی کے حکم میں شلوار یا پاجامہ اور پتلون وغیرہ بھی ہے واضح رہے کہ یہ حکم مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے اس کے برعکس ٹخنے بلکہ پیر تک بھی ڈھکنے ضروری ہیں۔

فائدہ ❷ :...... جھوٹی قسم کھانا مطلقاً حرام ہے، لیکن سودا بیچنے کے لیے گاہک کو دھوکہ دینے کی نیت سے جھوٹی قسم کھانا اور زیادہ بڑا جرم ہے۔ اس میں دو جرم اکٹھے ہو جاتے ہیں: ایک تو جھوٹی قسم کھانے کا جرم دوسرے دھوکہ دہی کا جرم۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيرِ بِالتِّجَارَةِ

۶- باب: سامانِ تجارت لے کر سویرے نکلنے کا بیان

1212- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ حَدِيدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ! بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا)). قَالَ: وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا، بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ. وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَبُرَيْدَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَلَا نَعْرِفُ لِصَخْرٍ الْغَامِدِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ. وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ

شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، هَذَا الْحَدِيثَ.

تخريج: د/الجهاد ٨٥ (٢٦٠٦)، ق/التجارات ٤١ (٢٢٣٦) (تحفة الأشراف: ٤٨٥٢)، حم (٣/٤١٦، ٤١٧، ٤٣٢)، و (٤/٣٨٤، ٣٩٠، ٣٩١)، د/السير ١ (٢٤٧٩) (صحيح) دون قوله "وكان إذا بعث سرية أو جيشا، بعثهم أول النهار" فإنه ضعيف) (متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''عمارہ بن جدید'' مجہول ہیں، اوران کے مذکورہ ''ضعیف'' جملے کا کوئی متابع وشاہد نہیں ہے، تراجع الألباني ٢٧٧، وصحيح ابي داود ط. غراس ٢٣٤٥)

۱۲۱۲۔ صخر غامدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کو اس کے دن کے ابتدائی حصے میں برکت دے'' ❶ صخر کہتے ہیں کہ آپ جب کسی سریہ یا لشکر کو روانہ کرتے تو اُسے دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کرتے۔ صخر ایک تاجر آدمی تھے، جب وہ تجارت کا سامان لے کر (اپنے آدمیوں کو) روانہ کرتے تو انہیں دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کرتے تو وہ مال دار ہو گئے اور ان کی دولت بڑھ گئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ صخر غامدی کی حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کے علاوہ صخر غامدی کی کوئی اور حدیث نہیں جانتے جسے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہو۔ ۲۔ اس باب میں علی، ابن مسعود، بریدہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر تجارت ہو یا اور کوئی کام ہو ان کا آغاز دن کے پہلے پہر سے کرنا زیادہ مفید اور بابرکت ہے۔ اس وقت انسان تازہ دم ہوتا ہے اور قوتِ عمل وافر ہوتی ہے جو ترقی اور برکت کا باعث بنتی ہے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ

۷۔ باب: کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنے کی رخصت کا بیان

1213۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ، فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ، ثَقُلَا عَلَيْهِ، فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ. فَقُلْتُ: لَوْبَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ، إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي، أَوْ بِدَرَاهِمِي؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَذَبَ، قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ وَآدَاهُمْ لِلأَمَانَةِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ. قَالَ: و سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ فِرَاسٍ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيَّ يَقُولُ: سُئِلَ شُعْبَةُ يَوْمًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: لَسْتُ أُحَدِّثُكُمْ حَتَّى تَقُومُوا إِلَى حَرَمِيِّ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، فَتُقَبِّلُوا رَأْسَهُ. قَالَ:

وَحَرَمِيٌّ فِي الْقَوْمِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: أَيْ إِعْجَابًا بِهَذَا الْحَدِيثِ .

تخريج: ن/البيوع ٧٠ (٤٦٣٢)، حم (٦/١٤٧) (تحفة الأشراف : ١٧٤٠٠) (صحيح)

۱۲۱۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر دو موٹے قطری کپڑے تھے، جب آپ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو وہ آپ پر بوجھل ہوجاتے، شام سے فلاں یہودی کے کپڑے آئے۔ تو میں نے عرض کی: کاش! آپ اس کے پاس کسی کو بھیجتے اور اس سے دو کپڑے اس وعدے پر خرید لیتے کہ جب گنجائش ہوگی تو قیمت دے دیں گے، آپ نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا، تو اس نے کہا: جو وہ چاہتے ہیں مجھے معلوم ہے، ان کا ارادہ ہے کہ میرا مال یا میرے دراھم ہڑپ کرلیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جھوٹا ہے، اسے خوب معلوم ہے کہ میں لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا اور امانت کو سب سے زیادہ ادا کرنے والا ہوں'' [1]۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ۲۔ اسے شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے روایت کیا ہے۔ ۳۔ ابوداود طیالسی کہتے ہیں: ایک دن شعبہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: میں تم سے اس وقت اسے نہیں بیان کرسکتا جب تک کہ تم کھڑے ہوکر حرمی بن عمارہ بن ابی حفصہ (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کا سر نہیں چومتے اور حرمی (وہاں) لوگوں میں موجود تھے، انہوں نے اس حدیث سے حد درجہ خوش ہوتے ہوئے یہ بات کہی۔ ۴۔ اس باب میں ابن عباس، انس اور اسما بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... اس سے معلوم ہوا کہ ایک معینہ مدت تک کے لیے ادھار سودا کرنا درست ہے، کیونکہ آپ نے اس طرح کی بیع پر اعتراض نہیں کیا، بلکہ اس یہودی کے پاس اس کے لیے آدمی بھیجا، اسی سے باب پر استدلال ہے۔

1214۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ ، أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: ن/البيوع ٨٣ (٤٦٥٥)، (تحفة الأشراف : ٦٢٢٨)، د/البيوع ٤٤ (٢٦٢٤)، حم (١/٢٣٦، ٣٦١)، وأخرجه كل من : ق/الرهون ١ (٢٤٣٩)، حم (١/٣٠٠) من غير هذا الوجه (صحيح)

۱۲۱۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ بیس صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔ آپ نے اسے اپنے گھر والوں کے لیے لیا تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1215۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ مُحَمَّدٌ: وَحَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ ، وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ: ((مَا أَمْسَى فِي آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ

حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/البيوع ١٤ (٢٠٦٩)، والرهون ١ (٢٥٠٨)، ق/الرهون ١ (الأحكام ٦٢)، (٢٤٣٧)، (تحفة الأشراف : ١٣٥٥) (صحيح)

۱۲۱۵۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور پگھلی ہوئی چربی جس میں کچھ تبدیلی آ چکی تھی لے کر چلا، آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے کے عوض جسے آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے لے رکھا تھا گروی رکھی ہوئی تھی [1] قتادہ کہتے ہیں میں نے ایک دن انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس ایک صاع کھجور یا ایک صاع غلہ شام کو نہیں ہوتا تھا جب کہ اس وقت آپ کے پاس نو بیویاں تھیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... اس سے معلوم ہوا کہ اہلِ کتاب سے ادھار وغیرہ کا معاملہ کرنا جائز ہے، نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام میں سے کسی سے ادھار لینے کے بجائے ایک یہودی سے اس لیے ادھار لیا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اہلِ کتاب سے اس طرح کا معاملہ کرنا جائز ہے، یا اس لیے کہ صحابہ کرام آپ سے کوئی معاوضہ یا رقم واپس لینا پسند نہ فرماتے جبکہ آپ کی طبعِ غیور کو یہ بات پسند نہیں تھی۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

۸۔ باب: خرید و فروخت کے شرائط لکھ لینے کا بیان

1216۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِيِّ الْبَصْرِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ: أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، لَا دَاءَ، وَلَا غَائِلَةَ، وَلَا خِبْثَةَ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ لَيْثٍ. وَقَدْ رَوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

تخريج: خ/البيوع ١٩ (تعليقاً في الترجمة) ق/التجارات ٤٧ (٢٢٥١) (تحفة الأشراف : ٩٨٤٨) (حسن)

۱۲۱۶۔ عبدالمجید بن وہب کہتے ہیں کہ مجھ سے عداء بن خالد بن ھوذہ نے کہا: کیا میں تمہیں ایک تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے لکھی تھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور پڑھایئے، پھر انہوں نے ایک تحریر نکالی، (جس میں لکھا تھا) ''یہ بیع نامہ ہے ایک ایسی چیز کا جو عداء بن خالد بن ھوذہ نے محمد ﷺ سے خریدی ہے''، انہوں نے آپ سے غلام یا لونڈی کی خریداری اس شرط کے ساتھ کی کہ اس میں نہ کوئی بیماری ہو، نہ وہ بھگوڑو ہو اور نہ حرام مال کا ہو، یہ مسلمان

کی مسلمان سے بیع ہے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عباد بن لیث کی روایت سے جانتے ہیں۔ان سے یہ حدیث محدّثین میں سے کئی لوگوں نے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں تحریروں کا رواج عام تھا اور مختلف موضوعات پر احادیث لکھی جاتی تھیں۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

۹۔باب: ناپ وتول کا بیان

1217۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لأَصْحَابِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ ((إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ، هَلَكَتْ فِيهِ الأُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ. وَحُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٠٢٦) (ضعيف) (سند میں ''حسین بن قیس'' متروک الحدیث راوی ہے، لیکن موقوفا، یعنی ابن عباس کے قول سے ثابت ہے جیسا کہ مرفوع روایت کی تضعیف کے بعد امام ترمذی نے خود واضح فرمایا ہے)

۱۲۱۷۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ناپ تول والوں سے فرمایا: ''تمہارے ذمے دو ایسے کام ❶ کیے گئے ہیں جس میں تم سے پہلے کی امتیں ہلاک ہوگئیں''۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف بروایت حسین بن قیس مرفوع جانتے ہیں اور حسین بن قیس حدیث میں ضعیف گردانے جاتے ہیں۔ نیز یہ صحیح سند سے ابن عباس سے موقوفاً مروی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی ناپ اور تول۔اس حدیث کے آغاز میں امام ترمذی نے اپنے اُستاذ سعید بن یعقوب طالقانی سے اس روایت کی سند کا جو آغاز کیا ہے تو یہ طالقان موجود افغانستان کے شمال میں واقع ہے، اور آج بھی وہاں سلفی اہلِ حدیث لوگ بحمدللہ موجود ہیں اور اپنے اسلاف کے ورثہء حدیث کو تھامے ہوئے ہیں۔

فائدہ ❷ :......مثلاً: شعیب علیہ السلام کی قوم جو لینا ہوتا تو پورا پورا لیتی تھی اور دینا ہوتا تو کم دیتی تھی۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ

۱۰۔باب: نیلامی کا بیان

1218۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلانَ، حَدَّثَنَا الأَخْضَرُ بْنُ عَجْلانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ الْحَنَفِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا، وَقَالَ:

((مَنْ يَشْتَرِى هَذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟)) فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ ، فَبَاعَهُمَا مِنْهُ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ ، وَعَبْدُاللهِ الْحَنَفِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ أَنَسٍ ، هُوَ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ ، لَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ فِي الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِيثِ . وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ النَّاسِ عَنِ الأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ .

تخريج: د/الزكاة ٢٦ (١٦٤١)، ن/البيوع ٢٢ (٤٥١٢)، ق/التجارات ٢٥ (٢١٩٨)، حم (٣/١٠٠) (صحيح) (اس کے راوی ''ابوبکر عبداللہ حنفی'' مجہول ہیں، لیکن طرق وشواہد کی وجہ سے حدیث صحیح لغیرہ ہے، صحيح الترغيب ٨٣٤، وتراجع الألباني ١٧٨٠) واضح رہے کہ ابن ماجہ کی تحقیق میں حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۱۲۱۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک ٹاٹ جو کجاوہ کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور ایک پیالہ بیچا، آپ نے فرمایا: ''یہ ٹاٹ اور پیالہ کون خریدے گا؟ ایک آدمی نے عرض کی: میں انہیں ایک درہم میں لے سکتا ہوں''، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟'' تو ایک آدمی نے آپ کو دو درہم دیا، تو آپ نے اسی کے ہاتھ سے یہ دونوں چیزیں بیچ دیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اخضر بن عجلان کی روایت سے جانتے ہیں۔ ۲۔ اور عبداللہ حنفی ہی، جنہوں نے انس سے روایت کی ہے، ابوبکر حنفی ہیں۔ ❶ ۳۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ غنیمت اور میراث کے سامان کو زیادہ قیمت دینے والے سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ ۴۔ یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور دوسرے کئی بڑے لوگوں نے بھی اخضر بن عجلان سے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :...... حنفی سے مراد ہے بنوحنیفہ کے ایک فرد، نہ کہ حنفی المذہب۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

۱۱۔ باب: مُدبّر غلام کے بیچنے کا بیان

1219۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ ، فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ . فَبَاعَهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ النَّحَّامِ .

قَالَ جَابِرٌ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الأَوَّلِ ، فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ . لَمْ يَرَوْا بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ بَأْسًا ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ

وَإِسْحَاقَ ، وَكَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالأَوْزَاعِيِّ .

تخريج: د/البيوع ١١٠ (٢٢٣١)، م/الأيمان والنذور ١٣ (٩٩٧)، ق/العتق ١ (الأحكام ٩٤)، (٢٥١٣) (تحفة الأشراف: ٢٥٢٦) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/كفارات الأيمان ٧ (٦٧١٦)، والإكراه ٤ (٦٩٤٧)، م/الأيمان (المصدر المذكور) من غير هذا الوجه.

۱۲۱۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے ایک شخص نے ❶ اپنے غلام کو مدبّر ❷ بنادیا (یعنی اس سے یہ کہہ دیا کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو)، پھر وہ مرگیا، اس غلام کے علاوہ اس نے کوئی اور مال نہیں چھوڑا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بیچ دیا ❸ اور نعیم بن عبداللہ بن نحام نے اُسے خریدا۔ جابر کہتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی امارت کے پہلے سال وہ فوت ہوا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ یہ جابر بن عبداللہ سے اور بھی سندوں سے مروی ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ مدبّر غلام کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۴۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم نے مدبّر کی بیع کو مکروہ جانا ہے۔ یہ سفیان ثوری، مالک اور اوزاعی کا قول ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس شخص کا نام ابو مذکور انصاری تھا اور غلام کا نام یعقوب۔

فائدہ ❷ :...... مدبر وہ غلام ہے جس کا مالک اس سے یہ کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے۔

فائدہ ❸ :...... بعض روایات میں ہے کہ وہ مقروض تھا اس لیے آپ نے اسے بیچا تاکہ اس کے ذریعے سے اس کے قرض کی ادائیگی کردی جائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدبر غلام کو ضرورت کے وقت بیچنا جائز ہے۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

۱۲۔ باب: مال بیچنے والوں سے بازار میں پہنچنے سے پہلے جا کر ملنے کی کراہت کا بیان

1220۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: خ/البيوع ٦٤ (٢١٤٩)، و ٧١ (٢١٦٤)، م/البيوع ٥ (١٥١٨)، ق/التجارات ١٦ (٢١٨٠)، حم (١/٤٣٠) (تحفة الأشراف: ٩٣٧٧) (صحيح)

۱۲۲۰۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مال بیچنے والوں سے بازار میں پہنچنے سے پہلے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں علی، ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، ابن عمر، اور ایک اور صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی

احادیث آئی ہیں۔

1221۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِّيُّ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ ، فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ ، فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَ السُّوقَ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ . وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ ، وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا .

تخريج : د/البيوع ٤٥ (٣٤٣٧)، (تحفة الأشراف : ١٤٤٤٨) (صحيح) وأخرجه كل من : م/البيوع ٥ (١٥١٩)، ن/البيوع ١٨ (٤٥٠٥)، ق/التجارات ١٦ (٢١٧٩)، حم (٢/٢٨٤، ٤٠٣، ٤٨٨) من غير هذا الوجه.

۱۲۲۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے باہر سے آنے والے سامانوں کو بازار میں پہنچنے سے پہلے آگے جا کر خرید لینے سے منع فرمایا: ❶ اگر کسی آدمی نے مل کر خرید لیا تو صاحب مال کو، جب وہ بازار میں پہنچے، اختیار ہے (چاہے تو وہ بیچے چاہے تو نہ بیچے) ۱۔امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث ایوب کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ۲۔ ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہلِ علم کی ایک جماعت نے مال بیچنے والوں سے بازار میں پہنچنے سے پہلے مل کر مال خریدنے کو ناجائز کہا ہے، یہ دھوکے کی ایک قسم ہے، ہمارے اصحاب میں سے شافعی وغیرہ کا یہی قول ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس کی صورت یہ ہے کہ شہری آدمی بدوی (دیہاتی) سے اس کے شہر کی مارکیٹ میں پہنچنے سے پہلے جا ملے تاکہ بھاؤ کے متعلق بیان کر کے اس سے سامان سستے داموں خرید لے، ایسا کرنے سے منع کرنے سے مقصود یہ ہے کہ صاحبِ سامان دھوکے اور نقصان سے بچ جائے، چونکہ بیچنے والے کو ابھی بازار کی قیمت کا علم نہیں ہو پایا ہے اس لیے بازار میں پہنچنے سے پہلے اس سے سامان خرید لینے میں اسے دھوکہ ہو سکتا ہے، اسی لیے یہ ممانعت آئی ہے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۱۳۔ باب: شہری باہر سے آنے والے دیہاتی کا مال نہ بیچے

1222۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ۔ وَقَالَ قُتَيْبَةُ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ۔ ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)) .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ ، وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: خ/البيوع ٥٨ (٢١٤٠)، م/النكاح ٦ (١٤١٣)، والبيوع ٦ (١٥٢٠)، ن/النكاح ٢٠ (٣٢٤١)، ق/التجارات ١٥ (٢١٧٥) (تحفة الأشراف: ١٣١٢٣)، حم (٢/٢٣٨) (صحيح)

وأخرجه كل من: خ/البيوع ٦٤ (٢١٥٠)، و٧٠ (٢١٦٠)، و٧١ (٢١٦٢)، والشروط ٨ (٢٧٢٣)، و١١ (٢٧٢٧)، م/النكاح (المصدر المذكور)، ن/البيوع ١٦ (٤٤٩٦)، و١٩ (٤٥٠٦)، و٢١ (٤٥١٠)، حم (٢/٢٧٤، ٣٩٤، ٤٨٧) من غير هذا الوجه (وانظر أيضا حديث رقم ١١٣٤ و ١١٩٠) و١٢٢٢، و١٣٠٤)

۱۲۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہری باہر سے آنے والے دیہاتی کا مال نہ بیچے ❶ (بلکہ دیہاتی کو خود بیچنے دے)''۔ امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں طلحہ، جابر، انس، ابن عباس، ابو یزید کثیر بن عبداللہ کے دادا عمرو بن عوف مزنی اور ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی اس کا دلال نہ بنے، کیونکہ ایسا کرنے میں بستی والوں کا خسارہ ہے، اگر باہر سے آنے والا خود بیچتا ہے تو وہ مسافر ہونے کی وجہ سے بازار میں جس دن پہنچا ہے اسی دن کی قیمت میں اسے بیچ کر اپنے گھر چلا جائے گا اس سے خریداروں کو فائدہ ہوگا۔

1223۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ، يَرْزُقُ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي هَذَا، هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. كَرِهُوا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ. و قَالَ الشَّافِعِيُّ: يُكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَإِنْ بَاعَ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ.

تخريج: م/البيوع ٦ (١٥٢٢)، ق/التجارات ١٥ (٢١٧٧)، (تحفة الأشراف: ٢٧٦٤)، حم (٣/٣٠٧) (صحيح) و أخرجه كل من: م/البيوع (المصدر المذكور)، د/البيوع ٤٧ (٢٤٤٢)، ن/البيوع ١٧ (٤٥٠٠)، حم ٣/٣١٢، ٣٨٦، ٣٩٢) من غير هذا الوجه.

۱۲۲۳۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شہری کسی گاؤں والے کا سامان نہ فروخت کرے، تم لوگوں کو (ان کا سامان خود بیچنے کے لیے) چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعے رزق دیتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں جابر کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام میں سے بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ ان لوگوں نے مکروہ سمجھا ہے کہ شہری باہر سے آنے والے دیہاتی کا سامان بیچے۔ ۴۔ اور بعض لوگوں نے رخصت دی ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے سامان خرید سکتا ہے۔ ۵۔ شافعی کہتے ہیں کہ شہری

کا دیہاتی کے سامان کو بیچنا مکروہ ہے اور اگر وہ بیچ دے تو بیع جائز ہوگی۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۱۴۔باب: محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت کا بیان

1224۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَسَعْدٍ، وَجَابِرٍ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ. كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

تخريج: م/البيوع ١٧ (١٥٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٧٦٨)، حم (٢/٤١٩) (صحيح)

وأخرجه كل من: ن/المزارعة ٢ (٣٩١٥)، حم (٢/٣٩٢، ٤٨٤) من غير هذا الوجه.

۱۲۲۴۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت، سعد، جابر، رافع بن خدیج اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔ بالیوں میں کھڑی کھیتی کو گیہوں سے بیچنے کو محاقلہ کہتے ہیں، اور درخت پر لگے ہوئی کھجور توڑی گئی کھجور سے بیچنے کو مزابنہ کہتے ہیں۔۴۔اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ محاقلہ اور مزابنہ کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

1225۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا، عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ الْبَيْضَاءُ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ.

وَقَالَ سَعْدٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ.

تخريج: د/البيوع ١٨ (٣٣٥٩)، ن/البيوع ٣٦ (٤٥٤٩)، ق/التجارات ٤٥ (٢٢٦٤)، (تحفة الأشراف: ٣٨٥٤)، ط/البيوع ١٢ (٢٢)، حم (١/١١٥، ١٧١) (صحيح)

1225/ م۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ: سَأَلْنَا سَعْدًا، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِنَا.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۲۲۵۔عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ابوعیاش زید نے سعد رضی اللہ عنہ سے گیہوں کو چھلکا اتارے ہوئے جو سے بیچنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے پوچھا: ان دونوں میں کون افضل ہے؟ انہوں نے کہا: گیہوں، تو انہوں نے اس سے منع فرمایا۔اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے تر کھجور سے خشک کھجور خریدنے کا مسئلہ پوچھا جارہا تھا۔تو آپ نے قریب بیٹھے لوگوں سے پوچھا: ''کیا تر کھجور خشک ہونے پر کم ہوجائے گا؟''[1] لوگوں نے کہا ہاں (کم ہوجائے گا)، تو آپ نے اس سے منع فرمایا۔مؤلف نے بسند وکیع عن مالک اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے، اور یہی شافعی اور ہمارے اصحاب کا بھی قول ہے۔

فائدہ [1] :......اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ مفتی کے علم وتجربہ میں اگر کوئی بات پہلے سے نہ ہو تو فتویٰ دینے سے پہلے وہ مسئلے کے بارے میں تحقیق کرلے۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

۱۵۔باب: پختگی ظاہر ہونے سے پہلے پھل کو بیچنے کی کراہت کا بیان

1226۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ.

تخريج: م/البيوع ١٣ (١٥٣٥)، د/البيوع ٢٣ (٣٣٦٨)، ن/البيوع ٤٠ (٤٥٥٥)، (تحفة الأشراف: ٥٧١٥)، حم (٥/٢) (صحيح) وأخرجه كل من: خ/الزكاة ٥٨ (١٤٨٦)، والبيوع ٨٢ (٢١٨٣)، و٨٥ (٢١٩٤)، و٨٧ (٢١٩٩)، والسلم ٤ (٢٢٤٧ و٢٢٤٩)، م/البيوع ١٣ (المصدر المذكور)، د/البيوع ٢٣ (٣٣٦٧)، ن/البيوع ٢٨ (٤٥٢٣)، ق/التجارات ٣٢ (٢٢١٤)، ط/البيوع ٨ (١٠)، حم (٢/٧، ٤٦، ٥٦، ٦١، ٨٠، ١٢٣)، د/البيوع ٢١ (٢٥٩٧) من غير هذا الوجه.

۱۲۲۶۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے کھجور کے درخت کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ خوش رنگ ہوجائے۔(پختگی کو پہنچ جائے)

1227۔ وَبِهَذَا الإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، كَرِهُوا بَيْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۲۲۷۔اسی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (گیہوں اور جو وغیرہ کے) خوشے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ

وہ پختہ ہوجائیں اور آفت سے مامون ہوجائیں، آپ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں انس، عائشہ، ابوہریرہ، ابن عباس، جابر، ابوسعید خدری اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳- صحابہ کرام میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ پھل کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے اس کے بیچنے کو مکروہ سمجھتے ہیں، یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔

1228- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

تخريج: د/البيوع ٢٣ (٣٣٧١)، ق/التجارات ٣٢ (٢٢١٧)، (تحفة الأشراف: ٦١٣) (صحيح)

وأخرجه: حم (٣/١١٥)، من غير هذا الوجه.

۱۲۲۸- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگور کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ سیاہ (پختہ) ہوجائے۔ اور دانے (غلے) کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ سخت ہوجائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بروایت حماد بن سلمہ ہی مرفوع جانتے ہیں۔

16- بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

۱۶- باب: حمل کے حمل کو بیچنے کا بیان

1229- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ نِتَاجُ النِّتَاجِ، وَهُوَ بَيْعٌ مَفْسُوخٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ مِنْ بُيُوعِ الْغَرَرِ. وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَرَوَى عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهَذَا أَصَحُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (وأخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ٧٥٥٢) (صحيح)

۱۲۲۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حمل کے حمل کو بیچنے سے منع فرمایا۔ ❶

امام ترمذی کہتے: ۱- ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- شعبہ نے اس حدیث کو بطریق: "أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس" روایت کیا ہے۔ اور عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے بطریق: "أيوب، عن سعيد بن

جبیر ، ونافع ، کلاھما عن ابن عمر ، عن النبی ﷺ'' روایت کی ہے۔اور یہ زیادہ صحیح ہے۔۳۔اہلِ علم کا اسی پرعمل ہے۔حبل الحبلہ (حمل کے حمل) سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے۔اہلِ علم کے نزدیک یہ بیع منسوخ ہےاور یہ دھوکہ کی بیع میں سے ایک بیع ہے۔۴۔اس باب میں عبداللہ بن عباس اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......حمل کے حمل کو بیچنے کی صورت یہ ہے کہ کوئی کہے کہ میں تم سے اس حاملہ اونٹنی کے پیٹ کے اندر جو مادہ بچہ ہےاس کے پیدا ہونے کے بعد اس کے پیٹ سے جو بچہ ہوگا اس کو اتنے میں بیچتا ہوں،تو یہ بیع جائز نہ ہوگی، کیونکہ یہ معدوم اور مجہول کی بیع ہے۔

17۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

۱۷۔باب: بیعِ غرر (دھوکہ) کی حرمت کا بیان

1230۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، أَنْبَأَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، كَرِهُوا بَيْعَ الْغَرَرِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَمِنْ بُيُوعِ الْغَرَرِ بَيْعُ السَّمَكِ فِي الْمَاءِ، وَبَيْعُ الْعَبْدِ الآبِقِ، وَبَيْعُ الطَّيْرِ فِي السَّمَاءِ، وَنَحْوُ ذَلِكَ مِنَ الْبُيُوعِ. وَمَعْنَى بَيْعِ الْحَصَاةِ، أَنْ يَقُولَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي: إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ بِالْحَصَاةِ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ، وَهَذَا شَبِيهٌ بِبَيْعِ الْمُنَابَذَةِ، وَكَانَ هَذَا مِنْ بُيُوعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

تخريج: م/البيوع ٢ (١٥١٣)، د/البيوع ٢٥ (٣٣٧٦)، ن/البيوع ٢٧ (٤٥٢٢)، ق/التجارات ٢٣ (٢١٩٤)، (تحفة الأشراف: ١٣٧٩٤)، حم (٢/٢٥٠، ٤٣٦، ٤٣٩، ٤٩٦) (صحيح)

وأخرجه حم (٢/٣٧٦) من غير هذا الوجه.

۱۲۳۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع غرر ❶ اور بیع حصاۃ سے منع فرمایا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔اہلِ علم کا اسی حدیث پرعمل ہے، وہ بیع غرر کو مکروہ سمجھتے ہیں۔۴۔شافعی کہتے ہیں: مچھلی کی بیع جو پانی میں ہو، بھاگے ہوئے غلام کی بیع، آسمان میں اڑتے پرندوں کی بیع اور اسی طرح کی دوسری بیع، بیع غرر کی قبیل سے ہیں۔۵۔اور بیع حصاۃ سے مراد یہ ہے کہ بیچنے والا خریدنے والے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینک دوں تو میرے اور تیرے درمیان میں بیع واجب ہوگئی۔یہ بیع منابذہ کے مشابہ ہے اور یہ جاہلیت کی بیع کی قسموں میں سے ایک قسم تھی۔

فائدہ ❶ :...... بیع غرر: معدوم ومجہول کی بیع ہے، یا ایسی چیز کی بیع ہے جسے مشتری کے حوالے کرنے پر بائع کو قدرت نہ ہو۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

۱۸۔ باب: ایک بیع میں دو بیع کرنے کی ممانعت

1231۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ، أَنْ يَقُولَ: أَبِيعُكَ هَذَا الثَّوْبَ بِنَقْدٍ بِعَشَرَةٍ، وَبِنَسِيئَةٍ بِعِشْرِينَ، وَلَا يُفَارِقُهُ عَلَى أَحَدِ الْبَيْعَيْنِ، فَإِذَا فَارَقَهُ عَلَى أَحَدِهِمَا، فَلَا بَأْسَ إِذَا كَانَتِ الْعُقْدَةُ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمَا. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَمِنْ مَعْنَى نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ، أَنْ يَقُولَ: أَبِيعُكَ دَارِي هَذِهِ بِكَذَا، عَلَى أَنْ تَبِيعَنِي غُلَامَكَ بِكَذَا، فَإِذَا وَجَبَ لِي غُلَامُكَ وَجَبَتْ لَكَ دَارِي، وَهَذَا يُفَارِقُ عَنْ بَيْعٍ بِغَيْرِ ثَمَنٍ مَعْلُومٍ، وَلَا يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مَا وَقَعَتْ عَلَيْهِ صَفْقَتُهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٠٥٠) (صحيح) وأخرجه كل من: ن/البيوع ٧٣ (٤٦٣٦)، ط/البيوع ٣٣ (٧٢) (بلاغا) حم (٢/٤٣٢، ٤٧٥، ٥٠٣) من غير هذا الوجه.

۱۲۳۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو، ابن عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ ۴۔ بعض اہل علم نے ایک بیع میں دو بیع کی تفسیر یوں کی ہے کہ ایک بیع میں دو بیع یہ ہے کہ، مثلاً کہے: میں تمہیں یہ کپڑا نقد دس روپے میں اور ادھار بیس روپے میں بیچتا ہوں اور مشتری دونوں بیعوں میں سے کسی ایک پر جدا نہ ہو، (بلکہ بغیر کسی ایک کی تعیین کے مبہم بیع ہی پر وہاں سے چلا جائے) جب وہ ان دونوں میں سے کسی ایک پر جدا ہوتو کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ ان دونوں میں سے کسی ایک پر بیع منعقد ہوگئی ہو۔ ۵۔ شافعی کہتے ہیں: ایک بیع میں دو بیع کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی کہے: میں اپنا یہ گھر اتنے روپے میں اس شرط پر بیچ رہا ہوں کہ تم اپنا غلام مجھ سے اتنے روپے میں بیچ دو۔ جب تیرا غلام میرے لیے واجب و ثابت ہو جائے گا تو میرا گھر تیرے لیے واجب و ثابت ہو جائے گا، یہ بیع بغیر ثمن معلوم کے واقع ہوئی ہے ❷ اور بائع اور مشتری میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کا سودا کس چیز پر واقع ہوا ہے۔

فائدہ ❶ :...... امام ترمذی نے دو قول ذکر کیے اس کے علاوہ بعض علما نے ایک تیسری تفسیر بھی ذکر کی ہے کہ کوئی

کسی سے ایک ماہ کے وعدے پر ایک دینار کے عوض گیہوں خرید لے اور جب ایک ماہ گزر جائے تو جا کر اس سے گیہوں کا مطالبہ کرے اور وہ کہے کہ جو گیہوں تیرا میرے ذمے ہے اسے تو مجھ سے دو مہینے کے وعدے پر دو بوری گیہوں کے بدلے بیچ دے تو یہ ایک بیع میں دو بیع ہوئی۔

فائدہ ❷ :...... اور یہی جہالت بیع کے جائز نہ ہونے کی وجہ ہے، گو ظاہر میں دونوں کی قیمت متعین معلوم ہوتی ہے۔

19- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

۱۹- باب: جو چیز موجود نہ ہو اس کی بیع جائز نہیں

1232- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي، أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أَبِيعُهُ؟ قَالَ: ((لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: د/البيوع ٧٠ (٣٥٠٣)، ن/البيوع ٦٠ (٤٦١٧)، ق/التجارات ٢٠ (٢١٨٧)، (تحفة الأشراف: ٣٤٣٦)، حم (٣/٤٠٢، ٤٣٤) (صحيح)

۱۲۳۲- حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: میرے پاس کچھ لوگ آتے ہیں اور اس چیز کو بیچنے کے لیے کہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی، تو کیا میں اس چیز کو ان کے لیے بازار سے خرید کر لاؤں پھر فروخت کروں؟ آپ نے فرمایا: ''جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کی بیع نہ کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حکم ۱۲۳۴ میں آ رہا ہے۔ ۲- اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

1233- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: قُلْتُ لأَحْمَدَ: مَا مَعْنَى نَهَى عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ؟ قَالَ: أَنْ يَكُونَ يُقْرِضُهُ قَرْضًا ثُمَّ يُبَايِعُهُ عَلَيْهِ بَيْعًا يَزْدَادُ عَلَيْهِ. وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ يُسْلِفُ إِلَيْهِ فِي شَيْءٍ فَيَقُولُ: إِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ. قَالَ إِسْحَاقُ، يَعْنِي ابْنَ رَاهَوَيْهِ: كَمَا قَالَ، قُلْتُ لأَحْمَدَ: وَعَنْ بَيْعِ مَا لَمْ تَضْمَنْ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا فِي الطَّعَامِ مَا لَمْ تَقْبِضْ، قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ، فِي كُلِّ مَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ، قَالَ أَحْمَدُ: إِذَا قَالَ أَبِيعُكَ هَذَا الثَّوْبَ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ وَقِصَارَتُهُ، فَهَذَا مِنْ نَحْوِ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ، وَإِذَا قَالَ: أَبِيعُكَهُ، وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ فَلَا بَأْسَ

بِهِ . أَوْ قَالَ: أَبِيعُكَهُ وَعَلَيَّ قِصَارَتُهُ فَلَابَأْسَ بِهِ . إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ وَاحِدٌ ، قَالَ إِسْحَاقُ: كَمَا قَالَ .

تخريج : انظر ما قبله (صحيح)

۱۲۳۳۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا: بیع کے ساتھ قرض سے منع فرمانے کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی کو قرض دے پھر اس سے بیع کرے اور سامان کی قیمت زیادہ لے اور یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی کسی سے کسی چیز میں سلف کرے اور کہے: اگر تیرے پاس روپیہ فراہم نہیں ہوسکا تو تجھے یہ سامان میرے ہاتھ بیچ دینا ہوگا۔ اسحاق (ابن راھویہ) نے بھی وہی بات کہی ہے جو احمد نے کہی ہے۔ ۳۔ اسحاق بن منصور نے کہا: میں نے احمد سے ایسی چیز کی بیع کے بارے میں پوچھا جس کا بائع ضامن نہیں تو انہوں نے جواب دیا، (یہ ممانعت) میرے نزدیک صرف طعام کی بیع کے ساتھ ہے جب تک قبضہ نہ ہو، یعنی ضمان سے قبضہ مراد ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے بھی وہی بات کہی ہے جو احمد نے کہی ہے، لیکن یہ ممانعت ہر اس چیز میں ہے جو ناپی یا تولی جاتی ہو۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: جب بائع یہ کہے: میں آپ سے یہ کپڑا اس شرط کے ساتھ بیچ رہا ہوں کہ اس کی سلائی اور دھلائی میرے ذمے ہے۔ تو بیع کی یہ شکل ایک بیع میں دوشرط کے قبیل سے ہے۔ اور جب بائع یہ کہے: میں یہ کپڑا آپ کو اس شرط کے ساتھ بیچ رہا ہوں کہ اس کی سلائی میرے ذمے ہے۔ یا بائع یہ کہے: میں یہ کپڑا آپ کو اس شرط کے ساتھ بیچ رہا ہوں کہ اس کی دھلائی میرے ذمے ہے، تو اس بیع میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، یہ ایک ہی شرط ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے بھی وہی بات کہی ہے جو احمد نے کہی ہے۔

1234۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ ، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ ، وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ ، وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ . قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ . رَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَأَبُو بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَوْفٌ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَهَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ ، إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ هَكَذَا .

تخريج : د/البيوع ٧٠ (٣٥٠٤)، ن/البيوع ٦٠ (٤٦١٥)، ق/التجارات ٢٠ (٢١٨٨)، (تحفة الأشراف : ٨٦٦٤)، حم (٢/١٧٩) (حسن صحيح)

۱۲۳۴۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیع کے ساتھ قرض جائز نہیں ہے [1]، اور نہ ایک بیع

میں دو شرطیں جائز ہیں ❷ اور نہ ایسی چیز سے فائدہ اٹھانا جائز ہے جس کا وہ ضامن نہ ہو ❸ اور نہ ایسی چیز کی بیع جائز ہے جو تمہارے پاس نہ ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ حکیم بن حزام کی حدیث حسن ہے (۱۲۳۲، ۱۲۳۳)، یہ ان سے اور بھی سندوں سے مروی ہے۔ اور ایوب سختیانی اور ابوبشر نے اسے یوسف بن ماہک سے اور یوسف نے حکیم بن حزام سے روایت کیا ہے۔ اور عوف اور ہشام بن حسان نے اس حدیث کو ابن سیرین سے اور ابن سیرین نے حکیم بن حزام سے اور حکیم بن حزام نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث (روایت) مرسل (منقطع) ہے۔ اسے (اصلاً) ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے اور ایوب نے یوسف بن ماہک سے اور یوسف بن ماہک نے حکیم بن حزام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ :......اس کی صورت یہ ہے کہ فروخت کنندہ، بائع کہے کہ میں یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپے میں فروخت کرتا ہوں، بشرطیکہ مجھے دس روپے قرض دے دو یا یوں کہے کہ میں تمہیں دس روپے قرض دیتا ہوں، بشرطیکہ تم اپنا یہ سامان میرے ہاتھ سے بیچ دو۔

فائدہ ❷ :......اس کے متعلق ایک قول یہ ہے اس سے مراد ایک بیع میں دو فروختیں ہیں اور امام احمد کہتے ہیں اس کی شکل یہ ہے کہ بیچنے والا کہے میں یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیچ رہا ہوں اس شرط پر کہ اس کی سلائی اور دھلائی میرے ذمے ہوگی۔

فائدہ ❸ :......یعنی کسی سامان کا منافع حاصل کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ وہ اس کا مالک نہ ہو جائے اور اسے اپنے قبضے میں نہ لے لے۔

1235۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ أَبُوسَهْلٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ (عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ.) وَرِوَايَةُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَصَحُّ. وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عِصْمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، كَرِهُوا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ.

تخريج: انظر حديث رقم (١٢٣٢) (صحيح)

۱۲۳۵۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس چیز کے بیچنے سے منع فرمایا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ وکیع نے اس حدیث کو بطریق: "يزيد بن إبراهيم، عن ابن سيرين، عن أيوب، عن حكيم بن حزام" روایت کیا ہے اور اس میں یوسف بن ماہک کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ عبدالصمد کی روایت زیادہ صحیح ہے (جس میں ابن سیرین کا ذکر ہے)۔ اور یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث بطریق: "يعلى بن حكيم، عن يوسف بن ماهك، عن عبدالله بن عصمة، عن حكيم بن حزام، عن النبي ﷺ" روایت کیا ہے۔ ۲۔ اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، یہ لوگ اس چیز کی بیع کو مکروہ سمجھتے ہیں جو آدمی کے پاس نہ ہو۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

۲۰۔ باب: میراثِ ولاء کو بیچنے اور اس کو ہبہ کرنے کی کراہت کا بیان

1236۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ. وَهُوَ وَهْمٌ؟ وَهِمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ. وَرَوَى عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ.

تخريج: خ/العتق ١٠ (٢٥٣٥)، و الفرائض ٢١ (٦٧٥٦)، م/ العتق ٣ (١٥٠٦)، د/الفرائض ١٤ (٢٩١٩)، ن/البيوع ٨٧ (٤٦٦٦)، ق/ الفرائض ١٥ (٢٧٤٧)، ويأت برقم (٢١٢٦)، (التحفة: ٧١٥، و٧١٨٩)، و ط/العتق ١٠ (٢٠)، وحم (٢/٩، ٧٩، ١٠٧)، د/ البيوع ٣٦ (٢٦١٤)، والفرائض ٥٣ (٣٢٠٠) (صحيح)

۱۲۳۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء [1] کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا [2]۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ ہم اسے صرف بروایت عبداللہ بن دینار جانتے ہیں جسے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے۔ ۳۔ یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث بطریق: "عبد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ" روایت کی ہے کہ آپ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ اس سند میں وہم ہے۔ اس کے اندر یحییٰ بن سلیم سے وہم ہوا ہے۔ ۴۔ عبدالوہاب ثقفی، اور عبداللہ بن نمیر اور دیگر کئی لوگوں نے بطریق: "عبيد الله بن عمر، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ" روایت کی ہے اور یہ یحییٰ بن سلیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ۵۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

فائدہ ❶ :......ولاء اس حق وراثت کو کہتے ہیں جو آزاد کرنے والے کو آزاد کردہ غلام کی طرف سے ملتا ہے۔

فائدہ ❷ :......عرب آزاد ہونے والے کی موت سے پہلے ہی ولاء کو فروخت کردیتے یا ہبہ کردیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ممنوع قرار دیا تاکہ ولاء آزاد کرنے والے کے وارثوں کو ملے یا اگر خود زندہ ہے تو وہ خود حاصل کرے، لہٰذا ایسے غلام کا بیچنا یا اسے ہبہ کرنا جائز نہیں۔ جمہور علمائے سلف وخلف کا یہی مذہب ہے۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

۲۱۔باب: جانور کو جانور سے ادھار بیچنے کی کراہت کا بیان

1237۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً.
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرٍ، وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ. هَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ، وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ. وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: د/البيوع ١٥ (٣٣٥٦)، ن/البيوع ٦٥ (٤٦٢٤)، ق/التجارات ٥٦ (٢٢٧٠)، (تحفة الأشراف: ٤٥٨٣)، حم (٥/١٢، ٢١، ٢٢) (صحيح)

۱۲۳۷۔ سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جانور کو جانور سے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ حسن کا سماع سمرہ سے صحیح ہے۔ علی بن مدینی وغیرہ نے ایسا ہی کہا ہے۔ ۳۔ اس باب میں ابن عباس، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۴۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہل علم کا جانور کو جانور سے ادھار بیچنے کے مسئلے میں اسی حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔ ۵۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم نے جانور کے جانور سے ادھار بیچنے کی اجازت دی ہے۔ اور یہی شافعی، اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔

1238۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلْحَيَوَانُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ، لَا يَصْلُحُ نَسِيئًا، وَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/التجارات ٥٦ (٢٢٧١)، (تحفة الأشراف: ٢٦٧٦) (صحيح)

۱۲۳۸۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو جانوروں کو ایک جانور سے ادھار بیچنا درست نہیں ہے،

ہاتھوں ہاتھ (نقد) بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

۲۲۔ باب: ایک غلام کو دو غلام سے خرید نے کا بیان

1239۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ، فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعْنِيهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ، حَتَّى يَسْأَلَهُ ((أَعَبْدٌ هُوَ؟))

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَيْنِ يَدًا بِيَدٍ، وَاخْتَلَفُوا فِيهِ إِذَا كَانَ نَسِيئًا.

تخريج: م/المساقاة ٢٣ (البيوع ٤٤)، (١٦٠٢)، د/البيوع ١٧ (٣٣٥٨)، ن/البيعة ٢١ (٤١٨٩)، و البيوع ٦٦ (٤٦٢٥)، ق/الجهاد ٤١ (٢٨٩٦)، حم (٣/٣٧٢)، ويأت عند المؤلف في السير ٣٦ (١٥٩٦)، (تحفة الأشراف: ٢٩٠٤) (صحيح)

۱۲۳۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک غلام آیا اور اس نے نبی اکرم ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی، نبی اکرم ﷺ نہیں جان سکے کہ یہ غلام ہے۔ اتنے میں اس کا مالک آ گیا وہ اس کا مطالبہ کر رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے کہا: تم اسے مجھ سے بیچ دو، چنانچہ آپ نے اُسے دو کالے غلاموں کے عوض خرید لیا، پھر اس کے بعد آپ کسی سے اس وقت تک بیعت نہیں لیتے تھے جب تک کہ اس سے دریافت نہ کر لیتے کہ کیا وہ غلام ہے؟۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ۳۔ اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ ایک غلام کو دو غلام سے نقدا نقد خرید نے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب ادھار ہو تو اس میں اختلاف ہے۔

23۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ كَرَاهِيَةَ التَّفَاضُلِ فِيهِ

۲۳۔ باب: گیہوں کو گیہوں سے برابر برابر بیچنے اور اس کے اندر کمی وبیشی کے درست نہ ہونے کا بیان

1240۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى، بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ، وَبِيعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ، وَبِيعُوا الشَّعِيرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَبِلَالٍ وَأَنَسٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ، وَقَالَ: ((بِيعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ)) . وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْحَدِيثَ، وَزَادَ فِيهِ: قَالَ خَالِدٌ: قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: ((بِيعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ ، لَا يَرَوْنَ أَنْ يُبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفَ الأَصْنَافُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ مُتَفَاضِلًا إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ ، وَهَذَا قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ . قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: ((بِيعُوا الشَّعِيرَ بِالْبُرِّ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ تُبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ . وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ .

تخريج: م/المساقاة ١٥ (البيوع ٣٦)، (١٥٨٧)، د/البيوع ١٢ (٣٣٤٩، ٣٣٥٠)، ن/البيوع ٤٤ (٤٥٦٧)، (تحفة الأشراف: ٥٠٨٩)، حم (٥/٣١٤، ٣٢٠) (صحيح)

وأخرجه كل من : ن/٤٣ (٤٥٦٤، ٤٥٦٥)، ق/التجارات ٤٨ (٢٢٥٤)، من غير هذا الوجه.

۱۲۴۰۔عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے سے، چاندی کو چاندی سے، کھجور کو کھجور سے، گیہوں کو گیہوں سے، نمک کو نمک سے اور جو کو جو سے برابر برابر بیچو، جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا معاملہ کیا۔ سونے کو چاندی سے نقداً نقد، جیسے چاہو بیچو، گیہوں کو کھجور سے نقداً نقد جیسے چاہو بیچو، اور جو کو کھجور سے نقداً نقد جیسے چاہو بیچو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔بعض لوگوں نے اس حدیث کو خالد سے اسی سند سے روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ گیہوں کو جو سے نقداً نقد جیسے چاہو بیچو۔ ۳۔بعض لوگوں نے اس حدیث کو خالد سے اور خالد نے ابوقلابہ سے اور ابوقلابہ نے ابوالاشعث سے اور ابوالاشعث نے عبادہ سے اور عبادہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: خالد کہتے ہیں: ابوقلابہ نے کہا: گیہوں کو جو سے جیسے سے چاہو بیچو۔ پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ۴۔اس باب میں ابوسعید، ابوہریرہ، بلال اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۵۔اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، وہ لوگ گیہوں کو گیہوں سے اور جو کو جو سے صرف برابر برابر ہی بیچنے کو جائز سمجھتے ہیں اور جب اجناس مختلف ہو جائیں تو کمی، بیشی کے ساتھ بیچنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ بیع نقداً نقد ہو۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔

شافعی کہتے ہیں: اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ جو کو گیہوں سے نقداً نقد جیسے چاہو بیچو۔ ۶۔اہلِ علم کی ایک

جماعت نے جو سے بھی گیہوں کے بیچنے کو مکروہ سمجھا ہے، الا یہ کہ وزن میں مساوی ہوں، پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے۔

24۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ

۲۴۔ باب: صرف کا بیان

1241۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ هَاتَانِ)) يَقُولُ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَالْبَرَاءِ وَزَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَبِلَالٍ.

قَالَ: وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرِّبَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، إِلَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مُتَفَاضِلًا، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ. وَقَالَ: إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ. وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ مِنْ هَذَا. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حِينَ حَدَّثَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اخْتِلَافٌ.

تخريج: خ/البيوع ٧٨ (٢١٧٧)، م/المساقاة ١٤ (البيوع ٣٥)، (١٥٨٤)، ن/البيوع ٤٧ (٤٥٧٤)، (تحفة الأشراف: ٤٣٨٥)، ط/البيوع ١٦ (٣٠)، حم (٤/٣، ٥١، ٦١) (صحيح)

۱۲۴۱۔ نافع کہتے ہیں کہ میں اور ابن عمر دونوں ابوسعید خدری کے پاس آئے تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اسے میرے دونوں کانوں نے آپ سے سنا): ''سونے کو سونے سے برابر برابر ہی بیچو اور چاندی کو چاندی سے برابر برابر ہی بیچو۔ ایک کو دوسرے سے کم وبیش نہ کیا جائے اور غیر موجود کو موجود سے نہ بیچو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ رباء کے سلسلے میں ابوسعید خدری کی حدیث جسے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوبکر، عمر، عثمان، ابوہریرہ، ھشام بن عامر، براء، زید بن ارقم، فضالہ بن عبید، ابوبکرہ، ابن عمر، ابودرداء اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ ۴۔ مگر وہ جو ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ سونے کو سونے سے اور چاندی کو چاندی سے کمی بیشی کے ساتھ بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے، جب کہ بیع نقداً نقد ہو، اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ سود تو ادھار بیچنے میں ہے اور ایسا ہی کچھ ان کے بعض

اصحاب سے بھی مروی ہے۔ ۵۔ اور ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ ابوسعید خدری نے جب ان سے نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کرلیا، پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے اور یہی سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے، اور ابن مبارک کہتے ہیں: صرف [1] میں اختلاف نہیں ہے۔

فائدہ [1] :......سونے چاندی کو بعوض سونے چاندی نقداً بیچنا بیع صرف ہے۔

1242۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الإِبِلَ بِالْبَقِيعِ ، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ ، فَآخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ ، وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ ، فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيمَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ . وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مَوْقُوفًا ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يَقْتَضِيَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ ، وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ . وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ . وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ .

تخريج: د/البيوع ١٤ (٣٣٥٤)، ن/البيوع ٥٠ (٤٥٨٦)، ق/التجارات ٥١ (٢٢٦٢)، (تحفة الأشراف: ٧٠٥٣)، حم (٢/٣٣، ٥٩، ٩٩، ١٠١، ١٣٩) (ضعيف) (اس کے راوی ''سماک'' اخیر عمر میں مختلط ہو گئے تھے اور تلقین کو قبول کرتے تھے، ان کے ثقہ ساتھیوں نے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف کیا ہے)

۱۲۴۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بقیع کے بازار میں اونٹ بیچا کرتا تھا، میں دیناروں سے بیچتا تھا، اس کے بدلے چاندی لیتا تھا، اور چاندی سے بیچتا تھا اور اس کے بدلے دینار لیتا تھا، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکل رہے ہیں تو میں نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: ''قیمت کے ساتھ ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ہم اس حدیث کو صرف سماک بن حرب ہی کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ ۲۔ سماک نے اسے سعید بن جبیر سے اور سعید نے ابن عمر سے روایت کی ہے اور داود بن أبی ھند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے اور سعید نے ابن عمر سے موقوفاً روایت کی ہے۔ ۳۔ بعض اہلِ علم کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اگر کوئی سونا کے بدلے چاندی لے یا چاندی کے بدلے سونا لے، تو کوئی حرج نہیں ہے۔ یہی احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے۔ ۴۔ اور صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم نے اسے مکروہ جانا ہے۔

1243۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ:

أَقْبَلْتُ أَقُولُ: مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ؟ فَقَالَ: طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ، فَقَالَ عُمَرُ: كَلَّا، وَاللهِ! لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ (إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ) يَقُولُ يَدًا بِيَدٍ.

تخريج: خ/البيوع ٥٤ (٢١٣٤)، و٧٤ (٢١٧٠)، و٧٦ (٢١٧٤)، م/المساقاة (البيوع ٣٧)، (١٥٨٦)، د/البيوع ٣٣٤٨)، ن/البيوع ١٧ (٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٣٠)، حم (١/٢٤، ٢٥، ٤٥)، د/البيوع ٤١ (٢٦٢٠) (صحيح)

۱۲۴۳۔ مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (بازار میں) یہ کہتے ہوئے آیا: درہموں کو (دینار وغیرہ سے) کون بدلے گا؟ تو طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے: ہمیں اپنا سونا دکھاؤ، اور جب ہمارا خادم آ جائے تو ہمارے پاس آ جاؤ ہم (اس کے بدلے) تمہیں چاندی دے دیں گے۔ (یہ سن کر) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا تم اسے چاندی ہی دو ورنہ اس کا سونا ہی لوٹا دو، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''سونے کے بدلے چاندی لینا سود ہے، الا یہ کہ ایک ہاتھ سے دو، دوسرے ہاتھ سے لو [1]، گیہوں کے بدلے گیہوں لینا سود ہے، الا یہ کہ ایک ہاتھ سے دو، دوسرے ہاتھ سے لو، جو کے بدلے جو لینا سود ہے الا یہ کہ ایک ہاتھ سے دو، دوسرے ہاتھ سے لو، اور کھجور کے بدلے کھجور لینا سود ہے الا یہ کہ ایک ہاتھ سے دو، دوسرے ہاتھ سے لو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ ''الا هاء وهاء'' کا مفہوم ہے نقداً نقد۔

فائدہ [1] :...... چاندی کے بدلے سونا اور سونا کے بدلے چاندی کم و بیش کر کے بیچنا جائز تو ہے، مگر نقداً نقد۔ اس حدیث کا یہی مطلب ہے، نہ یہ کہ سونا کے بدلے چاندی کم و بیش کر کے نہیں بیچ سکتے، دیکھیے حدیث (رقم ۱۲۴۰)۔

25۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

۲۵۔ باب: پیوند کاری کے بعد کھجور کے درخت کو بیچنے کا اور ایسے غلام کو بیچنے کا بیان جس کے پاس مال ہو

1244۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ. وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، هَكَذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ

فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي ، بَاعَهُ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)) . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)) . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: ”مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ“ . هَكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ الْحَدِيثَيْنِ . وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا . وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ سَالِمٍ . وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَصَحُّ مَاجَاءَ فِي هَذَا الْبَابِ .

تخريج: خ/الشرب والمساقاة ١٧ (٢٣٧٩)، م/البيوع ١٥ (١٥٤٣)، ق/التجارات ٣١ (٢٢١١)، (تحفة الأشراف: ٦٩٠٧) (صحيح) وأخرجه كل من : خ/البيوع ٩٠ (٢٢٠٣)، و ٩٢ (٢٢٠٦)، والشروط ٢ (٢٧١٦)، م/البيوع (المصدر المذكور)، د/البيوع ٤٤ (٣٤٣٣)، ن/البيوع ٧٥ (٤٦٣٩)، و٧٦ (٤٦٤٠)، ق/التجارات ٣١ (٢٢١٠)، ط/البيوع ٧ (٩)، حم (٢/٦، ٩، ٥٤، ٦٣، ٧٨)، من غير هذا الوجه.

۱۲۴۴۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے سنا:''جس نے تأبیر [1] (پیوند کاری) کے بعد کھجور کا درخت خریدا تو اس کا پھل بیچنے والے ہی کا ہوگا [2] الا یہ کہ خریدنے والا (خریدتے وقت پھل کی) شرط لگا لے۔ اور جس نے کوئی ایسا غلام خریدا جس کے پاس مال ہوتو اس کا مال بیچنے والے ہی کا ہوگا الا یہ کہ خریدنے والا (خریدتے وقت مال کی) شرط لگا لے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اسی طرح اور بھی طرق سے بسند زھری عن سالم عن ابن عمر عن النبی ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا:''جس نے پیوند کاری کے بعد کھجور کا درخت خریدا تو اس کا پھل بیچنے والے ہی کا ہوگا الا یہ کہ خریدنے والا (درخت کے ساتھ پھل کی بھی) شرط لگا لے اور جس نے کوئی ایسا غلام خریدا جس کے پاس مال ہوتو اس کا مال بیچنے والے کا ہوگا الا یہ کہ خریدنے والا (غلام کے ساتھ مال کی بھی) شرط لگا لے''۔۳۔یہ نافع سے بھی مروی ہے انہوں نے ابن عمر سے اور ابن عمر نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:''جس نے کھجور کا کوئی درخت خریدا جس کی پیوند کاری کی جا چکی ہوتو اس کا پھل بیچنے والے ہی کا ہوگا، الا یہ کہ خریدنے والا (درخت کے ساتھ پھل کی بھی) شرط لگا لے''۔۴۔نافع سے مروی ہے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جس نے کوئی غلام بیچا جس کے پاس مال ہوتو اس کا مال بیچنے والے ہی کا ہوگا، الا یہ کہ خریدنے والا (غلام کے ساتھ مال کی بھی) شرط لگا لے۔۵۔اسی طرح عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں روایت کی ہیں۔ ۶۔نیز بعض لوگوں نے یہ حدیث نافع سے، نافع نے ابن عمر سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۷۔عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے ابن عمر نے نبی اکرم ﷺ سے سالم کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ ۸۔محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ زہری کی حدیث جسے انہوں نے بطریق: "سالم ، عن أبيه ابن عمر ، عن النبی ﷺ" روایت کی ہے اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ ۹۔بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔۱۰۔اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......تأبیر: پیوند کاری کرنے کو کہتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ نر کھجور کا گابھا لے کر مادہ کھجور کے خوشے میں رکھ دیتے ہیں، جب وہ گابھا کھلتا اور پھٹتا ہے تو باذنِ الٰہی وہ پھل زیادہ دیتا ہے۔

فائدہ ❷ :......اس سے معلوم ہوا کہ اگر پیوند کاری نہ کی گئی ہو تو پھل کھجور کے درخت کی بیع میں شامل ہوگا اور وہ خریدار کا ہوگا، جمہور کی یہی رائے ہے، جب کہ امام ابوحنیفہ کا یہ قول ہے کہ دونوں صورتوں میں بائع کا حق ہے، اور ابن ابی لیلیٰ کا کہنا ہے کہ دونوں صورتوں میں خریدار کا حق ہے، مگر یہ دونوں اقوال احادیث کے خلاف ہیں۔

26۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

۲۶۔باب: بیچنے والا اور خریدار دونوں کو جب تک وہ جدا نہ ہوں بیع کو باقی رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہے

1245۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا)) . قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ ، قَامَ لِيَجِبَ لَهُ الْبَيْعُ . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ ، وَقَالُوا: اَلْفُرْقَةُ بِالأَبْدَانِ لاَ بِالْكَلاَمِ . وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا) يَعْنِي الْفُرْقَةَ بِالْكَلاَمِ ، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ ، لأَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَعْنَى مَا رَوَى . وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوجِبَ الْبَيْعَ ، مَشَى لِيَجِبَ لَهُ ، وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ .

تخريج: خ/البيوع ٤٢ (٢١٠٧)، م/البيوع ١٠ (١٥٣١)، ن/البيوع ٩ (٤٤٧٨)، (تحفة الأشراف: ٨٥٢٢) (صحيح) وأخرجه كل من : خ/البيوع ٤٣ (٢١٠٩)، و ٤٤ (٢١١١)، و ٤٥ (٢١١٢)، و ٤٦ (٢١١٣)، م/البيوع (المصدر المذكور)، د/البيوع ٥٣ (٣٤٥٤)، ن/البيوع ٩ (٤٤٧٠-٤٤٧٧)، ق/التجارات ١٧ (٢١٨١)، ط/البيوع ٣٨ (٧٩)، حم (٢/٤، ٩، ٥٢، ٥٤، ٧٣، ١١٩، ١٣٥) من غير هذا الوجه.

۱۲۴۵۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو

جب تک وہ جدا نہ ہوں بیع کو باقی رکھنے اور فسخ کرنے کا اختیار ہے [1] یا وہ دونوں اختیار کی شرط کرلیں''۔ [2]
نافع کہتے ہیں: جب ابن عمر کوئی چیز خرید تے اور بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہوجاتے تاکہ بیع واجب (پکی) ہوجائے (اور اختیار باقی نہ رہے)۔امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں ابوبرزہ، حکیم بن حزام، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو، سمرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔یہ لوگ کہتے ہیں کہ تفرق سے مراد جسمانی جدائی ہے نہ کہ قولی جدائی، یعنی مجلس سے جدائی مراد ہے، گفتگو کا موضوع بدلنا مراد نہیں۔۴۔اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ''مالم یتفرقا'' سے مراد قولی جدائی ہے، پہلا قول زیادہ صحیح ہے، اس لیے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہی اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور وہ اپنی روایت کردہ حدیث کا معنی زیادہ جانتے ہیں اور ان سے مروی ہے کہ جب وہ بیع واجب (پکی) کرنے کا ارادہ کرتے تو (مجلس سے اٹھ کر) چل دیتے تاکہ بیع واجب ہو جائے۔۵۔ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی عقد کو فسخ کرنے سے پہلے مجلسِ عقد سے اگر بائع (بیچنے والا) اور مشتری (خریدنے والا) دونوں جسمانی طور پر جدا ہوگئے تو بیع پکی ہوجائے گی اس کے بعد ان دونوں میں سے کسی کو فسخ کا اختیار حاصل نہیں ہوگا۔

فائدہ [2] :......اس صورت میں جدا ہونے کے بعد بھی شرط کے مطابق اختیار کا حق رہے گا، یعنی خیار کی شرط کرلی ہوتو مجلس سے علاحدگی کے بعد بھی شروط کے مطابق خیار باقی رہے گا۔

1246۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا، مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)). هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي فَرَسٍ بَعْدَ مَا تَبَايَعَا، وَكَانُوا فِي سَفِينَةٍ، فَقَالَ: لا أَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا.

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا)). وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ، إِلَى أَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلامِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ. وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ: كَيْفَ أَرُدُّ هَذَا؟ وَالْحَدِيثُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَحِيحٌ، وَقَوَّى هَذَا الْمَذْهَبَ. وَمَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (إِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ) مَعْنَاهُ أَنْ يُخَيِّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ بَعْدَ إِيجَابِ الْبَيْعِ. فَإِذَا خَيَّرَهُ فَاخْتَارَ الْبَيْعَ، فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذَلِكَ فِي فَسْخِ الْبَيْعِ، وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا هَكَذَا، فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ. وَمِمَّا يُقَوِّي قَوْلَ مَنْ يَقُولُ (الْفُرْقَةُ بِالأَبْدَانِ لا بِالْكَلامِ) حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: خ/البيوع ١٩ (٢٠٧٩)، و٢٢ (٢٠٨٢)، و٤٢ (٢١٠٨)، و ٤٤ (٢١١٠)، و ٤٦ (٢١١٤)، م/البيوع ١ (١٥٣٢)، د/البيوع ٥٣ (٣٤٥٩)، ن/البيوع ٥ (٤٤٦٢)، (تحفة الأشراف : ٣٤٢٧) و حم (٤٠٢/٣، ٤٠٣، ٤٣٤) (صحيح)

۱۲۴۶۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بائع (بیچنے والا) اور مشتری (خریدار) جب تک جدا نہ ہوں ❶ دونوں کو بیع کے باقی رکھنے اور فسخ کر دینے کا اختیار ہے، اگر وہ دونوں سچ کہیں اور سامان کی خوبی اور خرابی واضح کر دیں تو ان کی بیع میں برکت دی جائے گی اور اگر ان دونوں نے عیب کو چھپایا اور جھوٹی باتیں کہیں تو ان کی بیع کی برکت ختم کر دی جائے گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ۲۔ اسی طرح ابو برزہ اسلمی سے بھی مروی ہے کہ دو آدمی ایک گھوڑے کی بیع کرنے کے بعد اس کا مقدمہ لے کر ان کے پاس آئے، وہ لوگ ایک کشتی میں تھے۔ ابو برزہ نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم دونوں جدا ہوئے ہو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''بائع اور مشتری کو جب تک (مجلس سے) جدا نہ ہوں اختیار ہے۔'' ۳۔ اہل کوفہ وغیرہم میں سے بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ جدائی قول سے ہوگی، یہی سفیان ثوری کا قول ہے اور اسی طرح مالک بن انس سے بھی مروی ہے۔ ۴۔ ابن مبارک کا کہنا ہے کہ میں اس مسلک کو کیسے رد کر دوں؟ جب کہ نبی اکرم ﷺ سے وارد حدیث صحیح ہے۔ ۵۔ اور انہوں نے اس کو قوی کہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے قول "إلا بيع الخيار" کا مطلب یہ ہے کہ بائع مشتری کو بیع کے واجب کرنے کے بعد اختیار دے دے، پھر جب مشتری بیع کو اختیار کر لے تو اس کے بعد اس کو بیع فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا، اگر چہ وہ دونوں جدا نہ ہوئے ہوں۔ اسی طرح شافعی وغیرہ نے اس کی تفسیر کی ہے۔ ۶۔ اور جو لوگ جسمانی جدائی (تفرق بالابدان) کے قائل ہیں ان کے قول کو عبداللہ بن عمرو کی حدیث تقویت دے رہی ہے جسے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (آگے ہی آ رہی ہے)

فائدہ (۱) :...... جدا نہ ہوں سے مراد مجلس سے ادھر اُدھر چلے جانا ہے، خود راوی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی تفسیر مروی ہے۔ بعض نے بات چیت ختم کر دینا مراد لیا ہے جو ظاہر کے خلاف ہے۔

1247۔ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَمَعْنَى هَذَا أَنْ يُفَارِقَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ، وَلَوْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ، لَمْ يَكُنْ لِهَذَا الْحَدِيثِ مَعْنًى، حَيْثُ قَالَ ﷺ: ((وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ)).

تخريج: د/البيوع ٥٣ (٣٤٥٨)، (تحفة الأشراف : ٨٧٩٧)، و حم (١٨٣/٢) (حسن صحيح)

۱۲۴۷۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائع اور مشتری جب تک جدا نہ ہوں ان کو اختیار ہے الا یہ کہ بیع خیار ہو (تب جُدا ہونے کے بعد بھی واپسی کا اختیار باقی رہتا ہے)، اور بائع کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے ساتھی (مشتری) سے اس ڈر سے جدا ہو جائے کہ وہ بیع کو فسخ کر دے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اور اس کا معنی یہی ہے کہ بیع کے بعد وہ مشتری سے جُدا ہو جائے اس ڈر سے کہ وہ اسے فسخ کر دے گا اور اگر جدائی صرف کلام سے ہو جاتی اور بیع کے بعد مشتری کو اختیار نہ ہوتا تو اس حدیث کا کوئی معنی نہ ہوگا جو کہ آپ نے فرمایا ہے: بائع کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مشتری سے اس ڈر سے جُدا ہو جائے کہ وہ اس کی بیع کو فسخ کر دے گا۔

27۔ بَابٌ

۲۷۔ باب: بائع اور مشتری کی رضامندی اور اختیار سے متعلق ایک اور باب

1248۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَهُوَ الْبَجَلِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/البيوع ٥٣ (٣٤٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٩٢٤)، و حم (٢/٥٣٦) (حسن صحيح)

۱۲۴۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری بیع (کی مجلس) سے رضامندی کے ساتھ ہی جدا ہوں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1249۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ. وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/التجارات ١٨ (٢١٨٤)، (تحفة الأشراف: ٢٨٣٤) (حسن)

۱۲۴۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بیع کے بعد ایک اعرابی کو اختیار دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

28۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

۲۸۔ باب: جسے بیع میں دھوکہ دے دیا جاتا ہو وہ کیا کرے؟

1250۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، وَكَانَ يُبَايِعُ، وَأَنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! احْجُرْ عَلَيْهِ، فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ. فَنَهَاهُ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ. فَقَالَ: ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ))

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ . وَقَالُوا: الْحَجْرُ عَلَى الرَّجُلِ الْحُرِّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ، إِذَا كَانَ ضَعِيفَ الْعَقْلِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ ، وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُحْجَرَ عَلَى الْحُرِّ الْبَالِغِ .

تخريج: د/البيوع ٦٨ (٣٥٠١)، ن/البيوع ١٢ (٤٤٩٠)، ق/الأحكام ٢٤ (٢٣٥٤)، (تحفة الأشراف: ١١٧٥)، وحم ٣/٢١٧) (صحيح)

۱۲۵۰۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی خرید وفروخت کرنے میں بودا [1] تھا اور وہ (اکثر) خرید وفروخت کرتا تھا۔ اس کے گھر والے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اوران لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس کو (خرید وفروخت سے) روک دیجیے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو بلوایا اور اسے اس سے منع فرما دیا۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں بیع سے باز رہنے پر صبر نہیں کرسکوں گا، آپ نے فرمایا: (اچھا) جب تم بیع کرو تو یہ کہہ لیا کرو کہ ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے ہاتھ سے لو اور کوئی دھوکہ دھڑی نہیں۔ [2] امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ ۳۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، وہ کہتے ہیں کہ آزاد شخص کو خرید وفروخت سے اس وقت روکا جاسکتا ہے جب وہ ضعیف العقل ہو، یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۴۔ اور بعض لوگ آزاد بالغ کو بیع سے روکنے کو درست نہیں سمجھتے ہیں۔ [3]

فائدہ ❶ :...... یہ حبان بن منقذ بن عمرو انصاری تھے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد ان کے والد تھے۔ ان کے سر میں ایک غزوے کے دوران میں، جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لڑا تھا، پتھر سے شدید زخم آ گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے حافظے اور عقل میں کمزوری آ گئی تھی اور زبان میں بھی تغیر آ گیا تھا، لیکن ابھی تمیز کے دائرے سے خارج نہیں ہوئے تھے۔

فائدہ ❷ :......مطلب یہ ہے کہ دین میں دھوکہ وفریب نہیں، کیونکہ دین تو نصیحت وخیر خواہی کا نام ہے۔

فائدہ ❸ :......ان کا کہنا ہے کہ یہ حبان بن منقذ کے ساتھ خاص تھا۔

29۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

۲۹۔ باب: جس جانور کا دودھ تھن میں روک دیا گیا ہو اس کے حکم کا بیان

1251۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، إِذَا حَلَبَهَا ، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٣٦٥)، وله طريق آخر انظر الحديث الآتي (صحيح)

۱۲۵۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی ایسا جانور خریدا جس کا دودھ تھن میں (کئی دنوں سے) روک دیا گیا ہو، تو جب وہ اس کا دودھ دوہے تو اسے اختیار ہے اگر وہ چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ اس کو واپس کردے''۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں انس اور ایک اور صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... ایک صاع کھجور کی واپسی کا جو حکم دیا گیا ہے اس لیے ہے کہ اس جانور سے حاصل کردہ دودھ کا معاوضہ ہو جائے، کیونکہ کچھ دودھ تو خریدار کی ملکیت میں نئی چیز ہے اور کچھ دودھ اس نے خریدا ہے۔ اب چونکہ خریدار کو یہ تمیز کرنا مشکل ہے کہ کتنا دودھ خریدا ہوا ہے اور کتنا نیا داخل ہے، چنانچہ عدم تمیز کی بنا پر اسے واپس کرنا یا اس کی قیمت واپس کرنا ممکن نہیں تھا اس لیے شارع نے ایک صاع مقرر فرمادیا کہ فروخت کرنے والے اور خریدار کے مابین تنازع اور جھگڑا پیدا نہ ہو۔ خریدار نے جو دودھ حاصل کیا ہے اس کا معاوضہ ہو جائے قطع نظر اس سے کہ دودھ کی مقدار کم تھی یا زیادہ۔

1252۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ رَدَّهَا، رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ: الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ ((لَا سَمْرَاءَ)) يَعْنِي لَا بُرَّ.

تخريج: خ/البيوع ٦٤ (٢١٤٨)، م/البيوع ٤ (١٥١٥)، ن/البيوع ١٤ (٤٤٩٣، ٤٤٩٤)، ق/التجارات ٤٢ (٢٢٣٩)، (تحفة الأشراف: ١٤٥٠٠) (صحيح)

۱۲۵۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی ایسا جانور خریدا جس کا دودھ تھن میں روک دیا گیا ہو تو اسے تین دن تک اختیار ہے۔ اگر وہ اسے واپس کرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کوئی غلہ بھی واپس کرے جو گیہوں نہ ہو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ ان ہی میں شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ ہیں۔ آپ کے قول '' لا سمراء'' کا مطلب '' لا بُرّ'' ہے۔ یعنی گیہوں نہ ہو۔ (کھانے کی کوئی اور چیز ہو، پچھلی حدیث میں کھجور کا تذکرہ ہے)

30۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

۳۰۔ باب: جانور بیچتے وقت اس پر سواری کی شرط لگا کر لینے کا بیان

1253۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بَعِيرًا، وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى أَهْلِهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، يَرَوْنَ الشَّرْطَ فِي الْبَيْعِ جَائِزًا، إِذَا كَانَ

شَرْطًا وَاحِدًا ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ . و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَا يَجُوزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ ، وَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ إِذَا كَانَ فِيهِ شَرْطٌ .

تخريج: خ/البيوع ٤٣ (٢٠٩٧)، والاستقراض ١ (٢٣٨٥)، و ١٨ (٢٤٠٦)، والمظالم ٢٦ (٢٤٧٠)، والشروط ٤ (٢٧١٨)، والجهاد ٤٩ (٢٨٦١)، و ١١٣ (٢٩٦٧)، م/البيوع ٤٢ (المساقاة ٢١)، (٢١٥)، والرضاع ١٦ ٥٧ و ٥٨)، د/البيوع ٧٧ (٣٦٤١)، ق/التجارات ٢٩ (٢٢٠٥)، (تحفه الأشراف : ٢٣٤١)، وحم (٣/٢٩٩) (صحيح)

۱۲۵۳۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے (راستے میں) نبی اکرم ﷺ سے ایک اونٹ بیچا اور اپنے گھر والوں تک سوار ہوکر جانے کی شرط لگائی۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ یہ اور بھی سندوں سے جابر سے مروی ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ بیع میں شرط کو جائز سمجھتے ہیں جب شرط ایک ہو۔ یہی قول احمد اور اسحاق بن راہویہ کا ہے۔ ۴۔ اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ بیع میں شرط جائز نہیں ہے اور جب اس میں شرط ہو تو بیع تام نہیں ہوگی۔

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ بیع میں اگر جائز شرط ہو تو بیع اور شرط دونوں درست ہیں۔

31۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْانْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

۳۱۔ باب: رہن سے فائدہ اٹھانے کا بیان

1254۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ ، نَفَقَتُهُ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ . و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ .

تخريج: خ/الرهن ٤ (٢٥١١)، د/البيوع ٧٨ (٣٥٢٦)، ق/الرهون ٢ (٢٤٤٠)، (تحفة الأشراف : ١٣٥٤٠)، وحم (٢/٢٢٨) (صحيح)

۱۲۵۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سواری کا جانور جب رہن رکھا ہو تو اس پر سواری کی جائے اور دودھ والا جانور جب گروی رکھا ہو تو اس کا دودھ پیا جائے، اور جو سواری کرے اور دودھ پیے جانور کا خرچ اسی کے ذمے ہے''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- ہم اسے بروایت عامر شعبی ہی مرفوع جانتے ہیں، انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے اور اعمش نے ابوصالح سے اور ابوصالح نے ابوہریرہ سے موقوفاً روایت کی ہے۔ ۳- بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ اور یہی قول احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی ہے۔ ۴- بعض اہل علم کہتے ہیں کہ رہن سے کسی طرح کا فائدہ اٹھانا درست نہیں ہے۔

فائدہ ❶ :...... مرہون (گروی رکھی ہوئی چیز) سے فائدہ اٹھانا مرتہن (رہن رکھنے والے) کے لیے درست نہیں، البتہ اگر مرہون جانور ہو تو اس حدیث کی رو سے اس پر اس کے چارے کے عوض سواری کی جاسکتی ہے اور اس کا دودھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

32۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

۳۲۔ باب: سونے اور جواہرات جڑے ہوئے ہار خریدنے کا بیان

1255۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا، فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ. فَفَصَلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفْصَلَ)).

تخريج: م/المساقاة ١٧ (البيوع ٣٨)، د/البيوع ١٣ (٣٣٥١)، ن/البيوع (٤٥٧٧)، (تحفة الأشراف: ١١٠٢٧)، وحم (٦/١٩، ٢١) (صحيح)

1255/ م۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، بِهَذَا الإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، لَمْ يَرَوْا أَنْ يُبَاعَ السَّيْفُ مُحَلًّى أَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَضَّضَةٌ أَوْ مِثْلُ هَذَا، بِدَرَاهِمَ حَتَّى يُمَيَّزَ وَيُفْصَلَ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ. وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۲۵۵۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے خیبر کے دن بارہ دینار میں ایک ہار خریدا، جس میں سونے اور جواہرات جڑے ہوئے تھے، میں نے انہیں (توڑ کر) جدا جدا کیا تو مجھے اس میں بارہ دینار سے زیادہ ملے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: (سونے اور جواہرات جڑے ہوئے ہار) نہ بیچے جائیں جب تک انہیں جدا جدا نہ کرلیا جائے۔'' اسی طرح مؤلف نے قتیبہ سے اسی سند سے حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ

چاندی جڑی ہوئی تلوار یا کمر بند یا اسی جیسی دوسری چیزوں کو درہم سے فروخت کرنا درست نہیں سمجھتے ہیں، جب تک کہ ان سے چاندی الگ نہ کر لی جائے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے۔

33۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

۳۳۔ باب: ولاء کی شرط لگانے اور اس پر سرزنش کرنے کا بیان

1256۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، فَاشْتَرَطُوا الْوَلاَءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اشْتَرِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ، أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. قَالَ: وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يُكْنَى أَبَا عَتَّابٍ. حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: إِذَا حُدِّثْتَ عَنْ مَنْصُورٍ فَقَدْ مَلأْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ، لاَ تُرِدْ غَيْرَهُ، ثُمَّ قَالَ يَحْيَى: مَا أَجِدُ فِي إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ، أَثْبَتَ مِنْ مَنْصُورٍ. وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ: مَنْصُورٌ أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: خ/كفارات الأيمان ٨ (٦٧١٧)، ن/الطلاق ٣٠ (٣٤٧٩)، (وانظر أيضا ما يقدم برقم: ١١٥٤، وما يأت برقم: ٢١٢٤ و٢١٢٥) (تحفة الأشراف: ١٥٩٩٢) (صحيح)

۱۲۵۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ (لونڈی) کو خریدنا چاہا تو بریرہ کے مالکوں نے ولاء [1] کی شرط لگائی تو نبی اکرم ﷺ نے عائشہ سے فرمایا: ''تم اسے خرید لو، (اور آزاد کر دو) اس لیے کہ ولاء تو اسی کا ہوگا جو قیمت ادا کرے، یا جو نعمت (آزاد کرنے) کا مالک ہو'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ ۳۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

فائدہ [1]:...... ولاء وہ ترکہ ہے جسے آزاد کیا ہوا غلام چھوڑ کر مرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بائع کے لیے ولاء کی شرط لگانا صحیح نہیں، ولاء اسی کا ہوگا جو خرید کر آزاد کرے۔

34۔ بَابٌ

۳۴۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

1257۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ، فَاشْتَرَى

أُضْحِيَّةً ، فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا ، فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا ، فَجَاءَ بِالأُضْحِيَّةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِالشَّاةِ ، وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ . وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٣٤٢٣) (ضعيف) (مولف نے ضعف کی وجہ بیان کردی ہے، یعنی حبیب کا سماع حکیم بن حزام سے آپ کے نزدیک ثابت نہیں ہے اس لیے سند میں انقطاع کی وجہ سے یہ ضعیف ہے)

۱۲۵۷۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار میں قربانی کا جانور خرید نے کے لیے بھیجا تو انہوں نے قربانی کا ایک جانور خریدا (پھر اسے دو دینار میں بیچ دیا)، اس میں انہیں ایک دینار کا فائدہ ہوا، پھر انہوں نے اس کی جگہ ایک دینار میں دوسرا جانور خریدا، قربانی کا جانور اور ایک دینار لے کر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: "بکری کی قربانی کر دو اور دینار کو صدقہ کر دو۔" امام ترمذی کہتے ہیں: حکیم بن حزام کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور میرے نزدیک حبیب بن ابی ثابت کا سماع حکیم بن حزام سے ثابت نہیں ہے۔

1258۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ ، حَدَّثَنَا هَارُونُ الأَعْوَرُ الْمُقْرِءُ ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِينَارًا لأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً ، فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ ، فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ ، وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّينَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ، فَقَالَ لَهُ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ ، فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ ، فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ ، فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالًا .

تخريج: خ/المناقب ٢٨ (٣٦٤٢)، د/البيوع ٢٨ (٣٣٨٤)، ق/الأحكام ٧ (٢٤٠٢)، (تحفه الأشراف : ٩٨٩٨) (صحيح)

1258/ م حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ ابْنُ خِرِّيتٍ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ ، وَقَالُوا بِهِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ ، وَلَمْ يَأْخُذْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ ، مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ . وَأَبُو لَبِيدٍ اسْمُهُ: لِمَازَةُ بْنُ زَبَّارٍ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۲۵۸۔ عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بکری خرید نے کے لیے مجھے ایک دینار دیا تو میں نے اس سے دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک کو ایک دینار میں بیچ دیا اور ایک بکری اور ایک دینار لے کر نبی اکرم ﷺ کے

پاس آیا اور آپ سے تمام معاملہ بیان کیا اور آپ نے فرمایا: ''اللہ تمہیں تمہارے ہاتھ کے سودے میں برکت دے''، پھر اس کے بعد وہ کوفہ کے کناسہ کی طرف جاتے اور بہت زیادہ منافع کماتے تھے۔ چنانچہ وہ کوفہ کے سب سے زیادہ مال دار آدمی بن گئے۔ مؤلف نے احمد بن سعید دارمی کے طرق سے زبیر بن خریت سے اسی طرح کی حدیث روایت کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ بعض اہلِ علم اسی حدیث کی طرف گئے ہیں اور وہ اسی کے قائل ہیں اور یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ بعض اہلِ علم نے اس حدیث کو نہیں لیا ہے، انہیں لوگوں میں شافعی اور حماد بن زید سعید بن زید کے بھائی ہیں۔

35۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي

۳۵۔ باب: مکاتب غلام کا بیان جس کے پاس اتنا ہو کہ کتابت کی قیمت ادا کر سکے

1259۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا، وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ)). و قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى، دِيَةَ حُرٍّ، وَمَا بَقِيَ، دِيَةَ عَبْدٍ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَهَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَوْلَهُ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. و قَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ.

تخريج: د/الديات ٢٢ (٤٥٨١)، ن/القسامة ٣٨، ٣٩ (٤٨١٢-٤٨١٦)، (تحفة الأشراف: ٥٩٩٣)، وحم (١/٢٢٢، ٢٢٦، ٢٦٣) (صحيح)

۱۲۵۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مکاتب غلام کسی دیت یا میراث کا مستحق ہو تو اسی کے مطابق وہ حصہ پائے گا جتنا وہ آزاد کیا جا چکا ہے''، نیز آپ نے فرمایا: ''مکاتب جتنا زرِ کتابت ادا کر چکا ہے اتنی آزادی کے مطابق دیت دیا جائے گا اور جو باقی ہے اس کے مطابق غلام کی دیت دیا جائے گا''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اسی طرح یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اور عکرمہ نے ابن عباس سے اور ابن عباس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ۳۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ ۴۔ لیکن خالد الحذاء نے بھی عکرمہ سے (روایت کی ہے مگر ان کے مطابق) عکرمہ نے علی رضی اللہ عنہ کے قول سے روایت کی ہے۔ ۵۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہلِ علم

کا کہنا ہے کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے، سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہو یہ کا بھی یہی قول ہے۔

1260- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ: ((مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ، فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوَاقٍ، أَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، ثُمَّ عَجَزَ، فَهُوَ رَقِيقٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُكَاتَبَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ. وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، نَحْوَهُ.

تخريج: د/العتق ١ (٣٩٢٦)، ٣٩٢٧ ق/العتق ٣ (٢٥١٩) (تحفة الأشراف: ٨٨١٤) (حسن)

۱۲۶۰۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ کے دوران میں کہتے سنا: ''جو اپنے غلام سے سو اوقیہ (بارہ سو درہم) پر مکاتبت کرے اور وہ دس اوقیہ کے علاوہ تمام ادا کردے پھر باقی کی ادائیگی سے وہ عاجز رہے تو وہ غلام ہی رہے گا۔امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن غریب ہے۔۲- حجاج بن ارطاۃ نے بھی عمرو بن شعیب سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔۳- صحابہ کرام وغیرہم میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب تک مکاتب پر کچھ بھی زرِ کتابت باقی ہے وہ غلام ہی رہے گا۔

1261- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَبْهَانَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ مَا يُؤَدِّي، فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ وَقَالُوا: لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتَبُ، وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي، حَتَّى يُؤَدِّيَ.

تخريج: د/العتق ١ (٣٩٢٨)، ق/العتق ٣ (٢٥٢٠)، (تحفة الأشراف: ١٨٢٢١) (ضعيف)

(سند میں ''نبہان'' لین الحدیث ہیں، نیز ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق امہات المومنین کا عمل اس کے برعکس تھا، ملاحظہ ہو: الارواء رقم ۱۷۶۹)

۱۲۶۱۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے مکاتب غلام کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ زرِ کتابت ادا کرسکے تو اُسے اس سے پردہ کرنا چاہیے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اہل علم کا اس حدیث پر عمل ازراہِ ورع وتقوی اور احتیاط ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ مکاتب غلام جب تک زرِ کتابت نہ ادا کردے آزاد نہیں ہوگا، اگرچہ اس کے پاس زرِ کتابت ادا کرنے کے لیے رقم موجود ہو۔

36۔ بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

۳۶۔باب: قرض دار مفلس ہوجائے اور آدمی اس کے پاس اپنا سامان پائے تو اس کے حکم کا بیان

1262۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِءٍ أَفْلَسَ، وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا، فَهُوَ أَوْلَى بِهَا مِنْ غَيْرِهِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ، وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: خ/الاستقراض ۱۴ (۲۴۰۲)، م/المساقاة ۵ (البيوع ۲۶)، (۱۵۵۹)، د/البيوع ۷۶ (۳۵۱۹)، ن/البيوع ۹۵ (۴۶۸۰)، ق/الأحكام ۲۶ (۴۳۵۸)، (تحفة الأشراف: ۱۴۸۶۱)، وط/البيوع ۴۲ (۸۸)، وحم (۲/۲۲۸، ۲۵۸، ۴۱۰، ۴۶۸، ۴۸۴، ۵۰۸) (صحیح)

۱۲۶۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو (قرض دار) آدمی مفلس ہوجائے اور (قرض دینے والا) آدمی اپنا سامان اس کے پاس بعینہٖ پائے تو وہ اس سامان کا دوسرے سے زیادہ مستحق ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں: وہ بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہوگا، یہی اہل کوفہ کا بھی قول ہے۔

37۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيعُهَا لَهُ

۳۷۔باب: مسلمان ذمی کو شراب بیچنے کے لیے دے یہ منع ہے

1263۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيمٍ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ، سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ، وَقُلْتُ: إِنَّهُ لِيَتِيمٍ. فَقَالَ: ((أَهْرِيقُوهُ.)) قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوُ هَذَا. و قَالَ بِهَذَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَكَرِهُوا أَنْ تُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا، وَإِنَّمَا كُرِهَ مِنْ ذَلِكَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ، أَنْ يَكُونَ الْمُسْلِمُ فِي بَيْتِهِ خَمْرٌ حَتَّى يَصِيرَ خَلًّا. وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي خَلِّ الْخَمْرِ، إِذَا وُجِدَ قَدْ صَارَ خَلًّا. أَبُو الْوَدَّاكِ اسْمُهُ: جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٣٩٩١) (صحیح)

۱۲۶۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی، جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی (جس میں شراب کی حرمت مذکور ہے) تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا اور عرض کی کہ وہ ایک یتیم کی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اسے بہادو'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اور بھی سندوں سے یہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔ ۳۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ۴۔ بعض اہلِ علم اسی کے قائل ہیں، یہ لوگ شراب کا سرکہ بنانے کو مکروہ سمجھتے ہیں، اس وجہ سے اسے مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے یہاں تک کہ وہ سرکہ بن جائے۔ واللہ اعلم۔ ۵۔ بعض لوگوں نے شراب کے سرکہ کی اجازت دی ہے جب وہ خود سرکہ بن جائے۔

38۔ بَابٌ

۳۸۔ باب: خرید وفروخت (بیع وشراء) سے متعلق ایک اور باب

1264۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ شَرِيكٍ۔ وَقَيْسٌ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَدِّ الأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ، وَقَالُوا إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى آخَرَ شَيْءٌ، فَذَهَبَ بِهِ، فَوَقَعَ لَهُ عِنْدَهُ شَيْءٌ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ عَنْهُ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ لَهُ عَلَيْهِ. وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ؟ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ، وَقَالَ: إِنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ، فَوَقَعَ لَهُ عِنْدَهُ دَنَانِيرُ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ بِمَكَانِ دَرَاهِمِهِ، إِلَّا أَنْ يَقَعَ عِنْدَهُ لَهُ دَرَاهِمُ، فَلَهُ حِينَئِذٍ أَنْ يَحْبِسَ مِنْ دَرَاهِمِهِ بِقَدْرِ مَا لَهُ عَلَيْهِ.

تخریج: د/البیوع ۸۱ (۳۵۳۵)، (تحفة الأشراف : ۱۲۸۳٦)، ود/البیوع ۵۷ (۲٦۳۹) (صحیح)

۱۲٦۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو تمہارے پاس امانت رکھے اُسے امانت لوٹاؤ [1] اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ (بھی) خیانت نہ کرو''۔ [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ بعض اہلِ علم اسی حدیث کی طرف گئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب آدمی کا کسی دوسرے کے ذمے کوئی چیز ہو اور وہ اسے لے کر چلا جائے پھر اس جانے والے کی کوئی چیز اس کے ہاتھ میں آئے تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس میں سے اتنا روک لے جتنا وہ اس کا لے کر گیا ہے۔ ۳۔ تابعین میں سے بعض اہلِ علم نے اس کی اجازت دی ہے اور یہی ثوری کا بھی قول ہے۔ وہ کہتے ہیں: اگر اس کے ذمے درہم ہو اور (بطور امانت) اس کے پاس اس کے دینار آ گئے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے دراہم کے بدلے اسے روک لے، البتہ اس کے پاس اس کے دراہم آ جائیں تو اس وقت اس کے لیے درست ہوگا کہ اس کے دراہم میں سے اتنا روک لے جتنا

اس کے ذمے اس کا ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ حکم واجب ہے اس لیے کہ ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ (النساء: ٥٨) ۔''بے شک اللہ تمہیں حکم دیتے ہیں امانتیں اُن کے مالکوں کے سپرد کردو۔''

فائدہ ❷ :...... یہ حکم استحبابی ہے اس لیے کہ ارشاد باری ہے: ﴿وَجَزَاء سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا﴾ (الشوریٰ: ٤٠) (برائی کی جزاء اسی کے مثل برائی ہے) نیز ارشاد ہے: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ﴾ (النحل: ١٢٦) یہ دونوں آیتیں اس بات پر دلالت کررہی ہیں کہ اپنا حق وصول کرلینا چاہیے، ابن حزم کا قول ہے کہ جس نے خیانت کی ہے اس کے مال پر قابو پانے کی صورت میں اپنا حق وصول لینا واجب ہے، اور یہ خیانت میں شمار نہیں ہوگی، بلکہ خیانت اس صورت میں ہوگی جب وہ اپنے حق سے زیادہ وصول کرے۔

39۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

۳۹۔باب: عاریت لی ہوئی چیز کو واپس کرنے کا بیان

1265۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الْخُطْبَةِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَأَنَسٍ. قَالَ: وَحَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا، مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/الصدقات ٥ (٢٣٩٨)، (تحفة الأشراف: ٤٨٨٤) (صحيح)

١٢٦٥۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبے میں فرماتے سنا: ''عاریت لی ہوئی چیز لوٹائی جائے گی، ضامن کو تاوان دینا ہوگا اور قرض واجب الاداء ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ اور یہ ابوامامہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اور بھی طریق سے مروی ہے۔ ۳۔ اس باب میں سمرہ، صفوان بن امیہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1266۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ)).

قَالَ قَتَادَةُ: ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ. فَقَالَ: فَهُوَ أَمِينُكَ لاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ، يَعْنِي الْعَارِيَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا، وَقَالُوا: يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ، إِلاَّ أَنْ يُخَالِفَ،

وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ، وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ.

تخريج: د/البيوع ٩٠ (٣٥٦١)، ق/الصدقات ٥ (٢٤٠٠)، (تحفة الأشراف: ٤٥٨٤)، و حم (٥/١٢، ١٣)، ود/البيوع ٥٦ (٢٦٣٨) (ضعيف)

(قتادہ اورحسن بصری دونوں مدلس ہیں، اور روایت عنعنہ سے ہے، اس لیے یہ سند ضعیف ہے)

۱۲۶۶۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ ہاتھ نے لیا ہے جب تک وہ اسے ادا نہ کردے اس کے ذمے ہے''❶ قتادہ کہتے ہیں: پھر حسن بصری اس حدیث کو بھول گئے اور کہنے لگے ''جس نے عاریت لی ہے'' وہ تیرا امین ہے، اس پر تاوان نہیں ہے، یعنی عاریت لی ہوئی چیز تلف ہونے پر تاوان نہیں ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم اسی طرف گئے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں: عاریۃً لینے والا ضامن ہوتا ہے اور یہی شافعی اور احمد کا بھی قول ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ عاریت لینے والے پر تاوان نہیں ہے، الا یہ کہ وہ سامان والے کی مخالفت کرے۔ ثوری اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے اور اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاریت لی ہوئی چیز جب تک واپس نہ کردے عاریت لینے والے پر واجب الاداء رہتی ہے۔ عاریت لی ہوئی چیز کی ضمانت عاریت لینے والے پر ہے یا نہیں، اس بارے میں تین اقوال ہیں: پہلا قول یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ اس کا ضامن ہے خواہ اس نے ضمانت کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو، ابن عباس، زید بن علی، عطاء، احمد، اسحاق اور امام شافعی رحمہم اللہ کی یہی رائے ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اگر ضمانت کی شرط نہ کی ہوگی تو اس کی ذمے داری اس پر عائد نہ ہوگی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ شرط کے باوجود بھی ضمانت کی شرط نہیں، بشرطیکہ خیانت نہ کرے، اس حدیث سے پہلے قول کی تائید ہوتی ہے۔

40۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الاِحْتِكَارِ

۴۰۔ باب: ذخیرہ اندوزی کا بیان

1267۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لاَ يَحْتَكِرُ إِلاَّ خَاطِءٌ))، فَقُلْتُ: لِسَعِيدٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّكَ تَحْتَكِرُ، قَالَ: وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هَذَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي أُمَامَةَ، وَابْنِ عُمَرَ. وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، كَرِهُوا احْتِكَارَ الطَّعَامِ، وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي الاحْتِكَارِ فِي غَيْرِ الطَّعَامِ. و قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: لاَ بَأْسَ بِالاِحْتِكَارِ

فِی الْقُطْنِ وَالسِّخْتِیَانِ وَنَحْوِ ذَلِكَ.

تـخريج: م/المساقاة ٢٦ (البيوع ٤٧)، (١٦٠٥)، د/البيوع ٤٩ (٣٤٤٧)، ق/التجارات ٦ (٢١٥٤)، (تحفة الأشراف: ١١٤٨١)، وحم (٦/٤٠٠) ود/البيوع ١٢ (٢٥٨٥) (صحيح)

۱۲۶۷۔ معمر بن عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''گناہ گار ہی احتکار (ذخیرہ اندوزی) کرتا ہے'' ❶۔ محمد بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے سعید بن المسیب سے کہا: ابومحمد! آپ تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ معمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ سعید بن مسیّب سے مروی ہے، وہ تیل، گیہوں اور اسی طرح کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ ۳۔ اس باب میں عمر، علی، ابوامامہ، اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۴۔ اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ ان لوگوں نے کھانے کی ذخیرہ اندوزی ناجائز کہا ہے۔ ۵۔ بعض اہلِ علم نے کھانے کے علاوہ دیگر اشیا کی ذخیرہ اندوزی کی اجازت دی ہے۔ ۶۔ ابن مبارک کہتے ہیں: روئی، دباغت دی ہوئی بکری کی کھال، اور اسی طرح کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فائدہ ❶ :...... احتکار: ذخیرہ اندوزی کو کہتے ہیں، یہ اس وقت منع ہے جب لوگوں کو غلّے کی ضرورت ہو تو مزید مہنگائی کے انتظار میں اسے بازار میں نہ لایا جائے، اگر بازار میں غلّہ دستیاب ہے تو ذخیرہ اندوزی منع نہیں۔ کھانے کے سوا دیگر غیر ضروری اشیا کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں۔

41۔ بَابُ مَا جَاءَ فِی بَیْعِ الْمُحَفَّلاتِ

۴۱۔ باب: تھن میں دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع کا بیان

1268۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لا تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ، وَلا تُحَفِّلُوا وَلا یُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ)).

قَالَ أَبُو عِیسَى: وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِی هُرَیْرَةَ. وَحَدِیثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، كَرِهُوا بَیْعَ الْمُحَفَّلَةِ، وَهِیَ الْمُصَرَّاةُ، لا یَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا أَیَّامًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، لِیَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِی ضَرْعِهَا، فَیَغْتَرَّ بِهَا الْمُشْتَرِی، وَهَذَا ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِیعَةِ وَالْغَرَرِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦١١٦) (حسن)

(متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ عکرمہ سے سماک کی روایت میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے)

۱۲۶۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(بازار میں آنے والے قافلہ تجارت کا بازار سے پہلے) استقبال نہ کرو، جانور کے تھن میں دودھ نہ روکو (تاکہ خریدار دھوکہ کھا جائے) اور (جھوٹا خریدار بن کر)

ایک دوسرے کا سامان نہ فروخت کراؤ۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳- اہل علم کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ ایسے جانور کی بیع کو جس کا دودھ تھن میں روک لیا گیا ہو جائز نہیں سمجھتے۔ ۴- محفلة ایسے جانور کو کہتے ہیں جس کا دودھ تھن میں چھوڑے رکھا گیا ہو، اس کا مالک کچھ دن سے اسے نہ دوہتا ہوتا کہ اس کی تھن میں دودھ جمع ہو جائے اور خریدار اس سے دھوکہ کھا جائے۔ یہ فریب اور دھوکہ ہی کی ایک شکل ہے۔

42- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ

۴۲- باب: جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیانے کا بیان

1269- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). فَقَالَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فِيَّ، وَاللهِ! لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ، فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قُلْتُ: لا. فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: ((احْلِفْ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الأَنْصَارِيِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ، حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الشرب والمساقاة ٤ (٢٣٥٦)، والخصومات ٤ (٢٤١٦)، والرهن ٦ (٢٥١٥)، والشهادات ١٩ (٢٦٦٦)، و ٢٠ (٢٦٦٩)، و٢٣ (٢٦٧٣)، و ٢٥ (٢٦٧٦)، وتفسير آل عمران ٣ (٤٥٤٩)، والأيمان والنذور ١١(٦٦٥٩)، و١٧ (٦٦٧٦)، والأحكام ٣٠ (٧١٨٣)، والتوحيد ٢٤ (٧٤٤٥)، م/الأيمان ٦١ (٢٢٠)، د/الأيمان والنذور ٢ (٣٢٤٣)، ق/الأحكام ٨ (٢٣٧٣)، (تحفة الأشراف: ١٥٨و ٩٢٤٤)، وحم (١/٣٧٧) (صحيح)

۱۲۶۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ اس کے ذریعے وہ کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔''

اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم، آپ نے میرے سلسلے میں یہ حدیث بیان فرمائی تھی۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین مشترک تھی، اس نے میرے حصے کا انکار کیا تو میں اسے نبی اکرم ﷺ سے پاس لے گیا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟'' میں نے عرض کی: نہیں، تو آپ نے یہودی سے فرمایا: ''تم قسم کھاؤ'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ تو قسم کھا لے گا اور میرا مال ہضم کر لے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ (آل عمران : ٧٧) (اور جولوگ اللہ کے قرار اوراپنی قسموں کے عوض تھوڑا سامول حاصل کرتے ہیں....)

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲- اس باب میں وائل بن حجر، ابوموسیٰ، ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری اورعمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

43- بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَان

۴۳- باب: بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدنے والے) کے اختلاف کا بیان

1270- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَان، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ ، عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ مَسْعُودٍ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا، وَهُوَ مُرْسَلٌ أَيْضًا. قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: قُلْتُ لِأَحْمَدَ: إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَان وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ؟ قَالَ: الْقَوْلُ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَرَادَّان، قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ- وَكُلُّ مَنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ، فَعَلَيْهِ الْيَمِينُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ. مِنْهُمْ شُرَيْحٌ وَغَيْرُهُ نَحْوُ هَذَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٥٣١) (صحيح)

وانظر أيضا: د/البيوع ٧٤ (٣٥١١)، ن/البيوع ٨٢ (٤٦٥٢)، ق/التجارات ١٩ (٢١٨٦)، حم (١/٤٤٦)

۱۲۷۰- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہوجائے تو بات بائع کی مانی جائے گی، اور مشتری کو اختیار ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث مرسل ہے، عون بن عبداللہ نے ابن مسعود کو نہیں پایا۔۲- قاسم بن عبدالرحمن سے بھی یہ حدیث مروی ہے، انہوں نے ابن مسعود سے اور ابن مسعود نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ یہ روایت بھی مرسل ہے۔۳- اسحاق بن منصور کہتے ہیں: میں نے احمد سے پوچھا: جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہوجائے اور کوئی گواہ نہ ہو تو کس کی بات تسلیم کی جائے گی؟ انہوں نے کہا: بات وہی معتبر ہوگی جو سامان کا مالک کہے گا، یا پھر دونوں اپنی اپنی چیز واپس لے لیں، یعنی بائع سامان واپس لے لے اور مشتری قیمت۔ اسحاق بن راہویہ نے بھی وہی کہا ہے جو احمد نے کہا ہے۔۴- اور بات جس کی بھی مانی جائے اس کے ذمے قسم کھانا ہوگا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: تابعین میں سے بعض اہل علم سے اسی طرح مروی ہے، انہیں میں شریح بھی ہیں۔

44۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۴۴۔باب: ضرورت سے زائد پانی کے بیچنے کا بیان

1271۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبُهَيْسَةَ، عَنْ أَبِيهَا، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ، وَأَنَسٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ إِيَاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَرِهُوا بَيْعَ الْمَاءِ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي بَيْعِ الْمَاءِ، مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ.

تخريج: د/البيوع ٦٣ (٣٤٧٨)، ن/البيوع ٨٨ (٤٦٦٦)، ق/الرهون ١٨ (الأحكام ٧٩ (٢٤٦٧)، (تحفة الأشراف: ١٧٤٧)، وحم (٣/٣١٧)، ود/البيوع ٦٩ (٢٦٥٤) (صحيح)

۱۲۷۱۔ایاس بن عبدمزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ایاس کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں جابر، بہیسہ، بہیسہ کے باپ، ابوہریرہ، عائشہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، ان لوگوں نے پانی بیچنے کو ناجائز کہا ہے، یہی ابن مبارک شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔۴۔بعض اہلِ علم نے پانی بیچنے کی اجازت دی ہے، جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس سے مراد نہر و چشمے وغیرہ کا پانی ہے جو کسی کی ذاتی ملکیت میں نہ ہو اور اگر پانی پر کسی طرح کا خرچ آیا ہو تو ایسے پانی کا بیچنا منع نہیں ہے، مثلاً: راستوں میں ٹھنڈا پانی یا میزل واٹر وغیرہ بیچنا جائز ہے۔

1272۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ، لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو الْمِنْهَالِ اسْمُهُ: عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مُطْعِمٍ، كُوفِيٌّ، وَهُوَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، وَأَبُو الْمِنْهَالِ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ بَصْرِيٌّ، صَاحِبُ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ.

تخريج: خ/الشرب والمساقاة ٢ (٢٣٥٣)، م/البيوع ٢٩ (المساقاة ٨) (١٥٦٦)، د/البيوع ٦٢ (٣٤٧٣)، ق/الأحكام ١٩ (٢٤٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٨)، وط/الأقضية ٢٥ (٢٩) وحم (٢/٢٤٤، ٢٧٣، ٣٠٩)، ٤٨٢، ٤٩٤، ٥٠٠) (صحيح)

۱۲۷۲۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''ضرورت سے زائد پانی سے نہ روکا جائے کہ اس کے سبب

گھاس سے روک دیا جائے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ سوچ کر دوسروں کے جانوروں کو فاضل پانی پلانے سے نہ روکا جائے کہ جب جانوروں کو پانی پلانے کو لوگ نہ پائیں گے تو جانور ادھر نہ لائیں گے، اس طرح گھاس ان کے جانوروں کے لیے بچی رہے گی، یہ کھلی ہوئی خود غرضی ہے جو اسلام کو پسند نہیں۔

45۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

۴۵۔ باب: نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے کی کراہت کا بیان

1273۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي قَبُولِ الْكَرَامَةِ عَلَى ذَلِكَ.

تخريج: خ/الإجارة ٢١ (٢٢٨٤)، د/البيوع ٤٢ (٣٤٢٩)، ن/البيوع ٩٤ (٤٦٧٥)، (تحفة الأشراف: ٨٢٣٣)، و حم (٢/٤) (صحيح)

۱۲۷۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے سے منع فرمایا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوہریرہ، انس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض علما نے اس کام پر بخشش قبول کرنے کی اجازت دی ہے، جمہور کے نزدیک یہ نہی تحریمی ہے۔

فائدہ ❶ :...... چونکہ مادہ کا حاملہ ہونا قطعی نہیں ہے، حمل قرار پانے اور نہ پانے دونوں کا شبہ ہے اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے اس کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔

1274۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ، فَنَهَاهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

تخريج: ن/البيوع ٩٤ (٤٦٧٦)، (تحفة الأشراف: ١٤٥٠) (صحيح)

۱۲۷۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قبیلہ کلاب کے ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت

لینے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے منع کر دیا، پھر اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم مادہ پر نر چھوڑتے ہیں تو ہمیں بخشش دی جاتی ہے (تو اس کا حکم کیا ہے؟۔) آپ نے اسے بخشش لینے کی اجازت دے دی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن حمید ہی کی روایت سے جانتے ہیں جسے انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے۔

46۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

۴۶۔باب: کتے کی قیمت کا بیان

1275۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي مَسْعُودٍ، وَجَابِرٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، كَرِهُوا ثَمَنَ الْكَلْبِ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ.

تخريج: م/المساقاة ٩ (البيوع ٣٠)، (١٥٦٨)، د/البيوع ٣٩ (٣٤٢١)، ن/الذبائح ١٥ (٤٢٩٩)، تحفة الأشراف: ٣٥٥٥)، وحم (٣/٤٦٤، ٤٦٥)، و ٤/١٤١) (صحيح)

۱۲۷۵۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث (گھٹیا) ہے، [1] زانیہ کی اجرت ناپاک [2] ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے''۔ [3]

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عمر، علی، ابن مسعود، ابومسعود، جابر، ابوہریرہ، ابن عباس، ابن عمر اور عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ ان لوگوں نے کتے کی قیمت کو ناجائز جانا ہے، یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ بعض اہلِ علم نے شکاری کتے کی قیمت کی اجازت دی ہے۔

فائدہ [1] :...... ''كسب الحجام خبيث'' میں خبیث کا لفظ حرام ہونے کے مفہوم میں نہیں ہے، بلکہ گھٹیا اور غیر شریفانہ ہونے کے معنی میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے محیصہ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ پچھنا لگانے کی اجرت سے اپنے اونٹ اور غلام کو فائدہ پہنچاؤ، نیز آپ نے خود پچھنا لگوایا اور لگانے والے کو اس کی اجرت بھی دی، لہٰذا پچھنا لگانے والے کی کمائی کے متعلق خبیث کا لفظ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے لہسن اور پیاز کو خبیث کہا، باوجودیکہ ان دونوں کا استعمال حرام نہیں ہے، اسی طرح حجام کی کمائی بھی حرام نہیں ہے یہ اور بات ہے کہ غیر شریفانہ ہے۔ یہاں خبیث بمعنی حرام ہے۔

فائدہ ② :...... چونکہ زنا فحش امور اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے اس لیے اس سے حاصل ہونے والی اجرت بھی ناپاک اور حرام ہے اس میں کوئی فرق نہیں کہ زانیہ لونڈی ہو یا آزاد ہو۔

فائدہ ③ :...... کتا چونکہ نجس اور ناپاک جانور ہے اس لیے اس سے حاصل ہونے والی قیمت بھی ناپاک ہوگی، اس کی نجاست کا حال یہ ہے کہ شریعت نے اس برتن کو جس میں کتا منہ ڈال دے سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا ہے جس میں ایک مرتبہ مٹی سے دھونا بھی شامل ہے، اسی سبب کتے کی خرید وفروخت اور اس سے فائدہ اٹھانا منع ہے، الا یہ کہ کسی شدید ضرورت سے ہو، مثلاً: گھر، جائداد اور جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو۔ پھر بھی قیمت لینا گھٹیا کام ہے، ہدیہ کر دینا چاہیے۔

1276- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح، و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١١٣٣ (تحفة الأشراف: ١٠٠١٠) (صحيح)

۱۲۷۶- ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے۔ ① امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ① :...... علم غیب رب العالمین کے لیے خاص ہے اس کا دعویٰ کرنا گناہ عظیم ہے، اسی طرح اس دعویٰ کی آڑ میں کاہن اور نجومی عوام سے باطل طریقے سے جو مال حاصل کرتے ہیں وہ بھی حرام ہے۔

47- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

۴۷- باب: پچھنا لگانے والے کی کمائی کا بیان

1277- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ أَخَا بَنِي حَارِثَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ، وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ ((اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ، وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ.)) قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ، وَجَابِرٍ، وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ مُحَيِّصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. و قَالَ: أَحْمَدُ إِنْ سَأَلَنِي حَجَّامٌ نَهَيْتُهُ، وَآخُذُ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: د/البيوع ٣٩ (٣٤٢٢)، ق/التجارات ١٠ (٢١٦٦)، (تحفة الأشراف: ١١٢٣٨)، و ط/الاستئذان ١٠ (٢٨ مرسلاً) (صحيح)

۱۲۷۷- محیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پچھنا لگانے والے کی اجرت کی اجازت طلب کی تو آپ

نے انہیں اس سے منع فرمایا، ❶ لیکن وہ بار بار آپ سے پوچھتے اور اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''اسے اپنے اونٹ کے چارہ پرخرچ کرویا اپنے غلام کو کھلا دو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔محیصہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں رافع بن خدیج ، جحیفہ ، جابر اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔۴۔احمد کہتے ہیں: اگر مجھ سے کوئی پچھنا لگانے والا مزدوری طلب کرے تو میں نہیں دونگا اور دلیل میں یہی حدیث پیش کروں گا۔

فائدہ ❶ :...... یہ ممانعت اس وجہ سے تھی کہ یہ ایک گھٹیا اور غیر شریفانہ عمل ہے، جہاں تک اس کے جواز کا معاملہ ہے تو آپ نے خود ابوطیبہ کو پچھنا لگانے کی اجرت دی ہے جیسا کہ اگلی روایت سے واضح ہے، جمہور اسی کے قائل ہیں اور ممانعت والی روایت کو نہی تنزیہی پرمحمول کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے۔

48۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

۴۸۔باب: پچھنا لگانے والے کی کمائی کے جائز ہونے کا بیان

1278۔ حَـدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ؟ فَقَالَ أَنَسٌ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْـلَـهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ، وَقَالَ: ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ)) . أَوْ ((إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِـكُمْ الْحِجَامَةَ)) . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَـسٍ حَـدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ .

تخريج: م/المساقاة ١١ (البيوع ٣٢) (١٥٧٧)، (تحفة الأشراف : ٥٨٠) (صحيح)

۱۲۷۸۔حمید کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے پچھنا لگانے والے کی کمائی کے بارے میں پوچھا گیا تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگوایا، اور آپ کو پچھنا لگانے والے ابوطیبہ تھے،تو آپ نے انہیں دوصاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے بات کی، توانھوں نے ابوطیبہ کے خراج میں کمی کردی اور آپ نے فرمایا: ''جن چیزوں سے تم دوا کرتے ہو ان میں سب سے افضل پچھنا ہے'' یا فرمایا: ''تمہاری بہتر دواؤں میں سے پچھنا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں علی، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم نے پچھنا لگانے والے کی اجرت کو جائز قرار دیا ہے۔یہی شافعی کا بھی قول ہے۔

49۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

۴۹۔باب: کتے اور بلی کی قیمت کی کراہت کا بیان

1279۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ، وَلَا يَصِحُّ فِي ثَمَنِ السِّنَّوْرِ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ جَابِرٍ، وَاضْطَرَبُوا عَلَى الأَعْمَشِ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ. وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهِرِّ، وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُهُمْ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَرَوَى ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: د/البيوع ٦٤ (٣٤٧٩) (تحفة الأشراف: ٢٣٠٩) و انظر أيضا ما عند م/المساقاة ٩ (١٥٦٩)، ون/الذبائح ٦١ (٤٣٠٠)، وق/التجارات ٩ (٢١٦١)، وحم (٣/٣٣٩) (صحيح)

۱۲۷۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ بلی کی قیمت کے بارے میں یہ صحیح نہیں ہے۔ ۲۔ یہ حدیث اعمش سے مروی ہے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی ہے اور اس نے جابر سے، یہ لوگ اعمش سے اس حدیث کی روایت میں اضطراب کا شکار ہیں۔ ۳۔ اور ابن فضیل نے اس سند کے علاوہ دوسری سند سے بطریق: "الأعمش، عن أبي حازم، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ" روایت کی ہے۔ ۴۔ اہل علم کی ایک جماعت نے بلی کی قیمت کو ناجائز کہا ہے۔ ۵۔ اور بعض لوگوں نے اس کی رخصت دی ہے، یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔

1280۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ، لَا نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَى عَنْهُ، غَيْرَ عَبْدِالرَّزَّاقِ.

تخريج: د/البيوع ٦٤ (٣٤٨٠)، ق/الصيد ٢٠ (٣٢٥٠)، (تحفة الأشراف: ٢٨٩٤)، وحم (٣/٢٩٧) (ضعيف) (سند میں عمر بن زید صنعانی ضعیف ہیں)

۱۲۸۰۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ۲۔ اور ہم عبدالرزاق کے علاوہ کسی بڑے محدث کو نہیں جانتے جس نے عمرو بن زید سے روایت کی ہو۔

50۔ بَابٌ

۵۰۔باب: کتے کی قیمت کھانے سے متعلق ایک اور باب

1281۔ أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، إِلاَّ كَلْبَ الصَّيْدِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لاَ يَصِحُّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو الْمُهَزِّمِ، اسْمُهُ: يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ. وَتَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، وَضَعَّفَهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوُ هَذَا، وَلاَ يَصِحُّ إِسْنَادُهُ أَيْضًا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٨٣٤) (حسن)

(متابعات وشواہد کی بناپر یہ حدیث حسن ہے، ورنہ اس کے راوی "ابوالمهزم" ضعیف ہیں)

۱۲۸۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ نے) کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے سوائے شکاری کتے کی قیمت کے۔امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح نہیں ہے۔۲۔ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے، ان کے سلسلے میں شعبہ بن حجاج نے کلام کیا ہے اور ان کی تضعیف کی ہے۔۳۔اور جابر سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے اور اس کی سند بھی صحیح نہیں ہے، دیکھیے: الصحيحة رقم: ۲۹۷۱۔

51۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

۵۱۔باب: گانے والی لونڈی کی بیع کی حرمت کا بیان

1282۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلاَتَشْتَرُوهُنَّ، وَلاَ تُعَلِّمُوهُنَّ، وَلاَ خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ، وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ))، فِي مِثْلِ هَذَا، أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [لقمان: 6] إِلَى آخِرِ الآيَةِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ وَضَعَّفَهُ، وَهُوَ شَامِيٌّ.

تخريج: ق/التجارات ١١ (٢١٦٨)، (تحفة الأشراف: ٤٨٩٨) (ضعيف) (سند میں عبیداللہ بن زحر اور علی بن یزید بن جدعان دونوں ضعیف راوی ہیں، لیکن ابن ماجہ کی سند حسن درجے کی ہے)

۱۲۸۲۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانے والی لونڈیوں کو نہ بیچو اور نہ انہیں خریدو اور نہ انہیں (گانا) سکھاؤ [1]،ان کی تجارت میں خیر و برکت نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے اور اسی جیسی چیزوں کے بارے میں یہ آیت اتری ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (اور بعض لوگ ایسے ہیں جو لغو باتوں کو خرید لیتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں) (لقمان: ٦)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوامامہ کی حدیث کو ہم اس طرح صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور بعض اہل علم نے علی بن یزید کے بارے میں کلام کیا ہے اور ان کی تضعیف کی ہے۔ اور یہ شام کے رہنے والے ہیں۔ ۲۔ اس باب میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... کیونکہ یہ فسق اور گناہ کے کاموں کی طرف لے جاتا ہے۔

52۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

۵۲۔ باب: غلاموں کی بیع میں دو بھائیوں یا ماں اور اس کے بچے کے درمیان تفریق کرنی حرام ہے

1283۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَانِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا، فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف وأعاده في السير ١٧ (١٥٦٦)، (تحفة الأشراف: ٣٤٦٨)، وانظر حم (٥/٤١٣، ٤١٤) (حسن)

۱۲۸۳۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو شخص ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث ماں اور بچے کے درمیان جدائی ڈالنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، خواہ یہ بیع کے ذریعے ہو یا ہبہ کے ذریعہ یا دھوکہ دھڑی کے ذریعہ، اور والدہ کا لفظ مطلق ہے اس میں والد بھی شامل ہیں۔

1284۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ، فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((رُدَّهُ رُدَّهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ فِي الْبَيْعِ. وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُوَلَّدَاتِ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي أَرْضِ الْإِسْلَامِ، وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ. وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي قَدِ اسْتَأْذَنْتُهَا بِذَلِكَ، فَرَضِيَتْ.

تخريج: ق/التجارات ٤٦ (٢٢٤٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٢٨٥)، وحم (١/١٠٢) (ضعيف)

(میمون کی ملاقات علی رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے، لیکن پچھلی حدیث اور دیگر شواہد سے یہ مسئلہ ثابت ہے)

۱۲۸۴۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام دیے جو آپس میں بھائی تھے، میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: ''علی! تمہارا غلام کیا ہوا؟'' میں نے آپ کو بتایا (کہ میں نے ایک کو بیچ دیا ہے) تو آپ نے فرمایا: ''اُسے واپس لوٹا لو، اُسے واپس لوٹا لو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم نے بیچتے وقت (رشتہ دار) قیدیوں کے درمیان جدائی ڈالنے کو ناجائز کہا ہے۔ ۳۔ اور بعض اہلِ علم نے ان لڑکوں کے درمیان جدائی کو جائز قرار دیا ہے جو سرزمین اسلام میں پیدا ہوئے ہیں۔ پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے۔ ۴۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ انہوں نے بیچتے وقت ماں اور اس کے لڑکے کے درمیان تفریق کی چنانچہ ان پر یہ اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے اس کی ماں سے اس کی اجازت مانگی تو وہ اس پر راضی ہے۔

53۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

۵۳۔ باب: غلام خریدے اور اس سے مزدوری کرائے پھر اس میں کوئی عیب پائے تو کیا کرے؟

1285۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: د/البيوع ٧٣ (٣٥٠٨)، ن/البيوع ١٥ (٤٤٩٥)، ق/التجارات ٤٣ (٢٢٤٢ و٢٢٤٣)، التحفة: ١٦٥٥٥)، وحم (٦/٤٩، ٢٠٨، ٢٣٧) (حسن)

۱۲۸۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ فائدے کا استحقاق ضامن ہونے کی بنیاد پر ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ یہ اور بھی سندوں سے مروی ہے۔ ۳۔ اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

1286۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ.

قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ أَيْضًا. وَحَدِيثُ جَرِيرٍ، يُقَالُ: تَدْلِيسٌ دَلَّسَ فِيهِ جَرِيرٌ، لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ. وَتَفْسِيرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ، هُوَ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا فَيَرُدُّهُ عَلَى الْبَائِعِ، فَالْغَلَّةُ

لِلْمُشْتَرِي ، لأَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ ، هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي . وَنَحْوُ هَذَا مِنَ الْمَسَائِلِ يَكُونُ فِيهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: اسْتَغْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هَذَا الْحَدِيثَ ، مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قُلْتُ: تَرَاهُ تَدْلِيسًا؟ قَالَ: لا .

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٧١٢٦) (حسن)

١٢٨٦۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ کیا کہ فائدے کا استحقاق ضامن ہونے کی بنیاد پر ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ١۔ یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔٢۔ امام ترمذی کہتے ہیں: محمد بن اسماعیل نے اس حدیث کو عمر بن علی کی روایت سے غریب جانا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ کی نظر میں اس میں تدلیس ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔٣۔ مسلم بن خالد زنجی نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے۔٤۔ جریر نے بھی اسے ہشام سے روایت کیا ہے۔٥۔ اور کہا جاتا ہے کہ جریر کی حدیث میں تدلیس ہے، اس میں جریر نے تدلیس کی ہے، انہوں نے اسے ہشام بن عروہ سے نہیں سنا ہے۔٦۔ '' الخراج بالضمان'' کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی غلام خریدے اور اس سے مزدوری کرائے پھر اس میں کوئی عیب دیکھے اور اس کو بیچنے والے کے پاس لوٹا دے، تو غلام کی جو مزدوری اور فائدہ ہے وہ خریدنے والے کا ہوگا، اس لیے کہ اگر غلام ہلاک ہوجاتا تو مشتری (خریدار) کا مال ہلاک ہوتا۔ یہ اور اس طرح کے مسائل میں فائدے کا استحقاق ضامن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

54- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

٥٤۔ باب: راہی کے لیے راستے کے درخت کا پھل کھانے کی رخصت کا بیان

1287- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ ، وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً)) . قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو ، وَعَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، وَرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو ، وَعُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ ، لا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلِيمٍ . وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لابْنِ السَّبِيلِ فِي أَكْلِ الثِّمَارِ ، وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ إِلَّا بِالثَّمَنِ .

تخريج: ق/التجارات ٦٧ (٢٣٠١)، (تحفة الأشراف: ٨٢٢٢) (صحيح)

١٢٨٧۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی باغ میں داخل ہو تو (پھل) کھائے، کپڑوں میں باندھ کر نہ لے جائے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ١۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اس طریق سے صرف یحییٰ بن سلیم ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔٢۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو، عباد بن شرحبیل، رافع بن عمرو، عمیر مولی آبی اللحم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔٣۔ بعض اہل علم نے راہ گیر کے لیے پھل کھانے کی

رخصت دی ہے اور بعض نے اسے ناجائز کہا ہے، الا یہ کہ قیمت ادا کر کے ہو۔

1288- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الأَنْصَارِ، فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا رَافِعُ! لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! الْجُوعُ، قَالَ: ((لاَ تَرْمِ، وَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللهُ وَأَرْوَاكَ)).
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الجهاد ٩٤ (٢٦٢٢)، ق/التجارات ٦٧ (٢٢٩٩)، (تحفة الأشراف: ٣٥٩٥) (ضعيف)
(سند میں "صالح" اوران کے باپ "ابوجبیر" دونوں مجہول ہیں، اور ابو داود وابن ماجہ کی سند میں "ابن ابی الحکم" مجہول ہیں نیز ان کی دادی مبہم ہیں)

۱۲۸۸- رافع بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں انصار کے کھجور کے درختوں پر پتھر مارتا تھا، ان لوگوں نے مجھے پکڑ لیا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئے آپ نے پوچھا: "رافع! تم ان کے کھجور کے درختوں پر پتھر کیوں مارتے ہو؟ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! بھوک کی وجہ سے، آپ نے فرمایا: "پتھر مت مارو، جوخود بخود گر جائے اسے کھاؤ، اللہ تمہیں آسودہ اور سیراب کرے!۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1289- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ، غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً، فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/اللقطة ح رقم ١٠ (١٧١٠) و الحدود ١٢ (٤٣٩٠)، ن/قطع السارق ١١ (٤٩٦١)، (تحفة الأشراف: ٨٧٩٨) (حسن)

۱۲۸۹- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے لٹکے ہوئے پھل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "جوضرورت منداس میں سے (ضرورت کے مطابق) لے لے اور کپڑے میں جمع کرنے والا نہ ہوتو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

55- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا

۵۵- باب: بیع میں استثناء کرنے کی ممانعت کا بیان

1290- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَالثُّنْيَا إِلاَّ أَنْ تُعْلَمَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، غَرِيبٌ مِنْ هَذَا

الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ.

تخريج: خ/الشرب والمساقاة ١٧ (٢٣٨١)، م/البيوع ١٦ (١٥٣٦)، د/البيوع ٣٤ (٣٤٠٥)، ن/الأيمان (والمزارعة)، ٤٥(٣٩١٠)، والبيوع ٧٤ (٤٦٤٧)، ق/التجارات ٥٤ (٢٢٦٦)، (تحفة الأشراف: ٢٤٩٥)، وحم (٣/٣١٣، ٣٥٦، ٣٦٠، ٣٦٤، ٣٩١، ٣٩٢)، وانظر ما يأت برقم ١٣١٣ (صحيح)

۱۲۹۰۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ ❶ مخابرہ ❷ اور بیع میں کچھ چیزوں کو مستثنیٰ کرنے سے منع فرمایا ❸ الا یہ کہ استثنا کی ہوئی چیز معلوم ہو۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس طریق سے بروایت یونس بن عبید جسے یونس نے عطا سے اور عطا نے جابر سے روایت کی ہے حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶ :......محاقلہ اور مزابنہ کی تفسیر گزر چکی ہے دیکھئے حدیث نمبر (۱۲۲۴)۔

فائدہ ❷ :......مخابرہ کے معنی مزارعت کے ہیں، یعنی ثلث یا ربع پیداوار پر زمین بٹائی پر لینا، یہ بیع مطلقاً ممنوع نہیں، بلکہ لوگ زمین کے کسی حصے کی پیداوار مزارع کے لیے اور کسی حصہ کی مالکِ زمین کے لیے مخصوص کر لیتے تھے، ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ بسا اوقات مزارع والا حصہ محفوظ رہتا اور مالک والا تباہ ہو جاتا ہے، اور کبھی اس کے برعکس ہو جاتا ہے، اس طرح معاملہ باہمی نزاع اور جھگڑے تک پہنچ جاتا ہے، اس لیے ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

فائدہ ❸ :......اس کی صورت یہ ہے کہ، مثلاً: کوئی کہے کہ میں اپنا باغ بیچتا ہوں مگر اس کے کچھ درخت نہیں دوں گا اور ان درختوں کی تعیین نہ کرے تو یہ درست نہیں، کیونکہ مستثنیٰ کیے ہوئے درخت مجہول ہیں اور اگر تعیین کر دے تو جائز ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں اس کی اجازت موجود ہے۔

56۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

۵۶۔ باب: قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا ناجائز ہے

1291۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)).

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، كَرِهُوا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتَّى يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي. وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيمَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ، مِمَّا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ، أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَهُ، وَإِنَّمَا التَّشْدِيدُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الطَّعَامِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: خ/البيوع ٥٤ (٢١٣٢)، م/البيوع ٨ (١٥٢٥)، د/البيوع ٦٧ (٣٤٩٦)، ن/البيوع ٥٥ (٤٦٠٤)، ق/التجارات ٣٧ (٢٢٢٧)، (تحفة الأشراف: ٥٧٣٦)، وحم (١/٢١٥، ٢٢١، ٢٥١، ٢٧٠، ٢٨٥، ٣٥٦،

٣٦٨، ٣٦٩) (صحيح)

۱۲۹۱۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو اسے نہ بیچے جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرلے'' ❶ ، ابن عباس کہتے ہیں: میں ہر چیز کو غلّے ہی کے مثل سمجھتا ہوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں :۱۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں جابر، ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے، ان لوگوں نے غلّہ کی بیع کو ناجائز کہا ہے، جب تک مشتری اس پر قبضہ نہ کرلے۔۴۔اور بعض اہلِ علم نے قبضے سے پہلے اس شخص کو بیچنے کی رخصت دی ہے جو کوئی ایسی چیز خریدے جو ناپی اور تولی نہ جاتی ہو اور نہ کھائی اور پی جاتی ہو۔۵۔اہلِ علم کے نزدیک سختی غلے کے سلسلے میں ہے۔احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ ❶ :......خرید وفروخت میں شریعتِ اسلامیہ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ خریدی ہوئی چیز پر خریدار جب تک مکمل قبضہ نہ کرلے اسے دوسرے کے ہاتھ نہ بیچے اور یہ قبضہ ہر چیز پر اسی چیز کے حساب سے ہوگا۔ نیز اس سلسلے میں علاقے کے عرف (رسم ورواج) کا اعتبار بھی ہوگا کہ وہاں کسی چیز پر کیسے قبضہ مانا جاتا ہے، مثلاً: منقولہ چیزوں میں شریعت نے ایک عام اصول برائے مکمل قبضہ یہ بتایا ہے کہ اس چیز کو مشتری بائع کی جگہ سے اپنی جگہ میں منتقل کرلے یا ناپنے والی چیز کو ناپ لے اور تولنے والی چیز کو تول لے اور اندازہ کی جانے والی چیز کی جگہ بدل لے۔

57۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

۵۷۔باب: اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے

1292۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَايَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ))، وَمَعْنَى الْبَيْعِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، هُوَ السَّوْمُ.

تخريج: خ/النكاح ٤٥ (٥١٤٢)، م/النكاح ٦ (١٤١٢)، والبيوع ١٤١٢)، د/النكاح ١٨ (٢٠٨١)، ن/النكاح ٢٠ (٣٢٤٠)، و٢١ (٣٢٤٥)، والبيوع ٢٠ (٤٥٠٧)، ق/النكاح ١٠ (١٨٦٧)، (تحفة الأشراف: ٨٢٨٤)، وحم (٢/١٢٢، ١٢٤، ١٢٦، ١٣٠، ١٤٢، ١٥٣)، د/النكاح ٧ (٢٢٢٢)، والبيوع ٣٣ (٢٦٠٩) (صحيح)

۱۲۹۲۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے ❶ اور نہ کوئی کسی کے شادی کے پیغام پر پیغام دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں ابوہریرہ اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے۔۴۔اور بعض اہل علم کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس حدیث میں بیع سے مراد بھاؤ تاؤ اور مول تول ہے۔

فائدہ ❶ :...... دوسرے کی بیع پر بیع کی صورت یہ ہے، بیع ہو جانے کے بعد مدت خیار کے اندر کوئی آ کر یہ کہے کہ تو یہ بیع فسخ کر دے تو میں تجھ کو اس سے عمدہ چیز اس سے کم قیمت پر دیتا ہوں کہ اس طرح کہنا جائز نہیں۔

58۔بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

۵۸۔باب: شراب کی بیع اور اس کی ممانعت کا بیان

1293۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ لَيْثًا يُحَدِّثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي، قَالَ: ((أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَعَائِشَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَأَنَسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي طَلْحَةَ، رَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ عِنْدَهُ، وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٧٧٢) (حسن)

۱۲۹۳۔ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں نے ان یتیموں کے لیے شراب خریدی تھی جو میری پرورش میں ہیں۔ (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ”شراب بہا دو اور مٹکے توڑ دو۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو ثوری نے بطریق: ”السدی، عن یحییٰ بن عباد، عن أنس“ روایت کیا ہے کہ ابوطلحہ آپ کے پاس تھے ❶ اور یہ لیث کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔۲۔اس باب میں جابر، عائشہ، ابوسعید، ابن مسعود، ابن عمر، اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس اعتبار سے یہ حدیث انس کی مسانید میں سے ہوگی نہ کہ ابوطلحہ کی۔

59۔ بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا

۵۹۔باب: شراب کا سرکہ بنانا منع ہے

1294۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الأشربة ٢ (١٩٨٣)، د/الأشربة ٣ (٣٦٧٥)، (تحفة الأشراف: ١٦٦٨)، ود/الأشربة ١٧

(٢١٦١) (صحيح)

١٢٩٤۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا شراب کا سرکہ بنایا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1295۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ قَال: سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً: عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِي لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: ق/الأشربة ٦ (٣٣٨١)، (تحفة الأشراف: ٩٠٠) (حسن صحيح)

١٢٩٥۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت بھیجی: اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے نچڑوانے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے لے جانے والے پر، اس کے منگوانے والے پر، اور جس کے لیے لے جائی جائے اس پر، اس کے پلانے والے پر، اور اس کے بیچنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کو خریدنے والے پر اور جس کے لیے خریدی گئی ہو اس پر۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ۲۔ اور اسی حدیث کی طرح ابن عباس، ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے جسے یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

60۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ إِذْنِ الأَرْبَابِ

٦٠۔ باب: مالک کی اجازت کے بغیر جانور کے دوہنے کا بیان

1296۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ، فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلاثًا، فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، فَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ، وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، وَقَالُوا: إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةِ سَمُرَةَ.

تخريج: د/الجهاد ٩٣ (٢٦١٩)، (تحفة الأشراف: ٤٥٩١) (صحيح)

۱۲۹۶۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی ریوڑ کے پاس (دودھ پینے) آئے تو اگر ان میں ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے، اگر وہ اجازت دے دے تو دودھ پی لے، اگر ان میں کوئی نہ ہو تو تین بار آواز لگائے، اگر کوئی جواب دے تو اس سے اجازت لے لے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو دودھ پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ اس باب میں عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے، احمد اور اسحاق بن راہویہ اسی کے قائل ہیں۔ ۴۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ سمرہ سے حسن کا سماع ثابت ہے۔ ۵۔ بعض محدثین نے حسن کی روایت میں، جسے انہوں نے سمرہ سے روایت کی ہے، کلام کیا ہے۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ حسن سمرہ کے صحیفے سے حدیث روایت کرتے تھے۔ ❷

فائدہ ❶ :...... یہ حکم اس پریشان حال اور مضطر و مجبور مسافر کے لیے ہے جسے کھانا نہ ملنے کی صورت میں اپنی جان کے ہلاک ہوجانے کا خطرہ لاحق ہو۔ یہ تاویل اس وجہ سے ضروری ہے کہ یہ حدیث ایک دوسری حدیث ''لايحلبنّ أحد ماشية أخدٍ بغير إذنه'' کے معارض ہے۔

فائدہ ❷ : اس سے معلوم ہوا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے پاس بھی لکھی ہوئی احادیث کا صحیفہ تھا۔

61۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالأَصْنَامِ

۶۱۔ باب: مردار کی کھالوں اور بتوں کے بیچنے کا بیان

1297۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ، يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ)). فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ؟ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ قَالَ: ((لَا، هُوَ حَرَامٌ)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: خ/البيوع ۱۱۲ (۲۲۳٦)، والمغازي ٥١ (٤٢٩٦)، وتفسير سورة الأنعام ٦ (٤٦٣٣)، م/المساقاة ۱۳ (۱٥٨١)، د/البيوع ٦٦ (٣٤٨٦)، ن/الفرع والعتيرة ٨ (٤٢٦٧)، والبيوع ٩٣ (٤٦٧٣)، ق/التجارات ۱۱ (۲۱٦٧)، (تحفة الأشراف: ٢٤٩٤)، وحم (٣/٣٢٤)، ٣٢٦، ٣٧٠) (صحيح)

۱۲۹۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکے کے سال مکہ کے اندر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے''، عرض کی گئی، اللہ کے رسول! مجھے مردار کی

چربی کے بارے میں بتائیے، اسے کشتیوں پہ ملا جاتا ہے، چمڑوں پہ لگایا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، یہ جائز نہیں، یہ حرام ہے''، پھر آپ نے اسی وقت فرمایا: ''یہود پر اللہ کی مار ہو، اللہ نے ان کے لیے چربی حرام قرار دے دی تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

62۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّجُوعِ مِنَ الْهِبَةِ

۶۲۔ باب: ہبہ کو واپس لینے پر وارد وعید کا بیان

1298۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ، الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)). حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، بِهَذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: خ/الهبة ٣٠ (٢٦٢٢)، والحيل ١٤ (٦٩٧٥)، ن/الهبة ٣ (٣٧٢٨، ٣٧٢٩)، (تحفة الأشراف: ٥٩٩٢)، وحم (١/٢١٧) وانظر الحديث الآتي، مايأت برقم: ٢١٣١ و ٢١٣٢ (صحيح)

وانظر أيضا: خ/الهبة ١٤ (٢٥٨٩)، م/الهبات ٢ (١٦٢٢)، ن/الهبة ٢ (٣٧٢١-٣٧٢٢)، و٣ (٣٧٢٣، ٣٧٢٥-٣٧٢٧، ٣٧٣٠)، و٤ (٣٧٣١-٣٧٣٣)

۱۲۹۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بُری مثال ہمارے لیے مناسب نہیں، ہدیہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے''۔ [1]

فائدہ [1] :...... اس سے ہبہ کو واپس لینے کی شناعت وقباحت واضح ہوتی ہے، ایک تو ایسے شخص کو کُتے سے تشبیہ دی گئی ہے، دوسرے ہبہ کی گئی چیز کو قے سے تعبیر کیا جس سے انسان انتہائی کراہت محسوس کرتا ہے۔

1299۔ قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا، إِلاَّ الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. قَالُوا: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا، وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا، مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ. و قَالَ الشَّافِعِيُّ: لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلاَّ الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ. وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللهِ

بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا، إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ)).

تخريج: د/البيوع ٨٣ (٣٥٣٩)، ن/الهبة ٢ (٣٧٢٠)، و ٤ (٣٧٣٣)، ق/الهبات ١ (٢٣٧٧)، (تحفة الأشراف: ٥٧٤٣ و ٧٠٩٧)، وحم (٢٧/٢، ٧٨) (ويأت برقم ٢١٣٢) (صحيح)

١٢٩٩۔عبداللہ بن عمراور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی کے لیے جائز نہیں کہ کوئی عطیہ دے کر اسے واپس لے سوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں:١۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔٢۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو کسی ذی محرم کو کوئی چیز بطور ہبہ دے تو پھر اسے واپس لینے کا اختیار نہیں، اور جو کسی غیر ذی محرم کو کوئی چیز بطور ہبہ دے تو اس کے لیے اسے واپس لینا جائز ہے جب اُسے اس کا بدلہ نہ دیا گیا ہو، یہی ثوری کا قول ہے۔٣۔اور شافعی کہتے ہیں: کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو کوئی عطیہ دے پھر اسے واپس لے، سوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دے۔ شافعی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے استدلال کیا ہے جسے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کسی کے لیے جائز نہیں کہ کوئی عطیہ دے کر اسے واپس لے سوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دے۔''

63۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

٦٣۔باب: عاریت والی بیع کے جائز ہونے کا بیان

1300۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ. وَرَوَى أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

تخريج: خ/البيوع ٧٥ (٢١٧٢، ٢١٧٣)، و٨٢ (٢١٨٤)، و ٨٤ (٢١٩٢)، والشرب والمساقاة ١٧ (٢٣٨٠)، م/البيوع ١٤ (١٥٣٩)، د/البيوع ٢٠ (٣٣٦٢)، ن/البيوع ٣٢ (٤٥٣٦، ٤٥٤٠)، و ٣٤ (٤٥٤٣، ٤٥٤٣)، ق/التجارات ٥٥ (٢٢٦٨، ٢٢٦٩)، (تحفة الأشراف: ٣٧٢٣)، وط/البيوع ٩ (١٤)، وحم (١٨١/٥، ١٨٢، ١٨٨، ١٩٢) ويأت برقم ١٣٠٢ (صحيح)

1300/ م۔ وَبِهَذَا الإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا.

وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۳۰۰۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا، البتہ آپ نے عرایا والوں کو اندازہ لگا کر اسے اتنی ہی کھجور میں بیچنے کی اجازت دی۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث کو محمد بن اسحاق نے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ایوب، عبیداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابو ہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۱۳۰۰/م۔ اور اسی سند سے ابن عمر نے زید بن ثابت سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے بیع عرایا کی اجازت دی۔ اور یہ محمد بن اسحاق کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ❷

فائدہ ❶:......عرایا کی صورت یہ ہے، مثلاً: کوئی شخص اپنے باغ کے دو ایک درخت کا پھل کسی مسکین کو دے دے، لیکن دینے کے بعد بار بار اس کے آنے جانے سے اسے تکلیف پہنچے تو کہے: بھائی اندازہ لگا کر خشک یا تر کھجور ہم سے لے لو اور اس درخت کا پھل ہمارے لیے چھوڑ دو ہر چند کہ یہ مزابنہ ہے، لیکن چونکہ یہ ایک ضرورت ہے اور وہ بھی مسکینوں کو مل رہا ہے اس لیے اسے جائز قرار دیا گیا ہے۔

فائدہ ❷:......مطلب یہ ہے کہ محمد بن اسحاق نے "عن نافع ، عن ابن عمر ، عن زید بن ثابت" کے طریق سے محاقلہ اور مزابنہ سے ممانعت کو عرایا والے جملے کے ساتھ روایت کیا ہے، جب کہ ایوب وغیرہ نے "عن نافع ، عن ابن عمر" کے طریق سے (یعنی مسند ابن عمر سے) صرف محاقلہ و مزابنہ کی ممانعت والی بات ہی روایت کی ہے، نیز "عن أیوب ، عن ابن عمر ، عن زید بن ثابت" کے طریق سے بھی ایک روایت ہے، مگر اس میں محمد بن اسحاق والے حدیث کے دونوں ٹکڑے ایک ساتھ نہیں ہیں، بلکہ صرف ''عرایا'' والا ٹکڑا ہی ہے، اور بقول مؤلف یہ روایت زیادہ صحیح ہے (یہ روایت آگے آرہی ہے)۔

1301۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ، أَوْ كَذَا .

تخريج: خ/البيوع ٨٣ (٢١٩٠)، والشرب والمساقاة ١٧ (٢٣٨٢)، م/البيوع ١٤ (١٥٤١)، د/البيوع ٢١ (٣٣٦٤)، ن/البيوع ٣٥ (٤٥٤٥)، (تحفة الأشراف : ١٤٩٤٣)، وحم (٢/٢٣٧) (صحيح)

۱۳۰۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ وسق سے کم میں عرایا کے بیچنے کی اجازت دی ہے یا ایسے ہی کچھ آپ نے فرمایا۔ راوی کو شک ہے کہ حدیث کے یہی الفاظ ہیں یا کچھ فرق ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

1301/ م۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، نَحْوَهُ. وَرُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ.

تخریج: انظر ما قبله (صحیح)

۱۳۰۱/م۔ اس سند سے سابقہ حدیث کی طرح روایت آئی ہے۔ مالک [1] سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ وسق میں یا پانچ وسق سے کم میں عرایا کو بیچنے کی اجازت دی ہے۔

فائدہ [1] :...... یہ اسی سند سے اسی حدیث کی تکرار ہے، کیوں کہ سبھی کے یہاں یہ حدیث اسی سند (مالک، عن داود بن حصین) سے مروی ہے۔

1302۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ. وَقَالُوا: إِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالُوا: لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. وَمَعْنَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَيْهِمْ فِي هَذَا، لِأَنَّهُمْ شَكَوْا إِلَيْهِ وَقَالُوا: لَا نَجِدُ مَا نَشْتَرِي مِنَ الثَّمَرِ، إِلَّا بِالتَّمْرِ، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَنْ يَشْتَرُوهَا، فَيَأْكُلُوهَا رُطَبًا.

تخریج: انظر حدیث رقم ۱۳۰۰ (صحیح)

۱۳۰۲۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اندازہ لگا کر عرایا کو بیچنے کی اجازت دی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ جس میں شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی شامل ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منجملہ جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اس سے عرایا مستثنیٰ ہے، اس لیے کہ آپ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ ان لوگوں نے زید بن ثابت اور ابوہریرہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ اس کے لیے پانچ وسق سے کم خریدنا جائز ہے۔ ۳۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پیش نظر اس سلسلے میں توسّع اور گنجائش دینا ہے، اس لیے کہ عرایا والوں نے آپ سے شکایت کی اور عرض کی کہ خشک کھجور کے سوا ہمیں کوئی اور چیز میسر نہیں جس سے ہم تازہ کھجور خرید سکیں تو آپ نے انہیں پانچ وسق سے کم میں خریدنے کی اجازت دے دی تا کہ وہ تازہ کھجور کھا سکیں۔

64۔ بَابٌ مِنْهُ
۶۴۔باب: بیع عرایا سے متعلق ایک اور باب

1303۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ، الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، إِلاَّ لأَصْحَابِ الْعَرَايَا، فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: خ/البيوع ٨٣ (٢١٩١)، والشرب والمساقاة ١٧ (٢٣٨٤)، م/البيوع ١٤ (١٥٤٠)، د/البيوع ٢٠ (٢٣٦٣)، ن/البيوع ٣٥ (٤٥٤٦)، (تحفة الأشراف: ٣٥٥٢و٤٦٤٦) وحم (٢/٤) (صحيح)

۱۳۰۳۔ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ، یعنی سوکھی کھجوروں کے عوض درخت پر لگی کھجور بیچنے سے منع فرمایا، البتہ آپ نے عرایا والوں کو اجازت دی، اور خشک انگور کے عوض تر انگور بیچنے سے اور اندازہ لگا کر کوئی بھی پھل بیچنے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

65۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ فِي الْبُيُوعِ
۶۵۔باب: بیع میں نجش کے حرام ہونے کا بیان

1304۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَ قُتَيْبَةُ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لاَتَنَاجَشُوا)). قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، كَرِهُوا النَّجْشَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالنَّجْشُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ الَّذِي يَفْصِلُ السِّلْعَةَ إِلَى صَاحِبِ السِّلْعَةِ. فَيَسْتَامُ بِأَكْثَرَ مِمَّا تَسْوَى. وَذَلِكَ عِنْدَمَا يَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِي يُرِيدُ أَنْ يَغْتَرَّ الْمُشْتَرِي بِهِ وَلَيْسَ مِنْ رَأْيِهِ الشِّرَاءُ، إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَخْدَعَ الْمُشْتَرِيَ بِمَا يَسْتَامُ، وَهَذَا ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَإِنْ نَجَشَ رَجُلٌ، فَالنَّاجِشُ آثِمٌ فِيمَا يَصْنَعُ وَالْبَيْعُ جَائِزٌ؟ لأَنَّ الْبَائِعَ غَيْرُ النَّاجِشِ.

تخريج: خ/البيوع ٥٨ (٢١٤٠)، و٦٤ (٢١٥٠)، و٧٠ (٢١٦٠)، والشروط ٨ (٢٧٢٣)، م/النكاح ٦ (١٤١٣/٥٢)، د/البيوع ٤٦ (٣٤٣٨)، ن/البيوع ١٦ (٤٥١٠)، ق/التجارات ١٣ (٢١٧٤)، (تحفة الأشراف: ١٣١٢٣)، و ط/البيوع ٤٥ (٩٦)، وحم (٢/٢٣٨، ٤٧٤، ٤٨٧)، وانظر ما تقدم بأرقام:

١١٣٤، ١١٩٠، ١٢٢٢) (صحيح)

١٣٠٤۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نجش نہ کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ١۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ٢۔ اس باب میں ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ٣۔ اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، ان لوگوں نے نجش کو ناجائز کہا ہے۔ ٤۔ نجش یہ ہے کہ ایسا آدمی جو سامان کے اچھے بُرے کی تمیز رکھتا ہو سامان والے کے پاس آئے اور اصل قیمت سے بڑھا کر سامان کی قیمت لگائے اور یہ ایسے وقت ہو جب خریدار اس کے پاس موجود ہو، مقصد صرف یہ ہو کہ اس سے خریدار دھوکہ کھا جائے اور وہ (دام بڑھا چڑھا کر لگانے والا) خریدنے کا خیال نہ رکھتا ہو، بلکہ صرف یہ چاہتا ہو کہ اس کی قیمت لگانے کی وجہ سے خریدار دھوکہ کھا جائے۔ یہ دھوکہ ہی کی ایک قسم ہے۔ ٥۔ شافعی کہتے ہیں: اگر کوئی آدمی نجش کرتا ہے تو اپنے اس فعل کی وجہ سے وہ، یعنی نجش کرنے والا گنہگار ہوگا اور بیع جائز ہوگی، اس لیے کہ بیچنے والا تو نجش نہیں کر رہا ہے۔

66۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

٦٦۔ باب: (ترازو) جھکا کر (زیادہ) تولنے کا بیان

1305۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالاَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ، فَجَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ. وَعِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالأَجْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْوَزَّانِ: ((زِنْ وَأَرْجِحْ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سُوَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ الرُّجْحَانَ فِي الْوَزْنِ. وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ، فَقَالَ: عَنْ أَبِي صَفْوَانَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

تخريج: د/البيوع ٧ (٣٣٣٦)، ن/البيوع ٥٤ (٤٥٩٦)، ق/التجارات ٣٤ (٢٢٢٠)، واللباس ١٢ (٣٥٧٩) (تحفة الأشراف: ٤٨١٠)، وحم ٤/٣٥٢)، ود/البيوع ٤٧ (٢٦٢٧) (صحيح)

١٣٠٥۔ سوید بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور مخرمہ عبدی دونوں مقام ہجر سے ایک کپڑا لے آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہم سے ایک پائجامے کا مول بھاؤ کیا۔ میرے پاس ایک تولنے والا تھا جو اجرت لے کر تولتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تولنے والے سے فرمایا: ''جھکا کر تول۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ١۔ سوید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ٢۔ اہل علم جھکا کر تولنے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ ٣۔ اس باب میں جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ٤۔ اور شعبہ نے بھی اس حدیث کو سماک سے روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے ''عن سوید بن قیس'' کی جگہ ''عن ابی صفوان'' کہا ہے پھر آگے حدیث ذکر کی ہے۔

67۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ

٦٧۔ باب: تنگ دست قرض دار کومہلت دینے اور تقاضے میں نرمی کرنے کا بیان

1306۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ، وَأَبِي قَتَادَةَ، وَحُذَيْفَةَ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَعُبَادَةَ، وَجَابِرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر حم (٢/٣٥٩)، (تحفة الأشراف: ١٢٣٢٤) (صحيح)

١٣٠٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی تنگ دست (قرض دار) کو مہلت دے یا اس کا کچھ قرض معاف کردے تو اللہ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابو یسر (کعب بن عمرو)، ابو قتادہ، حذیفہ، ابن مسعود، عبادہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1307۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا، وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ. تَجَاوَزُوا عَنْهُ.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو.

تخريج: م/المساقاة ٦ (البيوع ٢٧)، (١٥٦١)، (تحفة الأشراف: ٩٩٩٢)، وحم (٤/١٢٠) (صحيح)

١٣٠٧۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں سے ایک آدمی کا حساب (اس کی موت کے بعد) لیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ملی، سوائے اس کے کہ وہ ایک مال دار آدمی تھا، لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور اپنے خادموں کو حکم دیتا تھا کہ (تقاضے کے وقت) تنگ دست سے درگزر کریں تو اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا: ہم اس سے زیادہ اس کے (درگزر کے) حقدار ہیں، تم لوگ اسے معاف کردو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

68۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ أَنَّهُ ظُلْمٌ

۶۸۔باب: مال دار آدمی کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

1308۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ.

تخريج: خ/الحوالة ٢ (٢٢٨٨)، والاستقراض ١٢ (٢٤٠٠)، م/المساقاة ٧ (البيوع ٢٨) (١٥٦٤)، د/البيوع ١٠ (٣٣٤٥)، ن/البيوع ١٠٠ (٤٦٩٢)، و ١٠١ (٤٦٩٥)، ق/الصدقات ٨ (الأحكام ٤٨)، (٢٤٠٣)، (تحفة الأشراف: ١٣٦٦٢)، وط/البيوع ٤٠ (٨٤)، وحم (٢/٢٤٥، ٢٥٤، ٢٦٠، ٣١٥، ٣٧٧، ٣٨٠، ٤٦٣، ٤٦٥)، د/البيوع ٤٨ (٢٦٢٨) (صحيح)

۱۳۰۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مال دار آدمی کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے [1] اور جب تم میں سے کوئی کسی مالدار کی حوالگی میں دیا جائے تو چاہیے کہ اس کی حوالگی قبول کرے''۔ [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں ابن عمر اور شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :......قرض کی ادائیگی کے باوجود قرض ادا نہ کرنا ٹال مٹول ہے، بلاوجہ قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لینا کبیرہ گناہ ہے۔

فائدہ [2] :......اپنے ذمے کا قرض دوسرے کے ذمے کر دینا یہی حوالہ ہے، مثلاً: زید عمرو کا مقروض ہے پھر زید عمرو کا مقابلہ بکر سے یہ کہہ کر کرا دے کہ اب میرے ذمے کے قرض کی ادائیگی بکر کے سر ہے اور بکر اسے تسلیم بھی کر لے تو عمرو کو یہ حوالگی قبول کرنی چاہیے، اس میں گویا حسنِ معاملہ کی ترغیب ہے۔

1309۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُحِلْتَ عَلَى مَلِيٍّ فَاتْبَعْهُ. وَلَا تَبِعْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَمَعْنَاهُ: إِذَا أُحِيلَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ. فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلَى مَلِيٍّ فَاحْتَالَهُ فَقَدْ بَرِءَ الْمُحِيلُ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْمُحِيلِ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا تَوِيَ مَالُ هَذَا بِإِفْلَاسِ الْمُحَالِ عَلَيْهِ، فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الأَوَّلِ. وَاحْتَجُّوا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهِ حِينَ قَالُوا: لَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى. قَالَ إِسْحَاقُ: مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ (لَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى) هَذَا إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلَى آخَرَ، وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ مَلِيٌّ، فَإِذَا هُوَ مُعْدِمٌ،

فَلَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى .

تخريج: ق/الصدقات ٨ (الأحكام ٤٨)، (٢٤٠٤)، (تحفة الأشراف: ٨٥٣٥)، وحم (٢/٧١) (صحيح)

۱۳۰۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مال دار آدمی کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم کسی مال دار کے حوالے کیے جاؤ تو اسے قبول کرلو اور ایک بیع میں دو بیع نہ کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی قرض وصول کرنے میں کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔ ۳۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب آدمی کو کسی مال دار کے حوالے کیا جائے اور وہ حوالہ قبول کرلے تو حوالے کرنے والا بری ہوجائے گا اور قرض خواہ کے لیے درست نہیں کہ پھر حوالے کرنے والے کی طرف پلٹے۔ یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۴۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں: کہ محتال علیہ (جس آدمی کی طرف تحویل کیا گیا ہے) کے مفلس ہوجانے کی وجہ سے اس کے مال کے ڈوب جانے کا خطرہ ہو تو قرض خواہ کے لیے جائز ہوگا کہ وہ پہلے کی طرف لوٹ جائے، ان لوگوں نے اس بات پر عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کے قول سے استدلال کیا ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا ہے۔ ۵۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: اس حدیث ''ليس على مال مسلم توى'' (مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا ہے) کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی قرض خواہ کسی کے حوالے کیا گیا اور اسے مال دار سمجھ رہا ہو، لیکن درحقیقت وہ غریب ہو تو ایسی صورت میں مسلمان کا مال ضائع نہ ہوگا (اور وہ اصل قرض دار سے اپنا مال طلب کرسکتا ہے)

69۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۶۹۔ باب: بیع ملامسہ اور بیع منابذہ کا بیان

1310۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عُمَرَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ يَقُولَ: إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ . وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَقُولَ: إِذَا لَمَسْتَ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَإِنْ كَانَ لَا يَرَى مِنْهُ شَيْئًا، مِثْلَ مَا يَكُونُ فِي الْجِرَابِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ، وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا مِنْ بُيُوعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ .

تخريج: خ/الصلاة ١٠ (٣٦٨)، ومواقيت الصلاة ٣٠ (٥٨٤)، والبيوع ٦٣ (٢١٤٦)، واللباس ٢٠ (٥٨١٩)، و٢١ (٥٨٢١)، م/البيوع ١ (١٥١١)، ن/البيوع ٢٣ (٤٥١٣)، و٢٦ (٤٥١٧ و ٤٥٢١)، ق/التجارات ١٢ (٢١٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٣٦٦١)، وط/البيوع ٣٥ (٧٦)، واللباس ٨ (١٧)، وحم (٢/٣٧٩، ٤١٩، ٤٦٤)، ٤٧٦، ٤٨٠)، ٤٩١)، ٤٩٦، ٥٢١)، ٥٢٩) (صحيح)

۱۳۱۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے منع فرمایا۔
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہے: جب میں تمہاری طرف یہ چیز پھینک دوں تو میرے اور تمہارے درمیان بیع واجب ہوجائے گی۔ (یہ منابذہ کی صورت ہے) اور ملامسہ یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہے: جب میں یہ چیز چھولوں تو بیع واجب ہوجائے گی اگرچہ وہ سامان کو بالکل نہ دیکھ رہا ہو، مثلاً: تھیلے وغیرہ میں ہو۔ یہ دونوں جاہلیت کی مروج بیعوں میں سے تھیں، لہٰذا آپ نے اس سے منع فرمایا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... کیونکہ اس میں دھوکہ ہے، مبیع (سودا) مجہول ہے۔

70۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالثَّمَرِ

۷۰۔ باب: غلے اور کھجور میں بیع سلف (پیشگی قیمت ادا کرنے) کا بیان

1311۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ ، فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ . أَجَازُوا السَّلَفَ فِي الطَّعَامِ وَالثِّيَابِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ، مِمَّا يُعْرَفُ حَدُّهُ وَصِفَتُهُ . وَاخْتَلَفُوا فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ: فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ جَائِزًا . وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ ، وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ . أَبُو الْمِنْهَالِ اسْمُهُ: عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مُطْعِمٍ .

تخريج: خ/السلم ۱ (۲۲۳۹)، و۲ (۲۲٤۰)، و۷ (۲۲۵۳)، م/المساقاة ۲۵ (۱٦۰٤)، د/البيوع ۵۷ (۳٤٦۳)، ن/البيوع ٦۳ (٤٦۲۰)، ق/التجارات ۵۹ (۲۲۸۰)، (تحفة الأشراف: ۵۸۲۰)، وحم (۱/۲۱۷، ۲۲۲، ۲۸۲، ۳۵۸) (صحيح)

۱۳۱۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ پھلوں میں سلف کیا کرتے تھے، یعنی قیمت پہلے ادا کردیتے تھے، آپ نے فرمایا: ''جو سلف کرے وہ متعین ناپ تول اور متعین مدت میں سلف کرے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابن ابی اوفی اور عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ غلہ، کپڑا، اور جن چیزوں کی حد اور صفت معلوم ہو اس کی خریداری کے لیے پیشگی رقم دینے کو جائز کہتے ہیں۔ ۴۔ جانور خریدنے کے لیے

پیشگی رقم دینے میں اختلاف ہے۔۴۔ بعض اہلِ علم جانور خریدنے کے لیے پیشگی رقم دینے کو جائز کہتے ہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم نے جانور خریدنے کے لیے پیشگی دینے کو مکروہ سمجھا ہے۔ سفیان اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے۔

71۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرِكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

۷۱۔ باب: مشترکہ زمین جس کا حصہ دار اپنا حصہ بیچنا چاہے

1312۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ، فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ. سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ، يُقَالُ: إِنَّهُ مَاتَ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ. قَالَ: وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا أَبُو بِشْرٍ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَا نَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ سَمَاعًا مِنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، فَلَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْهُ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ. قَالَ: وَإِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، وَكَانَ لَهُ كِتَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَبْدُالْقُدُّوسِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: ذَهَبُوا بِصَحِيفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ إِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَأَخَذَهَا، أَوْ قَالَ: فَرَوَاهَا، وَذَهَبُوا بِهَا إِلَى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا، وَأَتَوْنِي بِهَا فَلَمْ أَرْوِهَا، يَقُولُ: رَدَدْتُهَا.

تخريج: تفرد به مؤلف، وانظر حم (۳/۳۵۷) (صحيح لغيره) و أخرجه كل من: م/المساقاة ۲۸ (البيوع ۴۹)، (۱۶۰۸)، د/البيوع ۷۵ (۳۵۱۳)، ن/البيوع ۸۰ (۴۶۵۰)، و ۱۰۷ (۴۷۰۴، ۴۷۰۵)، (تحفة الأشراف: ۲۲۷۲)، وحم (۳/۳۱۲، ۳۱۶، ۳۹۷)، ود/البيوع ۸۳ (۲۶۷۰) معناه في سياق حديث "الشفعة"

۱۳۱۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے باغ میں کوئی ساجھی دار ہو تو وہ اپنا حصہ اس وقت تک نہ بیچے جب تک کہ اسے اپنے ساجھی دار پر پیش نہ کر لے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ ۲۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: سلیمان یشکری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ جابر بن عبداللہ کی زندگی ہی میں مر گئے تھے، ان سے قتادہ اور ابو بشر کا سماع نہیں ہے۔ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: میں نہیں جانتا ہوں کہ ان میں سے کسی نے سلیمان یشکری سے کچھ سنا ہو سوائے عمرو بن دینار کے، شاید انہوں نے جابر بن عبداللہ کی زندگی ہی میں سلیمان یشکری سے حدیث سنی ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ قتادہ،

سلیمان یشکری کی کتاب سے حدیث روایت کرتے تھے، سلیمان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں جابر بن عبداللہ سے مروی احادیث لکھی تھیں۔ ۳۔ سلیمان تیمی کہتے ہیں: لوگ جابر بن عبداللہ کی کتاب حسن بصری کے پاس لے گئے تو انہوں نے اسے لیا یا اس کی روایت کی۔ لوگ اسے قتادہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے بھی اس کی روایت کی اور میرے پاس لے کر آئے تو میں نے اس کی روایت نہیں کی، میں نے اسے رد کردیا۔

72۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

۷۲۔ باب: مخابرہ اور معاومہ کا بیان

1313۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/البيوع ١٦ (٨٥/١٥٣٦)، د/البيوع ٣٤ (٣٤٠٤)، ن/الأيمان والمزارعة ٤٥ (٣٩١٠)، والبيوع ٧٤ (٤٦٣٧)، ق/التجارات ٥٤ (٢٢٦٦)، (تحفة الأشراف: ٢٦٦٦)، و حم (٣/٣١٣، ٣٥٦، ٣٦٠، ٣٦٤، ٣٩١، ٣٩٢) وانظر ما تقدم برقم ١٢٩٠، وما عند خ/البيوع ٨٣ (٢٣٨١) (صحيح)

۱۳۱۳۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بیع محاقلہ، مزابنہ ❶، مخابرہ ❷ اور معاومہ ❸ سے منع فرمایا آپ نے عرایا ❹ کی اجازت دی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... محاقلہ اور مزابنہ کی تفسیر کے لیے دیکھیے: حدیث رقم (۱۲۲۴)

فائدہ ❷ :...... مخابرہ کی تفسیر کے لیے دیکھیے: حدیث رقم (۱۲۹۰)

فائدہ ❸ :...... بیع سنین کو بیع معاومہ بھی کہتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے باغ کو کئی سالوں کے لیے بیچ دے، یہ بیع جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ معدوم کی بیع کی قبیل سے ہے، اس میں دھوکہ ہے، ممکن ہے کہ درخت میں پھل ہی نہ آئے، یا آئے مگر جتنی قیمت دی ہے اس سے زیادہ پھل آئے۔

فائدہ ❹ :...... عرایا کی تفسیر کے لیے دیکھیے: حاشیہ حدیث رقم (۱۳۰۰)

73۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْعِيرِ

۷۳۔ باب: چیزوں کی قیمت مقرر کرنے کا بیان

1314۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ! سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ، وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلِمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: د/البيوع ٥١ (٣٤٥١)، ق/التجارات ٢٧ (٢٢٠٠)، (تحفة الأشراف: ٣١٨ و ٦١٤ و ١١٥٨)، وحم (٣/٢٨٦) (صحيح)

۱۳۱۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (غلہ وغیرہ کا) نرخ بڑھ گیا، تو لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے نرخ مقرر کر دیجیے، آپ نے فرمایا: نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ ہی ہے، وہی روزی تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور کھولنے والا اور بہت روزی دینے والا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جان ومال کے سلسلے میں کسی ظلم (کے بدلے) کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

74۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوعِ

۷۴۔ باب: بیع میں دھوکہ دینے کی حرمت کا بیان

1315۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: ((يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ! مَا هَذَا؟)) قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي الْحَمْرَاءِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَبُرَيْدَةَ، وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، كَرِهُوا الْغِشَّ، وَقَالُوا: الْغِشُّ حَرَامٌ .

تخريج: خ/الإيمان ٤٣ (١٠٢)، د/البيوع ٥٢ (٣٤٥٢)، ق/التجارات ٣٦ (٢٢٢٤)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٧٩)، وحم (٢/٢٤٢) (صحيح)

۱۳۱۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک غلے کے ڈھیر سے گزرے، تو آپ نے اس کے اندر اپنا ہاتھ داخل کر دیا، آپ کی انگلیاں تر ہو گئیں تو آپ نے فرمایا: ''غلہ والے! یہ کیا معاملہ ہے؟'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! بارش سے بھیگ گیا ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے اوپر کیوں نہیں کر دیا تا کہ لوگ دیکھ سکیں''، پھر آپ نے فرمایا: ''جو دھوکہ دے [1]، ہم میں سے نہیں ہے'' [2]۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابن عمر، ابوحمراء، ابن عباس، بریدہ، ابوبردہ بن دینار اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ دھوکہ دھڑی کو ناپسند کرتے ہیں اور اسے حرام کہتے ہیں۔

فائدہ [1]:...... بیع میں دھوکہ دہی کی مختلف صورتیں ہیں، مثلاً: سودے میں کوئی عیب ہو اسے ظاہر نہ کرنا، اچھے مال

میں ردّی اور گھٹیا مال کی ملاوٹ کردینا، سودے میں کسی اور چیز کی ملاوٹ کردینا، تا کہ اس کا وزن زیادہ ہوجائے وغیرہ وغیرہ۔

فائدہ ② :......''ہم میں سے نہیں'' کا مطلب ہے مسلمانوں کے طریقے پر نہیں، اس کا یہ فعل مسلمان کے فعل کے منافی ہے۔

75۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

۷۵۔باب: اونٹ یا کوئی اور جانور قرض لینے کا بیان

1316۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِنًّا، فَأَعْطَاهُ سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنِّهِ، وَقَالَ: ((خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، لَمْ يَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ بَأْسًا مِنَ الإِبِلِ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ.

تخريج: خ/الوكالة ٥ (٢٣٠٥)، و٦ (٢٣٠٦)، والاستقراض ٤ (٢٣٩٠)، و ٦ (٢٣٩٢)، و ٧ (٢٣٩٣)، والهبة ٢٣ (٢٦٠٦)، و ٢٥ (٢٦٠٩)، م/المساقاة ٢٢ (البيوع ٤٣) (١٦٠١)، ن/البيوع ٦٤ (٤٦٢٢)، و١٠٣ (٤٦٩٧)، ق/الصدقات ١٦ (الأحكام ٥٦)، (٢٣٢٢)، (مقتصراً على قوله المرفوع) (تحفة الأشراف: ١٤٩٦٣)، وحم (٢/٣٧٤، ٣٩٣، ٤١٦، ٤٣١)، ٤٥٦، ٤٧٦، ٥٠٩) (صحيح)

۱۳۱۶۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا اور آپ نے اُسے اس سے بہتر اونٹ دیا اور فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں بہتر ہوں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اِسے شعبہ اور سفیان نے بھی سلمہ سے روایت کیا ہے۔ ۳۔ اس باب میں ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ۴۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، وہ کسی بھی عمر کا اونٹ قرض لینے کو مکروہ نہیں سمجھتے ہیں۔ ۵۔ اور بعض لوگوں نے اسے مکروہ جانا ہے۔

1317۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)). ثُمَّ قَالَ: ((اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا))، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: ((اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

1317/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج : انظر حديث رقم ١٣١٦

١٣١٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے (قرض کا) تقاضا کیا اور سختی کی، صحابہ نے اسے دفع کرنے کا قصد کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ حق دار کو کہنے کا حق ہے''، پھر آپ نے فرمایا: ''اسے ایک اونٹ خرید کر دے دو''، لوگوں نے تلاش کیا تو انہیں ایسا ہی اونٹ ملا جو اس کے اونٹ سے بہتر تھا، آپ نے فرمایا: ''اسی کو خرید کر دے دو، کیونکہ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں بہتر ہوں۔''

مولف نے محمد بن بشار کی سند سے اسی طرح کی حدیث روایت کی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1318۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا. فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فَقُلْتُ: لَا أَجِدُ فِي الإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/المساقاة ٢٢ (البيوع ٤٣) (١٦٠٠)، د/البيوع ١١ (٣٣٤٦)، ن/البيوع ٦٤ (٤٦٢١)، ق/التجارات ٦٢ (٢٢٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٠٢٥)، وط/البيوع ٤٣ (٨٩)، وحم (٦/٣٩٠)، ود/البيوع ٣١ (٢٥٠٧) (صحيح)

١٣١٨۔ ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا، پھر آپ کے پاس صدقے کا اونٹ آیا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس آدمی کا اونٹ ادا کردوں، میں نے آپ سے عرض کی: مجھے چار دانتوں والے ایک عمدہ اونٹ کے علاوہ کوئی اور اونٹ نہیں مل رہا ہے تو آپ نے فرمایا: ''اُسے اسی کو دے دو، کیونکہ لوگوں میں سب سے اچھے وہ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں سب سے اچھے ہوں۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقروض اگر خود بخود اپنی رضامندی سے ادائیگیِ قرض کے وقت واجب الادا قرض سے مقدار میں زیادہ یا بہتر اور عمدہ ادا کرے تو یہ جائز ہے، اور اگر قرض خواہ قرض دیتے وقت یہ شرط کرلے تو یہ سود ہوگا جو بہر صورت حرام ہے۔

1319۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ، سَمْحَ الشِّرَاءِ، سَمْحَ الْقَضَاءِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ . وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٢٤٦) (صحيح) (متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ حسن بصری کا سماع ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے، انہوں نے تدلیساً ان سے یہ روایت کردی ہے، ملاحظہ ہو الصحیحة: ٨٩٠٩)

۱۳۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بیچنے، خریدنے اور قرض کے مطالبہ میں نرمی و آسانی کو پسند کرتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ۲۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کو بسند یونس عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ روایت کی ہے۔ ۳۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

1320۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((غَفَرَ اللهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ، سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى، سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى)) .

قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٠١٨) وهو عند خ/البيوع ١٦ (٢٠٧٦)، و ق في التجارات ٢٨ (٢٢٠٣)، بسياق آخر وحم (٣/٣٤٠) (صحيح)

۱۳۲۰۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو جو تم سے پہلے تھا بخش دیا، جو نرمی کرنے والا تھا جب بیچتا اور جب خریدتا اور جب قرض کا مطالبہ کرتا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس طریق سے حسن، صحیح، غریب ہے۔

76۔ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۶۔ باب: مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت کا بیان

1321۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَارِمٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ ابْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا: لَا رَدَّ اللهُ عَلَيْكَ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، كَرِهُوا الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ .

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ٦٨ (١٧٦)، (تحفة الأشراف: ١٤٥٩١) (صحيح)

۱۳۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید وفروخت کررہا ہو تو کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے، اور جب ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں گمشدہ چیز (کا اعلان کرتے ہوئے اُسے) تلاش کرتا ہو تو کہو: اللہ تمہاری چیز تمہیں نہ لوٹائے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، وہ مسجد میں خرید وفروخت ناجائز سمجھتے ہیں۔ یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ ۳۔ بعض اہلِ علم نے اس میں خرید وفروخت کی رخصت دی ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......ان لوگوں کا کہنا ہے کہ حدیث میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں، یعنی نہ بیچنا بہتر ہے، مگر یہ نری تاویل ہے، جب صحیح حدیث میں بالصراحت ممانعت موجود ہے تو پھر مساجد میں خرید وفروخت سے باز رہتے ہوئے بازار اور مساجد میں فرق کو قائم رکھنا چاہیے۔ پہلی قومیں اپنے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے احکام کی نافرمانیوں اور غلط تاویلوں کی وجہ سے تباہ ہوگئی تھیں۔ (اللهم أحفظنا بما تحفظ به عبادك الصالحين)
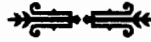
13۔ كِتَاب الأَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
نبی اکرم ﷺ کے احکامات اور فیصلے

1۔بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَاضِي
۱۔باب: قاضی اورقضا کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات

1322۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَال: سَمِعْتُ عَبْدَالْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لابْنِ عُمَرَ: اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ، قَالَ: أَوَ تُعَافِينِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ، فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا)). فَمَا أَرْجُو بَعْدَ ذَلِكَ؟ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَعَبْدُالْمَلِكِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ الْمُعْتَمِرُ هَذَا، هُوَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۷۲۸۸) (ضعيف) (سند میں عبدالملک بن ابی جمیلہ مجہول ہیں)

۱۳۲۲۔عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: جاؤ (قاضی بن کر) لوگوں کے درمیان فیصلے کرو، انہوں نے کہا: امیرالمومنین! کیا آپ مجھے معاف رکھیں گے، عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم اسے کیوں برا سمجھتے ہو، تمہارے باپ تو فیصلے کیا کرتے تھے؟'' اس پر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو قاضی ہوا اوراس نے عدل انصاف کے ساتھ فیصلے کیے تو لائق ہے کہ وہ اس سے برابر سرابر چھوٹ جائے'' (یعنی نہ ثواب کا مستحق ہو نہ عقاب کا) اس کے بعد میں (بھلائی کی) کیا امید رکھوں، حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے، میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔عبدالملک جس سے معتمر نے اِسے روایت کیا ہے عبدالملک بن ابی جمیلہ ہیں۔۲۔اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

1322م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْقُضَاةُ ثَلاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ

وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ ، رَجُلٌ قَضَى بِغَيْرِ الْحَقِّ فَعَلِمَ ذَاكَ ، فَذَاكَ فِي النَّارِ ، وَقَاضٍ لا يَعْلَمُ فَأَهْلَكَ حُقُوقَ النَّاسِ فَهُوَ فِي النَّارِ ، وَقَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ فَذَلِكَ فِي الْجَنَّةِ)) .

تخريج: د/الأقضية ٢ (٣٥٧٣)، ق/الأحكام ٣٢ (٢٣١٥)، (تحفة الأشراف: ١٩٧٧-١٩٧٧) (صحيح)

١٣٢٢م- بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں: دوجہنمی ،اور ایک جنتی ،ایک وہ جو جان بوجھ کر ناحق فیصلے کرے، وہ جہنمی ہے، دوسرا جو نہ جانتا ہو اور لوگوں کے حقوق برباد کردے، وہ بھی جہنمی ہے اور تیسرا وہ قاضی ہے جو حق کے ساتھ فیصلے کرے وہ جنتی ہے'' ❶۔

فائدہ ❶: ......اس سے معلوم ہوا کہ کسی جاہل کو قاضی بنانا درست نہیں۔

1323- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ بِلالِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ ، وَمَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ ، يُنْزِلُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا فَيُسَدِّدُهُ)) .

تخريج: د/الأقضية ٣ (٣٥٧٨)، ق/الأحكام ١ (٢٣٠٩)، (تحفة الأشراف: ٢٥٦)، وحم (٣/١١٨) (ضعيف) (سند میں بلال لین الحدیث ہیں)

١٣٢٣- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو قضا کا مطالبہ کرتا ہے وہ اپنی ذات کے حوالے کردیا جاتا ہے (اللہ کی مدد اس کے شامل حال نہیں ہوتی) اور جس کو جبراً قاضی بنایا جاتا ہے، اللہ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اُسے راہِ راست پر رکھتا ہے''۔

1324- حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَان ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِالأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ ، عَنْ بِلالِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ ، وَسَأَلَ فِيهِ شُفَعَاءَ ، وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ ، وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِالأَعْلَى .

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر ما قبله (تحفة الأشراف : ٨٢٥) (ضعيف)

(اس کی سند میں بھی وہی بلال ہیں جو لین الحدیث ہیں، نیز ''خیثمہ بصری ''بھی لین الحدیث ہیں)

١٣٢٤- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو قضا کا طالب ہوتا ہے اور اس کے لیے سفارشی ڈھونڈتا ہے، وہ اپنی ذات کے سپرد کردیا جاتا ہے اور جس کو جبراً قاضی بنایا گیا ہے، اللہ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کو راہ راست پر رکھتا ہے''امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲- اور یہ اسرائیل کی (سابقہ) روایت سے جسے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے۔

1325- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ،

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ، أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: د/الأقضية ١ (٣٥٧١)، ق/الأحكام ١ (٢٣٠٨)، (تحفة الأشراف: ١٣٠٠٢)، وحم ٢/٣٦٥)
(صحيح)

۱۳۲۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو منصبِ قضا پر فائز کیا گیا یا جو لوگوں کا قاضی بنایا گیا، (گویا) وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ۲- اور یہ اس سند کے علاوہ دوسری سند سے بھی ابوہریرہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

فائدہ [1] :...... ایک قول کے مطابق ذبح کا معنوی مفہوم مراد ہے، کیونکہ اگر اس نے صحیح فیصلہ دیا تو دنیا والے اس کے پیچھے پڑ جائیں گے اور اگر غلط فیصلہ دیا تو وہ آخرت کے عذاب کا مستحق ہوگا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ تعبیر اس لیے اختیار کی گئی ہے کہ اسے خبردار اور متنبہ کیا جائے کہ اس ہلاکت سے مراد اس کے دین وآخرت کی تباہی وبربادی ہے، بدن کی نہیں، یا یہ کہ چھری سے ذبح کرنے میں مذبوح کے لیے راحت رسانی ہوتی ہے اور بغیر چھری کے گلا گھوٹنے یا کسی اور طرح سے زیادہ تکلیف کا باعث ہوتا ہے، لہٰذا اس کے ذکر سے ڈرانے اور خوف دلانے میں مبالغہ کا بیان ہے۔

2۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُخْطِءُ

۲۔باب: قاضی صحیح فیصلے کرتا ہے، اور اس سے غلطی بھی ہوتی ہے

1326۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ، فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، لاَ نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

تخريج: خ/الاعتصام ٢١ (٧٣٥٢)، م/الأقضية ٦ (١٧١٦)، د/الأقضية ٢ (٣٥٧٤)، ن/القضاة ٣ (٥٣٨٣)، ق/الأحكام ٣ (٢٣١٤)، (تحفة الأشراف: ١٥٤٣٧)، وحم (٤/١٩٨) (صحيح)

۱۳۲۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب حاکم (قاضی) خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے اور صحیح بات تک پہنچ جائے تو اس کے لیے دہرا[1] اجر ہے اور جب فیصلہ کرے اور غلط ہوجائے تو (بھی) اس کے لیے ایک اجر

ہے''❷۔امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی احادیث آئی ہیں۔۲۔ابو ہریرہ کی حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ہم نے اسے بسند سفیان ثوری عن یحییٰ بن سعید عن عبدالرزاق عن معمر عن سفیان الثوری روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :......ایک غور وفکر کرنے اور حق تک پہنچنے کی کوشش کرنے کا اور دوسرا صحیح بات تک پہنچنے کا

فائدہ ❷ :......اسے صرف اس کی جدوجہد اور سعی وکوشش کا اجر ملے گا جو حق کی تلاش میں اس نے صرف کی ہے۔

3۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي .

۳۔باب: قاضی فیصلہ کیسے کرے؟

1327۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((كَيْفَ تَقْضِي؟)) فَقَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟)) قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟)) قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ)).

تخريج: د/الأقضية ١١ (٣٥٩٢)، (تحفة الأشراف: ١١٣٧٣)، ود/المقدمة ٢٠ (١٧٠) (ضعيف)

(سند میں ''الحارث بن عمرو'' اور ''رجال من أصحاب معاذ'' مجہول راوی ہیں)

۱۳۲۷۔معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے کچھ لوگوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ کو (قاضی بنا کر) یمن بھیجا، تو آپ نے پوچھا: ''تم کیسے فیصلہ کروگے؟'' انہوں نے کہا: میں اللہ کی کتاب سے فیصلے کروں گا، آپ نے فرمایا: ''اگر (اس کا حکم) اللہ کی کتاب (قرآن) میں موجود نہ ہو تو؟'' معاذ نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے فیصلے کروں گا، آپ نے فرمایا: ''اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی (اس کا حکم) موجود نہ ہو تو؟'' معاذ نے کہا: (تب) میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔آپ نے فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو (صواب کی) توفیق بخشی۔''

1328۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، ابْنِ أَخٍ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ، وَأَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ، اسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

تخريج: انظر ما قبله (ضعيف)

۱۳۲۸۔ اس سند سے بھی معاذ سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ۲۔ اور اس کی سند میرے نزدیک متصل نہیں ہے۔ ۳۔ ابوعون ثقفی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِمَامِ الْعَادِلِ

۴۔ باب: امام عادل کا بیان

1329۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَأَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ، وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا، إِمَامٌ جَائِرٌ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٢٢٨) (ضعيف) (سند میں ''عطیہ عوفی'' ضعیف راوی ہیں)

۱۳۲۹۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور بیٹھنے میں اس کے سب سے قریب عادل حکمران ہوگا اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور اس سے سب سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ۲۔ اس باب میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

1330۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ، فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

تخريج: ق/الأحكام ٢ (٢٣١٢)، (تحفة الأشراف: ٥١٦٧) (حسن)

۱۳۳۰۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے [1] جب تک وہ ظلم نہیں کرتا، اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو وہ اسے چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے اور اس سے شیطان چمٹ جاتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اس کو صرف عمران قطان کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1]: ......یعنی اللہ کی مدد اس کے شامل حال ہوتی ہے۔

5۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

۵۔باب: قاضی جب تک دونوں فریق کی بات نہ سن لے فیصلہ نہ کرے

1331۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ، فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَسَوْفَ تَدْرِي كَيْفَ تَقْضِي)).

قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الأقضية ٦ (٣٥٨٢)، (تحفة الأشراف: ١٠٠٨١) (حسن)

(متابعات کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے، ورنہ اس کے راوی ''حنش'' ضعیف ہیں، دیکھیے: الإرواء رقم: ٢٦٠٠)

۱۳۳۱۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس دو آدمی فیصلہ کے لیے آئیں تو تم پہلے کے حق میں فیصلہ نہ کرو جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لو ❶ عنقریب تم جان لوگے کہ تم کیسے فیصلہ کرو۔'' علی کہتے ہیں: اس کے بعد میں برابر فیصلے کرتا رہا۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ ❶ :...... اوراگر دوسرا فریق خاموش رہے، عدالت کے سامنے کچھ نہ کہے، نہ اقرار کرے نہ انکار یا دوسرا فریق عدالت کی طلبی کے باوجود عدالت میں بیان دینے کے لیے حاضر نہ ہوتو کیا دوسرے فریق کے خلاف فیصلہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ قرینِ صواب بات یہی ہے کہ اس صورت میں عدالت یک طرفہ فیصلہ دینے کی مجاز ہوگی۔

6۔بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

٦۔باب: رعایا کے حاکم کا بیان

1332۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، إِلَّا أَغْلَقَ اللهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ)). فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ. وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ، يُكْنَى أَبَا مَرْيَمَ.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر حم (٤/٢٣١) (تحفة الأشراف: ١٠٧٨٩) (صحيح)

(اگلی حدیث اور معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ اس کے راوی ''ابوالحسن جزری'' مجہول اور ''اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر'' ضعیف ہیں۔)

۱۳۳۲۔عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

''جو بھی حاکم حاجت مندوں ،محتاجوں اور مسکینوں کے لیے اپنے دروازے بند رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضرورت ، حاجت اور مسکنت کے لیے اپنے دروازے بند رکھتا ہے''،جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو لوگوں کی ضرورت کے لیے ایک آدمی مقرر کر دیا۔امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔۲۔یہ حدیث دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔۳۔اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔۴۔عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابومریم ہے۔

1333۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ . وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ شَامِيٌّ . وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ كُوفِيٌّ . وَأَبُو مَرْيَمَ ، هُوَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ .

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٢١٧٣) (صحيح)

۱۳۳۳۔ابومریم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح اسی مفہوم کی حدیث روایت کی ہے۔

یزید بن ابی مریم شام کے رہنے والے ہیں اور برید بن ابی مریم کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ابومریم کا نام عمرو بن مرہ جہنی ہے۔

7۔بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

۷۔باب: قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

1334۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبِي إِلَى عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ ، أَنْ لَا تَحْكُمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَأَبُو بَكْرَةَ ، اسْمُهُ: نُفَيْعٌ .

تخريج: خ/الأحكام ١٣ (٧١٥٨)، م/الأقضية ٧ (١٧١٧)، ن/آداب القضاة ١٨ (٥٤٠٨)، ق/الأحكام ٤ (٢٣١٦)، (تحفة الأشراف: ١١٦٧٦)، وحم (٣٦/٥، ٣٧، ٤٦، ٥٢) (صحيح)

۱۳۳۴۔عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو، جو قاضی تھے، خط لکھا کہ تم غصے کی حالت میں فریقین کے بارے میں فیصلے نہ کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے:'' حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلے نہ کرے''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

فائدہ ❶ :......اس لیے کہ غصے کی حالت میں فریقین کے بیانات پر صحیح طور سے غور وفکر نہیں کیا جاسکتا، اسی پر قیاس کرتے ہوئے ہر اس حالت میں جو فکر انسانی میں تشویش کا سبب ہو فیصلہ کرنا مناسب نہیں، اس لیے کہ ذہنی تشویش کی حالت میں صحیح فیصلے تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔

8۔بَابُ مَا جَاءَ فِي هَدَايَا الْأُمَرَاءِ

۸۔باب: حاکم کوتحفہ ہدیہ دینے کے حکم کا بیان

1335۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الأَوْدِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ ، فَلَمَّا سِرْتُ ، أَرْسَلَ فِي أَثَرِي ، فَرُدِدْتُ فَقَالَ: ((أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ؟ لا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ ، وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لِهَذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ)) . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ عَمِيرَةَ ، وَبُرَيْدَةَ ، وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ ، وَأَبِي حُمَيْدٍ ، وَابْنِ عُمَرَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ الأَوْدِيِّ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۱۳۵۵) (ضعيف الاسناد)

(سند میں "داود بن یزید اودی" ضعیف ہیں، لیکن دیگر احادیث سے اس کا معنی ثابت ہے)

۱۳۳۵۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے (قاضی بنا کر) یمن بھیجا، جب میں روانہ ہوا تو آپ نے میرے پیچھے (مجھے بلانے کے لیے) ایک آدمی کو بھیجا، میں آپ کے پاس واپس آیا تو آپ نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں بلانے کے لیے آدمی کیوں بھیجا ہے؟ (یہ کہنے کے لیے کہ) تم میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا، اس لیے کہ وہ خیانت ہے، اور جو شخص خیانت کرے گا قیامت کے دن خیانت کے مال کے ساتھ حاضر ہوگا، یہی بتانے کے لیے میں نے تمہیں بلایا تھا، اب تم اپنے کام پر جاؤ۔" امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ۲۔ ہم اسے اس طریق سے بروایت ابواسامہ جانتے ہیں جسے انہوں نے داود اودی سے روایت کی ہے۔ ۳۔ اس باب میں عدی بن عمیرہ، بریدہ، مستورد بن شداد، ابوحمید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

9۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

۹۔باب: فیصلے میں رشوت دینے اور لینے والوں پر وارد وعید کا بیان

1336۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، وَعَائِشَةَ ، وَابْنِ حَدِيدَةَ ، وَأُمِّ سَلَمَةَ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَرُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلا يَصِحُّ . قَالَ: و سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَانِ يَقُولُ: حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٩٨٤)، وانظر حم ٥ (٢/٣٨٧، ٣٨٨) (صحيح)

۱۳۳۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ یہ حدیث ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی مروی ہے انہوں عبداللہ بن عمرو سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ۳۔ اور ابوسلمہ سے ان کے باپ کے واسطے سے بھی مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ ۴۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی کو کہتے سنا کہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) کی حدیث جسے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے اس باب میں سب سے زیادہ اچھی اور سب سے زیادہ صحیح ہے۔ (جو آگے آ رہی ہے) ۵۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن حدیدہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... کیونکہ اس سے حقوق العباد کی پامالی ہوتی ہے۔

1337۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأقضية ٤ (٣٥٨٠)، ق/الأحكام ٢ (٢٣١٣)، (تحفة الأشراف: ٨٩٦٤)، وحم (١٦٤، ١٩٠، ١٩٤، ٢١٢) (صحيح)

۱۳۳۷۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

۱۰۔ باب: ہدیہ تحفہ اور دعوت قبول کرنے کا بیان

1338۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَعَائِشَةَ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَسَلْمَانَ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ، وَعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢١٦) (صحيح)

۱۳۳۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر مجھے کھر بھی ہدیہ کی جائے تو میں قبول کروں گا

اوراگر مجھے اس کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا''۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں علی، عائشہ، مغیرہ بن شعبہ، سلمان، معاویہ بن حیدہ اورعبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... اس حدیث میں اس بات کی ترغیب ہے کہ غریب آدمی کی دعوت اور معمولی ہدیہ کو بھی قبول کیا جائے، اسے کم اورحقیر سمجھ کر ردّ نہ کیا جائے۔اس سے نبی اکرم ﷺ کی تواضع اورسادگی کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کتنے سادہ اورمتواضع تھے،اپنے لیے آپ کسی تکلف اوراہتمام کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

11۔بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ

۱۱۔باب: قاضی کے فیصلے کی بنا پر دوسرے کا مال لینے پر وارد وعید کا بیان

1339۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ، فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ، حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المظالم ١٦ (٢٤٩٨)، والشهادات ٢٧ (٢٦٨٠)، والحيل ١٠ (٦٩٦٧)، والأحكام ٢٠ (٧١٦٩)، و ٢٩ (٧١٨١)، و ٣ (٧١٨٥)، م/الأقضية ٣ (١٧١٣)، د/الأقضية ٧ (٣٥٨٣)، ن/القضاة ١٣ (٥٤٠٣)، ق/الأحكام ٥ (٢٣١٧)، (تحفة الأشراف : ١٨٢٦١)، وط/الأقضية ١ (١)، وحم (٦/٣٠٧، ٣٢٠) (صحيح)

۱۳۳۹۔ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم لوگ اپنا مقدمہ لے کر میرے پاس آتے ہو، میں ایک انسان ہی ہوں، ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنا دعویٰ بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو [1] تو اگر میں کسی کواس کے مسلمان بھائی کا کوئی حق دلوادوں تو گویا میں اُسے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں، لہٰذا وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے''۔ [2]

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔اس باب میں ابوہریرہ اورعائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی اپنی دلیل دوسرے کے مقابلے میں زیادہ اچھے طریقے سے پیش کرسکتا ہے۔

فائدہ [2] :...... یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ ظاہری بیانات کی روشنی میں فیصلہ واجب ہے، حاکم کا فیصلہ حقیقت میں کسی چیز میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرسکتا اورنفس الامر میں نہ حرام کوحلال کرسکتا ہےاور نہ حلال کوحرام، جمہور کی یہی رائے ہے، لیکن امام ابوحنیفہ کا کہنا ہے کہ قاضی کا فیصلہ ظاہری اور باطنی دونوں طرح نافذ ہوجاتا ہے، مثلاً: ایک جج

جھوٹی شہادت کی بنیاد پر فیصلہ دے دیتا ہے کہ فلاں عورت فلاں کی بیوی ہے باوجودیکہ وہ اجنبی ہے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ اس مرد کے لیے حلال ہوجائے گی۔

12۔بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

۱۲۔باب: گواہی مدعی پر اور قسم مدعیٰ علیہ پر ہے

1340۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قَالَ: لاَ، قَالَ: ((فَلَكَ يَمِينُهُ)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ، لاَ يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ. قَالَ: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلاَّ ذَلِكَ))، قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ: ((لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِكَ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا، لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَالأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الأيمان ٦١ (٢٢٣)، د/الأيمان والنذور ٢ (٣٢٤٥)، (تحفة الأشراف: ١١٧٦٨)، وحم (٤/٣١٧) (صحيح)

۱۳۴۰۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دو آدمی ایک حضرموت سے اور ایک کندہ سے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ حضرمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس (کندی) نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے، اس پر کندی نے کہا: یہ میری زمین ہے اور میرے قبضے میں ہے، اس پر اس (حضرمی) کا کوئی حق نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرمی سے پوچھا: ''تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟'' اس نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: ''پھر تو تم اس سے قسم ہی لے سکتے ہو''، اس آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ فاجر آدمی ہے اسے اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کس بات پر قسم کھا رہا ہے، اور نہ وہ کسی چیز سے احتیاط برتتا ہے، آپ نے فرمایا: ''اس سے تم قسم ہی لے سکتے ہو۔'' آدمی قسم کھانے چلا تو رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا، فرمایا: اگر اس نے ظلماً تمہارا مال کھانے کے لیے قسم کھائی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے رخ پھیرے ہوگا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ وائل بن حجر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں عمر، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو، اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1341۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو

ابْـنِ شُـعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَـالَ فِـي خُطْبَتِهِ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَـلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)). هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ الْعَرْزَمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٧٩٤) (حسن)

(شواہد اورمتابعات کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے، ورنہ اس کے راوی ''محمد بن عبیداللہ عزرمی'' ضعیف ہیں، دیکھیے: الإرواء رقم: ٢٦٤١)

۱۳۴۱۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے میں فرمایا: ''گواہ مدعی کے ذمے ہے اور قسم مدعیٰ علیہ کے ذمے ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔محمد بن عبید اللہ عزرمی اپنے حفظ کے تعلق سے حدیث میں ضعیف گردانے جاتے ہیں۔ابن مبارک وغیرہ نے ان کی تضعیف کی ہے۔

1342۔ حَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُـمَـرَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

قَـالَ أَبُـو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْـعَـمَـلُ عَـلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

تخريج: خ/الرهن ٦ (٢٥١٤)، والشهادات ٢٠ (٢٦٦٨)، وتفسير سورة آل عمران ٣ (٤٥٥٢)، م/الأقضية ١ (١٧١١)، د/الأقضية ٢٣ (٣٦١٩)، ن/القضاة ٣٦ (٥٤٤٠)، ق/الأحكام ٧ (٢٣٢١)، (تحفة الأشراف: ٥٧٩٢)، وحم (٢٠٣/١، ٢٨٨، ٣٤٣، ٣٥١، ٣٥٦، ٣٦٣) (صحيح)

۱۳۴۲۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ گواہ مدعی کے ذمے ہے اور قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

13۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

۱۳۔باب: ایک گواہ کے ساتھ مدعی کا قسم کھانا دعوے کو ثابت کرنا ہے

1343۔ حَـدَّثَـنَـا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ. قَالَ رَبِيعَةُ: وَأَخْبَرَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَـضَـى بِـالْـيَـمِـيـنِ مَـعَ الشَّاهِدِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَجَابِرٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ،

وَسُرَّقَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ، حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأقضية ٢١ (٣٦١٠)، ق/الأحكام ٣١ (٢٣٦٨)، (تحفة الأشراف: ١٢٦٤٠) (صحيح)

۱۳۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ مدعی کی قسم سے (مدعی کے حق میں) فیصلہ دیا۔

ربیعہ کہتے ہیں: مجھے سعد بن عبادہ کے بیٹے نے خبر دی کہ ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتاب میں لکھا پایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ''ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے (مدعی کے حق میں) فیصلہ دیا''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ اس باب میں علی، جابر، ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ''نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے (مدعی کے حق میں) فیصلہ کیا'' حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ اس صورت میں ہے جب مدعی کے پاس صرف ایک گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے مدعی سے قسم لے کر قاضی اس کے حق میں فیصلہ کر دے گا، جمہور کا یہی مذہب ہے کہ مالی معاملات میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے فیصلہ درست ہے۔

1344۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

تخريج: ق/الأحكام ٣١ (٢٣٦٩)، (تحفة الأشراف: ٢٦٠٧) (صحيح)

۱۳۴۴۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے (مدعی کے حق میں) فیصلہ دیا۔

1345۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ، قَالَ: وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ فِيكُمْ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا أَصَحُّ، وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُرْسَلًا. وَرَوَى عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. رَأَوْا أَنَّ الْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزٌ فِي الْحُقُوقِ وَالأَمْوَالِ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَقَالُوا: لَا يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ إِلَّا فِي الْحُقُوقِ وَالأَمْوَالِ، وَلَمْ يَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٩٣٢٦) (صحيح)

۱۳۴۵۔ ابوجعفر صادق سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ مدعی کی قسم سے (مدعی کے حق میں) فیصلہ کیا، راوی کہتے ہیں: اور علی نے بھی اسی سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ ۲۔ اسی طرح سفیان ثوری نے بھی بطریق: "جعفر بن محمد، عن أبيه، عن النبى ﷺ" مرسلاً روایت کی ہے۔ اور عبدالعزیز بن ابوسلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو بطریق: "جعفر بن محمد، عن أبيه، عن علي، عن النبى ﷺ" (مرفوعاً) روایت کیا ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، ان لوگوں کی رائے ہے کہ حقوق اور اموال کے سلسلے میں ایک گواہ کے ساتھ مدعی کی قسم کھلانا جائز ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک گواہ کے ساتھ مدعی کی قسم سے صرف حقوق اور اموال کے سلسلے ہی میں فیصلہ کیا جائے گا۔ ۴۔ اور اہلِ کوفہ وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم ایک گواہ کے ساتھ مدعی کی قسم سے فیصلہ کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ [1]

فائدہ [1] :...... باب کی یہ احادیث اہلِ کوفہ کے خلاف حجت ہیں، ان کا استدلال ﴿وأشهدوا ذوى عدل منكم﴾ ﴿واستشهدوا شهيدين من رجالكم﴾ سے استدلال کامل نہیں، بالخصوص جبکہ وہ مفہومِ مخالف کے قائل نہیں۔

14۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

۱۴۔ باب: دو آدمیوں کے درمیان مشترک غلام کا بیان جس میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دے

1346۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا ـ أَوْ قَالَ شِقْصًا، أَوْ قَالَ شِرْكًا ـ لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ، فَهُوَ عَتِيقٌ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)). قَالَ أَيُّوبُ: وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

تخريج: خ/الشركة ٥ (٢٤٩١)، و ١٤ (٢٥٠٣)، والعتق ٤ (٢٥٢٢)، م/العتق ١ (١٥٠١)، الأيمان والنذور ١٢ (١٥٠١/٤٧-٥٠)، د/العتق ٦ (٣٩٤٠)، ن/البيوع ١٠٥ (٤٧١٢)، ق/العتق ٧ (٢٥٢٨)، (تحفة الأشراف: ١١٧٥)، وط/العتق ١ (١) وحم (٢/٢، ١٥، ٣٤، ٧٧، ١٠٥، ١١٢، ١٤٢، ١٥٦) (صحيح)

۱۳۴۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی واجبی قیمت کو پہنچ رہا ہو تو وہ اس مال سے باقی شریکوں کا حصہ ادا کرے گا

اور غلام (پورا) آزاد ہو جائے گا، ورنہ جتنا آزاد ہوا ہے اتنا ہی آزاد ہوگا۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔اسے سالم بن عبداللہ نے بھی بطریق: ''عن أبیه، عن النبی ﷺ'' اسی طرح روایت کیا ہے۔

1347۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٦٩٣٥) (صحیح)

۱۳۴۷۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچ رہا ہو (تو وہ باقی شریکوں کا حصہ بھی ادا کرے گا) اور وہ اس کے مال سے آزاد ہو جائے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1348۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا - أَوْ قَالَ شِقْصًا - فِي مَمْلُوكٍ، فَخَلاَصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، قُوِّمَ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ، غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخریج: خ/الشركة ٥ (٢٤٩٢)، ١٤ (٢٥٠٤)، والعتق ٥ (٢٥٢٧)، م/العتق ١ (١٥٠٣)، د/العتق ٤ (٣٩٣٤)، و٥ (٣٩٣٧)، ق/العتق ٧ (٢٥٢٧)، (تحفة الأشراف: ١٢٢١١)، وحم (٢/٤٢٦، ٤٧٢) (صحیح)

1348/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ. وَقَالَ: شَقِيصًا. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهَكَذَا رَوَى أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ رِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ. وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَمْرَ السِّعَايَةِ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السِّعَايَةِ: فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ السِّعَايَةَ فِي هَذَا، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ، وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ، وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، غَرِمَ نَصِيبَ صَاحِبِهِ وَعَتَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، عَتَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا عَتَقَ، وَلاَ يُسْتَسْعَى. وَقَالُوا: بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَهَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

تخریج: انظر ما قبلہ (صحیح)

۱۳۴۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو باقی حصے کی آزادی بھی اسی کے مال سے ہوگی اگر اس کے پاس مال ہے، اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو اس غلام کی واجبی قیمت لگائی جائے گی، پھر غلام کو پریشانی میں ڈالے بغیر اسے موقع دیا جائے گا کہ وہ کمائی کر کے اس شخص کا حصہ ادا کردے جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا ہے۔''

۱۳۴۸/م۔ محمد بن بشار سے بھی ایسے ہی روایت ہے اور اس میں ''شقصاً'' کے بجائے ''شقیصا'' ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اور اسی طرح ابان بن یزید نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی حدیث کے مثل روایت کی ہے۔ ۳۔ اور شعبہ نے بھی اس حدیث کو قتادہ سے روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے اس سے آزادی کے لیے کمائی کرانے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ۴۔ سعایہ (کمائی کرانے) کے سلسلے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، بعض اہلِ علم نے اس بارے میں سعایہ کو جائز کہا ہے۔ اور یہی سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا بھی قول ہے، اور اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ۵۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ ۶۔ اور بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ جب غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے تو اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ اپنے ساجھی دار کے حصے کا تاوان ادا کرے گا اور غلام اسی کے مال سے آزاد ہو جائے گا، اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام کو جتنا آزاد کیا گیا ہے اتنا آزاد ہوگا، اور باقی حصے کی آزادی کے لیے اس سے کمائی نہیں کرائی جائے گی۔ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے مروی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی رُو سے یہ بات کہی ہے، اور یہی اہلِ مدینہ کا بھی قول ہے۔ مالک بن انس، شافعی اور احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَى

۱۵۔ باب: عمریٰ کا بیان

1349۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا، أَوْ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَمُعَاوِيَةَ.

تخریج: د/البیوع ۸۷ (۳۵۴۹)، (تحفة الأشراف : ۴۵۹۳) (صحیح)

۱۳۴۹۔ سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ ❶ جس کو دیا گیا اس کے گھر والوں کا ہو جاتا ہے''، یا فرمایا: ''عمریٰ جس کو دیا گیا اس کے گھر والوں کی میراث ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں زید بن ثابت، جابر، ابوہریرہ، عائشہ، عبداللہ بن زبیر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... کسی کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز ہبہ کرنے کو عمریٰ کہتے ہیں، مثلاً: یوں کہے کہ میں نے تمہیں یہ

گھر تمہاری عمر بھر کے لیے دے دیا۔

1350۔ حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا، لا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهَكَذَا رَوَى مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ. وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ((وَلِعَقِبِهِ)).

وَرُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا)) وَلَيْسَ فِيهَا ((لِعَقِبِهِ)). وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. قَالُوا: إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ، حَيَاتَكَ وَلِعَقِبِكَ، فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْمِرَهَا، لا تَرْجِعُ إِلَى الأَوَّلِ، وَإِذَا لَمْ يَقُلْ ((لِعَقِبِكَ)) فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَى الأَوَّلِ إِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ.

وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا))، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: إِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ. وَإِنْ لَمْ تُجْعَلْ لِعَقِبِهِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: خ/الهبة ٣٢ (٢٦٢٥)، م/الهبات ٤ (١٦٢٦)، د/البيوع ٨٧ (٣٥٥٠-٣٥٥٢)، و ٨٨ (٣٥٥٣-٣٥٥٧) و ٨٩ (٣٥٥٨)، ن/العمرىٰ ٢ (٣٧٥٨، ٣٧٦٠-٣٧٦٢، و ٣٧٦٦-٣٧٧٠)، و ٣ (٣٧٧١-٣٧٧٣، ٣٧٨٢)، ٤ (٣٧٨٢)، ق/الهبات ٣ (٢٣٨٠)، و ٤ (٢٣٨٢)، (تحفة الأشراف: ٣١٤٨) (صحيح)

١٣٥٠۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو عمریٰ دیا گیا وہ اس کا ہے اور اس کے گھر والوں، یعنی ورثاء کا ہے، کیونکہ وہ اسی کا ہو جاتا ہے جس کو دیا جاتا ہے، عمریٰ دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا ہے، اس لیے کہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث ثابت ہوگئی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اور اسی طرح معمر اور دیگر کئی لوگوں نے زہری سے مالک کی روایت ہی کی طرح روایت کی ہے اور بعض نے زہری سے روایت کی ہے، مگر اس نے اس میں ''ولعقبہ'' کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ۳۔ اور یہ حدیث اس کے علاوہ اور بھی سندوں سے جابر سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ جس کو دیا جاتا ہے اس کے گھر والوں کا ہو جاتا ہے'' اور اس میں ''لعقبہ'' کا ذکر نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۴۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب دینے والا یہ کہے کہ یہ تیری عمر تک تیرا ہے اور تیرے بعد تیری اولاد کا ہے تو یہ اسی کا ہوگا جس کو دیا گیا ہے اور دینے والے کے پاس لوٹ کر نہیں جائے گا اور جب وہ یہ نہ کہے کہ (تیری اولاد) کا بھی ہے تو جسے دیا گیا ہے اس کے مرنے کے بعد دینے والے کا ہو جائے گا۔ مالک بن انس اور شافعی کا یہی قول ہے۔ [1]

۵۔ اور دیگر کئی سندوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ جسے دیا گیا ہے اس کے گھر والوں کا ہو جائے گا''۔ ۶۔ بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں: جس کو گھر دیا گیا ہے اس کے مرنے کے بعد وہ گھر اس کے وارثوں کا ہو جائے گا اگر چہ اس کے وارثوں کو نہ دیا گیا ہو۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ [2]

فائدہ [1] :...... ان کا کہنا ہے کہ اس نے اس آدمی کو اس چیز سے فائدہ اٹھانے کا اختیار دیا تھا نہ کہ اس چیز کا اسے مالک بنا دیا تھا۔

فائدہ [2] :...... عمرہ کی تین قسمیں ہیں: ایک ہمیشہ ہمیش کے لیے دینا، مثلاً: یوں کہے کہ یہ مکان ہمیشہ کے لیے تمہارا ہے یا یوں کہے کہ یہ چیز تیرے اور تیرے وارثوں کے لیے ہے، تو یہ اس کی ملکیت میں دینا اور ہبہ کرنا ہوگا جو دینے والے کی طرف لوٹ کر نہیں آئے گا۔ دوسری قسم وہ ہے جو وقت کے ساتھ مقید ہو، مثلاً: یوں کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے اس صورت میں نہ یہ ہبہ شمار ہوگی نہ تملیک بلکہ یہ عارضی طور پر ایک مخصوص مدت تک کے لیے عاریتاً دینا شمار ہوگا، مدّت ختم ہونے کے ساتھ یہ چیز پہلے کی طرف لوٹ جائے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس شرط کے ساتھ عمریٰ صحیح نہیں۔ نیز ایک قول یہ بھی ہے کہ اس طرح مشروط طور پر عمریٰ کرنا صحیح ہے مگر شرط فاسد ہے، پہلے کی طرف نہیں لوٹے گی، لیکن راجح قول پہلا ہی ہے۔ آخری دونوں قول مرجوح ہیں، اور تیسری قسم بغیر کسی شرط کے دینا ہے، مثلاً: وہ یوں کہے کہ میں نے اپنا مکان تمہارے لیے عمریٰ کیا، جمہور نے اس صورت کو بھی تملیک پر محمول کیا ہے، اس صورت میں بھی وہ چیز پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگی، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ منافع کی ملکیت کی صورت ہے، رقبہ کی ملکیت کی نہیں، لہٰذا جسے یہ چیز عمریٰ کی گئی ہے اس کی موت کے بعد وہ پہلے کی طرف لوٹ آئے گی، لیکن راجح جمہور ہی کا قول ہے۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْبَى

۱۶۔ باب: رقبیٰ کا بیان

1351۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا، وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الإِسْنَادِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرُّقْبَى جَائِزَةٌ مِثْلَ الْعُمْرَى، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَفَرَّقَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى. فَأَجَازُوا الْعُمْرَى، وَلَمْ يُجِيزُوا الرُّقْبَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَتَفْسِيرُ الرُّقْبَى أَنْ يَقُولَ: هَذَا الشَّيْءُ لَكَ مَا عِشْتَ، فَإِنْ مُتَّ قَبْلِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَيَّ. وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: الرُّقْبَى مِثْلُ الْعُمْرَى، وَهِيَ لِمَنْ أُعْطِيَهَا، وَلَا تَرْجِعُ إِلَى الأَوَّلِ.

تخریج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ۲۷۰۵) (صحيح)

۱۳۵۱۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ جس کو دیا گیا اس کے گھر والوں کا ہے اور رقبیٰ ❶ بھی جس کو دیا گیا ہے اس کے گھر والوں کا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۲۔ اور بعض نے اسی سند سے ابوزبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اسے جابر سے موقوفاً نقل کیا ہے، اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع نہیں کیا ہے۔ ۳۔ رقبیٰ کی تفسیر یہ ہے کہ کوئی آدمی کہے کہ یہ چیز جب تک تم زندہ رہو گے تمہاری ہے اور اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو یہ پھر میری طرف لوٹ آئے گی۔ ۴۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عمریٰ کی طرح رقبیٰ بھی جسے دیا گیا ہے اس کے گھر والوں ہی کا ہوگا۔ احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ اور اہل کوفہ وغیرہم میں سے بعض اہل علم نے عمریٰ اور رقبیٰ کے درمیان فرق کیا ہے، ان لوگوں نے عمریٰ کو تو معمر (جس کے نام چیز دی گئی تھی) کی موت کے بعد اس کے ورثا کا حق بتایا ہے اور رقبیٰ کو کہا ہے کہ ورثا کا حق نہیں ہوگا، بلکہ وہ دینے والی کی طرف لوٹ جائے گا۔

فائدہ ❶ :...... ''رقبیٰ'' ''رقب'' سے ہے جس کے معنی انتظار کے ہیں۔ اسلام نے اس میں اتنی تبدیلی کی کہ وہ چیز موہوب لہ (جس کو وہ چیز دی گئی) کی ہی رہے گی۔ موہوب لہ کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو وراثت میں تقسیم ہوگی۔ واہب کی طرف نہیں لوٹے گی، جیسے عمریٰ میں ہے۔ رقبیٰ میں یہ ہوتا تھا کہ ہبہ کرنے والا یوں کہتا کہ ''یہ چیز میں نے تم کو تمہاری عمر تک دے دی، تمہاری موت کے بعد یہ چیز مجھے لوٹ آئے گی، اور اگر میں مر گیا تو تمہاری ہی رہے گی، پھر اگر تم مر جاؤ گے تو میرے وارثوں کو لوٹ آئے گی۔'' اب ہر ایک دوسرے کی موت کا انتظار کیا کرتا تھا۔

17۔بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

۱۷۔ باب: لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات

1352۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلاَّ صُلْحًا حَرَّمَ حَلاَلاً أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، إِلاَّ شَرْطًا حَرَّمَ حَلاَلاً أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: ق/الأحكام ٢٣ (٢٣٥٣)، (تحفة الأشراف : ١٠٧٧٥) (صحيح)

(شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ ''کثیر بن عبداللہ'' ضعیف راوی ہیں، دیکھیے: الإرواء رقم ١٣٠٣)

۱۳۵۲۔ عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صلح مسلمان کے درمیان نافذ ہوگی سوائے ایسی صلح کے جو کسی حلال کو حرام کر دے یا کسی حرام کو حلال۔ اور مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں۔ سوائے ایسی شرط کے جو کسی حلال کو حرام کر دے یا کسی حرام کو حلال۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

18-بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا

۱۸-باب: پڑوسی کی دیوار پرلکڑی رکھنے کا بیان

1353- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ، فَلَا يَمْنَعْهُ)). فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ، طَأْطَئُوا رُءُوسَهُمْ، فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللهِ! لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ. وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ. قَالُوا: لَهُ أَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ.

تخريج: خ/المظالم ٢٠ (٢٤٦٣)، م/المساقاة ٢٩ (البيوع ٥٠)، (١٦٠٩)، د/الأقضية ٣١ (٣٦٣٤)، ق/الأحكام ١٥ (٢٣٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٥٤)، وط/الأقضية ٢٦ (٣٢)، وحم (٢/٣٩٦) (صحيح)

۱۳۵۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جب تم میں سے کسی کا پڑوسی اس کی دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اس سے اجازت طلب کرے تو وہ اُسے نہ روکے۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے تو انہوں نے کہا: کیا بات ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ اس سے اعراض کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم میں اسے تمہارے شانوں پر مار کر ہی رہوں گا، یعنی تم سے اسے بیان کر کے ہی رہوں گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳- بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ ۴- بعض اہلِ علم سے مروی ہے: جن میں مالک بن انس بھی شامل ہیں کہ اس کے لیے درست ہے کہ اپنے پڑوسی کو دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع کردے، پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

19-بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

۱۹-باب: قسم اسی چیز پر واقع ہوگی جس پر مدعی قسم لے رہا ہے

1354- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ)). وَقَالَ قُتَيْبَةُ: عَلَى مَا صَدَّقَكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ هُوَ أَخُو سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا، فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الْحَالِفِ، وَإِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُومًا، فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الَّذِي اسْتَحْلَفَ.

تخريج: م/الأيمان والنذور ٤ (١٦٥٣)، د/الأيمان والنذور ٨ (٣٢٥٥)، ق/الكفارات ١٤ (٢١٢٠)، (تحفة الأشراف: ١٢٨٢٦)، وحم (٢/٢٢٨)، و د/النذور ١١ (٢٣٩٤) (صحيح)

۱۳۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اسی چیز پر واقع ہوگی جس پر تمہارا ساتھی (فریق مخالف) قسم لے رہا ہے۔'' (توریہ کا اعتبار نہیں ہوگا)

امام ترمذی کہتے ہیں:۱- یہ حدیث حسن غریب ہے۔۲- ہم اسے ہشیم ہی کی روایت سے جانتے ہیں جسے انہوں نے عبداللہ بن ابی صالح سے روایت کی ہے۔عبداللہ بن ابی صالح، سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔۳-بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔۴- ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا، اور جب قسم لینے والا مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

20-بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ

۲۰-باب: راستے کے سلسلے میں جب اختلاف ہو تو اسے کتنا چھوڑا جائے؟

1355- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ الضُّبَعِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٢١٨)، وانظر ما يأت (صحيح)

۱۳۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راستہ سات ہاتھ (چوڑا) رکھو۔''

1356- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ. قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

تخريج: خ/المظالم ٢٩ (٢٤٧٣)، م/المساقاة ٣١ (البيوع ٥٢)، (١٦١٣)، د/الأقضية ٣١ (٣٦٣٣)، ق/الأحكام ١٦ (٢٣٣٨)، (تحفة الأشراف: ١٢٢٢٣)، وحم (٢/٤٦٦) (صحيح)

۱۳۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جب راستے کے سلسلے میں تم میں اختلاف ہو تو اسے سات ہاتھ (چوڑا) رکھو''❶۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ یہ (سابقہ) وکیع کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔۲۔ بشیر بن کعب کی حدیث جسے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے حسن صحیح ہے۔ اور بعض نے اسے قتادہ سے اور قتادہ نے بشیر بن نہیک سے اور بشیر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔۳۔ اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... سات ہاتھ راستہ آدمیوں اور جانوروں کے آنے جانے کے لیے کافی ہے، جسے دونوں فریق کو مل کر چھوڑنا چاہیے۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

۲۱۔ باب: ماں باپ کی جدائی کی صورت میں بچے کو اختیار دیے جانے کا بیان

1357۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَدِّ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو مَيْمُونَةَ اسْمُهُ: سُلَيْمٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. قَالُوا: يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِي الْوَلَدِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَقَالَا: مَا كَانَ الْوَلَدُ صَغِيرًا فَالأُمُّ أَحَقُّ، فَإِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِينَ خُيِّرَ بَيْنَ أَبَوَيْهِ، هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ هُوَ هِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أُسَامَةَ، وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ.

تخريج: د/الطلاق ٣٥ (٢٢٧٧)، ن/الطلاق ٥٢ (٣٥٢٦)، ق/الأحكام ٢٢ (٢٣٥١)، (تحفة الأشراف: ١٥٤٦٣)، وحم (٢/٤٤٧)، ود/الطلاق ١٥ (٢٣٣٩) (صحيح)

۱۳۵۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو اختیار دیا کہ چاہے وہ اپنے باپ کے ساتھ رہے اور چاہے اپنی ماں کے ساتھ۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔ ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ماں باپ کے درمیان بچے کے سلسلے میں اختلاف ہو جائے تو بچے کو اختیار دیا جائے گا چاہے وہ اپنے باپ کے ساتھ رہے اور چاہے وہ اپنی ماں کے ساتھ رہے۔ یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب بچہ کم سن ہو تو اس کی ماں زیادہ مستحق ہے۔ اور جب وہ سات سال کا ہو جائے تو اس کو اختیار دیا جائے، چاہے تو باپ کے ساتھ رہے یا چاہے تو ماں کے ساتھ رہے۔

22-بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

۲۲-باب: باپ بیٹے کے مال میں سے لے سکتا ہے

1358- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَطْيَبَ مَاأَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَأَكْثَرُهُمْ قَالُوا: عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. قَالُوا: إِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوطَةٌ فِي مَالِ وَلَدِهِ يَأْخُذُ مَا شَاءَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لا يَأْخُذُ مِنْ مَالِهِ إِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ.

تخريج: د/البيوع ٧٩ (٣٥٢٨)، ن/البيوع ١ (٤٤٥٤)، ق/التجارات ١ (٢١٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٩٢)، وحم (٦/٣١، ٤٢، ١٢٧، ١٦٢، ١٩٣، ٢٢٠)، د/البيوع ٦ (٢٥٧٩) (صحيح)

۱۳۵۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پاکیزہ چیز جس کو تم کھاتے ہو تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں سے ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- بعض لوگوں نے عمارہ بن عمیر سے اور عمارہ نے اپنی ماں سے اور ان کی ماں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، لیکن اکثر راویوں نے "عن أمّه" کے بجائے "عن عمته" کہا ہے، یعنی عمارہ بن عمیر نے اپنی پھوپھی سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ ۳- اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۴- صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باپ کو بیٹے کے مال میں کلی اختیار ہے وہ جتنا چاہے لے سکتا ہے۔ ۵- اور بعض کہتے ہیں کہ باپ اپنے بیٹے کے مال سے بوقت ضرورت ہی لے سکتا ہے۔

فائدہ ❶ :......عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی معنی کی ایک حدیث مروی ہے، "أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ" (یعنی تم اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے) (سنن أبي داؤد رقم: ٣٥٣٠/ صحيح) اس میں بھی عموم ہے، ضرورت کی قید نہیں ہے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں سنن أبي داود میں (برقم: ۳۵۲۹) جو "إذا احتجتم" (جب تم ضرورت مند ہو) کی ''زیادتی'' ہے وہ بقول ابوداود ''منکر'' ہے، لیکن لڑکے کی وفات پر (پوتا کی موجودگی میں) باپ کو صرف چھٹا حصہ ملتا ہے، اس سے حدیث کی تخصیص ہو جاتی ہے، یعنی بیٹے کا کل مال باپ کی ملکیت نہیں، صرف بقدر ضرورت ہی لے سکتا ہے۔ واللہ أعلم۔

23۔بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

۲۳۔باب: جس کی کوئی چیز توڑ دی جائے تو توڑنے والے کے مال سے اس کا تاوان لیا جائے گا

1359۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَهْدَتْ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فِي قَصْعَةٍ، فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا، فَأَلْقَتْ مَا فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((طَعَامٌ بِطَعَامٍ، وَإِنَاءٌ بِإِنَاءٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٧٧)، وراجع: خ/المظالم ٣٤ (٢٤٨١)، والنكاح ١٠٧ (٥٢٢٥)، د/البيوع ٩١ (٣٥٦٧)، ن/عشرة النساء ٤ (٣٤٠٧)، ق/الأحكام ١٤ (٢٣٣٤)، حم (٣/١٠٥، ٢٦٣)، د/البيوع ٥٨ (٢٦٤٠) (صحيح)

۱۳۵۹۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی کسی بیوی نے آپ کے پاس پیالے میں کھانے کی کوئی چیز ہدیہ کی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے (غصّے میں) اپنے ہاتھ سے پیالے کو مار کر اس کے اندر کی چیز کو گرا دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کھانے کے بدلے کھانا اور پیالے کے بدلے پیالہ ہے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی کوئی چیز کسی سے تلف ہو جائے تو وہ ویسی ہی چیز تاوان میں دے اور جب اس جیسی چیز دستیاب نہ ہو تو اس صورت میں اس کی قیمت ادا کرنا اس کے ذمے ہے۔

1360۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعَارَ قَصْعَةً، فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَإِنَّمَا أَرَادَ عِنْدِي سُوَيْدٌ الْحَدِيثَ الَّذِي رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَحَدِيثُ الثَّوْرِيِّ أَصَحُّ. اسْمُ أَبِي دَاوُدَ: عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٨٨) (ضعيف جداً)

(سند میں ''سوید بن عبدالعزیز'' سخت ضعیف ہے، صحیح واقعہ وہ ہے جو اگلی حدیث میں مذکور ہے)

۱۳۶۰۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ عاریتاً لیا وہ ٹوٹ گیا، تو آپ نے جن سے پیالہ لیا تھا انہیں اس کا تاوان ادا کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ ۲۔ سوید نے مجھ سے وہی حدیث بیان کرنی چاہی تھی جسے ثوری نے روایت کی ہے[1]۔ ۳۔ ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... مطلب یہ ہے کہ سوید بن عبدالعزیز کو مذکورہ حدیث کی روایت میں وہم ہوا ہے، انہوں نے اسے حمید کے واسطے سے انس سے ''أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعَارَ قَصْعَةً'' کے الفاظ کے ساتھ روایت کر دیا جو محفوظ نہیں ہے، بلکہ محفوظ وہ روایت ہے جسے سفیان ثوری نے حمید کے واسطے سے انس سے ''أهدت بعض أزواج النبي ﷺ'' کے

الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

24۔بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

۲۴۔باب: مرد اور عورت کی بلوغت کی حد کا بیان

1361۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي، فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي. قَالَ نَافِعٌ: وَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ يَبْلُغُ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

تخريج: خ/الشهادات ١٨ (٢٦٦٤)، د/المغازي ٢٩ (٤٠٩٧)، م/الإمارة ٢٣ (١٨٦٨/٩١) ق/الحدود ٤ (٢٥٤٣)، (تحفة الأشراف: ٧٩٠٠) ويأت عند المؤلف في الجهاد ٣٢ (١٧١١) (صحيح)

1361/ م- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ هَذَا. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ (أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ كَتَبَ أَنَّ هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ).

وَذَكَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ. قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْنَا بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ: هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ. يَرَوْنَ أَنَّ الْغُلاَمَ إِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ، وَإِنْ احْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ. و قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: الْبُلُوغُ ثَلاَثَةُ مَنَازِلَ: بُلُوغُ خَمْسَ عَشْرَةَ، أَوِ الاِحْتِلاَمُ، فَإِنْ لَمْ يُعْرَفْ سِنُّهُ وَلاَ احْتِلاَمُهُ فَالإِنْبَاتُ (يَعْنِي الْعَانَةَ).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۳۶۱۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک لشکر میں پیش کیا گیا، اس وقت میری عمر چودہ سال کی تھی تو آپ نے مجھے (لشکر میں) قبول نہیں کیا، پھر آئندہ سال مجھے آپ کے سامنے ایک اور لشکر میں پیش کیا گیا اور اس وقت میری عمر پندرہ سال کی تھی تو آپ نے مجھے (لشکر میں) قبول کرلیا۔

نافع کہتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز سے اس حدیث کو بیان کیا تو انہوں نے کہا: بالغ اور نابالغ کے درمیان یہی حد ہے۔انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو پندرہ سال کے ہو جائیں (مال غنیمت سے) ان کو حصہ دیا جائے۔

دوسری سند سے عمر نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ (عمر بن

عبدالعزیز نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ نابالغ اور بالغ کی یہی حد ہے) البتہ سفیان بن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ نافع کہتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو عمر بن عبدالعزیز سے بیان کیا تو انہوں نے کہا: بچہ اور مقاتل (جو جنگ میں شرکت کا اہل ہو) کے درمیان یہی حد ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲- اہل علم کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اوراسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب بچہ پندرہ سال مکمل کرلے تو اس کا حکم وہی ہوگا جومردوں کا ہوتا ہے اور اگر پندرہ سال سے پہلے ہی اس کو احتلام آنے لگے تو بھی اس کا حکم مردوں جیسا ہوگا۔احمد اوراسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: بلوغت کی تین علامتیں ہیں: بچہ پندرہ سال کا ہوجائے، یا اس کو احتلام آنے لگے اوراگر عمر اور احتلام نہ معلوم ہوسکے تو جب اس کے ناف کے نیچے کے بال اُگ آئیں تو وہ بالغ ہے۔

25۔بَابُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ

۲۵۔باب: باپ کی بیوی سے شادی کرنے والے پروارد سختی کا بیان

1362۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ، أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْبَرَاءِ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ. وَرُوِيَ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ خَالِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: د/الحدود ٢٧ (٤٤٥٦، ٤٤٥٧)، ن/النكاح ٥٨ (٣٣٣٣)، ق/الحدود ٣٥ (٢٦٠٧)، (تحفة الأشراف: ١٥٥٣٤)، وحم (٢٩٢/٤، ٢٩٥، ٢٩٧) (صحيح)

۱۳۶۲- براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ماموں ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اوران کے ہاتھ میں ایک جھنڈا تھا، میں نے پوچھا: آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟ کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی (دوسری) بیوی سے شادی کررکھی ہے تاکہ میں اس کا سر لے کر آؤں۔

امام ترمذی کہتے ہیں:۱- براء کی حدیث حسن غریب ہے۔۲- محمد بن اسحاق نے بھی اس حدیث کو عدی بن ثابت سے اور عدی نے عبداللہ بن یزید سے اورعبداللہ نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔۳- یہ حدیث اشعث سے بھی مروی ہے انہوں نے عدی سے اورعدی نے یزید بن براء سے اور یزید نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔۴- نیز یہ اشعث سے مروی ہے انہوں نے عدی سے اورعدی نے یزید بن البراء سے اور یزید نے اپنے ماموں سے اور ان کے ماموں نے نبی

اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ۵- اس باب میں قرہ مزنی سے بھی روایت ہے۔

26- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الآخَرِ فِي الْمَاءِ

۲۶- باب: ان دو آدمیوں کا بیان جن میں سے ایک کا کھیت دوسرے سے پانی کے نشیب میں ہو

1363- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ، فَأَبَى عَلَيْهِ، فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ)). فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَازُبَيْرُ! اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ)).

فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللهِ! إِنِّي لأَحْسِبُ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [النساء: ٥٦]. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ. وَرَوَاهُ عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، نَحْوَ الْحَدِيثِ الأَوَّلِ.

تخريج: خ/الشرب والمساقاة ٦ (٢٣٦٠)، و ٨ (٢٣٦٢)، والعلم ١٢ (٢٧٠٨)، وتفسير سورة النساء ١٢ (٥٣٨٥)، م/الفضائل ٣٦ (٢٣٥٧)، د/الأقضية ٣١ (٣٦٣٧)، ن/القضاة ١٩ (٥٣٢٢)، ق/المقدمة ٢ (١٥)، والرهون ٢٠ (٢٤٨٠)، (تحفة الأشراف: ٥٢٧٥)، وحم (١/١٦٥) (صحيح)

۱۳۶۳- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے پاس زبیر سے حرہ کی نالیوں کے بارے میں، جس سے لوگ اپنے کھجور کے درخت سینچتے تھے، جھگڑا کیا، انصاری نے زبیر سے کہا: پانی چھوڑ دو تا کہ بہتا رہے، زبیر نے اس کی بات نہیں مانی، تو دونوں نے رسول اللہ کی خدمت میں اپنا قضیہ پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے زبیر سے فرمایا: ''زبیر! (تم اپنے کھیت کو) سیراب کرلو، پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو''، (یہ سن کر) انصاری غصہ ہوگیا اور کہا: اللہ کے رسول! (ایسا فیصلہ) اس وجہ سے کہ وہ آپ کی پھوپھی کا لڑکا ہے؟ (یہ سنتے ہی) رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا، آپ نے فرمایا: ''زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کرلو، پھر پانی کو روکے رکھو یہاں تک کہ وہ منڈیر تک پہنچ جائے'' ❶، زبیر کہتے ہیں: اللہ کی قسم، میرا گمان ہے کہ اسی سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ (النساء: ٦٥) (آپ کے رب کی قسم، وہ لوگ مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے جھگڑوں میں (اے نبی) وہ آپ کو حکم نہ مان لیں)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اور زہری نے عروہ بن زبیر سے اور عروہ نے زبیر سے روایت کی ہے اور شعیب نے اس میں عبداللہ بن زبیر کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اور عبداللہ بن وہب نے اِسے پہلی حدیث کی طرح ہی لیث اور یونس سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے زہری سے اور زہری نے عروہ سے اور عروہ نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :...... نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان اور اگلے فرمان میں فرق یہ ہے کہ آپ نے زبیر سے اپنے پورے حق سے کم ہی پانی لے کر چھوڑ دینے کا حکم فرمایا، اور بعد میں غصے میں زبیر کو پورا پورا حق لینے کے بعد ہی پانی چھوڑ نے کا حکم دیا۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

۲۷۔ باب: آدمی مرتے وقت اپنے غلاموں کو آزاد کردے اور اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی اور مال نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

1364۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ الْقُرْعَةِ فِي هَذَا وَفِي غَيْرِهِ، وَأَمَّا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوُا الْقُرْعَةَ، وَقَالُوا: يُعْتَقُ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ الثُّلُثُ، وَيُسْتَسْعَى فِي ثُلُثَيْ قِيمَتِهِ، وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ: عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ عَمْرٍو الْجَرْمِيُّ، وَهُوَ غَيْرُ أَبِي قِلَابَةَ، وَيُقَالُ: مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو. وَأَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُاللهِ بْنُ زَيْدٍ.

تخريج: م/الأيمان والنذور ١٧ (١٦٦٨)، د/الفتن ١٠ (٣٩٥٨)، ن/الجنائز ٦٥ (١٩٥٧)، ق/الأحكام ٢٠ (٢٣٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٨٠)، وحم (٤/٤٢٦، ٤٣١، ٤٤٠) (صحيح)

۱۳۶۴۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک انصاری شخص نے مرتے وقت اپنے چھے غلاموں کو آزاد کر دیا، جبکہ اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی اور مال نہ تھا، نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپ نے اس آدمی کو سخت بات کہی، پھر ان غلاموں کو بلایا اور دو دو کرکے ان کے تین حصے کیے، پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور جن (دو غلاموں) کے نام قرعہ نکلا ان کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رہنے دیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- اور یہ

اوربھی سندوں سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔۳۔اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔۴۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔اوریہی مالک ،شافعی، احمد اوراسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔یہ لوگ یہ اوراس طرح کے دوسرے مواقع پر قرعہ اندازی کو درست کہتے ہیں۔۵۔اوراہلِ کوفہ وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم قرعہ اندازی کو جائز نہیں سمجھتے ،اس موقع پرلوگ کہتے ہیں کہ ہرغلام سے ایک تہائی آزاد کیا جائے گا اور دو تہائی قیمت کی آزادی کے لیے کسب (کمائی) کرایا جائے گا۔

28۔بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ

۲۸۔باب: جو کسی مَحرم رشتے دار کا مالک ہو جائے تو کیا کرے؟

1365۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ مُسْنَدًا، إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ، شَيْئًا مِنْ هَذَا.

1365/ م۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَلا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَاصِمًا الأَحْوَلَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)). رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَمْ يُتَابَعْ ضَمْرَةُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ. وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

تخريج: د/الفتن ۷ (۳۹٤۹)، ق/الفتن ٥ (۲٥۲٤)، (تحفة الأشراف: ٤٥٨٥)، وحم (١٥/٥، ١٨، ٢٠)

(صحيح) (متابعات کی بناپر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ ثقات نے مرفوعاً روایت کرنے میں حماد بن سلمہ کی مخالفت کی ہے، دیکھیے:الإرواء رقم: ١٧٤٦)

۱۳۶۵۔سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جوشخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہوجائے تو وہ (رشتہ دار) آزاد ہوجائے گا۔''امام ترمذی کہتے ہیں:۱۔اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ ہی کی روایت سے مسنداً (مرفوعاً) جانتے ہیں۔۲۔اور بعض لوگوں نے اس حدیث کے کچھ حصے کو قتادہ سے اور قتادہ نے حسن سے اور حسن نے عمر رضی اللہ عنہ سے (موقوفاً) روایت کیا ہے۔

۱۳۶۵/م۔ اس سند سے محمد بن بکر بُرسانی نے بیان کیا انہوں نے حماد بن سلمہ سے اور حماد نے قتادہ اور عاصم احول سے اور قتادہ اور عاصم نے حسن بصری سے اور حسن نے سمرہ سے اور سمرہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی محرم قرابت دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا''۔ ۳۔ محمد بن بکر کے علاوہ ہم کسی کو نہیں جانتے ہیں جس نے عاصم احول کا ذکر کیا ہو اور انہوں (عاصم) نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہو۔ ۴۔ بعض اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ ۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی محرم قرابت دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔'' اسے ضمرہ بن ربیعہ نے ثوری سے روایت کیا ہے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، اور عبداللہ نے ابن عمر سے اور ابن عمر نے نبی اکرم ﷺ سے۔ اس حدیث کی روایت میں لوگوں نے ضمرہ کی متابعت نہیں کی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ حدیث غلط ہے۔ [1]

فائدہ [1] :......یعنی اس حدیث کا سمرہ رضی اللہ عنہ کی مسند سے ہونا ہی صحیح ہے، ضمرہ مسند ابن عمر سے روایت کرکے وہم کا شکار ہو گئے ہیں۔

29۔بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۲۹۔باب: دوسرے کی زمین میں بغیر اجازت فصل بونے کا بیان

1366۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ، وَلَهُ نَفَقَتُهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِاللهِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ: لا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ إِلاَّ مِنْ رِوَايَةِ شَرِيكٍ. قَالَ مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الأَصَمِّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: د/البيوع ٣٣ (٣٤٠٣)، ق/الرهون ١٣ (الأحكام ٧٤)، (٢٤٦٦)، (تحفة الأشراف: ٣٥٧٠)، وحم (٣/٤٦٥) (صحيح)

۱۳۶۶۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دوسرے کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر فصل بوئے، اس کو فصل سے کچھ نہیں ملے گا وہ صرف خرچ لے سکتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ ہم اسے بروایت ابواسحاق صرف شریک بن عبداللہ ہی کے طریق سے جانتے ہیں۔ ۳۔ بعض اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور یہی احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔ [1] ۴۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن ہے، انہوں نے کہا: میں

اسے بروایت ابواسحاق صرف شریک ہی کے طریق سے جانتا ہوں۔ ۵۔محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ ہم سے معقل بن مالک بصری نے بسندعقبه بن اصم عن عطاء عن رافع بن خديج عن النبی ﷺ اسی طرح روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :......اور یہی قول راجح ہے، اس کے برخلاف کچھ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ فصل تو غاصب کی ہوگی اور زمین کا مالک اس سے زمین کا کرایہ وصول کرے گا، مگر اس قول پر کوئی دلیل ایسی نہیں جسے اس حدیث کے مقابلے میں پیش کیا جاسکے۔

30۔بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

۳۰۔باب: عطیہ دینے اور اولاد کے درمیان برابری کرنے کا بیان

1367۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الْمَخْزُومِيُّ (الْمَعْنَى وَاحِدٌ) قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُشْهِدُهُ فَقَالَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هَذَا؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَارْدُدْهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، يَسْتَحِبُّونَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدِ، حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ: يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهِ حَتَّى فِي الْقُبْلَةِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهِ فِي النُّحْلِ وَالْعَطِيَّةِ (يَعْنِي الذَّكَرُ وَالأُنْثَى سَوَاءٌ) وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الْوَلَدِ، أَنْ يُعْطَى الذَّكَرُ مِثْلَ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، مِثْلَ قِسْمَةِ الْمِيرَاثِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: خ/الهبة ١٢ (٢٥٨٦)، والشهادات ٩ (٢٦٥٠)، م/الهبات ٣ (١٦٢٣)، د/البيوع ٨٥ (٣٥٤٢)، ن/النحل ١ (٣٧٠٢، ٣٧٠٣)، ، ٣٧٠٤، ٣٧٠٩-٣٧١٢) ق/الهبات ١ (الأحكام) (٢٣٧٥-٢٣٧٦)، (تحفة الأشراف: ١١٦١٧ و ١١٦٣٨)، و ط/الأقضية ٣٣ (٣٩)، وحم (٤/٢٦٨، ٢٦٩، ٢٧٠، ٢٧٦) (صحيح)

۱۳۶۷۔نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے باپ (بشیر) نے اپنے ایک بیٹے کو ایک غلام دیا، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تا کہ آپ کو اس پر گواہ بنائیں، تو آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو ایسا ہی غلام عطیے میں دیا ہے ❶ جیسا اس کو دیا ہے؟'' کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو اسے واپس لے لو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ یہ اور بھی سندوں سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ۳۔ بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ اولاد کے درمیان (عطیہ دینے میں) برابری کو ملحوظ رکھنے کو مستحب سمجھتے ہیں، یہاں تک کہ

بعض لوگوں نے تو کہا ہے کہ بوسہ لینے میں بھی اپنی اولاد کے درمیان برابری برقرار رکھے۔ ۴۔ اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں: بخشش اور عطیے میں اپنی اولاد، یعنی بیٹا اور بیٹی کے درمیان بھی برابری برقرار رکھے۔ یہی سفیان ثوری کا قول ہے۔ ۵۔ اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں: اولاد کے درمیان برابری یہی ہے کہ میراث کی طرح لڑکے کو لڑکی سے دوگنا دیا جائے۔

فائدہ ❶ :...... اولاد کو ہبہ کرنے میں مساوات کا یہ حکم جمہور کے نزدیک استحباب کے لیے ہے، موطا میں صحیح سند سے مذکور ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الموت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا "إنی کنت نحلت نحلا فلو کنت اخترتیه لکان لك وإنما هو اليوم للوارث" (میں نے تم کو کچھ ہبہ کے طور پر دینا چاہا تھا اگر وہ تم لے لیتی تو وہ تمہارا ہو جاتا، اور اب تو وہ وارثوں ہی کا ہے) اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ طحاوی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے عاصم کو کچھ ہبہ کے طور پر دیا تھا۔ امام احمد بن حنبل وغیرہ کی رائے ہے کہ اولاد کے درمیان ہبہ میں عدل کرنا واجب ہے اور ایک کو دوسرے سے زیادہ دینا حرام ہے، یہ لوگ شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کے ان اقدامات کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ان اقدامات پر ان کے دیگر بچے راضی تھے۔

31۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

۳۱۔باب: شفعہ کا بیان ❶

1368۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّرِيدِ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، حَدِيثُ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، وَلَا نَعْرِفُ حَدِيثَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ. وَحَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي هَذَا الْبَابِ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ.

تخريج: د/البيوع ٧٥ (٣٥٧١)، (تحفة الأشراف: ٤٥٨٨)، وحم (٥/١٢، ١٣، ١٨) (صحيح)

۱۳۶۸۔ سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گھر کا پڑوسی گھر (خریدنے) کا زیادہ حق دار ہے"۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اور عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے اور قتادہ نے انس سے اور انس نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ نیز سعید بن ابی عروبہ سے مروی

ہے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے اور حسن بصری نے سمرہ سے اور سمرہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔۳۔ اس باب میں شرید، ابورافع اور انس سے بھی احادیث آئی ہیں۔۴۔ اور اہلِ علم کے نزدیک صحیح حسن کی حدیث ہے جسے انہوں نے سمرہ سے روایت کی ہے۔ اور ہم قتادہ کی حدیث کو جسے، انہوں نے انس سے روایت کی ہے، صرف عیسیٰ بن یونس ہی کی روایت سے جانتے ہیں اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی کی حدیث جسے انہوں نے عمرو بن شرید سے اور عمرو نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، اس باب میں حسن حدیث ہے۔ ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے اور عمرو نے ابورافع سے اور ابورافع ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

فائدہ ❶ :...... شفعہ اس استحقاق کو کہتے ہیں جس کے ذریعے شریک (ساجھے دار) سے شریک کا وہ حصہ جو دوسرے کی ملکیت میں جا چکا ہو قیمت ادا کر کے حاصل کر سکے۔

فائدہ ❷ :...... اس حدیث سے پڑوسی کے لیے حق شفعہ کے قائلین نے ثبوتِ شفعہ پر استدلال کیا ہے، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس جگہ پڑوسی سے مراد ساجھے دار ہے پڑوسی نہیں، کیونکہ اس حدیث میں اور حدیث ''إذا وقعت الحدود وصرفت الطريق فلا شفعة'' (یعنی: جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ نہیں) جو آگے آ رہی ہے میں تطبیق کا یہی معنی لینا ضروری ہے۔

32۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

۳۲۔ باب: غائب (جو شخص موجود نہ ہو) کے شفعہ کا بیان

1369۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ، يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا، إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ، وَعَبْدُالْمَلِكِ هُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ شُعْبَةَ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ. وَقَدْ رَوَى وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، هَذَا الْحَدِيثَ. وَرُوِي عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانٌ، يَعْنِي فِي الْعِلْمِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا، فَإِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشُّفْعَةُ، وَإِنْ تَطَاوَلَ ذَلِكَ.

تخريج: د/البيوع ٧٥ (٣٥١٨)، ق/الشفعة ٢ (٢٤٩٤)، (تحفة الأشراف: ٢٢٣٤)، وحم (٣/٣٠٣)

(صحيح)

۱۳۶۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پڑوسی اپنے پڑوسی (ساجھی) کے شفعے کا زیادہ حق دار ہے، جب دونوں کا راستہ ایک ہو تو اس کا انتظار کیا جائے گا ❶ اگر چہ وہ موجود نہ ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ا۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم عبدالملک بن سلیمان کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے ہیں جس نے اس حدیث کو عطاء سے اور عطاء نے جابر سے روایت کی ہو۔ ۲۔ شعبہ نے عبدالملک بن سلیمان پر اسی حدیث کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ محدّثین کے نزدیک عبدالملک ثقہ اور مامون ہیں، شعبہ کے علاوہ ہم کسی کو نہیں جانتے ہیں جس نے عبدالملک پر کلام کیا ہو، شعبہ نے بھی صرف اسی حدیث کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ اور وکیع نے بھی یہ حدیث شعبہ سے اور شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت کی ہے اور ابن مبارک نے سفیان ثوری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: عبدالملک بن سفیان میزان ہیں، یعنی علم میں۔ ۲۔ اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ آدمی اپنے شفعے کا زیادہ حق دار ہے اگر چہ وہ غائب ہی کیوں نہ ہو، جب وہ (سفر وغیرہ) سے واپس آئے گا تو اس کو شفعہ ملے گا اگر چہ اس پر لمبی مدّت گزر چکی ہو۔

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ غیر حاضر شخص کا شفعہ باطل نہیں ہوتا، نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شفعے کے لیے مجرد ہمسائیگی ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے راستے میں اشتراک بھی ضروری ہے، اس کی تائید ذیل کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے کہ ''جب حد بندی ہو جائے اور راستے جدا جدا ہو جائیں تو پھر شفعے کا استحقاق نہیں رہتا۔''

33۔ بَابُ مَا جَاءَ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

۳۳۔ باب: جب حد بندی ہو جائے اور حصے تقسیم ہو جائیں تو شفعہ نہیں

1370۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ، مِثْلَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَانِ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: لَا يَرَوْنَ الشُّفْعَةَ إِلَّا لِلْخَلِيطِ، وَلَا يَرَوْنَ لِلْجَارِ شُفْعَةً، إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيطًا، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: اَلشُّفْعَةُ لِلْجَارِ، وَاحْتَجُّوا

بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ)). وَقَالَ: ((اَلْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)). وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: خ/البيوع ٩٦ (٢٢١٣)، و٩٧ (٢٢١٤)، والشفعة ١ (٢٢٥٧)، والشركة ٨ (٢٤٩٥)، والحيل ١٤ (٦٩٧٦)، د/البيوع ٧٥ (٣٥١٤)، ق/الشفعة ٣ (٢٤٩٧)، (تحفة الأشراف: ٣١٥٣)، وحم (٣/٢٩٦) (صحيح)

۱۳۷۰۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیے جائیں تو شفعہ نہیں''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اسے بعض لوگوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام میں سے بعض اہلِ علم کا جن میں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان بھی شامل ہیں اسی پر عمل ہے اور بعض تابعین فقہا، جیسے: عمر بن عبدالعزیز وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں اور یہی اہلِ مدینہ کا بھی قول ہے، جن میں یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اور مالک بن انس شامل ہیں۔ شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ یہ لوگ صرف ساجھی دار کے لیے ہی حق شفعہ کے قائل ہیں اور جب پڑوسی ساجھی دار نہ ہو تو اس کے لیے حق شفعہ کے قائل نہیں۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ پڑوسی کے لیے بھی شفعہ ہے اور ان لوگوں نے مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''گھر کا پڑوسی گھر کا زیادہ حق دار ہے'' ❷، نیز فرماتے ہیں: ''پڑوسی اپنے سے لگی ہوئی زمین یا مکان کا زیادہ حق دار ہے اور یہی ثوری، ابن مبارک اور اہلِ کوفہ کا بھی قول ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ شفعہ صرف اس جائداد میں ہے جو مشترک ملکیت میں ہو، محض پڑوسی ہونا حق شفعہ کے اثبات کے لیے کافی نہیں، یہی جمہور کا مسلک ہے اور یہی حجت وصواب سے قریب تر بھی ہے، حنفیہ نے اس کی مخالفت کی ہے ان کا کہنا ہے کہ شفعہ جس طرح مشترک جائداد میں ہے اسی طرح پڑوس کی بنیاد پر بھی شفعہ جائز ہے، ان کی دلیل حدیث نبوی ((جار الدار أحق بالدار)) ہے۔

فائدہ ❷ :...... جمہور اس حدیث کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اس حدیث میں مراد شریک (ساجھی) ہے، مطلق پڑوسی کا تو کبھی راستہ الگ بھی ہوتا ہے، جب کہ راستہ الگ ہو جانے پر حق شفعہ نہیں ہے۔

34۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

۳۴۔ باب: ساجھی دار کو حق شفعہ حاصل ہے

1371۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّرِيكُ

شَفِيعٌ ، وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَانَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ . وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ .

1371/ م1۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ . وَلَيْسَ فِيهِ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ) وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، مِثْلَ هَذَا . لَيْسَ فِيهِ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ) وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ ، وَأَبُو حَمْزَةَ ثِقَةٌ: يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ الْخَطَأُ مِنْ غَيْرِ أَبِي حَمْزَةَ .

1371/ م2۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ . و قَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِنَّمَا تَكُونُ الشُّفْعَةُ فِي الدُّورِ وَالأَرَضِينَ ، وَلَمْ يَرَوْا الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ . وَقَالَ: بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٥٧٩٥) (منكر)

(اس روایت میں ابوحمزہ سکری سے وہم ہوا ہے، دیگر تمام ثقات نے "عن ابن أبي مليكة ، عن النبي ﷺ" مرسلاً روایت کی ہے، نیز یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری صحیح روایت کے خلاف بھی ہے، دیکھیے: الضعيفة رقم ١٠٠٩)

۱۳۷۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ساجھی دار کو حق شفعہ حاصل ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ہم اس حدیث کو اس طرح (مرفوعاً) صرف ابوحمزہ سکری ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ ۲۔ اس حدیث کو کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے اور عبدالعزیز نے ابن ابی ملیکہ سے اور ابن ابی ملیکہ نے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۷۱/م ۱۔ اس سند میں ہناد نے ابوبکر بن عیاش سے ابوبکر بن عیاش نے عبدالعزیز بن رفیع سے اور عبدالعزیز نے ابن ابی ملیکہ سے اور ابن ابی ملیکہ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے، اس میں ابن عباس کا واسطہ نہیں ہے۔ ۳۔ اور اسی طرح کئی اور لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے اسی کے مثل حدیث روایت کی ہے اور اس میں بھی ابن عباس کا واسطہ نہیں ہے۔ ۴۔ ابوحمزہ (یہ مرفوع) کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوحمزہ ثقہ ہیں۔ ممکن ہے یہ خطا ابوحمزہ کے علاوہ کسی اور سے ہوئی ہو۔

۱۳۷۱/۲۔ اس سند میں ھناد نے ابوالاحوص سے اور ابوالاحوص نے عبدالعزیز بن رفیع سے اور عبدالعزیز نے ابن ابی ملیکہ سے اور ابن ابی ملیکہ نے نبی اکرم ﷺ سے ابوبکر بن عیاش کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ ۶۔ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ حقِ شفعہ کا نفاذ صرف گھر اور زمین میں ہوگا، ان لوگوں کی رائے میں شفعہ ہر چیز میں نہیں۔ ۷۔ اور بعض اہل علم کہتے

ہیں: شفعہ ہر چیز میں ہے، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

35۔بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ

۳۵۔باب: گری پڑی چیز اور گمشدہ اونٹ اور بکری کا بیان

1372۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَانِ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً ، ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا ، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)) . فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: ((خُذْهَا ، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)) . فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ، فَقَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى تَلْقَى رَبَّهَا)) .

حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ ، وَحَدِيثُ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ .

تخريج: خ/العلم ٢٨ (٩١)، والشرب والمساقاة ١٢ (٢٣٧٢)، واللقطه ٢ (٢٤٢٧)، م/اللقطة ١ (١٧٢٢)، د/اللقطة ١ (١٧٠٤-١٧٠٨)، ق/اللقطة ١ (٢٥٠٤)، (تحفة الأشراف: ٣٧٦٣)، وط/الأقضية ٣٨ (٤٦)، وحم (٤/١١٥) (صحيح)

۱۳۷۲۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''سال بھر تک اس کی پہچان کراؤ، پھر اس کا سربند، اس کا برتن اور اس کی تھیلی پہچان لو، پھر اسے خرچ کرلو اور اگر اس کا مالک آ جائے تو اُسے ادا کردو''، اس آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے پکڑ کر باندھ لو، کیونکہ وہ تمہارے لیے ہے، یا تمہارے بھائی کے لیے، یا بھیڑیے کے لیے۔'' اس آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ اس پر نبی اکرم ﷺ ناراض ہوگئے یہاں تک کہ آپ کے گال لال پیلے ہوگئے، یا آپ کا چہرہ لال پیلا ہوگیا اور آپ نے فرمایا: ''تم کو اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور اس کی مشک ہے [1] (وہ پانی پر جاسکتا ہے اور درخت سے کھاسکتا ہے) یہاں تک کہ اپنے مالک سے جا ملے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ ان سے اور بھی طرق سے یہ حدیث مروی ہے۔ منبعث کے مولیٰ یزید کی حدیث جسے انہوں نے زید بن خالد سے روایت کی ہے حسن صحیح ہے۔ ۳۔ اور ان سے یہ اور بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔

فائدہ [1] :...... جوتے سے مراد اونٹ کا پاؤں ہے اور مشکیزے سے اس کا پیٹ جس میں وہ کئی دن کی ضرورت کا

پانی ایک ساتھ بھر لیتا ہے اور بار بار پانی پینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا، اسے بکری کی طرح بھیڑیے وغیرہ کا خوف نہیں وہ خود اپنا دفاع کر لیتا ہے، اس لیے اسے پکڑ کر باندھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

1373۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنِ اعْتُرِفَتْ، فَأَدِّهَا، وَإِلَّا فَاعْرِفْ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا.))

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى، وَعِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ، هَذَا الْحَدِيثُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ. وَرَخَّصُوا فِي اللُّقَطَةِ إِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: يُعَرِّفُهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ، لَمْ يَرَوْا لِصَاحِبِ اللُّقَطَةِ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا إِذَا كَانَ غَنِيًّا. و قَالَ الشَّافِعِيُّ: يَنْتَفِعُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا، لِأَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَصَابَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُعَرِّفَهَا ثُمَّ يَنْتَفِعَ بِهَا، وَكَانَ أُبَيٌّ كَثِيرَ الْمَالِ مِنْ مَيَاسِيرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعَرِّفَهَا، فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَأْكُلَهَا. فَلَوْ كَانَتِ اللُّقَطَةُ لَمْ تَحِلَّ إِلَّا لِمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ، لَمْ تَحِلَّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصَابَ دِينَارًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَّفَهُ، فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهُ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِأَكْلِهِ، وَكَانَ لَا يَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ. وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، إِذَا كَانَتِ اللُّقَطَةُ يَسِيرَةً، أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَلَا يُعَرِّفَهَا. و قَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا كَانَ دُونَ دِينَارٍ يُعَرِّفُهَا قَدْرَ جُمْعَةٍ، وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٣٧٤٨) (صحيح)

۱۳۷۳۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''سال بھر اس کی پہچان کراؤ، [1] اگر کوئی پہچان بتادے تو اسے دے دو، ورنہ اس کے ڈاٹ اور سربند کو پہچان لو، پھر اُسے کھا جاؤ، پھر جب اس کا مالک آئے تو اُسے ادا کردو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ زید بن خالد کی حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ۲۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس باب میں

سب سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے۔۳۔ یہ ان سے اور بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔۴۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ لقطہ سے فائدہ اٹھانے کو جائز سمجھتے ہیں، جب ایک سال تک اس کا اعلان ہو جائے اور کوئی پہچاننے والا نہ ملے۔ شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔۵۔ اور صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ ایک سال تک لقطہ کا اعلان کرے، اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اسے صدقہ کر دے۔ سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا یہی قول ہے اور یہی اہل کوفہ کا بھی قول ہے۔۶۔ لقطہ اٹھانے والا جب مالدار ہو تو یہ لوگ لقطہ سے فائدہ اٹھانے کو اس کے لیے جائز نہیں سمجھتے ہیں۔۷۔ شافعی کہتے ہیں: وہ اس سے فائدہ اٹھائے اگر چہ وہ مال دار ہو، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ابی بن کعب کو ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس کا اعلان کریں، پھر اس سے فائدہ اٹھائیں اور ابی بن کعب صحابہ میں خوشحال لوگوں میں تھے اور بہت مالدار تھے، پھر بھی نبی اکرم ﷺ نے انہیں پہچان کرانے کا حکم دیا اور جب کوئی پہچاننے والا نہیں ملا تو آپ ﷺ نے انہیں کھا جانے کا حکم دیا۔ (دوسری بات یہ کہ) اگر لقطہ صرف انہیں لوگوں کے لیے جائز ہوتا جن کے لیے صدقہ جائز ہے تو علی رضی اللہ عنہ کے لیے جائز نہ ہوتا، اس لیے کہ علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک دینار ملا، انہوں نے (سال بھر تک) اُس کی پہچان کروائی، لیکن کوئی نہیں ملا جو اسے پہچانتا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں کھا جانے کا حکم دیا، حالاں کہ ان کے لیے صدقہ جائز نہیں تھا۔۸۔ بعض اہل علم نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ معمولی ہو تو لقطہ اٹھانے والا اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اس کا پہچان کروانا ضروری نہیں۔ ❷ ۹۔ بعض اہل علم کہتے ہیں: جب وہ ایک دینار سے کم ہو تو وہ اس کی ایک ہفتہ تک پہچان کروائے، یہ اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ کا قول ہے۔۱۰۔ اس باب میں ابی بن کعب، عبداللہ بن عمرو، جارود بن معلّٰی، عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... باب کی ان دونوں روایتوں میں ایک سال پہچان کرانے کا ذکر ہے اور باب کی آخری حدیث میں تین سال کا ذکر ہے، یہ سامان اور حالات پر منحصر ہے، یا ایک سال بطورِ وجوب اور تین سال بطورِ استحباب و ورع ہے۔ ان روایتوں کا اختلاف تضاد کا اختلاف نہیں کہ ایک کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ قرار دیا جائے۔ پہچان کرانے کی صورت یہ ہوگی کہ بازار اور اجتماعات میں جہاں لوگوں کا ہجوم ہو اعلان کیا جائے کہ گم شدہ چیز کی نشانی بتا کر حاصل کی جا سکتی ہے، اگر کوئی اس کی نشانی بتا دے تو مزید شناخت اور گواہوں کی ضرورت نہیں بلا تأمل وہ چیز اس کے حوالے کر دی جائے۔

فائدہ ❷ :......اس کی دلیل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "إنـــي لأنقلب إلى أهلي فأجد التمرة ساقطة على فراشي فأرفعها لآكلها ثم أخشى أن تكون صدقة فألقيها" (یعنی: میں کبھی گھر میں جاتا ہوں تو کھجور کا کوئی دانہ ملتا ہے، اس کو کھا لینا چاہتا ہوں، پھر خیال آتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ و زکاۃ کا نہ ہو، تو اسے پھینک دیتا ہوں) اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے اس کو پہچان کروانے کا کام کیے بغیر کھا لینے کا ارادہ کیا۔

1374۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ. فَوَجَدْتُ سَوْطًا، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ. قَالاَ: دَعْهُ. فَقُلْتُ: لاَ أَدَعُهُ، تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ، لآخُذَنَّهُ فَلأَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ، فَقَدِمْتُ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: أَحْسَنْتَ، وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ لِي: عَرِّفْهَا حَوْلاً، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلاً آخَرَ، فَعَرَّفْتُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ عَرِّفْهَا: حَوْلاً آخَرَ وَقَالَ: أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ، وَإِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا.

قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/اللقطة ١ (٢٤٢٦)، م/اللقطة ١ (١٧٢٣)، د/اللقطة ١ (١٧٠١)، ق/اللقطة ٢ (٢٥٠٦)، وحم (٥/١٢٦) (صحيح)

۱۳۷۴۔ سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا تو مجھے (راستے میں) ایک کوڑا پڑا ملا۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ میں نے پڑا ہوا ایک کوڑا پایا۔ تو میں نے اُسے اٹھا لیا تو ان دونوں نے کہا: اسے رہنے دو، (نہ اٹھاؤ) میں نے کہا: میں اسے نہیں چھوڑ سکتا کہ اسے درندے کھا جائیں، میں اسے ضرور اٹھاؤں گا اور اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ پھر میں ابی بن کعب کے پاس آیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا اور ان سے پوری بات بیان کی تو انہوں نے کہا: تم نے اچھا کیا، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، میں نے ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار تھے، اسے لے کر میں آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: ''ایک سال تک اس کی پہچان کراؤ''، میں نے ایک سال تک اس کی پہچان کرائی، لیکن مجھے کوئی نہیں ملا جو اسے پہچانتا، پھر میں اسے لے کر آپ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا: ''ایک سال تک اور اس کی پہچان کراؤ''، میں نے اس کی پہچان کرائی، پھر اسے لے کر آپ کے پاس آیا۔ تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال تک اور اس کی پہچان کراؤ، [1] اور فرمایا: اس کی گنتی کر لو، اس کی تھیلی اور اس کے سر بند کو خوب اچھی طرح پہچان لو اگر اسے تلاش کرنے والا آئے اور اس کی تعداد، اس کی تھیلی اور اس کے سر بند کے بارے میں بتائے تو اسے دے دو ورنہ تم اسے اپنے کام میں لاؤ۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ......یعنی تین سال تک پہچان کرانے کا حکم دیا، اس کی تاویل پچھلی حدیث کے حاشیے میں دیکھیے۔

36- بَابٌ فِي الْوَقْفِ

۳۶۔ باب: وقف کا بیان

1375۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ ، لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ ، فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) . فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ ، أَنَّهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ ، تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا ، غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ .

قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)) . قَالَ إِسْمَاعِيلُ: وَأَنَا قَرَأْتُهَا عِنْدَ ابْنِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَكَانَ فِيهِ ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ ، لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ ، اخْتِلَافًا فِي إِجَازَةِ وَقْفِ الْأَرَضِينَ ، وَغَيْرِ ذَلِكَ .

تخريج: خ/الشروط ١٩ (٢٧٣٧)، والوصايا ٢٢ (٢٧٦٤)، و ٢٨ (٢٧٧٢)، و٢٩ (٢٧٧٣)، و٣٢ (٢٧٧٧)، م/الوصايا ٤ (١٦٣٢)، د/الوصايا ١٣ (٢٨٧٨)، ن/الأحباس ٢ (٣٦٢٧)، ق/الصدقات ٤ (٢٣٩٦)، (تحفة الأشراف: ٧٧٤٢)، وحم (٢/٥٥، ١٢٥) (صحيح)

۱۳۷۵۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں (مال غنیمت سے) کچھ زمین ملی تو انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! خیبر میں مجھے مال ملا ہے اس سے زیادہ عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا۔(اس کے بارے میں) آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:''اگر چاہو تو اس کی اصل روک لو اور اُسے (پیداوار کو) صدقہ کردو،تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس طرح سے صدقہ کیا کہ اصل زمین نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے اور نہ کسی کو وراثت میں دی جائے، [1] اور اسے فقیروں میں، رشتہ داروں میں، غلام آزاد کرنے میں،اللہ کے راستے (جہاد) میں، مسافروں میں اور مہمانوں میں خرچ کیا جائے۔ اور جو اس کا والی (نگران) ہو اس کے لیے اس میں سے معروف طریقے سے کھانے اور دوست کو کھلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ وہ اس میں سے ذخیرہ اندوزی کرنے والا نہ ہو۔

ابن عون کہتے ہیں: میں نے اسے محمد بن سیرین سے بیان کیا تو انہوں نے ''غیر متمول فیہ'' کے بجائے ''غیر متأثل مالا'' کہا۔ابن عون کہتے ہیں: مجھ سے اسے ایک اور آدمی نے بیان کیا ہے کہ اس نے اس وقف نامے کو پڑھا تھا جو ایک لال چمڑے پر تحریر تھا اور اس میں بھی ''غیر متأثل مالا'' کے الفاظ تھے۔اسماعیل کہتے ہیں: میں نے اس وقف نامے کو عبیداللہ بن عمر کے بیٹے کے پاس پڑھا،اس میں بھی ''غیر متأثل مالا'' کے الفاظ تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔متقدمین میں سے ہم کسی کو نہیں جانتے ہیں جس نے زمین وغیرہ کو وقف کرنے میں اختلاف کیا ہو۔

فائدہ ❶ :......اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز وقف کردی گئی ہو وہ نہ بیچی جاسکتی ہے اور نہ اسے ہبہ اور وراثت میں دیا جاسکتا ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وقف کے فروخت کو جائز سمجھتے ہیں، ان کے شاگرد امام یوسف فرماتے ہیں کہ امام صاحب کو اگر یہ حدیث مل گئی ہوتی تو وہ اپنی رائے سے رجوع فرمالیتے۔ (دیکھیے: فتح الباری کتاب الوصایا، باب ۲۹ (۲۷۷۳)۔

1376- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الوصايا ٣ (١٦٣١)، د/الوصايا ١٤ (٢٨٨٠)، ن/الوصايا ٨ (٣٦٨١)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٧٥)، وحم (٢/٣١٦، ٣٥٠، ٣٧٢)، ود/المقدمة ٤٦ (٥٧٨) (صحيح)

۱۳۷۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ بند ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: ایک صدقہ جاریہ ❶ ہے، دوسرا ایسا علم ہے ❷ جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور تیسرا نیک و صالح اولاد ہے ❸ جو اس کے لیے دعا کرے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......صدقہ جاریہ، یعنی ایسا صدقہ جس کو عوام کی بھلائی کے لیے وقف کردیا جائے، مثلاً: سرائے کی تعمیر، کنواں کھدوانا، نل لگوانا، مساجد و مدارس اور یتیم خانوں کی تعمیر کروانا، اسپتال کی تعمیر، پُل اور سڑک وغیرہ بنوانا، ان میں سے جو کام بھی وہ اپنی زندگی میں کرجائے یا اس کے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ وہ سب صدقہ جاریہ میں شمار ہوں گے۔

فائدہ ❷ :......علم میں لوگوں کو تعلیم دینا، طلبا کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنا، تصنیف وتالیف اور درس وتدریس دعوت وتبلیغ کا سلسلہ قائم کرنا، مدارس کی تعمیر کرنا، دینی کتب کی طباعت اور ان کی نشر و اشاعت کا بندوبست کرنا وغیرہ امور سبھی داخل ہیں۔

فائدہ ❸ :......نیک اولاد میں بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہ کے علاوہ روحانی اولاد بھی شامل ہے جنہیں علم دین سکھایا ہو۔

37-بَابُ مَا جَاءَ فِي "الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ"

۳۷- باب: چوپائے اگر کسی کو زخمی کردیں تو اس کے زخم کے لغو ہونے کا بیان

1377- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

تخريج: م/الزكاة ٦٦ (١٤٩٩)، والمساقاة ٣ (٢٣٥٥)، والديات ٢٨ (٦٩١٢)، و ٢٩ (٦٩١٣)، م/الحدود ١١ (القسامة ٢٢)، (١٧١٠)، د/الخراج ٤٠ (٣٠٨٥)، والديات ٣٠ (٤٥٩٣)، ن/الزكاة ٢٨ (٢٤٩٧)، ق/الأحكام ٤ (٢٦٧٣)، (تحفة الأشراف: ١٣١٢٨)، و ط/الزكاة ٤ (٩)، والعقول ١٨ (٢)، وحم (٢/٢٢٨، ٢٥٤، ٣١٩، ٣٨٢، ٣٨٦، ٤٠٦، ٤١١، ٤٥٤، ٤٥٦، ٤٦٧، ٤٧٥، ٤٨٢، ٤٩٥، ٤٩٩، ٥٠١، ٥٠٧)، ود/الزكاة ٣٠ (١٧١٠) (صحيح)

1377/ م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ١٣٢٢٧ و ١٣٢٣٦ و ١٥٢٣) (صحيح)

1377/ م- حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ عَنْ مَعْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ. وَتَفْسِيرُ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ ((الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ)) يَقُولُ: هَدَرٌ لا دِيَةَ فِيهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَمَعْنَى قَوْلِهِ: ((الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ)) فَسَّرَ ذَلِكَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا: الْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا، فَمَا أَصَابَتْ فِي انْفِلاتِهَا فَلا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا. ((وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ)) يَقُولُ: إِذَا احْتَفَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيهِ إِنْسَانٌ فَلا غُرْمَ عَلَيْهِ، وَكَذَلِكَ الْبِئْرُ إِذَا احْتَفَرَهَا الرَّجُلُ لِلسَّبِيلِ، فَوَقَعَ فِيهَا إِنْسَانٌ فَلا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا. ((وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) وَالرِّكَازُ: مَا وُجِدَ فِي دَفْنِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. فَمَنْ وَجَدَ رِكَازًا أَدَّى مِنْهُ الْخُمُسَ إِلَى السُّلْطَانِ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۳۷۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے زبان (جانور) کا زخم رائیگاں ہے، کنویں اور کان میں گر کر کوئی مرجائے تو وہ بھی رائیگاں ہے، ❶ اور جاہلیت کے دفینے میں پانچواں حصہ ہے۔''

مؤلف نے اپنی سند سے بطریق ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابی سلمه عن ابی هريره عن النبی ﷺ اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔۲۔ اس باب میں جابر عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔۳۔ مالک بن انس کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث ''العجماء جرحها جبار'' کی تفسیر یہ ہے کہ چوپایوں سے لگے ہوئے زخم رائیگاں ہیں اس میں کوئی دیت نہیں ہے۔ ۴۔ ''العجماء جرحها جبار'' کی بعض علما نے یہی تفسیر کی ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ بے زبان جانور وہ ہیں جو اپنے

مالک کے پاس سے بدک کر بھاگ جائیں، اگر ان کے بدک کر بھاگنے کی حالت میں کسی کو ان سے زخم لگے یا چوٹ آ جائے تو جانور والے پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ ۵۔ ''والمعدن جبار'' کی تفسیر میں مالک کہتے ہیں: جب کوئی شخص کان کھدوائے اور اس میں کوئی گر جائے تو کان کھودوانے والے پر کوئی تاوان نہیں ہے، اسی طرح کنواں ہے جب کوئی مسافروں وغیرہ کے لیے کنواں کھدوائے اور اس میں کوئی شخص گر جائے تو کھدوانے والے پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ ۶۔ ''وفي الركاز الخمس'' کی تفسیر میں مالک کہتے ہیں: ''رکاز'' اہل جاہلیت کا دفینہ ہے اگر کسی کو جاہلیت کا دفینہ ملے تو وہ پانچواں حصہ سلطان کے پاس (سرکاری خزانے میں) جمع کرے گا اور جو باقی بچے گا وہ اس کا ہوگا۔

فائدہ ❶ :......یعنی ان کے مالکوں سے دیت نہیں لی جائے گی۔

38-بَابُ مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

۳۸۔باب: غیر آباد زمین آباد کرنے کا بیان

1378- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُرْسَلاً، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، قَالُوا: لَهُ أَنْ يُحْيِيَ الأَرْضَ الْمَوَاتَ بِغَيْرِ إِذْنِ السُّلْطَانِ. وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْيِيَهَا إِلاَّ بِإِذْنِ السُّلْطَانِ، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ، جَدِّ كَثِيرٍ وَسَمُرَةَ، حَدَّثَنَا أَبُومُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيَّ (عَنْ قَوْلِهِ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ) فَقَالَ: الْعِرْقُ الظَّالِمُ: الْغَاصِبُ الَّذِي يَأْخُذُ مَا لَيْسَ لَهُ: قُلْتُ: هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَغْرِسُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ؟ قَالَ: هُوَ ذَاكَ.

تخريج: د/الإمارة ٣٧ (٣٠٧٣)، (تحفة الأشراف: ٤٤٦٣)، وط/الأقضية ٢٤ (٢٦) (صحيح)

۱۳۷۸۔سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی بنجر زمین (جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو) آباد کی تو وہ اسی کی ہے کسی ظالم شخص کی رگ کا حق نہیں''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ۲۔ بعض لوگوں نے اسے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے اور عروہ نے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ حاکم کی اجازت کے بغیر غیر آباد زمین کو آباد کرنا جائز ہے۔ ۴۔ بعض علما کہتے ہیں: حاکم کی اجازت کے بغیر غیر آباد زمین کو آباد کرنا جائز نہیں ہے، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ۵۔ اس باب میں جابر، کثیر کے دادا عمرو بن عوف مزنی اور سمرہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۶۔ ہم

سے ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوولید طیالسی سے نبی اکرم ﷺ کے قول "وليس لعرق ظالم حق" کا مطلب پوچھا، انہوں نے کہا: "العرق الظالم" سے مراد وہ غاصب ہے جو دوسروں کی چیز زبردستی لے۔ میں نے کہا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو دوسرے کی زمین میں درخت لگائے؟ انہوں نے کہا: وہی شخص مراد ہے۔

1379- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف وأخرجه النسائي في الكبرىٰ (تحفة الأشراف: ٣١٢٩)، وحم (٣/٣٣٨، ٣٨١) (صحيح)

۱۳۷۹- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غیر آباد زمین (جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو) آباد کرے تو وہ اسی کی ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

39- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

۳۹- باب: جاگیر دینے کا بیان

1380- قَالَ: قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُمَيْرٍ، عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ، فَقَطَعَ لَهُ، فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ: أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ؟ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ، قَالَ: ((فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ.)) قَالَ: وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الأَرَاكِ؟ قَالَ: ((مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الإِبِلِ.)) فَأَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ، وَقَالَ: نَعَمْ.

تخريج: د/الخراج ٣٦ (٣٠٦٤)، ق/الرهون ١٧ (٢٤٨٥)، (تحفة الأشراف: ١) (حسن)
(یہ سند مسلسل بالضعفاء ہے: ''ثمامہ'' لین الحدیث، اور ''سمیر'' مجهول ہیں، لیکن ابوداود کی دوسری روایت (رقم ٣٠٦٥) سے تقویت پا کر یہ حدیث حسن لغیرہ ہے، اس کی تصحیح ابن حبان اور تحسین البانی نے کی ہے (مالم تنله خفاف کے استثنا کے ساتھ) دیکھیے: صحیح أبي داؤد رقم: ٢٦٩٤)

1380/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ، بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ. الْمَأْرِبُ: نَاحِيَةٌ مِنَ الْيَمَنِ. قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ وَائِلٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبْيَضَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، فِي الْقَطَائِعِ. يَرَوْنَ جَائِزًا أَنْ يُقْطِعَ الإِمَامُ لِمَنْ رَأَى ذَلِكَ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن) (شاہد کی بنا پر حسن لغیرہ ہے کما تقدم)

۱۳۸۰- ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے جاگیر میں نمک کی کان مانگی تو

آپ نے انہیں دے دی،لیکن جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس جانے لگے تو مجلس میں موجود ایک آدمی نے عرض کی: جانتے ہیں کہ آپ نے جاگیر میں اُسے کیا دیا ہے؟ آپ نے اُسے جاگیر میں ایسا پانی دیا ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا ہے۔(اس سے برابر نمک نکلتا رہے گا) تو آپ نے اس سے اُسے واپس لے لیا۔ اس نے آپ سے پوچھا: پیلو کے درختوں کی کون سی جگہ (بطور رضا) گھیری جائے؟ آپ نے فرمایا:''جس زمین تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچے'' (جو آبادی اور چراگاہ سے کافی دور ہوں)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ ابیض کی حدیث غریب ہے۔۲۔ میں نے قتیبہ سے پوچھا کیا آپ سے محمد بن یحییٰ بن قیس مأربی نے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اقرار کیا اور کہا: ہاں۔۳۔ ہم سے محمد بن یحییٰ ابن ابی عمرو نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن یحییٰ بن قیس مأربی نے اسی سند سے اسی جیسی حدیث بیان کی۔۴۔ مأرب یمن کا ایک خطہ ہے اور اسی کی طرف محمد بن یحییٰ مأربی منسوب ہیں۔۵۔ اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابوبکر سے بھی روایت ہے۔۶۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہلِ علم کا جاگیر کے سلسلے میں اسی حدیث پر عمل ہے، یہ لوگ امام کے لیے جائز سمجھتے ہیں کہ وہ جس کے لیے مناسب سمجھے اسے جاگیر دے۔

1381۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ. قَالَ مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ، وَزَادَ فِيهِ وَبَعَثَ لَهُ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا إِيَّاهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الخراج ٣٦ (٣٠٥٨، ٣٠٥٩)، (تحفة الأشراف: ١١٧٧٣)، وحم (٣٩٩٦)، و د/البيوع ٦٦ (٢٦٥١) (صحيح)

۱۳۸۱۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حضرموت میں ایک زمین بطور جاگیر دی۔ آپ ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ زمین انہیں بطور جاگیر دے دیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

40۔بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ

۴۰۔ باب: درخت لگانے کی فضیلت

1382۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ، أَوْ طَيْرٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلاَّ كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، وَجَابِرٍ، وَأُمِّ مُبَشِّرٍ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الحرث المزارعة ١ (٢٣٢٠)، والأدب ٢٧ (٦٠١٢)، م/المساقاة ٢ (البيوع ٢٣) (١٥٥٣)،

(تحفة الأشراف : ۱۴۳۱)، وحم (۳/۱۴۷، ۱۹۲، ۲۲۹، ۲۴۳) (صحیح)

۱۳۸۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا فصل بوتا ہے اور اس میں سے انسان یا پرند یا چرند کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں ابوایوب، جابر، ام مبشر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

41۔ بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْمُزَارَعَةِ

۴۱۔ باب: مزارعت کا بیان

1383- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، لَمْ يَرَوْا بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُونَ الْبَذْرُ مِنْ رَبِّ الأَرْضِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ، وَلَمْ يَرَوْا بِمُسَاقَاةِ النَّخِيلِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِنَ الْمُزَارَعَةِ، إِلاَّ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الأَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

تخريج: خ/الحرث ۸ (۲۳۲۸)، ۹ (۲۳۲۹)، م/المساقاة ۱ (البيوع ۲۲)، (۱۵۵۱)، د/البيوع ۳۵ (۳۴۰۸)، ن/الأيمان والمزارعة ۴۶ (۳۹۶۱، ۳۹۶۲)، ق/الرهون ۱۴ (۳۴۶۷)، (تحفة الأشراف : ۸۱۳۸)، وحم (۲/۱۷، ۲۲، ۳۷) (صحیح)

۱۳۸۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں کے ساتھ خیبر کی زمین سے جو بھی پھل یا غلہ حاصل ہوگا اس کے آدھے پر معاملہ کیا[1]۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس باب میں انس، ابن عباس، زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ۳۔ صحابہ کرام وغیرہم میں سے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یہ لوگ آدھے، تہائی یا چوتھائی کی شرط پر مزارعت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ۴۔ اور بعض اہل علم نے یہ اختیار کیا ہے کہ بیج زمین والا دے گا، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ ۵۔ بعض اہل علم نے تہائی یا چوتھائی کی شرط پر مزارعت کو مکروہ سمجھا ہے، لیکن وہ تہائی یا چوتھائی کی شرط پر کھجور کے درختوں کی سینچائی کرانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ مالک بن انس اور شافعی کا یہی قول ہے۔ ۶۔ بعض لوگ مطلقاً مزارعت کو درست نہیں سمجھتے، البتہ سونے یا چاندی (نقدی) کے عوض کرایہ پر زمین لینے کو درست سمجھتے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے مزارعت (بٹائی پر زمین دینے) کا جواز ثابت ہوتا ہے، ائمہ ثلاثہ اور دیگر علمائے سلف وخلف سوائے امام ابوحنیفہ کے جواز کے قائل ہیں۔ احناف نے خیبر کے معاملے کی تاویل یہ کی ہے کہ یہ لوگ آپ کے غلام تھے، لیکن یہ تاویل صحیح نہیں، کیونکہ آپ کا ارشاد گرامی ہے ((نقركم ما أقركم الله)) ہم تمہیں اس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ تمہیں برقرار رکھے گا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کے غلام نہیں تھے، نیز احناف کا کہنا ہے کہ یہ معدوم یا مجہول پیداوار کے بدلے اجارہ ہے جو جائز نہیں، اس کا جواب جمہور یہ دیتے ہیں کہ اس کی مثال مضارب کی ہے کہ مضارب جس طرح نفع کی امید پر محنت کرتا ہے اور وہ نفع مجہول ہے اس کے باوجود وہ جائز ہے، اسی طرح مزارعت میں بھی یہ جائز ہوگا، رہیں وہ روایات جو مزارعت کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہیں تو جمہور نے ان روایات کی تاویل کی ہے کہ یہ روایات نہی تنزیہی پر دلالت کرتی ہیں، یا یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب صاحب زمین کسی مخصوص حصے کی پیداوار خود لینے کی شرط کرلے (والله أعلم) حاصل بحث یہ ہے کہ مزارعت کی جائز شکل یہ ہے کہ مالک اور بٹائی پر لینے والے کے مابین زمین سے حاصل ہونے والے غلے کی مقدار اس طرح متعین ہو کہ دونوں کے مابین جھگڑے کی نوبت نہ آئے اور غلے سے متعلق نقصان اور فائدے میں طے شدہ امر کے مطابق دونوں شریک ہوں یا روپے کے عوض زمین بٹائی پر دی جائے اور مزارعت کی وہ شکل جو شرعاً ناجائز ہے وہ حنظلہ بن قیس انصاری کی روایت میں ہے، وہ کہتے ہیں رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زمین کی بٹائی کا معاملہ اس شرط پر کرتے تھے کہ زمین کے اس مخصوص حصے کی پیداوار میں لوں گا اور باقی حصے کی تم لینا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمادیا، کیونکہ اس صورت میں کبھی بٹائی پر لینے والے کا نقصان ہوتا کبھی دینے والے کا۔

42۔ بَابٌ مِنَ الْمُزَارَعَةِ

۴۲۔ باب: مزارعت ہی سے متعلق ایک اور باب

1384۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا، إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا أَوْ بِدَرَاهِمَ، وَقَالَ: ((إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا)).

تخريج: ن/المزارعة ٢ (٣٨٩٩)، (تحفة الأشراف: ٣٥٧٨)، (وانظر أيضا: أحاديث النسائي من الأرقام: ٣٨٩٣- الى -٣٩٠٣) (صحيح)

۱۳۸۴۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمادیا جو ہمارے لیے مفید تھا، وہ یہ کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تو وہ اس کو (زراعت کے لیے) کچھ پیداوار یا روپوں کے عوض دے دیتا۔ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اپنے بھائی کو (مفت) دے دے۔ یا خود زراعت کرے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... دیکھیے پچھلی حدیث اور اس کا حاشیہ۔

1385- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ، وَلَكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَحَدِيثُ رَافِعٍ فِيهِ اضْطِرَابٌ. يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ عُمُومَتِهِ. وَيُرْوَى عَنْهُ عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ، وَهُوَ أَحَدُ عُمُومَتِهِ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْهُ عَلَى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ، وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

تخريج: خ/الحرث ١٠ (٢٣٣٠)، و١٨ (٢٣٤٢)، والهبة ٣٥ (٢٦٣٤)، م/البيوع ٢١ (١٥٤٧)، د/البيوع ٣ (٣٣٨٩)، ن/المزارعة ٤٥ (٣٩٤٠)، ق/الرهون ١١ (٢٤٥٣)، (تحفة الأشراف: ٥٧٣٥) (صحيح)

۱۳۸۵- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت کو حرام نہیں کیا، لیکن آپ نے ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲- رافع کی حدیث میں (جو اوپر مذکور ہوئی) اضطراب ہے۔ کبھی یہ حدیث بواسطہ رافع بن خدیج ان کے چچاؤں سے روایت کی جاتی ہے اور کبھی بواسطہ رافع بن خدیج ظہیر بن رافع سے روایت کی جاتی ہے، یہ بھی ان کے ایک چچا ہیں۔ ۳- ان سے یہ حدیث مختلف طریقے پر روایت کی گئی ہے۔ ۴- اس باب میں زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔
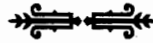
1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الإِبِلِ

۱- باب: دیت میں دیے جانے والے اونٹوں کی تعداد کا بیان

1386ــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَإِ: عِشْرِينَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرِينَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورًا، وَعِشْرِينَ بِنْتَ لَبُونٍ، وَعِشْرِينَ جَذَعَةً، وَعِشْرِينَ حِقَّةً. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: د/الديات ١٨ (٤٥٤٥)، ن/القسامة ٣٤ (٤٨٠٦)، ق/الديات ٦ (٢٦٣١)، (تحفة الأشراف: ١٩٨)، وحم (١/٤٥٠) (ضعيف) (سند میں حجاج بن ارطاۃ مدلس اور کثیر الوہم ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے، نیز خشف بن مالک کی ثقاہت میں بھی بہت کلام ہے، ملاحظہ ہو: الضعيفة رقم: ٤٠٢٠)

1386/ م- أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لاَ نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَوْقُوفًا، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الدِّيَةَ تُؤْخَذُ فِي ثَلاثِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَرَأَوْا أَنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ الْعَاقِلَةَ قَرَابَةُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ. وقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا الدِّيَةُ عَلَى الرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مِنَ الْعَصَبَةِ يُحَمَّلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رُبُعَ دِينَارٍ. وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى نِصْفِ دِينَارٍ، فَإِنْ تَمَّتِ الدِّيَةُ وَإِلاَّ نُظِرَ إِلَى أَقْرَبِ الْقَبَائِلِ مِنْهُمْ فَأُلْزِمُوا ذَلِكَ.

تخريج: (م) انظر ما قبله (ضعيف)

۱۳۸۶- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: ''قتل خطا ❶ کی دیت ❷ بیس بنت مخاض، ❸

بیس ابن مخاض، بیس بنت لبون، ❹ بیس جذعہ ❺ بیس حقہ ❻ ہے۔''

۱۳۸۶/م ہم کو ابوہشام رفاعی نے ابن ابی زائدہ اور ابوخالد احمر سے اور انھوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث موقوف طریقے سے بھی آئی ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم کا یہی مسلک ہے، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ (۴) اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دیت تین سال میں لی جائے گی، ہر سال دیت کا تہائی حصہ لیا جائے گا۔ (۵) اور ان کا خیال ہے کہ دیتِ خطا عصبہ پر ہے۔ (۶) بعض لوگوں کے نزدیک عصبہ وہ ہیں جو باپ کی جانب سے آدمی کے قرابت دار ہوں، مالک اور شافعی کا یہی قول ہے۔ (۷) بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ عصبہ میں سے جو مرد ہیں انہی پر دیت ہے، عورتوں اور بچوں پر نہیں، ان میں سے ہر آدمی کو چوتھائی دینار کا مکلّف بنایا جائے گا۔ (۸) کچھ لوگ کہتے ہیں: آدھے دینار کا مکلّف بنایا جائے گا۔ (۹) اگر دیت مکمل ہو جائے گی تو ٹھیک ہے ورنہ سب سے قریبی قبیلہ کو دیکھا جائے گا اور ان کو اس کا مکلّف بنایا جائے گا۔

فائدہ ❶ :...... قتل کی تین قسمیں ہیں: (۱) قتل عمد، یعنی جان بوجھ کر ایسے ہتھیار کا استعمال کرنا جن سے عام طور سے قتل واقع ہوتا ہے، اس میں قاتل سے قصاص لیا جاتا ہے۔ (۲) قتل خطا، یعنی غلطی سے قتل کا ہو جانا، اوپر کی حدیث میں اسی قتل کی دیت بیان ہوئی ہے۔ (۳) قتل شبہ عمد، یہ وہ قتل ہے جس میں ایسی چیزوں کا استعمال ہوتا ہے جن سے عام طور سے قتل واقع نہیں ہوتا، جیسے: لاٹھی اور کوڑا وغیرہ، اس میں دیتِ مغلظہ لی جاتی ہے اور یہ سو اونٹ ہے ان میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔

فائدہ ❷ :...... کسی نفس کے قتل یا جسم کے کسی عضو کے ضائع کرنے کے بدلے میں جو مال دیا جاتا ہے اسے دیت کہتے ہیں۔

فائدہ ❸ :...... وہ اونٹنی جو ایک سال کی ہو چکی ہو۔

فائدہ ❹ :...... وہ اونٹنی جو دو سال کی ہو چکی ہو۔

فائدہ ❺ :...... وہ اونٹ جو چار سال کا ہو چکا ہو۔

فائدہ ❻ :...... وہ اونٹ جو تین سال کا ہو چکا ہو۔

1387ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ: ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً، وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ

الْعَقْلِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

تخريج: د/الديات ٤ (٤٥٠٦)، ق/الديات ٢١ (٢٦٥٩)، (تحفة الأشراف: ٨٧٠٨) (حسن)

۱۳۸۷۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کیا جائے گا، اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور چاہیں تو اس سے دیت لیں، دیت کی مقدار تیس حقہ، تیس جذعہ اور چالیس خلفہ [1] ہے اور جس چیز پر وارث مصالحت کر لیں وہ ان کے لیے ہے اور یہ دیت کے سلسلے میں سختی کی وجہ سے ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ [1] :...... حاملہ اونٹنی اس کی جمع خلفات وخلائف آتی ہے۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

۲۔ باب: دیت میں کتنے درہم دیے جائیں؟

1388۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا .

تخريج: د/الديات ١٨ (٤٥٤٦)، ن/القسامة ٣٥ (٤٨٠٧، ٤٨٠٨)، ق/الديات ٦ (٢٦٢٩)، (تحفة الأشراف: ٦١٦٥) و د/الديات ١١ (ضعيف) (اس روایت کا مرسل ہونا ہی صحیح ہے، جیسا کہ امام ابوداود اور مولف نے صراحت کی ہے، اس کو ''عمرو بن دینار'' سے سفیان بن عیینہ، جو کہ محمد بن مسلم طائفی کے بالمقابل زیادہ ثقہ ہیں، نے بھی روایت کیا ہے، لیکن انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا ہے دیکھیے: الارواء رقم ٢٢٤٥)

۱۳۸۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی۔

1389۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ الْمَخْزُومِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ . وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الدِّيَةَ عَشْرَةَ آلَافٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ . و قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا أَعْرِفُ الدِّيَةَ إِلَّا مِنَ الْإِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ قِيمَتُهَا .

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٩١٢٠) (ضعيف) (یہ مرسل روایت ہے)

۱۳۸۹۔ ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کے واسطے سے بیان کیا، عمرو بن دینار نے عکرمہ سے اور عکرمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے، لیکن انھوں

نے اس روایت میں ابن عباس کا ذکر نہیں کیا، ابن عیینہ کی روایت میں محمد بن مسلم طائفی کی روایت کی بنسبت کچھ زیادہ باتیں ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ہمارے علم میں محمد بن مسلم کے علاوہ کسی نے اس حدیث میں ''ابن عباس'' کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (۲) بعض اہلِ علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم کے نزدیک دیت دس ہزار (درہم) ہے، سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے۔ (۴) امام شافعی کہتے ہیں: ہم اصلِ دیت صرف اونٹ کو سمجھتے ہیں اور وہ سو اونٹ یا اس کی قیمت ہے۔

3ـبَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُوضِحَةِ

۳۔ باب: موضحہ (ہڈی کھل جانے والے زخم) کا بیان

1390ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ أَنَّ فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ.

تخريج: د/الديات ٢٠ (٤٥٦٦)، ن/القسامة ٤٤ (٤٨٥٤)، ق/الديات ١٨ (٢٦٥٣) (تحفة الأشراف: ٨٦٨٠)، وحم (٢/٢٠٧) (حسن صحيح)

۱۳۹۰۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''موضحہ (ہڈی کھل جانے والے زخم) ❶ میں پانچ اونٹ ہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اور اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول یہی ہے کہ موضحہ (ہڈی کھل جانے والے زخم) میں پانچ اونٹ ہیں۔

فائدہ ❶: ......موضحہ وہ زخم ہے جس سے ہڈی کھل جائے۔

4ـبَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الأَصَابِعِ

۴۔ باب: انگلیوں کی دیت کا بیان

1391ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: ((فِي دِيَةِ الأَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ لِكُلِّ أُصْبُعٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

تخريج: د/الديات ٢٠ (٤٥٦١)، (تحفة الأشراف: ٦٢٤٩) (صحيح)

۱۳۹۱۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں کی دیت کے بارے میں فرمایا: ''دونوں ہاتھ اور دونوں پیر برابر ہیں، (دیت میں) ہرانگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس سند سے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح اور غریب ہے۔ (۲) اہلِ علم کا عمل اسی پر ہے، سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ اسی کے قائل ہیں۔

1392ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَـذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ)) يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالإِبْهَامَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الديات ٢٠ (٦٨٩٥)، د/الديات ٢٠ (٤٥٥٨)، ن/القسامة ٤٤ (٤٨٥٢)، ق/الديات ١٨ (٢٦٥٢)، (تحفة الأشراف: ٦١٨٧)، وحم (١/٣٣٩)، و د/الديات ١٥ (٢٤١٥) (صحيح)

۱۳۹۲۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دیت میں یہ اور یہ برابر ہیں، یعنی چھنگیا انگوٹھا۔'' ❶

فائدہ ❶: ......یعنی دونوں کی دیت دس دس اونٹ ہے، اگر چہ انگوٹھا چھنگلی سے جوڑ میں کم ہے، اسی طرح انگلی کے پوروں میں کوئی پور کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پوری انگلی کی دیت کی ایک تہائی ہوگی، انگوٹھے کا ایک پور کاٹ دی جائے تو اس کی دیت انگوٹھے کی آدھی دیت ہوگی، کیونکہ انگوٹھے میں دوہی پور ہوتے ہیں برخلاف باقی انگلیوں کے ان میں تین پور ہوتے ہیں۔ ہاتھ اور پیر کی انگلی دونوں کا حکم ایک ہے ان میں فرق نہیں کیا جائے گا۔

5ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ

۵۔ باب: دیت معاف کردینے کا بیان

1393ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ: دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ: يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّي، قَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ، وَأَلَحَّ الآخَرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَلَمْ يُرْضِهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: شَأْنَكَ بِصَاحِبِكَ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً)) قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، قَالَ: فَإِنِّي أَذَرُهَا لَهُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا جَرَمَ لَا أُخَيِّبُكَ، فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَلَا أَعْرِفُ لِأَبِي السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ

أَبِي الدَّرْدَاء ، وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ: سَعِيدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيُقَالُ: ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِيُّ .

تخريج: ق/الديات ٣٥ (٢٦٩٣)، (تحفة الأشراف : ١٠٩٧١)، وحم (٦/٤٤٨) (ضعيف)

(ابوالسفر کا سماع ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے، اس لیے سند میں انقطاع ہے)

۱۳۹۳۔ ابوسفر سعید بن احمد کہتے ہیں: ایک قریشی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا، انصاری نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے فریاد کی اور ان سے کہا: امیرالمومنین! اس (قریشی) نے میرا دانت توڑ دیا ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم تمھیں ضرور راضی کریں گے، دوسرے (یعنی قریشی) نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑا اصرار کیا اور (یہاں تک منت سماجت کی کہ) انھیں تنگ کر دیا، معاویہ اس سے مطمئن نہ ہوئے، چنانچہ معاویہ نے اس سے کہا: تمھارا معاملہ تمہارے ساتھی کے ہاتھ میں ہے، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے، میرے کانوں نے اسے سنا ہے اور دل نے اسے محفوظ رکھا ہے، آپ فرما رہے تھے: ''جس آدمی کے بھی جسم میں زخم لگے اور وہ اسے صدقہ کر دے (یعنی معاف کر دے) تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ بلندی عطا کرتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے، انصاری نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے آپ نے سنا ہے؟ ابوالدرداء نے کہا: میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا ہے، اس نے کہا: تو میں اس کی دیت معاف کر دیتا ہوں، معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں تمھیں محروم نہیں کرونگا، چنانچہ انھوں نے اسے کچھ مال دینے کا حکم دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہمیں یہ صرف اسی سند سے معلوم ہے، مجھے نہیں معلوم کہ ابوسفر نے ابوالدرداء سے سنا ہے۔ (۲) ابوسفر کا نام سعید بن احمد ہے، انھیں ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ رُضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

۶۔ باب: جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو اس کی دیت کا بیان

1394ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ ، فَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا بِحَجَرٍ وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ ، قَالَ: فَأُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ ، فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَكِ؟ أَفُلانٌ؟)) قَالَتْ بِرَأْسِهَا: لا ، قَالَ: ((فَفُلانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ)) فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ ، قَالَ: فَأُخِذَ فَاعْتَرَفَ ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ .

تخريج: خ/الوصايا ٥ (٢٧٤٦)، والطلاق ٢٤ (تعليقاً) والديات ٤ (٦٨٧٦)، و ٥ (٦٨٧٧)، و ١٢ (٦٨٨٤)، م/القسامة ٣ (١٦٧٢)، د/الديات ١٠ (٤٥٢٧)، ن/المحاربة ٩ (٤٠٥٥)، والقسامة ١٣

(٤٧٤٥)، ق/الديات ٢٤ (٢٦٦٥)، (تحفة الأشراف : ١٣٩١)، وحم (٣/١٦٣، ١٨٣، ٢٠٣، ٢٦٧)، د/الديات ٤ (٢٤٠٠) (صحيح)

۱۳۹۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک لڑکی زیور پہنے ہوئے کہیں جانے کے لیے نکلی، ایک یہودی نے اسے پکڑ کر پتھر سے اس کا سر کچل دیا اور اس کے پاس جو زیور تھے وہ اس سے چھین لیا، پھر وہ لڑکی ایسی حالت میں پائی گئی کہ اس میں کچھ جان باقی تھی، چنانچہ اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ نے اس سے پوچھا: ''تمھیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؟'' اس نے سر سے اشارہ کیا: نہیں، آپ نے پوچھا: ''فلاں نے؟'' یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا (جس نے اس کا سر کچلا تھا) تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا، یعنی ہاں! تو یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعترافِ جرم کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اور اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے، بعض اہلِ علم کہتے ہیں: قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا۔ ❶

فائدہ ❶: ...... یہ اہلِ کوفہ کا مذہب ہے جن میں امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب شامل ہیں، ان کی دلیل نعمان بن بشیر کی روایت ہے جو ابن ماجہ میں ''لا قود إلا بالسيف'' کے الفاظ کے ساتھ وارد ہے، لیکن یہ روایت اپنے تمام طرق کے ساتھ ضعیف ہے، بلکہ بقول ابوحاتم: منکر ہے۔

7ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

۷۔ باب: مومن کے قتلِ ناحق پر وارد وعید کا بیان

1395ـ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ)).

تخريج: ن/المحاربة ٢ (٣٩٩٢)، (تحفة الأشراف : ٨٨٨٧) (صحيح)

1395/ مـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَبُرَيْدَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، هَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوفًا،

وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ .

تخريج : انظر ما قبله (صحيح)

۱۳۹۵۔عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''دنیا کی بربادی اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے کہیں زیادہ کم تر وآسان ہے۔''امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ہم سے محمد بن بشار نے بسند محمد بن جعفر عن شعبہ عن یعلی بن عطاء عن عبداللہ بن عمرو اسی طرح روایت کی ہے، لیکن انھوں نے اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔ (۲) یہ روایت ابن ابی عدی کی روایت کے بالمقابل زیادہ صحیح ہے (یعنی موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے)۔ (۳) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ابن ابی عدی نے شعبہ سے، بسند يعلى بن عطاء عن أبيه عن عبدالله بن عمرو عن النبي ﷺ اسی طرح روایت کیا ہے، جب کہ محمد بن جعفر اور ان کے علاوہ دوسروں نے شعبہ سے بسند يعلى بن عطاء روایت کیا ہے، لیکن انھوں نے اسے مرفوع نہیں کیا ہے، اسی طرح سفیان ثوری نے یعلی بن عطاء سے موقوفاً روایت کی ہے اور یہ (موقوف روایت ابن ابی عدی کی) مرفوع حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ (۴) اس باب میں سعد، ابن عباس، ابوسعید، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر، ابن مسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

8ـ بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

۸۔ باب: خون کے فیصلے کا بیان

1396ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الأَعْمَشِ مَرْفُوعًا ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ .

تخريج: خ/الرقاق ٤٨ (٦٥٣٣)، والديات ١ (٦٨٦٤)، م/القسامة ٨ (١٦٧٨)، ن/المحاربة ٢ (٣٩٩٧)، ق/الديات ١ (٢٦١٧)، (تحفة الأشراف : ٩٢٤٦)، وحم (١/٣٨٨، ٤٤١، ٤٤٢) (صحيح)

۱۳۹۶۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''(آخرت میں) بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عبداللہ کی حدیث حسن صحیح ہے، اسی طرح کئی لوگوں نے اعمش سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (۲) اور بعض نے اعمش سے روایت کی ہے ان لوگوں نے اسے مرفوع نہیں کہا ہے۔

فائدہ ❶: ...... یہ حدیث ''أول ما يحاسب به العبد صلاته'' کے منافی نہیں ہے، کیونکہ خون کے فیصلے کا تعلق لوگوں کے آپسی حقوق سے ہے، جب کہ صلاۃ والی حدیث کا تعلق خالقِ کائنات کے حقوق سے ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگوں کے حقوق میں سے سب سے بڑی اور اہم چیز جس کے بارے میں سوال ہوگا وہ خون ہے، اسی طرح

حقوق اللہ میں سے سب سے بڑی چیز جس کے بارے میں سب سے پہلے سوال ہوگا وہ صلاۃ ہے۔

1397ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ)).

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۳۹۷ـ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(آخرت میں) بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔''

1398ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُوالْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ هُوَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْكُوفِيُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٤١١ و ١٤٨٤٦) (صحيح)

۱۳۹۸ـ ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آسمان اور زمین والے (سارے کے سارے) ایک مومن کے خون میں ملوث ہو جائیں تو اللہ ان (سب) کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

9ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ أَمْ لاَ

۹ـ باب: آدمی اپنے بیٹے کو قتل کردے تو کیا قصاص لیا جائے گا یا نہیں؟

1399ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِيدُ الأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلاَ يُقِيدُ الابْنَ مِنْ أَبِيهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لاَ نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُرَاقَةَ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ، رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ، وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُوخَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلاً، وَهٰذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الأَبَ إِذَا قَتَلَ ابْنَهُ لاَ يُقْتَلُ بِهِ وَإِذَا قَذَفَ ابْنَهُ لاَ يُحَدُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٨١٨) (ضعيف)

(سند میں "المثنی بن صباح" ضعیف ہیں، اخیر عمر میں مختلط ہو گئے تھے، نیز حدیث میں بہت اضطراب ہے)

۱۳۹۹۔سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، (تو دیکھا) کہ آپ باپ کو بیٹے سے قصاص دلواتے تھے اور بیٹے کو باپ سے قصاص نہیں دلواتے تھے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) سراقہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس کی سند صحیح نہیں ہے، اسے اسماعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے روایت کی ہے اور مثنیٰ بن صباح حدیث میں ضعیف گردانے جاتے ہیں۔(۲)اس حدیث کو ابوخالد اُحمر نے بطریق: "حجاج بن أرطاة، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، عن عمر رضى الله عنه، عن النبي ﷺ" روایت کیا ہے۔(۳) یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی مروی ہے، اس حدیث میں اضطراب ہے۔ (۴) اہلِ علم کا عمل اسی پر ہے کہ باپ جب اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو بدلے میں (قصاصاً) اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور جب باپ اپنے بیٹے پر (زنا کی) تہمت لگائے تو اس پر حدِ قذف نافذ نہیں ہوگی۔

فائدہ ❶:......علما کہتے ہیں کہ باپ اور بیٹے کے مابین تفریق کا سبب یہ ہے کہ باپ کے دل میں اولاد کی محبت کسی دنیوی منفعت کی لالچ کے بغیر ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ باپ کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد باقی، زندہ اور خوش رہے، جب کہ اولاد کے دل میں پائی جانے والی محبت کا تعلق (الا ما شاء اللہ) صرف دنیاوی منفعت سے ہے۔

(یہ حدیث گرچہ سنداً ضعیف ہے مگر دیگر طرق سے مسئلہ ثابت ہے)

1400۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)).

تخريج: ق/الديات ٢٢ (٢٦٦٢)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٨٢)، وحم (١/١٦، ٢٣) (صحيح)

(متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ حجاج بن ارطاۃ متکلم فیہ راوی ہیں)

۱۴۰۰۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔" ❶

فائدہ ❶:......اس کی وجہ یہ ہے کہ باپ بیٹے کے وجود کا سبب ہے، لہٰذا یہ جائز نہیں کہ بیٹا باپ کے خاتمے کا سبب بنے۔

1401۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

تخريج: ق/الحدود ٣١ (٢٥٩٩)، والديات ٢٢ (٢٦٦١)، (تحفة الأشراف: ٥٧٤٠) (حسن)

۱۴۰۱۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسجدوں میں حدود نہیں قائم کی جائیں گی اور بیٹے کے بدلے باپ کو (قصاص میں) قتل نہیں کیا جائے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: اس سند سے اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور اسماعیل بن مسلم مکی کے حفظ کے سلسلے میں بعض اہلِ علم نے کلام کیا ہے۔ ❶

فائدہ ❶: ......لیکن شواہد کی بنا پر حدیث حسن ہے۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلاثٍ

۱۰۔ باب: ان تین اسباب میں سے کسی ایک کے پائے جانے پر ہی کسی مسلم کا خون حلال ہوتا ہے

1402۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الديات ٦ (٦٨٧٨)، م/القسامة ٦ (١٦٧٦)، د/الحدود ١ (٤٣٥١)، ن/المحاربة ٥ (٤٠٢١)، ق/الحدود ١ (٢٥٣٤)، (تحفة الأشراف: ٩٥٦٧)، وحم (٣٨٢/١، ٤٢٨، ٤٤٤- (٤٦٥) (صحيح)

۱۴۰۲۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان شخص کا خون جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؛ حلال نہیں سوائے تین باتوں میں سے کسی ایک کے: یا تو وہ شادی شدہ زانی ہو، یا جان کو جان کے بدلے مارا جائے، یا وہ اپنا دین چھوڑ کر جماعت مسلمین سے الگ ہو گیا ہو۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عثمان، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......دیگر مذاہب کے مقابلے میں اسلام نے انسانی جانوں کی حفاظت نیز ان کی بقا اور امن و امان کا سب سے زیادہ پاس و لحاظ رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ شرک کے بعد کسی نفس کا قتل اسلام میں عظیم تر گناہ ہے، اسی لیے شارع حکیم نے کسی مسلمان کا قتل تین چیزوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے ہی کی صورت میں حلال کیا ہے: (۱) کسی آزاد شخص کا شادی شدہ ہو کر زنا کرنا، (۲) جان بوجھ کر کسی معصوم انسان کو ظلم و زیادتی کے ساتھ قتل کرنا (۳) اسلام سے پھر جانا،

کیونکہ ایسے شخص کا دل خیر سے اس طرح خالی ہو جاتا ہے کہ حق بات قبول کرنے کی اس میں صلاحیت باقی نہیں رہتی۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدَةً

۱۱- باب: ذمی اور معاہدہ والوں کے قاتل کے بارے میں وارد وعید کا بیان

1403- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الْبَصْرِيُّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: ق/الديات ٣٢ (٢٦٨٧)، (تحفة الأشراف: ١٤١٤٠) (صحيح)

۱۴۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! جس نے کسی ایسے ذمی ❶ کو قتل کیا جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پناہ حاصل تھی تو اس نے اللہ کے عہد کو توڑ دیا، لہٰذا وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا، حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت (دوری) سے آئے گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) نبی اکرم ﷺ سے ابو ہریرہ کی حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔ (۳) اس باب میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ......ایسا کافر جو کسی اسلامی مملکت میں مسلمانوں سے کیے ہوئے عہد و پیمان کے مطابق رہ رہا ہو خواہ جزیہ دے کر معاہدہ کرکے رہ رہا ہو یا دار الحرب سے معاہدہ یا امان پر دار السلام میں آیا ہو، اسے مسلمانوں کی پناہ اس وقت تک حاصل ہوگی جب تک وہ بھی اپنے معاہدے پر قائم رہے، یا اپنے وطن دار الحرب لوٹ جائے۔

12- بَابٌ

۱۲- باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

1404- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ اسْمُهُ: سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٠٩٣) (ضعيف الإسناد)

(سند میں ''ابو سعد البقال'' ضعیف اور مدلس ہیں)

۱۴۰۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ عامر کے دو آدمیوں کو مسلمانوں کے برابر دیت

دی، (کیونکہ) ان دونوں کا رسول اللہ ﷺ سے عہد و پیمان تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) حدیث کے راوی ابوسعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

13- بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

۱۳- باب: قصاص اور عفو کے سلسلے میں مقتول کے ولی (وارث) کے فیصلے کا بیان

1405- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالاَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: خ/العلم ۳۹ (۱۱۲)، واللقطة ۷ (۲۴۳٤)، والديات ۸ (٦۸۸۰)، م/الحج ۸۲ (۱۳۵۵)، د/الديات ٤ (٤۵۰۵)، ن/القسامة ۳۰ (٤۷۸۹)، ق/الديات ۳ (۲٦۲٤)، ويأتي في العلم برقم ۲٦٦۷، (تحفة الأشراف: ۱۵۳۸۳)، وحم (۲/۲۳۸) (صحيح)

۱۴۰۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب اللہ نے اپنے رسول کے لیے مکے کو فتح کر دیا تو آپ ﷺ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: "جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو اسے دو باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہے: یا تو معاف کر دے یا (قصاص میں) اسے قتل کرے"۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے (کما سیأتی)۔ (۲) اس باب میں وائل بن حجر، انس، ابوشریح اور خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1406- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلاَ يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا، فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ: أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ إِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيرَتَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَقْتُلُوا أَوْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَاهُ شَيْبَانُ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَلَهُ أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ))، وَذَهَبَ إِلَى هَذَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ

قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ .

تخريج: انظر حديث رقم ٨٠٩ (صحيح)

١٤٠٦۔ ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکے کو اللہ نے حرمت والا (محترم) بنایا ہے، لوگوں نے اسے نہیں بنایا، پس جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اس میں خونریزی نہ کرے، نہ اس کا درخت کاٹے، (اب) اگر کوئی (خونریزی کے لیے) اس دلیل سے رخصت نکالے کہ مکہ رسول اللہ ﷺ کے لیے حلال کیا گیا تھا (تو اس کا یہ استدلال باطل ہے) اس لیے کہ اللہ نے اسے میرے لیے حلال کیا تھا لوگوں کے لیے نہیں اور میرے لیے بھی دن کے ایک خاص وقت میں حلال کیا گیا تھا، پھر وہ تاقیامت حرام ہے؟ اے خزاعہ والو! تم نے ہذیل کے اس آدمی کو قتل کیا ہے، میں اس کی دیت ادا کرنے والا ہوں، (سن لو) آج کے بعد جس کا بھی کوئی آدمی مارا جائے گا تو مقتول کے ورثا کو دو چیزوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا: یا تو وہ (اس کے بدلے) اسے قتل کر دیں، یا اس سے دیت لے لیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ (۲) اسے شیبان نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ (۳) اور یہ (حدیث بنام ابوشریح کعبی کی جگہ بنام) ابوشریح خزاعی بھی روایت کی گئی ہے۔ (اور یہ دونوں ایک ہی ہیں) اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا: ''جس کا کوئی آدمی مارا جائے تو اسے اختیار ہے یا تو وہ اس کے بدلے اسے قتل کر دے، یا معاف کر دے، یا دیت وصول کرے۔ (۴) بعض اہلِ علم اسی طرف گئے ہیں، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔

1407ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَارَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ قَوْلُهُ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ)) فَخَلَّى عَنْهُ الرَّجُلُ قَالَ: وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ: فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ قَالَ: فَكَانَ يُسَمَّى ذَا النِّسْعَةِ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَالنِّسْعَةُ حَبْلٌ .

تخريج: د/الديات ٣ (٤٤٩٨)، ن/القسامة ٥ (٤٧٢٦)، ق/الديات ٣٤ (٢٦٩٠)، (تحفة الأشراف: ١٢٥٠٧) (صحيح)

١٤٠٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی قتل کر دیا گیا، تو قاتل مقتول کے ولی (وارث) کے سپرد کر دیا گیا، قاتل نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نے اسے قصداً قتل نہیں کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! اگر وہ (قاتل) اپنے قول میں سچا ہے پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے، [1] چنانچہ مقتول کے ولی نے اسے چھوڑ دیا، وہ آدمی رسی سے بندھا ہوا تھا، تو وہ رسی گھسیٹتا ہوا باہر نکلا، اس لیے اس کا نام ذوالنسعہ (رسی یا تسمے والا) رکھ دیا گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اور نسعہ: رسی کو کہتے ہیں۔

فائدہ ❶ : ...... کیوں کہ قاتل اپنے دعوے میں اگر سچا ہے تو اسے قتل کر دینے کی صورت میں ولی کے گناہ گار ہونے کا خدشہ ہے، اس لیے اس کا نہ قتل کرنا زیادہ مناسب ہے۔

14- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

۱۴۔ باب: مردے کے مثلے کی ممانعت کا بیان

1408- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ: ((اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ، اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ وَسَمُرَةَ وَالْمُغِيرَةِ وَيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَأَبِي أَيُّوبَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْمُثْلَةَ.

تخريج: م/الجهاد ٢ (١٧٢١)، د/الجهاد ٩٠ (٢٦١٢)، ق/الجهاد ٣٨ (٢٨٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٩٢٩)، و حم (٥/٣٥٢، ٣٥٨)، ود/السير (٢٤٨٣) (صحيح)

۱۴۰۸۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کسی لشکر پر امیر مقرر کر کے بھیجتے تو خاص طور سے اسے اپنے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے اور جو مسلمان اس کے ساتھ ہوتے انھیں بھلائی کی وصیت کرتے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نام سے اس کے راستے میں جہاد کرو، جو کفر کرے اس سے لڑو، جہاد کرو، مگر مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو، بدعہدی نہ کرو، مثلہ ❶ نہ کرو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو''، حدیث میں کچھ تفصیل ہے۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن مسعود، شداد بن اوس، عمران بن حصین، انس، سمرہ، مغیرہ، یعلی بن مرہ اور ابوایوب سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) اہلِ علم نے مثلہ کو حرام کہا ہے۔

فائدہ ❶ : ...... مردے کے ناک، کان وغیرہ کاٹ کر صورت بگاڑ دینے کو مثلہ کہتے ہیں۔

فائدہ ❷ : ...... پوری حدیث صحیح مسلم میں مذکورہ باب میں ہے۔

1409- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ اسْمُهُ: شَرَاحِيلُ بْنُ آدَةَ.

تخریج: م/الصید ۱۱ (۱۹۵۵)، د/الضحایا ۱۲ (۲۸۱۵)، ن/الضحایا ۲۲ (۴۴۱۰)، و ۲۷ (۴۴۱۹)، ق/الذبائح ۳ (۳۱۷۰)، (تحفة الأشراف: ۸۴۱۷)، وحم (۴/۱۲۳، ۱۲۴- ۱۲۵)، و د/الأضاحي ۱۰ (۲۰۱۳) (صحیح)

۱۴۰۹۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے ہر کام کو اچھے طریقے سے کرنا ضروری قرار دیا ہے، لہٰذا جب تم قتل [1] کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تمہارے ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے اور اپنے ذبیحے کو آرام پہنچائے۔'' [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ 1: ...... انسان کو ہر چیز کے ساتھ رحم دل ہونا چاہیے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے نہ صرف انسانوں کے ساتھ، بلکہ جانوروں کے ساتھ بھی احسان اور رحم دلی کی تعلیم دی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جو کچھ فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم جب کسی شخص کو بطور قصاص قتل کرو تو قتل کے لیے ایسا طریقہ اپناؤ جو آسان ہو اور سب سے کم تکلیف کا باعث ہو، اسی طرح جب کوئی جانور ذبح کرو تو اس کے ساتھ بھی احسان کرو، یعنی ذبح سے پہلے چھری خوب تیز کرلو، بہتر ہوگا کہ چھری تیز کرنے کا عمل جانور کے سامنے نہ ہو اور نہ ہی ایک جانور دوسرے جانور کے سامنے ذبح کیا جائے، اسی طرح اس کی کھال اس وقت اتاری جائے جب وہ ٹھنڈا پڑ جائے۔

فائدہ 2: ...... حدیث میں قتل سے مراد موذی جانور کا قتل ہے یا بطور قصاص کسی قاتل کو قتل کرنا اور میدان جنگ میں دشمن کو قتل کرنا ہے، ان تمام صورتوں میں قتل کی اجازت ہے، لیکن دشمنی کے جذبات میں ایذا دے دے کر مارنے کی اجازت نہیں ہے، جیسے اسلام سے پہلے مثلہ کیا جاتا تھا، پہلے ہاتھ کاٹتے پھر پیر پھر ناک پھر کان وغیرہ، اسلام نے اس سے منع فرما دیا اور کہا کہ تلوار کے ایک وار سے سرتن سے جدا کرو تاکہ کم سے کم تکلیف ہو۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ

۱۵۔ باب: حمل (ماں کے پیٹ میں موجود بچے) کی دیت کا بیان

1410- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ: أَيُعْطَى مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ، بَلْ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ حَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْغُرَّةُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ أَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ، و قَالَ بَعْضُهُمْ أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ.

تخریج: خ/الطب ٤٦ (٥٧٥٨)، والفرائض ١١ (٥٧٥٩)، والديات ٢٥ (٦٩٠٤)، و ١٠ ٦٩٠٩، ٦٩١٠)، م/القسامة ١١ (١٦٨١)، د/الديات ٢١ (٤٥٧٦)، القسامة ٣٩ (٤٨٢٢)، ق/الديات ١١ (٢٦٣٩)، (تحفة الأشراف: ٥١٠٦)، و ط/العقول ٧ (٥)، وحم (٢/٢٣٦، ٢٧٤، ٤٣٨، ٤٩٨، ٥٣٥، ٥٣٩)، وانظر ما يأت برقم: ٢١١١ (صحيح)

۱۴۱۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (حمل) کی دیت میں غرہ، یعنی غلام یا لونڈی (دینے) کا فیصلہ کیا، جس کے خلاف فیصلہ کیا گیا تھا وہ کہنے لگا: کیا ایسے کی دیت دی جائے گی، جس نے نہ کچھ کھایا نہ پیا، نہ چیخا، نہ آواز نکالی، اس طرح کا خون تو ضائع اور باطل ہو جاتا ہے، (یہ سن کر) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ شاعروں والی بات کر رہا ہے، ❶ جنین (حمل گرا دینے) کی دیت میں غرہ، یعنی غلام یا لونڈی دینا ہے۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں حمل بن مالک بن نابغہ اور مغیرہ بن شعبہ سے احادیث آئی ہیں۔ (۳) اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ (۴) غرہ کی تفسیر بعض اہل علم نے، غلام، لونڈی یا پانچ سو درہم سے کی ہے۔ (۵) اور بعض اہل علم کہتے ہیں: غرہ سے مراد گھوڑا یا خچر ہے۔

فائدہ ❶:...... چونکہ اس آدمی نے ایک شرعی حکم کو رد کرنے اور باطل کو ثابت کرنے کے لیے بتکلف قافیہ دار اور مسجع بات کہی، اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے اس کی مذمت کی، اگر مسجع کلام سے مقصود یہ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا بعض کلام مسجع ملتا ہے، یہ اور بات ہے کہ ایسا آپ کی زبان مبارک سے اتفاقاً بلاقصد و ارادہ نکلا ہے۔

فائدہ ❷:...... یہ اس صورت میں ہوگا جب بچہ پیٹ سے مردہ نکلے اور اگر زندہ پیدا ہو پھر پیٹ میں پہنچنے والی مار کے اثر سے وہ مر جائے تو اس میں دیت یا قصاص واجب ہوگا۔

1411ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَلُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ: غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ.

قَالَ الْحَسَنُ: وَأَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ. وقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الديات ٢٥ (٦٩٠٤ ٦٩٠٨)، م/القسامة (الحدود).١١(١٦٨٢)، د/الديات ٢١ (٤٥٦٨)، ن/القسامة ٣٩ (٤٨٢٥)، ق/الديات ٧ (٢٦٤٠)، (تحفة الأشراف: ١١٥١٠)، و حم (٤/٢٢٤، ٢٤٥، ٢٤٦، ٢٤٩)، و د/الديات ٢٠ (٢٤٢٥) (صحيح)

۱۴۱۱۔مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دوعورتیں سوکن تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کی میخ (گھونٹی) سے مارا، تو اس کا حمل ساقط ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حمل کی دیت میں غرہ، یعنی غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا اور دیت کی ادائیگی اس عورت کے عصبہ کے ذمہ ٹھہرائی۔ [1]

حسن بصری کہتے ہیں: زید بن حباب نے سفیان ثوری سے روایت کی اور سفیان ثوری نے منصور سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کی ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... یہ حدیث قتل کی دوسری قسم ''شبہ عمد'' کے سلسلے میں اصل ہے، شبہ عمد: وہ قتل ہے جس میں قتل کے لیے ایسی چیزوں کا استعمال ہوتا ہے جن سے عموماً قتل واقع نہیں ہوتا، جیسے: لاٹھی اور اسی جیسی دوسری چیزیں۔اس میں دیتِ مغلظہ لی جاتی ہے، یہ سو اونٹ ہے، ان میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی، اس دیت کی ذمہ داری قاتل کے عصبہ پر ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو باپ کی جہت سے قاتل کے قریبی یا دور کے رشتے دار ہیں، خواہ اس کے وارثین میں سے نہ ہوں۔

16- بَابُ مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ بِكَافِرٍ

۱۶۔ باب: مسلمان کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

1412ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنْبَأَنَا مُطَرِّفٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: لَا، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللهُ رَجُلاً فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا: لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ.

تخريج: خ/العلم ٣٩ (١١١)، والجهاد ١٧١ (٣٠٤٧)، والديات ٢٤ (٦٩٠٣)، و ٣١ (٦٩١٥)، ن/القسامة ١٣، ١٤(٤٧٤٨)، ق/الديات ٢١ (٢٦٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٠٣١١)، وحم (١/٧٩)، ود/الديات ٥ (٢٤٠١) (وانظر ما يأت برقم ٢١٢٧) (صحيح)

۱۴۱۲۔ ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: [1] امیرالمومنین! کیا آپ کے پاس کاغذ میں لکھی ہوئی کوئی ایسی تحریر ہے جو قرآن میں نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا! میں سوائے اس فہم وبصیرت کے جسے اللہ تعالیٰ قرآن کے سلسلے میں آدمی کو نوازتا ہے اور اس صحیفے میں موجود چیز کے کچھ نہیں جانتا، میں نے پوچھا: صحیفے میں کیا ہے؟ کہا: اس میں دیت، قیدیوں کے آزاد کرنے کا ذکر اور آپ کا یہ فرمان ہے: ''مومن کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔'' [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ (۳) بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے، یہ لوگ کہتے ہیں: مومن کافر کے بدلے نہیں قتل کیا جائے گا۔ (۴) اور بعض اہل علم کہتے ہیں: ذمی کے بدلے بطور قصاص مسلمان کو قتل کیا جائے گا، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......علی رضی اللہ عنہ سے ابوجحیفہ کے سوال کرنے کی وجہ سے بعض شیعہ کہتے ہیں کہ اہل بیت بالخصوص علی رضی اللہ عنہ کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی کچھ ایسی باتیں ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں، کچھ اسی طرح کا سوال علی رضی اللہ عنہ سے قیس بن عبادہ اور اشتر نخعی نے بھی کیا تھا، اس کا ذکر سنن نسائی میں ہے۔

فائدہ ❷ :......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم عام ہے، ہر کافر کے لیے خواہ حربی ہو یا ذمی، لہٰذا مومن کافر کے بدلے قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا، ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمی کے بدلے ایک مسلمان کے قتل کا حکم دیا، لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، اس کا صحیح ہونا اگر ثابت بھی ہو جائے تو یہ منسوخ ہوگی اور ”لا یقتل مسلم بکافر“ والی روایت اس کے لیے ناسخ ہوگی، کیوں کہ آپ کا یہ فرمان فتح مکہ کے سال کا ہے، جب کہ ذمی والی روایت اس سے پہلے کی ہے۔

17- بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْكُفَّارِ

۱۷- باب: کافر کی دیت کا بیان

1413- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ)).

وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ؛ فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ إِلَى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ، وَبِهٰذَا يَقُولُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٦٦١) (صحيح)

1413/ م- وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلافِ دِرْهَمٍ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِائَةِ دِرْهَمٍ. وَبِهٰذَا يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَإِسْحَاقُ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: ن/القسامة ٣٧ (٤٨١٠)، ق/الديات ١٣ (٢٦٤٤)، (تحفة الأشراف:)، وحم (٢/١٨٣، ٢٢٤)

(صحیح)

۱۴۱۳۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کے بدلے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا'' اور اسی سند سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ (۲) یہودی اور نصرانی کی دیت میں اہل علم کا اختلاف ہے، یہودی اور نصرانی کی دیت کی بابت بعض اہل علم کا مسلک نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث کے موافق ہے۔ (۳) عمر بن عبد العزیز کہتے ہیں: یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے، احمد بن حنبل اسی کے قائل ہیں۔

۱۴۱۳/م عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے۔

امام مالک بن انس، شافعی اور اسحاق بن راہویہ اسی کے قائل ہیں۔ (۲) بعض اہل علم کہتے ہیں: یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمانوں کی دیت کے برابر ہے، سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

۱۸۔ باب: اپنے غلام کو قتل کر دینے والے شخص کا بیان

1414ــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِلَى هٰذَا، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ: لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِيمَا دُونَ النَّفْسِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، و قَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ، وَإِذَا قَتَلَ عَبْدَ غَيْرِهِ قُتِلَ بِهِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: د/الديات ٧ (٤٥١٥)، ن/القسامة ١٠ (٤٧٥١)، و ١١ (٤٧٥٢)، و ١٧ (٤٧٦٧)، و١٧ (٤٧٦٨)، ق/الديات ٢٣ (٢٦٦٣)، (تحفة الأشراف: ٤٥٨٦)، وحم (١٠/٥، ١١، ١٢، ١٨) (ضعيف)

(قتادہ اور حسن بصری دونوں مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے، نیز حدیث عقیقہ کے سوا دیگر احادیث کے حسن کے سمرہ سے سماع میں سخت اختلاف ہے)

۱۴۱۴۔ سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم بھی اسے قتل کر دیں گے اور جو اپنے غلام کا کان، ناک کاٹے گا ہم بھی اس کا کان، ناک کاٹیں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) تابعین میں سے بعض اہل علم کا یہی مسلک ہے، ابراہیم نخعی

اسی کے قائل ہیں۔ (۳) بعض اہلِ علم مثلاً: حسن بصری اور عطا بن ابی رباح وغیرہ کہتے ہیں: آزاد اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہے، (نہ قتل کرنے میں، نہ ہی قتل سے کم زخم پہنچانے میں)، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ (۴) بعض اہلِ علم کہتے ہیں: اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے بدلے اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور جب دوسرے کے غلام کو قتل کرے گا تو اسے اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا، سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے۔

19-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۱۹۔ باب: شوہر کی دیت سے بیوی کے میراث پانے کا بیان

1415- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُوعَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَلاَتَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلاَبِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثْ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: د/الفرائض ١٨ (٢٩٢٧)، ق/الديات ١٢ (٢٦٤٢)، (تحفة الأشراف: ٤٩٧٣)، وحم (٣/٤٥٢)
(صحیح) (شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ سعید بن المسیب کے عمر رضی اللہ عنہ سے سماع میں اختلاف ہے، ملاحظہ ہو صحیح ابی داود رقم: ۲۵۹۹)

۱۴۱۵۔ سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: دیت کی ادائیگی عاقلہ [1] پر ہے اور بیوی اپنے شوہر کی دیت سے میراث میں کچھ نہیں پائے گی، یہاں تک کہ ان کو ضحاک بن سفیان کلابی نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایک فرمان لکھا تھا: ''اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے میراث دو۔'' [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

فائدہ [1] :...... دیت کے باب میں عقل، عقول اور عاقلہ کا ذکر اکثر آتا ہے، اس لیے اس کی وضاحت ضروری ہے: عقل دیت کا ہم معنی ہے، اس کی اصل یہ ہے کہ قاتل جب کسی کو قتل کرتا تو دیت کی ادائیگی کے لیے اونٹوں کو جمع کرتا، پھر انھیں مقتول کے اولیا کے گھر کے سامنے رسیوں میں باندھ دیتا، اسی لیے دیت کا نام عقل پڑ گیا، اس کی جمع عقول آتی ہے اور عاقلہ باپ کی جہت سے قاتل کے وہ قریبی لوگ ہیں جو قتلِ خطا کی صورت میں دیت کی ادائیگی کے ذمے دار ہوتے ہیں۔

فائدہ [2] :...... سنن ابوداود کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول ''بیوی شوہر کی دیت سے میراث نہیں پائے گی'' سے رجوع کرلیا۔

20-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

۲۰۔ باب: قصاص کا بیان

1416- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ ابْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَادِيَةَ لَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الديات ١٨ (٦٨٩٢)، م/القسامة (الحدود) ٤ (١٦٧٣)، ن/القسامة ١٨ (٤٧٦٢-٤٧٦٦)، ق/الديات ٢٠ (٢٦٥٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٢٣)، وحم (٤/٤٢٧، ٤٣٠، ٤٣٥) (صحيح)

۱۴۱۶۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک آدمی نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ کھایا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دانت کاٹنے والے کے دونوں اگلے دانت ٹوٹ گئے، وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنا معاملہ لے گئے تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اونٹ کے کاٹنے کی طرح کاٹ کھاتا ہے، تمہارے لیے کوئی دیت نہیں، پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَالْجُرُوحَ قِصَاص﴾ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں اور یہ دونوں بھائی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی: زخموں کا بھی بدلہ ہے۔ (المائدہ: ٤٥)، لہٰذا جن میں قصاص لینا ممکن ہے ان میں قصاص لیا جائے گا اور جن میں ممکن نہیں ان میں قاضی اپنے اجتہاد سے کام لے گا۔

21-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

۲۱۔ باب: کسی تہمت والزام میں گرفتار کرنے کا بیان

1417- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلاً فِي تُهْمَةٍ، ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ بَهْزٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ هَذَا الْحَدِيثَ أَتَمَّ مِنْ هَذَا وَأَطْوَلَ.

تخريج: د/الأقضية ٢٩ (٣٦٣٠)، ن/قطع السارق ٢ (٤٨٩٠)، (تحفة الأشراف: ١١٣٨٢) (حسن)

۱۴۱۷۔ معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو تہمت ❶ کی بنا پر قید کیا، پھر (الزام ثابت نہ ہونے پر) اس کو رہا کر دیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (۲) بہز

بن حکیم بن معاویہ بن حیدۃ قشیری کی حدیث جسے وہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، حسن ہے۔ (۳) اسماعیل بن ابراہیم ابن علیہ نے بہز بن حکیم سے یہ حدیث اس سے زیادہ مکمل اور مطول روایت کی ہے۔ ❷

فائدہ ❶: ...... اس تہمت اور الزام کے کئی سبب ہوسکتے ہیں: اس نے جھوٹی گواہی دی ہوگی، یا اس کے خلاف کسی نے اس کے مجرم ہونے کا دعوی پیش کیا ہوگا، یا اس کے ذمے کسی کا قرض باقی ہوگا، پھر اس کا جرم ثابت نہ ہونے پر اسے رہا کر دیا گیا ہوگا۔ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جرم ثابت ہونے سے قبل قید و بند کرنا ایک شرعی امر ہے۔

فائدہ ❷: ...... پوری حدیث کے لیے دیکھیے سنن ابی داود حوالۂ مذکور۔

22- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

۲۲- باب: اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا آدمی شہید ہے

1418- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ سَرَقَ مِنَ الأَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ)) وَزَادَ حَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ زَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) وَهٰكَذَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ, وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/السنة ٣٢ (٤٧٧٢)، ن/المحاربة ٢٢ (٤٠٩٥)، ق/الحدود ٢١ (٢٥٨٠)، (تحفة الأشراف: ٤٤٦١)، وحم (١/١٨٧، ١٨٨، ١٨٩، ١٩٠) ويأتي برقم: ١٤٢١ (صحيح)

۱۴۱۸- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے ❶ جس نے ایک بالشت بھی زمین چرائی قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث میں حاتم بن سیاہ مروزی نے اضافہ کیا ہے، معمر کہتے ہیں: زہری سے مجھے حدیث پہنچی ہے، لیکن میں نے ان سے نہیں سنا کہ انھوں نے اس حدیث، یعنی ''من قتل دون مالہ فھو شھید'' (جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے) میں کچھ اضافہ کیا ہو، اسی طرح شعیب بن ابوحمزہ نے یہ حدیث بطریق: ''الزهري، عن طلحة بن عبدالله، عن عبدالرحمن بن عمرو بن سهل، عن سعيد بن زيد، عن النبي ﷺ'' روایت کی ہے، نیز سفیان بن عیینہ نے بطریق: ''الزهری،

عن طلحة بن عبدالله، عن سعيد بن زيد، عن النبي ﷺ" روایت کی ہے، اس میں سفیان نے عبدالرحمن بن عمرو بن سہل کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ ❶: ......اپنی جان، مال، اہل وعیال اور عزت وناموس کی حفاظت اور دفاع ایک شرعی امر ہے، ایسا کرتے ہوئے اگر کسی کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے تو اسے شہادت کا درجہ نصیب ہوگا، لیکن یہ شہید میدان جہاد کے شہید کے مثل نہیں ہے، اسے غسل دیا جائے گا، اس کی صلاۃ جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے کفن بھی دیا جائے گا۔

1419۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُوعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلرَّجُلِ أَنْ يُقَاتِلَ عَنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ. و قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُقَاتِلُ عَنْ مَالِهِ وَلَوْ دِرْهَمَيْنِ.

تخريج: خ/المظالم ٣٣ (٢٤٨٠)، م/الإيمان ٦٢ (٢٢٥)، د/السنة ٣٢ (٤٧٧١)، ن/المحاربة ٢٢ (٤٠٩٣)، (تحفة الأشراف: ٨٦٠٣)، وحم (٢/١٦٣، ١٩٣، ١٩٤، ٢٠٥، ٢٠٦، ٢١٠، ٢١٥، ٢١٧، ٢٢١، ٢٢٤) (صحيح)

۱۴۱۹۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے، یہ دوسری سندوں سے بھی ان سے مروی ہے۔ (۲) بعض اہل علم نے آدمی کو اپنی جان ومال کی حفاظت کے لیے دفاع کی اجازت دی ہے۔ (۳) اس باب میں علی، سعید بن زید، ابوہریرہ، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: آدمی اپنے مال کی حفاظت کے لیے دفاع کرے، خواہ اس کا مال دو درہم ہی کیوں نہ ہو۔ ❶

فائدہ ❶: ......مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی کسی دوسرے شخص کا ناحق مال لینا چاہتا ہے تو یہ دیکھے بغیر کہ مال کم ہے یا زیادہ مظلوم کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے مال کی حفاظت کے لیے اس کا دفاع کرے، دفاع کرتے وقت غاصب اگر مارا جائے تو دفاع کرنے والے پر قصاص اور دیت میں سے کچھ بھی نہیں ہے اور اگر دفاع کرنے والا مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

1420۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْكُوفِيُّ شَيْخٌ ثِقَةٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: سُفْيَانُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

1420/ مــ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۴۲۰۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کا مال ناحق چھینا جائے اور وہ اس کی حفاظت کے لیے دفاع کرتا ہوا مارا جائے تو وہ شہید ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۲۰/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

1421ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ هٰذَا، وَيَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ.

تخريج: انظر حديث رقم: ١٤١٨ (صحيح)

۱۴۲۱۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کی خاطر مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابراہیم بن سعد سے کئی راویوں نے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔

23ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

۲۳۔ باب: قسامہ کا بیان

1422ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: يَحْيَى وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَاكَ، ثُمَّ إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ فَدَفَنَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، ذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمَانِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ، قَالَ لَهُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَبِّرْ لِلْكُبْرِ))، فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ: ((أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا؟ فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ)) قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ، قَالَ: ((فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا)) قَالُوا: وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَى عَقْلَهُ.

تخريج: خ/الصلح ٧ (٢٧٠٢)، والجزية ١٢ (٣١٧٣)، والأدب ٨٩ (٦١٨٣)، والديات ٢٢ (٦٨٩٨)، والأحكام ٣٨ (٧١٩٢)، م/القسامة (الحدود) ١ (١٦٦٩)، د/الديات ٨ (٤٥٢٠)، ن/القسامة ٣ (٤٧١٤)، ق/الديات ٢٨ (٢٦٧٧)، (تحفة الأشراف: ٤٦٤٤)، وط/القسامة ١ (٢٠١)، وحم (٢/٤، ٣)، ود/الديات ٢ (٢٣٩٨) (صحيح)

1422/ م- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَسَامَةِ، وَقَدْ رَأَى بَعْضُ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ الْقَوَدَ بِالْقَسَامَةِ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ: إِنَّ الْقَسَامَةَ لاَ تُوجِبُ الْقَوَدَ وَإِنَّمَا تُوجِبُ الدِّيَةَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۴۲۲۔ سہل بن ابوحثمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہما کہیں جانے کے لیے گھر سے روانہ ہوئے، جب وہ خیبر پہنچے تو الگ الگ راستوں پر ہوگئے، پھر محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا، کسی نے ان کو قتل کر دیا تھا، آپ نے انھیں دفنا دیا، پھر وہ (یعنی راوی حدیث) حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بن سہل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمن بن سہل ان میں سب سے چھوٹے تھے، وہ اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے (اس معاملے میں آپ سے) گفتگو کرنا چاہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''بڑے کا لحاظ کرو، لہٰذا وہ خاموش ہوگئے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی، پھر وہ بھی ان دونوں کے ساتھ شریک گفتگو ہو گئے، ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا واقعہ بیان کیا، آپ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاؤ گے (کہ فلاں نے اس کو قتل کیا ہے) تا کہ تم اپنے ساتھی کے خون بہا کے مستحق ہو جاؤ (یا کہا:) قاتل کے خون کے مستحق ہو جاؤ؟'' ان لوگوں نے عرض کی: ہم قسم کیسے کھائیں جب کہ ہم حاضر نہیں تھے؟ آپ نے فرمایا: ''تو یہود پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری ہو جائیں گے''، ان لوگوں نے کہا: ہم کافر قوم کی قسم کیسے قبول کر لیں؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے جب یہ معاملہ دیکھا تو ان کی دیت [1] خود ادا کر دی۔

۱۴۲۲/م اس سند سے بھی سہل بن ابوحثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی طرح اسی معنی کی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) قسامہ کے سلسلے میں بعض اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ (۳) مدینے کے بعض فقہا قسامہ ❷ کی بنا پر قصاص درست سمجھتے ہیں۔ (۴) کوفہ کے بعض اہلِ علم اور کچھ دوسرے لوگ کہتے ہیں: قسامہ کی بنا پر قصاص واجب نہیں، صرف دیت واجب ہے۔

فائدہ ❶ :...... بیت المال سے یا اپنے پاس سے ادا کر دی۔

فائدہ ❷ :......قسامہ: نامعلوم قتل کی صورت میں مشتبہ افراد یا بستی والوں سے قسم لینے کو قسامہ کہا جاتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص مقتول پایا جائے اور اس کے قاتل کا علم کسی کو نہ ہو، پھر قاتل کے خلاف کوئی شہادت بھی موجود نہ ہو، تو بعض قرائن کی بنیاد پر مقتول کے اولیا کسی متعین شخص کے خلاف دعویٰ پیش کریں کہ فلاں نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے، مثلاً: مقتول اور مدعیٰ علیہ کے مابین عداوت پائی جائے، یا مقتول مدعیٰ علیہ کے گھر کے قریب ہو یا مقتول کا سامان کسی انسان کے پاس پایا جائے، یہ سب قرائن ہیں، تو مدعی، مدعیٰ علیہ کے خلاف پچاس قسمیں کھا کر مقتول کے خون کا مستحق ہو جائے گا، یا اگر مدعی قسم کھانے سے گریز کریں تو مدعا علیہ قسم کھا کر خون بہا سے بری ہو جائے گا، دونوں کے قسم نہ کھانے کی صورت میں خوں بہا بیت المال سے ادا کیا جائے گا۔
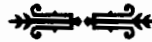
1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۔ باب: جن پر حد واجب نہیں ان کا بیان

1423ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَعْقِلَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ ((وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ)) وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ. وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: قَدْ كَانَ الْحَسَنُ فِي زَمَانِ عَلِيٍّ وَقَدْ أَدْرَكَهُ وَلٰكِنَّا لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِنْهُ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ: حُصَيْنُ بْنُ جُنْدَبٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف: ١٠٠٩٧)، وراجع: د/الحدود ١٦ (٤٣٩٩-٤٤٠٣)، ق/الطلاق ١٥ (٢٠٤٢)، وحم (١/١١٦، ١٤٠، ١٥٥، ١٥٨) (صحيح)

(شواہد ومتابعات کی بنا پر یہ صحیح ہے، ورنہ حسن بصری مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے، نیز ان کا سماع بھی علی رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے اور دیگر طرق بھی کلام سے خالی نہیں ہیں، دیکھیے: الإرواء رقم ٢٩٧)

۱۴۲۳۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں (یعنی قابلِ مواخذہ نہیں ہیں): سونے والا جب تک کہ نیند سے بیدار نہ ہو جائے، بچہ جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے اور دیوانہ جب تک کہ سمجھ بوجھ والا نہ ہو جائے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس سند سے علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث

کئی اور سندوں سے بھی علی سے مروی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) بعض راویوں نے "وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ" کہا ہے، یعنی بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے مرفوع القلم ہے، ۴علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حسن بصری موجود تھے، حسن نے ان کا زمانہ پایا ہے، لیکن علی سے ان کے سماع کا ہمیں علم نہیں ہے۔ (۵) یہ حدیث عطاء بن سائب سے بھی مروی ہے انھوں نے یہ حدیث بطریق: "أبي ظبيان، عن علي بن أبي طالب، عن النبي ﷺ" اسی جیسی حدیث روایت کی ہے اور اعمش نے بطریق: "أبي ظبيان، عن ابن عباس، عن علي" موقوفاً روایت کیا ہے، انھوں نے اسے مرفوع نہیں کیا۔ (٦) اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ (۷) اہلِ علم کا عمل اسی حدیث پر ہے۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحُدُودِ

۲۔ باب: حد کے دفع کرنے کا بیان

1424۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ أَبُوعَمْرٍو الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الإِمَامَ أَنْ يُخْطِيءَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِيءَ فِي الْعُقُوبَةِ)).

1424/ م۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَرِوَايَةُ وَكِيعٍ أَصَحُّ. وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ، وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَأَقْدَمُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦٦٨٩) (ضعیف) (سند میں "یزید بن زیاد الدمشقی" متروک ہے)

۱۴۲۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہاں تک تم سے ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دفع کرو، اگر مجرم کے بچ نکلنے کی کوئی صورت ہو تو اسے چھوڑ دو، کیونکہ مجرم کو معاف کر دینے میں امام کا غلطی کرنا اسے سزا دینے میں غلطی کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

۱۴۲۴/م اس سند سے وکیع نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی طرح بیان کیا، لیکن انھوں نے اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع صرف بطریق: "محمد بن ربيعة، عن يزيد بن زياد الدمشقي، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة، عن النبي ﷺ" ہی جانتے ہیں۔ (۲) اسے وکیع نے

بھی یزید بن زیاد سے اسی طرح روایت کیا ہے، لیکن یہ مرفوع نہیں ہے اور وکیع کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ (۳) یزید بن زیاد دمشقی حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں اور یزید بن ابوزیاد کوفی ان سے زیادہ اثبت اور اقدم ہیں۔ (۴) نبی اکرم ﷺ کے کئی صحابہ سے اسی طرح مروی ہے، ان تمام لوگوں نے ایسا ہی کہا ہے۔ (۵) اس باب میں ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

3ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۳۔ باب: مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالنے کا بیان

1425ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ. وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَكَأَنَّ هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الأَوَّلِ.

تخريج: م/الذكر ١١ (٢٢٩٩)، د/الأدب ٦٨ (٤٩٤٦)، ق/المقدمة ١٧ (٢٢٥)، والحدود ٥ (٢٥٤٤)، ويأتي عند المؤلف في البر والصلة ١٩ (١٩٣٠)، (تحفة الأشراف: ١٢٥٠٠)، وحم (٢/٢٥٢)، د/المقدمة ٣٢ (٣٦٠) (صحيح)

1425/ م حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۴۲۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ اس کی آخرت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اللہ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ (۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اسی طرح کئی لوگوں نے بطریق: "الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ" اور اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوصالح کے واسطے سے بیان کیا گیا ہے، انھوں نے ابوہریرہ سے اور ابوہریرہ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (۳) ہم سے اسے عبید بن اسباط بن محمد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے اعمش کے واسطے سے یہ حدیث بیان کی۔ (۴) اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن

عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1426۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: خ/المظالم ٣ (٢٤٤٢)، والإكراه ٧ (٦٩٥١)، م/البر والصلة ١٥ (٢٥٠٨)، (تحفة الأشراف: ٦٨٧٧) (صحيح)

١٤٢٦۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، [1] نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کی مدد چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے، جو اپنے کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے اللہ اس کی وجہ سے اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1]: ......اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ١٠) کا بھی یہی مفہوم ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

۴۔ باب: حد والے جرم کی تحقیق میں تلقین کرنے کا بیان [1]

1427۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: ((أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟)) قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ: ((بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ))، قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

تخريج: م/الحدود ٥ (١٦٩٣)، د/الحدود ٢٤ (٤٤٢٥)، (تحفة الأشراف: ٥٥١٩)، وحم (١/٢٤٥، ٣١٤، ٣٢٨) (صحيح)

١٤٢٧۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تمہارے بارے میں جو مجھے خبر ملی ہے کیا وہ صحیح ہے؟'' ماعز رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بارے میں آپ کو کیا خبر ملی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے فلاں قبیلے کی لونڈی کے ساتھ زنا کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: ہاں، پھر انھوں نے چار مرتبہ اقرار کیا، تو

آپ نے حکم دیا، تو انھیں رجم کر دیا گیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ (۲) اس حدیث کو شعبہ نے سماک بن حرب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً روایت کیا ہے، انھوں نے اس سند میں ابن عباس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (۳) اس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی مجرم اگر اپنے گناہ کا خود اقرار کر رہا ہو تو اس کے سامنے ایسی باتیں رکھنا جن کی وجہ سے اس پر حد واجب نہ ہو۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

۵۔ باب: مجرم اپنے اقرار سے پھر جائے تو اس سے حد ساقط کرنے کا بیان

1428ـ حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُوسَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مَاعِزٌ الأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الآخَرِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الآخَرِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا.

تخريج: خ/الحدود ٢٢ (٦٨١٥)، والأحكام ١٩ (٧١٦٧)، م/الحدود ٥ (١٦)، ق/الحدود ٩ (٢٥٥٤)، (تحفة الأشراف: ١٥٠٦١)، وحم (٢/٢٨٦-٢٨٧، ٤٥٠، ٤٥٣) (صحيح)

۱۴۲۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اعتراف کیا کہ میں نے زنا کیا ہے، آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا، پھر وہ دوسری طرف سے آئے اور بولے: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے پھر ان کی طرف سے منہ پھیر لیا، پھر وہ دوسری طرف سے آئے اور بولے: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، پھر چوتھی مرتبہ اعتراف کرنے پر آپ نے رجم کا حکم دے دیا، چنانچہ وہ ایک پتھریلی زمین کی طرف لے جائے گئے اور انھیں رجم کیا گیا، جب انھیں پتھر کی چوٹ لگی تو دوڑتے ہوئے بھاگے، حتی کہ ایک ایسے آدمی کے قریب سے گزرے جس کے پاس اونٹ کے جبڑے کی ہڈی تھی، اس نے ماعز کو اسی سے مارا اور لوگوں نے بھی مارا یہاں تک کہ وہ مر گئے، پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ جب پتھر اور موت کی تکلیف انھیں محسوس ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے اسے کیوں نہیں چھوڑ دیا'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی اور سندوں سے بھی مروی ہے، یہ حدیث زہری

سے بھی مروی ہے، انھوں نے اسے بطریق: "أبی سلمة، عن جابر بن عبد الله، عن النبي ﷺ" اسی طرح روایت کی ہے۔ (جو آگے آ رہی ہے)

فائدہ ❶:......ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: "هلا تركتموه لعله أن يتوب فيتوب الله عليه" یعنی اسے تم لوگوں نے کیوں نہیں چھوڑ دیا، ہوسکتا ہے وہ اپنے اقرار سے پھر جاتا اور توبہ کرتا، پھر اللہ اس کی توبہ قبول کرتا۔ (اسی ٹکڑے میں باب سے مطابقت ہے)

1429ـ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبِكَ جُنُونٌ؟)) قَالَ: لا، قَالَ: ((أَحْصَنْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزِّنَا إِذَا أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ مَرَّةً أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ، وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنِي زَنَى بِامْرَأَةِ هٰذَا، الْحَدِيثُ بِطُولِهِ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا))، وَلَمْ يَقُلْ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

تخريج: خ/الطلاق ١١ (٥٢٧٠)، والحدود ٢١ (٦٨١٤)، و٢٥ (٦٨٢٠)، م/الحدود ٥ (١٦)، د/الحدود ٢٤ (٤٤٣٠)، ن/الجنائز ٦٣ (١٩٥٨)، (تحفة الأشراف: ٣١٤٩)، وحم (٣/٣٢٣)، ود/الحدود ١٢ (٢٣٦١) (صحيح) (الا ّ أن البخاري قال: "وصلى عليه" وهي شاذة)

۱۴۲۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے آکر زنا کا اعتراف کیا، تو آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، پھر اس نے اقرار کیا، آپ نے پھر منہ پھیر لیا، حتی کہ اس نے خود چار مرتبہ اقرار کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پاگل ہو؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ نے پوچھا: کیا تم شادی شدہ ہو؟'' اس نے کہا ہاں: پھر آپ نے رجم کا حکم دیا، چنانچہ اسے عیدگاہ میں رجم کیا گیا، جب اسے پتھروں نے نڈھال کر دیا تو وہ بھاگ کھڑا ہوا، پھر اسے پکڑا گیا اور رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مرگیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے حق میں کلمہ خیر کہا، لیکن اس کی صلاۃِ جنازہ نہیں پڑھی۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) بعض اہلِ علم کا عمل اسی پر ہے کہ زنا کا اقرار کرنے والا جب اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دے تو اس پر حد قائم کی جائے گی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم کہتے ہیں: ایک مرتبہ بھی کوئی زنا کا اقرار کرلے گا تو اس پر حد قائم کردی جائے گی، یہ مالک بن انس اور شافعی کا قول ہے، اس بات کے قائلین کی دلیل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد کی یہ حدیث ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ تک اپنا قضیہ لے گئے، ایک نے کہا: اللہ کے رسول! میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا، یہ ایک لمبی حدیث ہے، (آخر میں ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انیس! اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے رجم کردو''، آپ نے اس حدیث میں یہ نہیں فرمایا کہ ''جب چار مرتبہ اقرار کرے۔'' ❷

فائدہ ❶ :...... بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی ہے، تطبیق کی صورت یہ ہے کہ نفی کی روایت کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ رجم والے دن آپ نے اس کی صلاۃِ جنازہ نہیں پڑھی، جب کہ اثبات والی روایت کا مفہوم یہ ہے کہ دوسرے دن آپ نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی، اس کی تائید صحیح مسلم کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے قبیلہ جہینہ کی اس عورت کے متعلق آئی ہے جس سے زنا کا عمل ہوا پھر اسے رجم کیا گیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "أتصلي عليها وقد زنت؟" کیا اس زانیہ عورت کی صلاۃِ جنازہ آپ پڑھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين لوسعتهم" یعنی اس نے جو توبہ کی ہے اسے اگر ستر افراد کے درمیان بانٹ دیا جائے تو وہ ان سب کے لیے کافی ہوگی، عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے، دیکھیے: كتاب الحدود، باب تربص الرجم بالحبلى حتى تضع، حديث رقم ١٤٣٥۔

فائدہ ❷ :...... اس سلسلے میں صحیح قول یہ ہے کہ چار مرتبہ اقرار کی نوبت اس وقت پیش آتی ہے جب اقرار کرنے والے کی بابت عقلی وذہنی اعتبار سے کسی قسم کا اشتباہ ہو، بصورت دیگر حد جاری کرنے کے لیے صرف ایک اقرار کافی ہے، پوری حدیث "باب الرجم على الثيب" کے تحت آگے آرہی ہے۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشَفَّعَ فِي الْحُدُودِ

۶۔ باب: حد میں سفارش کرنا مکروہ ہے

1430۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ

مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْعَجْمَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَيُقَالُ: مَسْعُودُ بْنُ الأَعْجَمِ وَلَهُ هَذَا الْحَدِيثُ.

تخريج: خ/الشهادات ٨ (٢٦٤٨)، والأنبياء ٥٤ (٣٤٧٥)، وفضائل الصحابة ١٨ (٣٧٣٢)، والمغازي ٥٣ (٤٣٠٤)، والحدود ١١ (٦٧٨٧)، و١٢ (٦٧٨٨) و١٤ (٦٨٠٠)، م/الحدود ٢ (١٦٨٨)، د/الحدود ٤ (٤٣٧٣)، ن/قطع السارق ٦ (٤٩٠٦)، ق/الحدود ٦ (٤٥٤٧)، (تحفة الأشراف: ١٦٥٧٨)، وحم (٦/١٦٢)، ود/الحدود ٥ (٢٣٤٨) (صحيح)

۱۴۳۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش قبیلہ بنومخزوم کی ایک عورت ❶ کے معاملے میں جس نے چوری کی تھی، کافی فکر مند ہوئے، وہ کہنے لگے: اس کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو کرے گا؟ لوگوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ کے چہیتے اسامہ بن زید کے علاوہ کون اس کی جرأت کر سکتا ہے؟ چنانچہ اسامہ نے آپ سے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟'' پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: ''لوگو! تم سے پہلے کے لوگ اپنی اس روش کی بنا پر ہلاک ہوئے کہ جب کوئی اعلیٰ خاندان کا شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور حال شخص چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے، اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو میں اس کا (بھی) ہاتھ کاٹ دیتا۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں مسعود بن عجماء، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) مسعود بن عجماء کو مسعود بن اعجم بھی کہا جاتا ہے، ان سے صرف یہی ایک حدیث آئی ہے۔

فائدہ ❶: ......قبیلہ بنومخزوم کی اس عورت کا نام فاطمہ بنت اسود تھا، اس کی یہ عادت بھی تھی کہ جب کسی سے کوئی سامان ضرورت پڑنے پر لے لیتی تو پھر اس سے مکر جاتی۔

فائدہ ❷: ...... نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ ''اگر محمد کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی''، یہ بالفرض والتقدیر ہے، ورنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان اس سے کہیں عظیم تر ہے کہ وہ ایسی کسی غلطی میں مبتلا ہوں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سارے اہلِ بیت کی عفت وطہارت کی خبر دی ہے ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب: ٣٣) فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے نزدیک آپ کے اہلِ خانہ میں سب سے زیادہ عزیز تھیں اسی لیے ان کے ذریعے مثال بیان کی گئی۔

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

۷۔ باب: رجم کے ثبوت کا بیان

1431- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَرَجَمَ أَبُوبَكْرٍ وَرَجَمْتُ ، وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ تَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ . قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٠٤٥١)، وانظر حم (١/٣٦، ٤٣) وانظر ما يأت (صحيح) (متابعات کی بنا پر صحیح ہے، ورنہ اس کی سند میں ''سعید بن مسیّب'' اور ''عمر رضی اللہ عنہ'' کے درمیان انقطاع ہے)

۱۴۳۱۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور میں نے بھی رجم کیا، اگر میں کتاب اللہ میں زیادتی حرام نہ سمجھتا تو اس کو ❶ مصحف میں لکھ دیتا، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کچھ قومیں آئیں گی اور کتاب اللہ میں حکم رجم (سے متعلق آیت) نہ پا کر اس کا انکار کر دیں۔ ❷

ابوعیسیٰ (ترمذی) کہتے ہیں: (۱) عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اور دوسری سندوں سے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔ (۳) اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ : ......یعنی آیتِ رجم ''الشيخ والشيخة إذا زنيا فأرجموهما البتة نكالا من الله......'' کو مصحف میں ضرور لکھ دیتا۔

فائدہ ❷ : ......سلف صالحین رحمہم اللہ کو اللہ کے احکام وفرائض کے سلسلے میں کس قدر فکر لاحق تھی اس کا اندازہ عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے لگایا جا سکتا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے جس اندیشے کا اظہار کیا تھا وہ سو فیصد درست ثابت ہوا، چنانچہ معتزلہ اور خوارج کی ایک جماعت نے رجم کا انکار کیا، افسوس صد افسوس! برصغیر میں بھی کچھ ایسے سر پھرے لوگ موجود ہیں جو اس سزا کے منکر ہیں، رجم کے انکار کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے لوگوں کی فکری بنیاد انکار حدیث پر ہے، ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جو احادیث صحیح سندوں سے ثابت ہوں اور ان کے راویوں کی ایک بڑی تعداد ہو پھر بھی ان کا انکار کیا جائے۔

1432- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ ، قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ ، فَكَانَ فِيمَا

أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ، فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ، فَيَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ، وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمَلٌ أَوِ اعْتِرَافٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

تخريج: خ/الحدود ٣٠ (٦٨٢٩)، م/الحدود ٤ (١٦٩١)، د/الحدود ٢٣ (٤٤١٨)، ق/الحدود ٨ (٢٥٥٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٠٨)، وحم (٢٩/١، ٤٠، ٤٧، ٥٠، ٥٥)، د/الحدود ١٦ (٢٣٦٨) (صحيح)

۱۴۳۲۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب نازل کی، آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا اس میں آیت رجم بھی تھی، ❶ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، (لیکن) مجھے اندیشہ ہے کہ جب لوگوں پر زمانہ دراز ہو جائے گا تو کہنے والے کہیں گے: اللہ کی کتاب میں ہم رجم کا حکم نہیں پاتے، ایسے لوگ اللہ کا نازل کردہ ایک فریضہ چھوڑنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے، خبردار! جب زانی شادی شدہ ہو اور گواہ موجود ہوں، یا جس عورت کے ساتھ زنا کیا گیا ہو وہ حاملہ ہو جائے، یا زانی خود اعتراف کر لے تو رجم کرنا واجب ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اور کئی سندوں سے یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے آئی ہے۔ (۳) اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......آیتِ رجم کی تلاوت منسوخ ہے لیکن اس کا حکم قیامت تک کے لیے باقی ہے۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

۸۔ باب: شادی شدہ کو رجم (سنگسار) کرنے کا بیان

1433۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ: أَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمَ، إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ! الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا! فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا))، فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ، فَرَجَمَهَا.

تخريج: خ/الوكالة ١٣ (٢٣١٤)، والصلح ٥ (٢٦٥٥)، والشروط ٩ (٢٧٢٤)، والأيمان والنذور ٣ (٦٦٣٣)، والحدود ٣٠ (٦٨٢٧)، و ٣٤ (٦٨٣٥)، و٤٦ (٦٨٦٠)، والأحكام ٤٣ (٧١٩٣)، وخبر الآحاد ١ (٧٢٥٨)، م/الحدود٥ (١٦٩٧)، د/الحدود ٢٥ (٤٤٤٥)، ن/آداب القضاة ٢٢ (٥٤١٢)، ق/الحدود ٧ (٢٥٤٩)، (تحفة الأشراف: ٣٧٥٥، و ٤٨١٤، ١٤١٠٦)، وط/الحدود ١ (٦)، وحم (١١٥/٤، ١١٦)، د/الحدود ١٢ (٢٣٦٣) (صحيح)

1433/ م1ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

1433/ م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَهَزَّالٍ، وَبُرَيْدَةَ، وَسَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، وَأَبِي بَرْزَةَ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهَكَذَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَوْا بِهَذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ))، وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ، وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَهِمَ فِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَدْخَلَ حَدِيثًا فِي حَدِيثٍ، وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا))، وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ شِبْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَالِكٍ الأَوْسِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ))، وَهَذَا الصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَشِبْلُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا رَوَى شِبْلٌ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَالِكٍ الأَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهَذَا الصَّحِيحُ، وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ شِبْلُ بْنُ حَامِدٍ وَهُوَ خَطَأٌ، إِنَّمَا هُوَ شِبْلُ بْنُ خَالِدٍ وَيُقَالُ أَيْضًا: شِبْلُ بْنُ خُلَيْدٍ.

تخريج: انظر رقم: ١٤٣٣ (صحيح)

۱۴۳۳۔ ابو ہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے، اسی دوران

آپ کے پاس جھگڑتے ہوئے دو آدمی آئے، ان میں سے ایک کھڑا ہوا اور بولا: اللہ کے رسول! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں! آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجیے (یہ سن کر) مدعی علیہ نے کہا اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا، ہاں، اللہ کے رسول! ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجیے اور مجھے مدعا بیان کرنے کی اجازت دیجیے، (چنانچہ اس نے بیان کیا) میرا لڑکا اس کے پاس مزدور تھا، چنانچہ وہ اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر بیٹھا، ❶ لوگوں (یعنی بعض علما) نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم واجب ہے، لہٰذا میں نے اس کی طرف سے سو بکری اور ایک خادم فدیہ میں دے دی، پھر میری ملاقات کچھ اہلِ علم سے ہوئی تو ان لوگوں نے کہا: میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی واجب ہے، ❷ اس کی بیوی پر رجم واجب ہے، ❸ (یہ سن کر) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے موافق ہی فیصلہ کروں گا، سو بکری اور خادم تمھیں واپس مل جائیں گے، (اور) تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے اسے شہر بدر کیا جائے گا، انیس! ❹ تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اعتراف کرلے تو اسے رجم کردو''، چنانچہ انیس اس کے گھر گئے، اس نے اقبال جرم کرلیا، لہٰذا انہوں نے اسے رجم کردیا۔ ❺

۱۴۳۳/م ا۔ اس سند سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے، اسی جیسی اسی معنی کی حدیث نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے۔

۱۴۳۳/م ۲۔ اس سند سے بھی مالک کی سابقہ حدیث جیسی اسی معنی کی حدیث روایت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابو ہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسی طرح مالک بن انس، معمر اور کئی لوگوں نے بطریق: "الزهري، عن عبيد الله بن عتبة، عن أبي هريرة و زيد بن خالد، عن النبي ﷺ" روایت کی ہے۔ (۳) کچھ اور لوگوں نے بھی اسی سند سے ❻ نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، اس میں ہے کہ ''جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر چوتھی مرتبہ زنا کرے تو اسے بیچ دو، خواہ قیمت میں گندھے ہوئے بالوں کی رسی ہی کیوں نہ ملے''۔ (۴) اور سفیان بن عیینہ زہری سے، زہری عبیداللہ سے، عبیداللہ ابو ہریرہ، زید بن خالد اور شبل سے روایت کرتے ہیں، ان لوگوں نے کہا: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ (۵) ابن عیینہ نے اسی طرح دونوں حدیثوں کو ابو ہریرہ، زید بن خالد اور شبل سے روایت کیا ہے، ابن عیینہ کی حدیث میں سفیان بن عیینہ سے وہم ہوا ہے، انھوں نے ایک حدیث کو دوسری حدیث کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے، صحیح وہ حدیث ہے جسے محمد بن ولید زبیدی، یونس بن عبید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے، زہری نے عبیداللہ سے، عبیداللہ نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے اور ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ''۔ (۶) اور زہری نے عبیداللہ سے، عبیداللہ نے شبل بن خالد سے، شبل نے عبداللہ بن مالک اوسی سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا: ''جب لونڈی زنا کرے''۔ (۷) اہلِ حدیث کے نزدیک (شبل کی روایت بواسطہ عبداللہ بن مالک) یہی صحیح ہے، کیونکہ شبل بن خالد نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں پایا ہے، بلکہ شبل،

عبداللہ بن مالک اوسی سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، یہی صحیح ہے اور ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے، کیونکہ انھوں نے اپنی روایت میں "شبل بن حامد" کہا ہے، یہ غلط ہے، صحیح "شبل بن خالد" ہے اور انھیں "شبل بن خلید" بھی کہا جاتا ہے۔ (۸) اس باب میں ابوبکرہ، عبادہ بن صامت، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، جابر بن سمرہ، ہزال، بریدہ، سلمہ بن محبق، ابوبرزہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... اس لڑکے کا کام صرف اپنے مالک کے کاموں اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہی نہیں تھا، بلکہ وہ مالک کی اجازت سے اس کی بیوی کے کاموں میں بھی معاون تھا، چنانچہ اس کے ساتھ جو یہ حادثہ پیش آیا اس کا سبب یہی تھا۔ اس لیے تنہائی میں عورت کے پاس غیر محرم مرد کا دخول منع ہے۔

فائدہ ❷:...... کیوں کہ یہ غیر شادی شدہ ہے۔

فائدہ ❸:...... کیوں کہ یہ شادی شدہ ہے۔

فائدہ ❹:...... یہ انیس بن ضحاک اسلمی ہیں۔

فائدہ ❺:...... عورت چونکہ شادی شدہ تھی اس لیے اسے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا اور لڑکا شادی شدہ نہیں تھا اس لیے اس کے لیے ایک سال کی جلاوطنی اور سو کوڑوں کی سزا متعین کی گئی۔

فائدہ ❻:...... یعنی شبل کا ذکر کیے بغیر ابوہریرہ اور زید بن خالد کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

1434۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلاً، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ الرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَنَفْيُ سَنَةٍ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَغَيْرُهُمْ، قَالُوا: الثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ، وَإِلَى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَغَيْرُهُمَا: الثَّيِّبُ إِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُ هٰذَا فِي غَيْرِ حَدِيثٍ فِي قِصَّةِ مَاعِزٍ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ أَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَأْمُرْ أَنْ يُجْلَدَ قَبْلَ أَنْ يُرْجَمَ. وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ.

تخريج: م/الحدود ٣ (١٦٩٠)، د/الحدود ٢٣ (٤٤١٥)، ق/الحدود ٧ (٢٥٥٠)، (تحفة الأشراف: ٥٠٨٣)، وحم (٣/٤٧٥)، د/الحدود ١٩ (٢٣٧٢) (صحيح)

۱۴۳۴۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(دین خاص طور پر زنا کے احکام) مجھ سے سیکھ

لو، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ❶ راہ نکال دی ہے: شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ ملوث ہوتو سو کوڑوں اور رجم کی سزا ہے اور کنوارا کنواری کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوتو سو کوڑوں اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) نبی اکرم ﷺ کے بعض اہلِ علم صحابہ کا اسی پر عمل ہے، ان میں علی بن ابی طالب، ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود وغیرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں: شادی شدہ زانی کو کوڑے لگائے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا، بعض اہلِ علم کا یہی مسلک ہے، اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ (۳) جب کہ صحابہ میں سے بعض اہلِ علم جن میں ابوبکر اور عمر وغیرہ رضی اللہ عنہما شامل ہیں، کہتے ہیں: شادی شدہ زنا کار پر صرف رجم واجب ہے، اسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے اور نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح دوسری حدیث میں ماعز وغیرہ کے قصے کے سلسلے میں آئی ہے کہ آپ نے صرف رجم کا حکم دیا، رجم سے پہلے کوڑے لگانے کا حکم نہیں دیا، بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی اور احمد کا یہی قول ہے۔ ❷

فائدہ ❶: ......جنہیں زنا کے جرم میں گھروں میں قید رکھنے کا حکم دیا گیا تھا اور اللہ کے حکم کا انتظار کرنے کے لیے کہا گیا تھا، اللہ نے ایسے لوگوں کے لیے راہ نکال دی ہے، اس سے اشارہ اس آیت کی طرف ہے ﴿وَاللاَّتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُواْ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُواْ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً﴾ (النساء: ۱۵) (یعنی تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو، اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو، یہاں تک کی موت ان کی عمریں پوری کر دے، یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی اور راستہ نکالے)، یہ ابتدائے اسلام میں بدکار عورتوں کی وہ عارضی سزا ہے جب زنا کی سزا متعین نہیں ہوئی تھی۔

فائدہ ❷: ...... جمہور علما اور ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے کہ کوڑے کی سزا اور رجم دونوں اکٹھا نہیں ہو سکتے، کیونکہ قتل کے ساتھ اگر کئی حدود ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو صرف قتل کافی ہوگا اور باقی حدود ساقط ہو جائیں گی۔ (واللہ اعلم)

9۔ بَابُ تَرَبُّصِ الرَّجْمِ بِالْحُبْلَى حَتَّى تَضَعَ

۹۔ باب: بچہ جننے کے بعد حاملہ کو رجم کرنے کا بیان

1435۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ بِالزِّنَا فَقَالَتْ: إِنِّي حُبْلَى، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا، فَأَخْبِرْنِي))، فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا، فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَجَمْتَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا، فَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا

لِلّٰهِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: م/الحدود ٥ (١٦٩٦)، د/الحدود ٢٥ (٤٤٤٠)، ن/الجنائز ٦٤ (١٩٥٩)، ق/الحدود ٩ (٢٥٥٥)، (تحفة الأشراف : ١٠٨٨١)، وحم (٤٢٠/٤، ٤٣٥، ٤٣٧، ٤٤٠)، د/الحدود ١٨ (٢٣٧١) (صحيح)

۱۴۳۵۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس زنا کا اقرار کیا اور عرض کی: میں حاملہ ہوں، نبی اکرم ﷺ نے اس کے ولی کو طلب کیا اور فرمایا: ''اس کے ساتھ حسن سلوک کرو اور جب بچہ جنے تو مجھے خبر کرو، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ نے حکم دیا، چنانچہ اس کے کپڑے باندھ دیے گئے [1] پھر آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کی صلاۃِ جنازہ پڑھی تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا ہے، پھر اس کی صلاۃ پڑھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر یہ مدینے کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو سب کو شامل ہو جائے گی، [1] عمر! اس سے اچھی کوئی چیز تمھاری نظر میں ہے کہ اس نے اللہ کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ 1 :......معلوم ہوا کہ عورتوں پر حد جاری کرتے وقت ان کے جسم کی ستر پوشی کا خیال رکھنا چاہیے۔

فائدہ 2 :......مسلمانوں کے دیگر اموات کی طرح جس پر حد جاری ہو اس پر بھی صلاۃِ جنازہ پڑھی جائے گی، کیونکہ حد کا نفاذ صاحبِ حد کے لیے باعثِ کفارہ ہے، اس پر جملہ مسلمانوں کا اتفاق ہے، یہی وجہ ہے کہ مذکورہ حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس تائبہ کے توبہ کی کیا اہمیت ہے اسے واضح کیا۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۰۔ باب: اہلِ کتاب کو رجم کرنے کا بیان

1436۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الجنائز ٦٠ (١٣٢٩)، والمناقب ٢٦ (٣٦٣٥)، والحدود ٢٤ (٦٨١٩)، م/الحدود ٦ (١٦٩٩)، د/الحدود٢٦ (٤٤٤٦)، ق/الحدود ١٠ (٢٥٥٦)، (تحفة الأشراف : ٨٣٢٤)، وط/الحدود ١ (١)، د/الحدود ١٥ (٢٣٤٨) (صحيح)

۱۴۳۶۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو رجم کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) حدیث میں ایک قصہ کا بھی ذکر ہے۔ [1]

فائدہ ❶ : امام ترمذی نے جس قصے کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے: یہود نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک ایسے مرد اور عورت کو لائے جن سے زنا کا صدور ہوا تھا، اللہ کے رسول نے ان لوگوں سے پوچھا: اس کے متعلق توراۃ میں کیا حکم ہے؟ کیونکہ ہمارے یہاں اس کی سزا رجم ہے، ان لوگوں نے کہا: کوڑے کی سزا ہے، یا چہرے پر کالا پوت کر عوام میں رسوا کیا جاتا ہے، عبداللہ بن سلام نے کہا: تم کذب بیانی سے کام لے رہے ہو، اس میں بھی رجم کا حکم ہے، چنانچہ توراۃ طلب کی گئی، اسے پڑھا جانے لگا تو پڑھنے والے نے آیتِ رجم کو چھپا کر اس سے ماقبل اور بعد کی آیات پڑھیں، پھر عبداللہ بن سلام کے کہنے پر اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم موجود تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں رجم کا حکم دیا۔

1437۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْبَرَاءِ، وَجَابِرٍ، وَابْنِ أَبِي أَوْفَى، وَعَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: إِذَا اخْتَصَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ حَكَمُوا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ يُقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزِّنَا، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ.

تخريج: ق/الحدود ١٠ (٢٥٥٧)، (تحفة الأشراف: ٢١٧٥) (صحيح)

(سند میں "شریک القاضی" حافظے کے کمزور ہیں، لیکن پچھلی حدیث سے تقویت پا کر یہ حدیث بھی صحیح لغیرہ ہے)

۱۴۳۷۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو رجم کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر، براء، جابر، ابن ابی اوفی، عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، وہ کہتے ہیں: جب اہلِ کتاب آپس میں جھگڑیں اور مسلم حکمرانوں کے پاس اپنا مقدمہ پیش کریں تو ان پر لازم ہے کہ وہ کتاب وسنت اور مسلمانوں کے احکام کے مطابق فیصلہ کریں، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ (۴) بعض لوگ کہتے ہیں: اہلِ کتاب پر زنا کی حد نہ قائم کی جائے، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ❶

فائدہ ❶ : ...... کیوں کہ یہ قول اس باب کی احادیث کے مطابق ہے۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

۱۱۔ باب: (زانی کو) شہر بدر کرنے کا بیان

1438۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ وَغَرَّبَ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ، وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. قَالَ: أَبُوعِيسَى

حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ، رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ، فَرَفَعُوهُ. وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ، وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ)، (تحفة الأشراف: ٧٩٢٤) (صحيح)

1438/ م حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ.

وَهٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا.

وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ، وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ النَّفْيُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ، وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۴۳۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کو) کوڑے لگائے اور شہر بدر کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے لگائے اور شہر بدر کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے لگائے اور شہر بدر کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ (۲) اسے کئی لوگوں نے عبداللہ بن ادریس سے روایت کیا ہے اور ان لوگوں نے اسے مرفوع کیا ہے، (جب کہ) بعض لوگوں نے اس حدیث کو بطریق: "عبد اللہ بن ادریس، عن عبید اللہ بن عبد اللہ العمري، عن نافع، عن ابن عمر" (موقوفاً) روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (غیر شادی شدہ زانی کو) کوڑے لگائے اور شہر بدر کیا، عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے لگائے اور شہر بدر کیا۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ، زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۱۴۳۸/م ہم سے اسے ابوسعید اشج نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا، نیز اسی طرح یہ حدیث عبداللہ بن ادریس کے علاوہ کئی ایک نے عبیداللہ بن عمر سے روایت کی ہے، اسی طرح اسے محمد بن اسحاق نے نافع سے، نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے (موقوفاً) روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے لگائے اور شہر بدر کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے لگائے اور شہر بدر کیا، لیکن اس میں ان لوگوں نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے۔ (۱) حالانکہ رسول اللہ ﷺ سے مروی شہر بدر کرنے کی روایت صحیح ہے۔ (۲) اسے ابوہریرہ، زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہ رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ (۳) نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے بعض اہل علم کا

عمل اسی پر ہے، ان لوگوں میں ابوبکر، عمر، علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ عنہم شامل ہیں، اسی طرح یہ حدیث کئی تابعین فقہا سے مروی ہے، سفیان ثوری مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لأَهْلِهَا

۱۲۔ باب: حدود کا نفاذ سزا یافتہ کے گناہوں کا کفارہ ہے

1439۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ: ((تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَتُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا وَلاَ تَزْنُوا))، قَرَأَ عَلَيْهِمْ الآيَةَ، ((فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، و قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَمْ أَسْمَعْ فِي هٰذَا الْبَابِ أَنَّ الْحُدُودَ تَكُونُ كَفَّارَةً لأَهْلِهَا شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأُحِبُّ لِمَنْ أَصَابَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَى نَفْسِهِ وَيَتُوبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ، وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَنَّهُمَا أَمَرَا رَجُلاً أَنْ يَسْتُرَ عَلَى نَفْسِهِ.

تخريج: خ/الإيمان ١١ (١٨)، ومناقب الأنصار ٤٣ (٣٨٩٢)، وتفسير الممتحنة ٣ (٤٨٩٤)، والحدود ٨ (٦٧٨٤)، و١٤ (٦٨٠١)، والديات ٢ (٦٨٧٣)، والأحكام ٤٩ (٧٢١٣)، والتوحيد ٣١ (٧٤٦٨)، م/الحدود ١٠ (١٧٠٩)، ن/البيعة ٩ (٤١٦٦)، و١٧ (٤١٨٣)، و٣٨ (٤٢١٥)، والايمان ١٤ (٥٠٠٥)، (تحفة الأشراف: ٥٠٩٤)، وحم (٥/٣١٤، ٣٢١، ٣٣٣) (صحيح)

۱۴۳۹۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک مجلس میں موجود تھے، آپ نے فرمایا: ''ہم سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے اور زنا نہ کرو گے، پھر آپ نے ان کے سامنے آیت پڑھی [1] فرمایا: جو اس اقرار کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا پھر اس پر حد قائم ہوگئی تو یہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گا [2] جس نے کوئی گناہ کیا اور اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو وہ اللہ کے اختیار میں ہے، چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے بخش دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عبادہ بن صامت کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) امام شافعی کہتے ہیں: میں نے اس باب میں اس حدیث سے اچھی کوئی چیز نہیں سنی کہ حدود اصحاب حدود کے لیے کفارہ ہیں۔ (۳) شافعی کہتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ

جب کوئی گناہ کرے اور اللہ اس پر پردہ ڈال دے تو وہ خود اپنے اوپر پردہ ڈال لے اور اپنے اس گناہ کی ایسی توبہ کرے کہ اسے اور اس کے رب کے سوا کسی کو اس کا علم نہ ہو۔ (۴) ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ اپنے اوپر پردہ ڈال لے۔ (۵) اس باب میں علی، جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... یہ آیت کس سورت کی تھی؟ اس سلسلے میں بصراحت کسی صحابی سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے، کیونکہ شرک باللہ، چوری اور زنا نہ کرنے کی صورت میں پورا پورا اجر ملنے کا ذکر قرآن کریم کی متعدد سورتوں میں ہے اور یہ کہنا کہ فلاں سورت کی فلاں آیت ہی مقصود ہے تو اس کے ثبوت کے لیے کسی صحابی سے اس کی تصریح ضروری ہے۔ اکثر علما نے اس آیت سے مراد سورت ممتحنہ کی آیت رقم ۱۲ مراد لیا ہے، جو یہ ہے ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ إلى آخره.

فائدہ ❷: ...... اس حدیث میں جو یہ عموم پایا جا رہا ہے کہ جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو پھر اس پر حد قائم ہو تو یہ حد اس کے لیے کفارہ ہے تو یہ عموم آیت کریمہ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾ (النساء: ١١٦) سے خاص ہے، لہٰذا ارتداد کی بنا پر اگر کسی کا قتل ہوا تو یہ قتل اس کے لیے باعث کفارہ نہیں ہوگا۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ

۱۳۔ باب: لونڈیوں پر حد جاری کرنے کا بیان

1440۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللهِ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَالِكٍ الأَوْسِيِّ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلَى مَمْلُوكِهِ دُونَ السُّلْطَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ. قَالَ بَعْضُهُمْ: يُرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهِ، وَالْقَوْلُ الأَوَّلُ أَصَحُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف: ١٢٤٩٧) (صحيح)

۱۴۴۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اللہ کی کتاب کے (حکم کے) مطابق تین بار اسے کوڑے لگاؤ ❶ اگر وہ پھر بھی (یعنی چوتھی بار) زنا کرے تو اسے فروخت کردو، چاہے قیمت میں بال کی رسی ہی ملے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ان سے یہ حدیث کئی سندوں سے آئی ہے۔ (۳) اس باب میں علی، ابوہریرہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے اور شبل سے بواسطہ عبداللہ

بن مالک اوسی بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) صحابہ میں سے بعض اہلِ علم اور کچھ دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ سلطان (حاکم) کے بجائے آدمی اپنے مملوک (غلام) پر خود حد نافذ کرے، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ (۵) بعض لوگ کہتے ہیں: سلطان (حاکم) کے پاس مقدمہ پیش کیا جائے گا، کوئی آدمی بذات خود حد نافذ نہیں کرے گا، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ❷

فائدہ ❶:......یعنی زنا کی حرکت اس سے اگر تین بار سرزد ہوئی ہے تو ہر مرتبہ اسے کوڑے کی سزا ملے گی اور چوتھی مرتبہ اسے شہر بدر کر دیا جائے گا۔

فائدہ ❷:...... کیوں کہ باب کی حدیث کا مفہوم یہی ہے، مالک کے پاس اپنی لونڈی یا غلام کی بدکاری سے متعلق اگر معتبر شہادت موجود ہو تو مالک بذاتِ خود حد قائم کر سکتا ہے۔

1441ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى أَرِقَّائِكُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَأَتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا، أَوْ قَالَ تَمُوتَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((أَحْسَنْتَ.)) قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ، قَدْ سَمِعَ مِنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَرَأَى حُسَيْنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

تخريج: م/الحدود ۷ (۱۷۰۵)، (تحفة الأشراف: ۱۰۱۷۰) (صحيح)

۱۴۴۱۔ ابو عبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے خطبے کے دوران کہا: لوگو! اپنے غلاموں اور لونڈیوں پر حد قائم کرو، جس کی شادی ہوئی ہو اس پر بھی اور جس کی شادی نہ ہوئی ہو اس پر بھی، رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا، چنانچہ آپ نے مجھے کوڑے لگانے کا حکم دیا، میں اس کے پاس آیا تو (دیکھا) اس کو کچھ ہی دن پہلے نفاس کا خون آیا تھا ❶ لہٰذا مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو کہیں میں اسے قتل نہ کر بیٹھوں، یا انھوں نے کہا: کہیں وہ مر نہ جائے ❷ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ سے اسے بیان کیا، تو آپ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:......یعنی کچھ ہی دن قبل اس سے ولادت ہوئی تھی۔

فائدہ ❷:...... یہ شک راوی کی طرف سے ہے۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّكْرَانِ

۱۴۔ باب: شرابی کی حد کا بیان

1442۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ ، قَالَ مِسْعَرٌ: أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ . قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ ، وَأَبُوالصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ: بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو ، وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ .

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف : ٣٩٧٥) (ضعيف الإسناد)

(سند میں زید العمی سخت ضعیف راوی ہے، لیکن دیگر احادیثِ صحیحہ سے شرابی کو جوتے سے مارنا ثابت ہے)

۱۴۴۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد قائم کرتے ہوئے چالیس جوتیوں کی سزا دی، مسعر راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے شراب کی حد میں (آپ نے چالیس جوتیوں کی سزا دی)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں علی، عبدالرحمٰن بن ازہر، ابوہریرہ، سائب، ابن عباس اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1443۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَال: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ ، فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الأَرْبَعِينَ ، وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: كَأَخَفِّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ . قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ حَدَّ السَّكْرَانِ ثَمَانُونَ .

تخريج: خ/الحدود ٢ (٦٧٧١)، (بدون قصة الاستشارة)، م/الحدود ٨ (١٧٠٦) د/الحدود ٣٦ (٤٤٧٩)، ق/الحدود ١٦ (٢٥٧٠)، (تحفة الأشراف : ١٢٥٤)، وحم (٣/١١٥، ١٨٠، ٢٤٧، ٢٧٢ـــ ٢٧٣)، د/الحدود ٩ (٢٣٥٧) (صحيح)

۱۴۴۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ نے اسے کھجور کی دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب مارا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی (اپنے دورِ خلافت میں) ایسا ہی کیا، پھر جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے اس سلسلے میں لوگوں سے مشورہ کیا، چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: حدوں میں سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہیں، چنانچہ عمر نے اسی کا حکم دیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) صحابہ میں سے اہلِ علم اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ شرابی کی حد اسی کوڑے ہیں۔ [1]

فائدہ ❶ :......اس سلسلے میں صحیح قول یہ ہے کہ شرابی کی حد چالیس کوڑے ہیں، البتہ امام اس سے زائد اسی کوڑے تک کی سزا دے سکتا ہے، لیکن اس کا انحصار حسب ضرورت امام کے اپنے اجتہاد پر ہے۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ وَمَنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ

۱۵۔ باب: شرابی کو کوڑے لگانے اور چوتھی بار شراب پینے پر اسے قتل کر دینے کا بیان

1444ـ حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالشَّرِيدِ، وَشُرَحْبِيلَ بْنِ أَوْسٍ، وَجَرِيرٍ، وَأَبِي الرَّمَدِ الْبَلَوِيِّ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِي أَوَّلِ الأَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ، هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ))، قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ، وَكَذٰلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا، قَالَ: فَرُفِعَ الْقَتْلُ وَكَانَتْ رُخْصَةً، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لاَ نَعْلَمُ بَيْنَهُمُ اخْتِلاَفًا فِي ذٰلِكَ فِي الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ، وَمِمَّا يُقَوِّي هٰذَا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ قَالَ: ((لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ)).

تخريج: د/الحدود ٣٧ (٤٤٨٢)، ق/الحدود ١٧ (٢٥٧٣)، (تحفة الأشراف: ١١٤١٢)، و حم (٤/٩٧) (صحيح)

۱۴۴۴۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شراب پیے اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر چوتھی بار پیے تو اسے قتل کر دو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اسی طرح ثوری نے بطریق: ''عاصم، عن أبي صالح، عن معاوية، عن النبي ﷺ'' روایت کیا ہے اور ابن جریج اور معمر نے بطریق: ''سهيل بن أبي صالح، عن أبيه أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' روایت کیا ہے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے

ہوئے سنا ہے کہ ابوصالح کی حدیث جو بواسطہ معاویہ نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلے میں آئی ہے، یہ ابوصالح کی اس حدیث سے جو بواسطہ ابوہریرہ نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے زیادہ صحیح ہے۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ، شرید، شرحبیل بن اوس، جریر، ابورمد بلوی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا [1] پھر اس کے بعد منسوخ ہوگیا، اسی طرح محمد بن اسحاق نے ''محمد بن المنکدر، عن جابر کے طریق سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جوشراب پیے اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر چوتھی بار پیے تو اسے قتل کردو''، پھراس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک ایسا آدمی لایا گیا جس نے چوتھی بار شراب پی تھی، تو آپ نے اسے کوڑے لگائے اور قتل نہیں کیا، اسی طرح زہری نے قبیصہ بن ذویب سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۵) چنانچہ قتل کا حکم منسوخ ہوگیا، پہلے اس کی رخصت تھی، عام اہلِ علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، میرے علم میں اس مسئلے میں ان کے درمیان نہ پہلے اختلاف تھا نہ اب اختلاف ہے اور اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو نبی اکرم ﷺ سے بے شمار سندوں سے آئی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جومسلمان شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون تین میں سے کسی ایک چیز کی بنا پر ہی حلال ہوسکتا ہے: ناحق کسی کا قاتل ہو، شادی شدہ زانی ہو، یا اپنا دین (اسلام) چھوڑنے والا (مرتد) ہو۔''

فائدہ [1] :......یعنی شرابی کے قتل کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا، چنانچہ قتل سے متعلق روایت بعض اہلِ ظاہر کو چھوڑ کر تمام اہلِ علم کے نزدیک منسوخ ہے۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ

۱۶۔ باب: کتنے مال کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟

1445۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَتْهُ عَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا، وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مَوْقُوفًا.

تخريج: خ/الحدود ١٣ (٦٧٨٩)، م/الحدود ١ (١٦٨٤)، د/الحدود ١١ (٤٣٨٣)، ن/قطع السارق ٩ (٤٩٢٢)، ق/الحدود ٢٢ (٢٥٨٥)، (تحفة الأشراف : ١٧٩٢٠)، وط/الحدود ٧ (٢٤)، وحم (٦/٣٦، ٨٠، ٨١، ١٠٤، ١٦٣، ٢٤٩، ٢٥٢)، د/الحدو ٤ (٢٣٤٦) (صحيح)

۱۴۴۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ چوتھائی دینار [1] اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث دوسری سندوں سے عمرہ کے واسطے سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً آئی ہے، جب کہ بعض لوگوں نے اسے عمرہ کے واسطے سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ :......موجودہ وزن کے اعتبار سے ایک دینار کا وزن تقریباً سوا چار گرام سونا ہے۔

1446ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَطَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلاثَةُ دَرَاهِمَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَيْمَنَ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ، وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ أَنَّهُمَا قَطَعَا فِي رُبُعِ دِينَارٍ، وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا قَالَا: تُقْطَعُ الْيَدُ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ رَأَوُا الْقَطْعَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: لَا قَطْعَ إِلَّا فِي دِينَارٍ أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَالْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا: لَا قَطْعَ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ، وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: لَاقَطْعَ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ .

تخريج: خ/الحدود ١٣ (٦٧٩٥)، م/الحدود ١ (١٦٨٦)، د/الحدود ١١ (٤٣٨٥)، ن/قطع السارق ٨ (٤٩١٢)، ق/الحدود ٢٢ (٢٥٨٤)، التحفة: ٨٢٧٨)، ط/الحدود ٧ (٢١)، وحم (٦/٢، ٥٤، ٦٤، ٨٠، ١٤٣)، د/الحدود ٤ (٢٣٤٧) (صحيح)

۱۴۴۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم ❶ تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں سعد، عبداللہ بن عمرو، ابن عباس، ابوہریرہ اور ایمن رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) صحابہ میں سے بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، انھوں نے پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ (۴) عثمان اور علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان لوگوں نے چوتھائی دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ (۵) ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ (٦) بعض فقہائے تابعین کا اسی پر عمل ہے، مالک بن انس، شافعی، احمد، اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے، یہ لوگ کہتے ہیں: چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ (۷) اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دینار یا دس درہم کی چوری پر ہی ہاتھ کاٹا جائے گا، لیکن یہ مرسل (یعنی منقطع) حدیث ہے اسے قاسم بن عبدالرحمٰن نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، حالانکہ قاسم نے ابن مسعود سے نہیں سنا ہے، بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، چنانچہ سفیان ثوری اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے، یہ لوگ کہتے ہیں: دس درہم سے کم کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ (۸) علی رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں کہ دس درہم سے کم کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، لیکن اس کی سند متصل نہیں ہے۔

فائدہ ❶: ......آج کے وزن کے اعتبار سے ایک درہم (چاندی) تقریباً تین گرام کے برابر ہے، معلوم ہوا کہ چوتھائی دینار (سونا)، یعنی تین درہم (چاندی) یا اس سے زیادہ کی مالیت کا سامان اگر کوئی چوری کرتا ہے تو اس کے بدلے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

17- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ

۱۷- باب: چور کا ہاتھ (کاٹنے کے بعد) گردن میں لٹکانے کا بیان

1447ــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ؟ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ هُوَ أَخُو عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ شَامِيٌّ.

تخريج: د/الحدود ۲۱ (۴۴۱۱)، ن/قطع السارق ۱۹ (۴۹۸۵)، ق/الحدود ۲۳ (۲۵۸۷)، (تحفة الأشراف: ۱۱۰۲۹)، وحم (۶/۱۹) (ضعيف)

(سند میں ''حجاج بن ارطاۃ'' ضعیف اور ''عبدالرحمٰن بن محیریز'' مجہول ہیں) دیکھیے: الارواء: ۲۴۳۲)

۱۴۴۷- عبدالرحمٰن بن محیریز کہتے ہیں کہ میں نے فضالہ بن عبید سے پوچھا: کیا چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کی گردن میں لٹکانا سنت ہے؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا، پھر آپ نے حکم دیا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف عمر بن علی مقدمی ہی کی روایت سے جانتے ہیں، انھوں نے اسے حجاج بن ارطاۃ سے روایت کیا ہے۔

18- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

۱۸- باب: خائن، اچکے اور لٹیرے (ڈاکو) کا بیان

1448ــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلاَ مُنْتَهِبٍ وَلاَ مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيٌّ أَخُو عَبْدِالْعَزِيزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ.

تخريج: د/الحدود ۱۳ (۴۳۹۱)، ن/قطع السارق ۱۴ (۴۹۷۴)، ق/الحدود ۲۶ (۲۵۹۱)، (تحفة

الأشراف: ٢٨٠٠)، وحم (٣/٣٨٠)، د/الحدود ٨ (٢٣٥٦) (صحيح)

۱۴۴۸۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے، ڈاکو اور اچکے کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) مغیرہ بن مسلم نے ابن جریج کی حدیث کی طرح اسے ابوزبیر سے، ابوزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اور جابر نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ (۳) اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

فائدہ ❶: ...... کسی محفوظ جگہ سے، جہاں مال اچھی طرح سے چھپا کر رکھا گیا، مال چُرانا سرقہ ہے اور خیانت، اچکنا اور ڈاکہ زنی یہ سب کے سب سرقہ کی تعریف سے خارج ہیں، لہٰذا ان کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ خائن اسے کہتے ہیں جو خفیہ طریقہ پر مال لیتا رہے اور مالک کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی کا اظہار کرے۔ حدیث میں مذکورہ جرائم پر حاکم جو مناسب سزا تجویز کرے گا وہ نافذ کی جائے گی۔

19۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

۱۹۔ باب: پھل اور کھجور کے گابھے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹے جانے کا بیان

1449۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَاقَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ)). قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَاالْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ.

تخريج: د/الحدود ١٢ (٤٣٨٨)، ن/قطع السارق ١٤ (٤٩٩٢)، ق/الحدود ٢٧ (٢٥٩٣)، (تحفة الأشراف: ٣٥٨٨)، وط/الحدود ١١ (٣٢)، وحم (٣/٤٦٣، ٤٦٤) و (٥/١٤٠، ١٤٢)، د/الحدود ٧ (٢٣٥٠) (صحيح)

۱۴۴۹۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''پھل اور کھجور کے گابھے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اسی طرح بعض اور لوگوں نے بھی لیث بن سعد کی روایت کی طرح بطریق: "يحيىٰ بن سعيد، عن محمد بن يحيىٰ بن حبان، عن عمه واسع بن حبان، عن رافع بن خديج، عن النبي ﷺ" روایت کی ہے۔ (۲) مالک بن انس اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو بطریق: "يحيىٰ بن سعيد، عن محمد بن يحيىٰ بن حبان، عن رافع بن خديج، عن النبي ﷺ" روایت کیا ہے، ان لوگوں نے اس حدیث کی سند میں واسع بن حبان کا ذکر نہیں کیا۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا تُقْطَعُ الأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

۲۰۔ باب: دورانِ جنگ چور کے ہاتھ نہ کاٹے جانے کا بیان

1450۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ)). قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رَوَى غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا، وَيُقَالُ بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ أَيْضًا، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الأَوْزَاعِيُّ لَا يَرَوْنَ أَنْ يُقَامَ الْحَدُّ فِي الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ إِلَى دَارِ الإِسْلَامِ أَقَامَ الْحَدَّ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ، كَذٰلِكَ قَالَ الأَوْزَاعِيُّ.

تخريج: د/الحدود ۱۸ (۴۴۰۸)، ن/قطع السارق ۱۷ (۴۹۸۲)، (تحفة الأشراف: ۲۰۱۵)، وحم (۴/۱۸۱) (صحیح) (متابعات کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے جس کا ذکر مؤلف نے کیا ہے، ورنہ اس کے راوی ''ابن لھیعہ'' ضعیف ہیں)

۱۴۵۰۔ بُسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ''جنگ کے دوران (چوری کرنے والے کا) ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ابن لہیعہ کے علاوہ کچھ دوسرے لوگوں نے بھی اسی سند سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، انھیں میں اوزاعی بھی ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں: دشمن کی موجودگی میں جہاد کے دوران (چوری کرنے پر) حد قائم نہیں کی جائے گی، کیونکہ جس پر حد قائم کی جائے گی اندیشہ ہے کہ وہ دشمن سے مل جائے، البتہ امام جب دارالحرب سے نکل کر دارالاسلام واپس آ جائے تو چوری کرنے والے پر حد قائم کرے۔

فائدہ [1]:...... مسند احمد میں عبادہ بن صامت کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''أقيموا الحدود في الحضر والسفر'' حضر اور سفر دونوں میں حدود قائم کرو، اس میں اور بسر بن ارطاۃ کی حدیث میں تعارض ہے، علامہ شوکانی کہتے ہیں: دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے، کیونکہ بسر بن ارطاۃ کی حدیث خاص ہے جب کہ عبادہ کی حدیث عام ہے، کیونکہ ہر مسافر مجاہد نہیں ہوتا، البتہ ہر مجاہد مسافر ہوتا ہے، نیز بسر کی حدیث کا تعلق چوری کی حد سے ہے، جب کہ عبادہ کی حدیث کا تعلق عام حد سے ہے۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

۲۱۔ باب: بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کرنے والے کے حکم کا بیان

1451۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَيُّوبَ بْنِ مِسْكِينٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: رُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَقَالَ:

لأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: لَئِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ لأَجْلِدَنَّهُ مِائَةً ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ.

تخريج: د/الحدود ٢٨ (٤٤٥٨)، ن/النكاح ٧٠ (٣٣٦٢)، ق/الحدود (٢٥٥١)، (تحفة الأشراف: ١١٦١٣)، وحم (٢٧٢/٦، ٢٧٦، ٢٧٦، ٢٧٧)، د/الحدود ٢٠ (٢٣٧٤) (ضعيف)

(سند میں ''حبیب بن سالم'' میں بہت کلام ہے، نیز بقول خطابی ان کا سماع نعمان رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے)

۱۴۵۱۔ حبیب بن سالم کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک ایسے شخص کا مقدمہ پیش ہوا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کیا تھا، انھوں نے کہا: میں اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا: اگر اس کی بیوی نے اسے لونڈی کے ساتھ جماع کی اجازت دی ہے تو (بطورِ تأدیب) اسے سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس نے اجازت نہیں دی ہے تو (بطورِ حد) اسے رجم کروں گا۔

1452ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهُ. وَيُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ: كُتِبَ بِهِ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، وَأَبُو بِشْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا أَيْضًا ، إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ . قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ النُّعْمَانِ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَاالْحَدِيثَ ، إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ . قَالَ أَبُوعِيسَى: وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، فَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ: عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ ، و قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَلَكِنْ يُعَزَّرُ ، وَذَهَبَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِلَى مَا رَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: انظر ما قبله (ضعيف)

۱۴۵۲۔ اس سند سے بھی نعمان بن بشیر سے اسی جیسی حدیث آئی ہے۔

قتادہ کہتے ہیں کہ انھوں نے کہا: حبیب بن سالم کے پاس یہ مسئلہ لکھ کر بھیجا گیا۔ ❶

ابوبشر نے بھی یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی، انھوں نے اسے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) نعمان کی حدیث کی سند میں اضطراب ہے، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ قتادہ نے اس حدیث کو حبیب بن سالم سے نہیں سنا ہے، انھوں نے اسے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے۔ (۲) اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے۔ (۳) بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کرنے والے کے سلسلے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ سے مروی ہے جن میں علی اور ابن عمر بھی شامل ہیں کہ اس پر رجم واجب ہے، ابن مسعود کہتے ہیں: اس پر کوئی حد نہیں ہے، البتہ اس کی تأدیبی سزا ہوگی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا مسلک اس (حدیث)

کے مطابق ہے جو نبی اکرم ﷺ سے بواسطہ نعمان بن بشیر آئی ہے۔

فائدہ ❶ : ...... گویا قتادہ نے یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی ہے۔

22ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

۲۲۔ باب: زنا پر مجبور کی گئی عورت کے حکم کا بیان

1453ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتُكْرِهَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَدَرَأَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَاالْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا أَدْرَكَهُ، يُقَالُ إِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِأَشْهُرٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ.

تخريج: ق/الحدود ۳۰ (۲۵۹۸) (ضعیف) (نہ تو ''حجاج بن ارطاۃ'' نے ''عبدالجبار'' سے سنا ہے، نہ ہی ''عبدالجبار'' نے اپنے باپ سے سنا ہے، یعنی سند میں دو جگہ انقطاع ہے، لیکن یہ مسئلہ اگلی حدیث سے ثابت ہے)

۱۴۵۳۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حد سے بری کر دیا اور زانی پر حد جاری کی، راوی نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ آپ نے اسے کچھ مہر بھی دلایا ہو۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، اس کی اسناد متصل نہیں ہے۔ (۲) یہ حدیث دوسری سند سے بھی آئی ہے۔ (۳) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے ہوئے سنا: عبدالجبار بن وائل بن حجر کا سماع ان کے باپ سے ثابت نہیں ہے، انھوں نے اپنے والد کا زمانہ نہیں پایا ہے، کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے والد کی موت کے کچھ مہینے بعد پیدا ہوئے۔ (۳) صحابہ کرام میں سے بعض اہل علم اور کچھ دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ جس سے جبراً زنا کیا گیا ہو اس پر حد واجب نہیں ہے۔

فائدہ ❶ : ...... لیکن دوسری احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جماع کے بدلے اس عورت کو کچھ دلایا بھی ہے۔

1454ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ، فَانْطَلَقَ وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ

الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَأَتَوْهَا فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هٰذَا، فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا ((اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ))، وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلاً حَسَنًا، وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ((ارْجُمُوهُ))، وَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

تخريج: د/الحدود ۷ (۴۳۷۹)، (تحفة الأشراف: ۱۱۷۷)، وحم (۶/۳۹۹) (حسن)

(اس میں رجم کی بات صحیح نہیں ہے، راجح یہی ہے کہ رجم نہیں کیا گیا، دیکھئے: الصحیحة رقم ۹۰۰)

۱۴۵۴۔ وائل بن حجر کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت صلاۃ کے لیے نکلی، اسے ایک آدمی ملا، اس نے عورت کو ڈھانپ لیا اور اس سے اپنی حاجت پوری کی (یعنی اس سے زبردستی زنا کیا)، وہ عورت چیخنے لگی اور وہ چلا گیا، پھر اس کے پاس سے ایک (دوسرا) آدمی گزرا تو یہ عورت بولی: اس (دوسرے) آدمی نے میرے ساتھ ایسا ایسا (یعنی زنا) کیا ہے [1] اس کے پاس سے مہاجرین کی بھی ایک جماعت گزری تو یہ عورت بولی: اس آدمی نے میرے ساتھ ایسا ایسا (یعنی زنا) کیا ہے، (یہ سن کر) وہ لوگ گئے اور جا کر انھوں نے اس آدمی کو پکڑ لیا جس کے بارے میں اس عورت نے گمان کیا تھا کہ اسی نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے اور اسے اس عورت کے پاس لائے، وہ بولی: ہاں، وہ یہی ہے، پھر وہ لوگ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے، چنانچہ جب آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، تو اس عورت کے ساتھ زنا کرنے والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کے ساتھ زنا کرنے والا میں ہوں، پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا: ''تو جا اللہ نے تیری بخشش کر دی ہے'' [2] آپ نے اس آدمی کو (جو قصوروار نہیں تھا) اچھی بات کہی [3] جس آدمی نے زنا کیا تھا اس کے متعلق آپ نے فرمایا: ''اسے رجم کرو''، [4] آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اس (زانی) نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہلِ مدینہ اس طرح توبہ کر لیں تو ان سب کی توبہ قبول ہو جائے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (۲) علقمہ بن وائل بن حجر کا سماع ان کے والد سے ثابت ہے، یہ عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں اور عبدالجبار کا سماع ان کے والد سے ثابت نہیں۔

فائدہ [1]:...... حالانکہ زنا کرنے والا کوئی اور تھا، عورت نے غلطی سے اسے سمجھ لیا۔

فائدہ [2]:...... کیونکہ تجھ سے حد والا کام زبردستی کرایا گیا ہے۔

فائدہ [3]:...... یعنی اس کے لیے تسلی کے کلمات کہے، کیونکہ یہ بے قصور تھا۔

فائدہ [4]:...... چونکہ اس نے خود سے زنا کا اقرار کیا اور شادی شدہ تھا، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے۔

23۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

۲۳۔ باب: جانور سے وطی (جماع) کرنے والے کا بیان

1455۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ)). فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا، وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: د/الحدود ٢٩ (٣٠٦٢)، ق/الحدود ١٣ (٢٥٦٤)، (تحفة الأشراف: ٦١٧٦)، وحم (١/٢٦٩، ٣٠٠ (حسن صحيح)

1455/ م ــ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رُزَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ. وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الأَوَّلِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: تفرد به المؤلف و انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٦٤٥٤) (حسن)

۱۴۵۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو جانور کے ساتھ وطی (جماع) کرتے ہوئے پاؤ تو اسے قتل کردو اور (ساتھ میں) جانور کو بھی قتل کردو۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: جانور کو قتل کرنے کی کیا وجہ ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں کچھ نہیں سنا ہے، لیکن میرا خیال ہے کہ جس جانور کے ساتھ یہ برا فعل کیا گیا ہو، اس کا گوشت کھانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو رسول اللہ ﷺ نے ناپسند سمجھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عمرو بن ابی عمرو کی حدیث کو جسے وہ بطریق: ''عكرمة، عن ابن عباس، عن النبي ﷺ'' روایت کرتے ہیں۔ ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور سفیان ثوری نے بطریق: ''عاصم، عن رزين، عن ابن عباس (موقوفاً عليه)'' روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: جانور سے وطی (جماع) کرنے والے پر کوئی حد نہیں ہے۔

۱۴۵۵/م ہم سے اس حدیث کو محمد بن بشار نے بسند عبدالرحمٰن بن مہدی عن سفیان ثوری بیان کیا اور یہ [1] پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ (۲) اہل علم کا اسی پر عمل ہے، [2] احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ [1]: ...... یعنی عاصم کی روایت جو ابن عباس سے موقوف ہے یہ زیادہ صحیح ہے عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے

جو اس سے پہلے مذکور ہوئی ہے۔

فائدہ ❷:......یعنی ان کا عمل عاصم کی موقوف روایت پر ہے کہ جانور سے وطی کرنے والے پر کوئی حد نہیں ہے۔

24۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ

۲۴۔ باب: اغلام باز کی سزا کا بیان

1456۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَإِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هٰذَاالْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو فَقَالَ: مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَتْلَ، وَذَكَرَ فِيهِ: مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ)). قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ، وَلَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ، فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ، وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ، مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا: حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: د/الحدود ۲۹ (٤٤٦٢)، ق/الحدود ۱۳ (۲۵٦۱) (تحفة الأشراف: ٦١٧٦)، وحم (۱/۲٦۹، ۳۰۰) (صحيح)

۱۴۵٦۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ جسے قومِ لوط کا عمل (اغلام بازی) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول (بدفعلی کرنے اور کرانے والے) دونوں کو قتل کر دو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی سند سے جانی جاتی ہے، محمد بن اسحاق نے بھی اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا ہے، (لیکن اس میں ہے) آپ نے فرمایا: ''قوم لوط کا عمل (اغلام بازی) کرنے والا ملعون ہے''، راوی نے اس حدیث میں قتل کا ذکر نہیں کیا، البتہ اس میں یہ بیان ہے کہ جانور سے وطی (جماع) کرنے والا ملعون ہے'' اور یہ حدیث بطریق: ''عاصم بن عمرو، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' روایت کی گئی ہے، (اس میں ہے کہ)

آپ نے فرمایا: ''فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو''۔ (۲) اس حدیث کی سند میں کلام ہے، ہم نہیں جانتے کہ اسے سہیل بن ابی صالح سے عاصم بن عمر العمری کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہے اور عاصم بن عمر کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے حفظ کے تعلق سے حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں۔ (۳) اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) اغلام بازی (بدفعلی) کرنے والے کی حد کے سلسلے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں: بدفعلی کرنے والا شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اس کی سزا رجم ہے، مالک شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ (۵) فقہائے تابعین میں سے بعض اہلِ علم نے جن میں حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطا بن ابی رباح وغیرہ شامل ہیں کہتے ہیں: بدفعلی کرنے والے کی سزا زانی کی سزا کی طرح ہے، ثوری اور اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے۔

فائدہ ❶ :......اس میں کوئی شک نہیں کہ اغلام بازی امورِ معصیت کے کاموں میں سے ہلاکت خیزی کے اعتبار سے سب سے خطرناک کام ہے اور فساد و بگاڑ کے اعتبار سے کفر کے بعد اسی کا درجہ ہے، اس کی تباہ کاری بسا اوقات قتل کی تباہ کاریوں سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے۔ قومِ لوط سے پہلے عالمی پیمانہ پر کوئی دوسری قوم اس فحش عمل میں ملوث نہیں پائی گئی تھی، یہی وجہ ہے کہ یہ قوم مختلف قسم کے عذاب سے دوچار ہوئی، چنانچہ یہ اپنی رہائش گاہوں کے ساتھ پلٹ دی گئی اور زمین میں دھنسنے کے ساتھ آسمان سے نازل ہونے والے پتھروں کا شکار ہوئی، اسی لیے جمہور علما کا کہنا ہے کہ اس کی سزا زنا کی سزا سے کہیں سخت ہے۔

1457۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ.

تخريج: ق/الحدود ١٢ (٢٥٦٣)، (تحفة الأشراف: ٢٣٦٧) (حسن)

۱۴۵۷۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ قومِ لوط کا عمل (اغلام بازی) ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اور ہم اسے صرف اسی سند (عن عبد الله بن محمد بن عقيل بن أبو طالب عن جابر) سے ہی جانتے ہیں۔

25۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

۲۵۔ باب: مرتد (اسلام سے پھر جانے والے) کی سزا کا بیان

1458۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْكُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ

لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ))، وَلَمْ أَكُنْ لأُحَرِّقَهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ))، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُرْتَدِّ، وَاخْتَلَفُوا فِي الْمَرْأَةِ إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الأَوْزَاعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ: تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

تخريج: خ/الجهاد ١٤٩ (٣٠١٧)، والمرتدين ٢ (٦٩٢٢)، د/الحدود ١ (٤٣٥١)، ن/المحاربة ١٤ (٤٠٦٥)، ق/الحدود ٢ (٢٥٣٥) (تحفة الأشراف: ٥٩٨٧)، وحم (١/٢٨٢، ٢٨٣، ٣٢٣) (صحيح)

۱۴۵۸۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسے لوگوں کو زندہ جلا دیا جو اسلام سے مرتد ہو گئے تھے، جب ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات معلوم ہوئی ❶ تو انھوں نے کہا: اگر (علی کی جگہ) میں ہوتا تو انھیں قتل کرتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جو اپنے دین (اسلام) کو بدل ڈالے اسے قتل کرو'' اور میں انھیں جلاتا نھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ کے عذابِ خاص جیسا تم لوگ عذاب نہ دو''، پھر اس بات کی خبر علی رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انھوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سچ کہا۔ ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ (۲) مرتد کے سلسلے میں اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ (۳) جب عورت اسلام سے مرتد ہو جائے تو اس کے بارے میں علما کا اختلاف ہے، اہلِ علم کی ایک جماعت کہتی ہے: اسے قتل کیا جائے گا، اوزاعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ (۴) اور اہلِ علم کی دوسری جماعت کہتی ہے: اسے قتل نہیں بلکہ قید کیا جائے گا، سفیان ثوری اور ان کے علاوہ بعض اہلِ کوفہ کا یہی قول ہے۔

فائدہ ❶:...... عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے اس وقت بصرہ کے گورنر تھے۔

فائدہ ❷:...... جو شخص اسلام میں داخل ہو گیا اور اسے اچھی طرح پہچاننے کے بعد پھر اس سے مرتد ہو گیا تو اس کا کفر اسلام نہ لانے والے کافر سے بڑھ کر ہے، اس لیے ایسے شخص کی سزا قتل ہے اور یہ سزا حدیثِ رسول ((من بدّل دينه فاقتلوه)) کے مطابق سب کے لیے عام ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ (واللہ اعلم)

26- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

۲۶۔ باب: مسلمان کے خلاف ہتھیار اٹھانے والے کا بیان

1459- حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ وَأَبُوالسَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: خ/الفتن ۷ (۷۰۷۱)، م/الإیمان ۴۲ (۱۰۰)، ق/الحدود ۱۹ (۲۵۷۷)، (تحفة الأشراف: ۹۰۴۲) (صحیح)

۱۴۵۹۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' ❶ اس باب میں ابن عمر، ابن زبیر، ابوہریرہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔
امام ترمذی کہتے ہیں: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... مسلمانوں کے خلاف ناحق ہتھیار اٹھانے والا اگر اسے حلال سمجھ کر ان سے صف آرا ہے تو اس کے کافر ہونے میں کسی کو شبہ نہیں اور اگر اس کا یہ عمل کسی دنیاوی طمع وحرص کی بنا پر ہے تو اس کا شمار باغیوں میں سے ہوگا اور اس سے قتال جائز ہوگا۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ

۲۷۔ باب: جادوگر کی سزا کا بیان

1460ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ وَكِيعٌ: هُوَ ثِقَةٌ، وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ أَيْضًا، وَالصَّحِيحُ عَنْ جُنْدَبٍ مَوْقُوفٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، و قَالَ الشَّافِعِيُّ: إِنَّمَا يُقْتَلُ السَّاحِرُ إِذَا كَانَ يَعْمَلُ فِي سِحْرِهِ مَا يَبْلُغُ بِهِ الْكُفْرَ، فَإِذَا عَمِلَ عَمَلاً دُونَ الْكُفْرِ فَلَمْ نَرَ عَلَيْهِ قَتْلاً.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۳۲۶۹) (ضعیف)
(سند میں ''اسماعیل بن مسلم'' ضعیف ہیں جیسا کہ مؤلف نے خود صراحت کر دی ہے)

۱۴۶۰۔ جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جادوگر کی سزا تلوار سے گردن مارنا ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن سے بھی مروی ہے اور صحیح یہ ہے کہ جندب سے موقوفاً مروی ہے۔ ۲ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ (۳) اسماعیل بن مسلم مکی اپنے حفظ کے تعلق سے حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں اور اسماعیل بن مسلم جن کی نسبت عبدی اور بصری ہے وکیع نے انھیں ثقہ کہا ہے۔ (۴) صحابہ کرام میں سے بعض اہلِ علم صحابہ اور کچھ دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے، مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ (۵) شافعی کہتے ہیں: جب جادوگر کا جادو حدِ کفر تک پہنچے تو اسے قتل کیا جائے گا اور جب اس کا جادو حدِ کفر تک نہ پہنچے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا قتل نہیں ہے۔

28-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ

۲۸۔ باب: مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے کا بیان

1461- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوا مَتَاعَهُ))، قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلاً قَدْ غَلَّ، فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ، فَوُجِدَ فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفٌ، فَقَالَ سَالِمٌ: بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا الْحَدِيثُ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ الأَوْزَاعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، قَالَ: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: إِنَّمَا رَوَى هٰذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، وَهُوَ أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَالِّ فَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الجهاد ١٤٥ (٢٧١٣)، (تحفة الأشراف: ٦٧٦٣)، د/السير ٤٩ (٢٥٣٧) (ضعيف)

(سند میں ''صالح بن محمد بن زائدہ'' ضعیف ہیں)

۱۴۶۱۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ کی راہ میں مالِ (غنیمت) میں خیانت کرتے ہوئے پاؤ اس کا سامان جلادو''۔

صالح کہتے ہیں: میں مسلمہ کے پاس گیا، ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ تھے تو مسلمہ نے ایک ایسے آدمی کو پایا جس نے مالِ غنیمت میں خیانت کی تھی، چنانچہ سالم نے (ان سے) یہ حدیث بیان کی، تو مسلمہ نے حکم دیا پھر اس (خائن) کا سامان جلادیا گیا اور اس کے سامان میں ایک مصحف بھی پایا گیا تو سالم نے کہا: اسے بیچ دو اور اس کی قیمت صدقہ کردو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: اسے صالح بن محمد بن زائدہ نے روایت کیا ہے، یہی ابوواقد لیثی ہے، یہ منکرالحدیث ہے۔ (۳) بخاری کہتے ہیں کہ مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے دوسری احادیث بھی آئی ہیں، آپ نے ان میں اس (خائن) کے سامان جلانے کا حکم نہیں دیا ہے۔ (۴) بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، اوزاعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔

29۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقُولُ لآخَرَ يَا مُخَنَّثُ

۲۹۔ باب: دوسرے کو مخنث (ہیجڑا) کہنے والے کے حکم کا بیان

1462۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ! فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ، وَإِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ! فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ، وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقُرَّةُ بْنُ إِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِهِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا، قَالُوا مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ، و قَالَ أَحْمَدُ: مَنْ تَزَوَّجَ أُمَّهُ قُتِلَ، و قَالَ إِسْحَاقُ: مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ قُتِلَ.

تخريج: ق/الحدود ١٥ (٢٥٦٨)، (تحفة الأشراف: ٦٠٧٥) (ضعيف)

(سند میں ''ابراہیم بن اسماعیل'' ضعیف راوی ہیں)

۱۴۶۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے لگاؤ اور جب مخنث (ہیجڑا) کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے لگاؤ اور جو کسی محرم کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کردو''۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) ابراہیم بن اسماعیل بن علیہ حدیث کی روایت میں ضعیف ہیں۔ (۳) نبی اکرم ﷺ سے یہ کئی سندوں سے مروی ہے۔ (۴) براء بن عازب اور قرہ بن ایاس مزنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ (۵) ہمارے اصحاب (محدثین) کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ کہتے ہیں: جو جانتے ہوئے کسی محرم کے ساتھ زنا کرے تو اس پر قتل واجب ہے۔ (۶) (امام) احمد کہتے ہیں: جو اپنی ماں سے نکاح کرے گا اسے قتل کیا جائے گا۔ (۷) اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: جو کسی محرم کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کیا جائے گا۔

30۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ

۳۰۔ باب: تعزیر (تادیبی کارروائی) کا بیان

1463۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ، وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّعْزِيرِ، وَأَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي التَّعْزِيرِ هٰذَا الْحَدِيثُ.

قَالَ: وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ، وَقَالَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ خَطَأٌ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، إِنَّمَا هُوَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: خ/الحدود ٤٢ (٦٨٤٨)، م/الحدود ٩ (١٧٠٨)، د/الحدود ٣٩ (٤٤٩١)، ق/الحدود ٣٢ (٢٦٠١)، (تحفة الأشراف: ١١٧٢٠)، وحم (٣/٤٦٦)، د/الحدود ١١ (٢٣٦٠) (صحيح)

۱۴۶۳۔ ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''دس سے زیادہ کسی کو کوڑے نہ لگائے جائیں [1] سوائے اس کے کہ اللہ کی حدود میں سے کوئی حد جاری کرنا ہو۔'' [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف بکیر بن اشج کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) تعزیر کے سلسلے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، تعزیر کے باب میں یہ حدیث سب سے اچھی ہے۔ (۳) اس حدیث کو ابن لہیعہ نے بکیر سے روایت کیا ہے، لیکن ان سے اس سند میں غلطی ہوئی ہے، انھوں نے سند اس طرح بیان کی ہے: ''عن عبدالرحمن ابن جابر بن عبد الله، عن أبيه، عن النبي ﷺ'' حالانکہ یہ غلط ہے، صحیح لیث بن سعد کی حدیث ہے، اس کی سند اس طرح ہے: ''عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله، عن أبي بردة بن نيار، عن النبي ﷺ۔''

فائدہ ❶ :......اس حدیث کا صحیح محل یہ ہے کہ یہ بال بچوں اور غلام وخادم کی تادیب سے متعلق ہے کہ آدمی اپنے زیردست لوگوں کو ادب سکھائے تو دس کوڑے تک کی سزا دے، رہ گئی دوسری وہ خطائیں جن میں شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے جیسا کہ خائن، لٹیرے، ڈاکو اور اچکے پر خاص حد نہیں ہے تو یہ حاکم کی رائے پر منحصر ہے، اگر حاکم اس میں تعزیراً سزا دینا چاہے تو دس کوڑے سے زیادہ جتنا چاہے حتیٰ کہ قتل تک سزا دے سکتا ہے۔ رہ گئی زیرِ نظر حدیث تو اس میں اور ایسے تادیبی امور ہیں جن کا تعلق معصیت سے نہیں ہے، مثلاً: والد کا اپنی چھوٹی اولاد کو بطورِ تادیب سزا دینا۔

فائدہ ❷ :......ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں حدود سے مراد ایسے حقوق ہیں جن کا تعلق اوامر الٰہی اور منہیاتِ الٰہی سے ہے، چنانچہ ﴿وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (البقرة: ٢٢٩) اسی طرح ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا﴾ (البقرة: ١٨٧) میں ''حدود'' کا یہی مفہوم ہے۔ اگر بات شریعت کے اوامر ونواہی کی ہو تو حاکم کو مناسب سزاؤں کے اختیار کی اجازت ہے۔

16۔ كِتَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ
شکار کے احکام ومسائل

1۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لا يُؤْكَلُ
۱۔ باب: کتے کا کون سا شکار کھایا جائے اور کون سا نہ کھایا جائے؟

1464۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ ح وَالْحَجَّاجُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ عَائِذِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ، قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ))، قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ قَتَلَ))، قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ رَمْيٍ، قَالَ: ((مَارَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ))، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ، قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَعَائِذُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ هُوَ أَبُوإِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، وَاسْمُ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ: جُرْثُومٌ، وَيُقَالُ: جُرْثُمُ بْنُ نَاشِبٍ، وَيُقَالُ: ابْنُ قَيْسٍ.

تخريج: خ/الصيد ٤ (٥٤٧٨)، و ١٠ (٥٤٨٨)، و ١٤ (٥٤٩٦)، م/الصيد ١ (١٩٣٠)، و ٢ (١٩٣١)، د/الصيد ٢ (٢٨٥٥)، ن/الصيد ٤ (٤٢٧١)، ق/الصيد ٣ (٣٢٠٧)، (تحفة الأشراف: ١١٨٧٥)، وحم (١٩٣/٤، ١٩٤، ١٩٥) ويأتي في السير ١١ (١٥٦٠)، وفي الأطعمة ٧ (٦٩٧١) (صحيح)

۱۴۶۴۔ ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم لوگ شکاری ہیں؟ (شکار کے احکام بتائیے؟) آپ نے فرمایا: ''جب تم (شکار کے لیے) اپنا کتا چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام، یعنی بسم اللہ پڑھ لو، پھر وہ تمہارے لیے شکار کو روک رکھے تو اسے کھاؤ؟ میں نے کہا: اگر چہ وہ شکار کو مار ڈالے، آپ نے فرمایا: ''اگر چہ مار ڈالے، میں نے عرض کی: ہم لوگ تیر انداز ہیں (تو اس کے بارے میں فرمایئے؟) آپ نے فرمایا: ''تمہارا تیر جو شکار کرے اسے کھاؤ''، میں نے عرض کی: ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں، یہود ونصاریٰ اور مجوس کی بستیوں سے گزرتے ہیں اور ان کے برتنوں کے علاوہ ہمارے پاس کوئی برتن نہیں ہوتا (تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیں؟) آپ نے فرمایا: ''اگر تم اس کے علاوہ کوئی برتن نہ

پا سکو تو اسے پانی سے دھولو پھر اس میں کھاؤ پیو۔'' ❶

اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابوثعلبہ خشنی کا نام جرثوم ہے، انھیں جرثم بن ناشب اور جرثم بن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

فائدہ ❶:...... حدیث کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ اگر دوسرے برتن موجود ہوں تو یہود ونصاریٰ کے برتن دھو لینے کے بعد بھی استعمال میں نہ لائے جائیں۔ (واللہ اعلم)

1465۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً، قَالَ: ((كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ))، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا))، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ، قَالَ: ((مَا خَزَقَ فَكُلْ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ)).

1465/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الوضوء ٣٣ (١٧٥)، والبيوع ٣ (٢٠٥٤)، والصيد ١ (٥٤٧٥)، و٣ (٥٤٧٦)، و٣ (٥٤٧٧)، و ٧ (٥٤٨٣)، و ٨ (٥٤٨٤)، و ٩ (٥٤٨٦)، و ١٠ (٥٤٨٧)، م/الصيد ١ (١٩٢٩)، د/الصيد ٢ (٢٨٤٧)، ن/الصيد ١ (٤٢٦٨)، و٢ (٤٢٦٩)، و ٣ (٤٢٧٠)، و ٨ (٤٢٧٩)، و ٢١ (٤٣١٠)، ق/الصيد ٣ (٣٢٠٨)، و ٥ (٣٢١٢)، و ٦ ٣٢١٣)، و ٧ (٣٢١٥)، (تحفة الأشراف: ٩٨٧٨)، وحم (٤/٢٥٦، ٢٥٧، ٢٥٨، ٣٧٧، ٣٨٠)، د/الصيد ١ (٢٠٤٥) ويأتي بأرقام (١٤٦٧-١٤٧١) (صحيح)

۱۴۶۵۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم لوگ اپنے سدھائے ❶ ہوئے کتے (شکار کے لیے) روانہ کرتے ہیں (یہ کیا ہے؟) آپ نے فرمایا: ''وہ جو کچھ تمہارے لیے روک رکھیں اسے کھاؤ''، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر چہ وہ شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ (شکار کو) مار ڈالیں (پھر بھی حلال ہے) جب تک ان کے ساتھ دوسرا کتا شریک نہ ہو''، عدی بن حاتم کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم لوگ معراض (ہتھیار کی چوڑان) سے شکار کرتے ہیں، (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ''جو (ہتھیار کی نوک سے) پھٹ جائے اسے کھاؤ اور جو اس کے عرض (بغیر دھار دار حصے یعنی چوڑان) سے مر جائے اسے مت کھاؤ۔

۱۴۶۵/م اس سند سے بھی اسی جیسی حدیث روایت کی گئی ہے، مگر اس میں ہے ''و سئل عن المعراض'' (یعنی آپ سے معراض کے بارے میں پوچھا گیا)۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:...... سدھائے ہوئے جانور کا مطلب ہے کہ جب اسے شکار پر چھوڑا جائے تو دوڑتا ہوا جائے، جب

روک دیا جائے تو رک جائے اور بلایا جائے تو واپس آ جائے۔ اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے: (۱) سدھائے ہوئے کتے کا شکار مباح اور حلال ہے۔ (۲) کتا مُعلَّم ہو، یعنی اسے شکار کی تعلیم دی گئی ہو۔ (۳) اس سدھائے ہوئے کتے کو شکار کے لیے بھیجا گیا ہو، پس اگر وہ خود سے بلا بھیجے شکار کر لائے تو اس کا کھانا حلال نہیں، یہی جمہور علما کا قول ہے۔ (۴) کتے کو شکار پر بھیجتے وقت بسم اللہ کہا گیا ہو۔ (۵) سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شکار میں شریک نہ ہو، اگر دوسرا شریک ہے تو حرمت کا پہلو غالب ہوگا اور یہ شکار حلال نہ ہوگا۔ (٦) کتا شکار میں سے کچھ نہ کھائے، بلکہ اپنے مالک کے لیے محفوظ رکھے تب یہ شکار حلال ہوگا ورنہ نہیں۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ

۲۔ باب: مجوسی کے کتے کے شکار کا بیان

1466۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لا يُرَخِّصُونَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ، وَالْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ.

تخريج: ق/الصيد ٤ (٣٢٠٩)، (تحفة الأشراف: ٢٢٧١) (ضعيف)

(سند میں دو راوی "شریک القاضی" اور "حجاج بن ارطاۃ" ضعیف ہیں)

۱۴۶۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں مجوسیوں کے کتے کے شکار سے منع کیا گیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ مجوسی کے کتے کے شکار کی اجازت نہیں دیتے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبُزَاةِ

۳۔ باب: باز کے شکار کا بیان

1467۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَنَّادٌ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْبَازِي، فَقَالَ: ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لا يَرَوْنَ بِصَيْدِ الْبُزَاةِ وَالصُّقُورِ بَأْسًا، و قَالَ مُجَاهِدٌ: الْبُزَاةُ هُوَ الطَّيْرُ الَّذِي يُصَادُ بِهِ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِي قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ﴾ فَسَّرَ الْكِلابَ وَالطَّيْرَ الَّذِي يُصَادُ بِهِ، وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَيْدِ الْبَازِي وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ، وَقَالُوا: إِنَّمَا تَعْلِيمُهُ إِجَابَتُهُ، وَكَرِهَهُ

بَعْضُهُمْ، وَالْفُقَهَاءُ أَكْثَرُهُمْ قَالُوا: يَأْكُلُ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ.

تخريج: د/الصيد ٢ (٢٨٥١)، (تحفة الأشراف: ٩٨٦٥) (منکر) (سند میں ''مجالد'' ضعیف ہیں)

۱۴۶۷۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق پوچھا؟ تو آپ نے فرمایا: ''وہ تمہارے لیے جو روک رکھے اسے کھاؤ۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند ''عن مجالد، عن الشعبی'' سے جانتے ہیں۔ (۲) اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ باز اور شکرے کے شکار میں مضائقہ نہیں سمجھتے۔ (۳) مجاہد کہتے ہیں: باز وہ پرندہ ہے جس سے شکار کیا جاتا ہے، یہ اس ''جوارح'' میں داخل ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ﴿وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ﴾ میں کیا ہے۔ انھوں نے جوارح کی تفسیر کتے اور اس پرندے سے کی ہے جن سے شکار کیا جاتا ہے۔ (۴) بعض اہلِ علم نے باز کے شکار کی رخصت دی ہے اگرچہ وہ شکار میں سے کچھ کھالے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی تعلیم کا مطلب ہے کہ جب اسے شکار کے لیے چھوڑا جائے تو وہ حکم قبول کرے، جب کہ بعض لوگوں نے اسے مکروہ کہا ہے، لیکن اکثر فقہا کہتے ہیں: باز کا شکار کھایا جائے گا چاہے وہ شکار کا کچھ حصہ کھالے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

۴۔ باب: آدمی شکار کو تیر مارے اور شکار غائب ہو جائے تو اس کے حکم کا بیان

1468۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي؟ قَالَ: ((إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، وَعَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكِلَاالْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٦٥ (تحفة الأشراف: ٩٨٥٤) (صحيح)

۱۴۶۸۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر اگلے دن اس میں اپنا تیر پاتا ہوں (اس شکار کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ''جب تمھیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے ہی تیر نے شکار کو مارا ہے اور تم اس میں کسی اور درندے کا اثر نہ دیکھو تو اسے کھاؤ۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) شعبہ نے یہ حدیث ابوبشر سے اور عبدالملک بن میسرہ نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے، دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ (۳) اس باب میں ابوثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے۔ (۴) اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

فائدہ [1]: ...... مفہوم یہ ہے کہ اس شکار پر تیر کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز کا بھی اثر ہے جس سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی موت اس دوسرے اثر سے ہوئی ہو تو ایسا شکار حلال نہیں ہے۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ

۵۔ باب: شکاری شکار پر تیر چلائے پھر اسے پانی میں مردہ پائے تو کیا کرے؟

1469۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ، فَقَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلاَّ أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلاَتَأْكُلْ فَإِنَّكَ لاَتَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ)). قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٦٥ (تحفة الأشراف: ٩٨٦٢) (صحيح)

۱۴۶۹۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنا تیر پھینکتے وقت اس پر اللہ کا نام (یعنی بسم اللہ) پڑھو، پھر اگر اسے مرا ہوا پاؤ تو بھی کھالو، سوائے اس کے کہ اسے پانی میں گرا ہوا پاؤ تو نہ کھاؤ، اس لیے کہ تمھیں نہیں معلوم کہ پانی نے اسے مارا ہے یا تمہارے تیر نے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: اگر تیر کی مار کھانے کے بعد یہ شکار تیر کے سبب پانی میں گرا ہو پھر شکاری نے اسے پکڑ لیا ہو تو یہ حلال ہے، کیونکہ اب اس کا شبہ نہیں رہا کہ وہ پانی میں ڈوب کر مرا ہے۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

۶۔ باب: کتا شکار میں سے کھالے اس کے حکم کا بیان

1470۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ، قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ، فَإِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلاَبَنَا كِلاَبٌ أُخَرُ، قَالَ: ((إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ))، قَالَ: سُفْيَانُ كَرِهَ لَهُ أَكْلَهُ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي الصَّيْدِ وَالذَّبِيحَةِ إِذَا وَقَعَا فِي الْمَاءِ أَنْ لاَ يَأْكُلَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الذَّبِيحَةِ: إِذَا قُطِعَ الْحُلْقُومُ فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فِيهِ فَإِنَّهُ يُؤْكَلُ، وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ إِذَا أَكَلَ مِنَ الصَّيْدِ، فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلاَ تَأْكُلْ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَعَبْدِاللهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي الأَكْلِ مِنْهُ وَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ.

تخریج: انظر حدیث رقم ۱٤٦٥ (تحفة الأشراف : ۹۸٦٦) (صحیح)

۱۴۷۰۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سدھائے ہوئے کتے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا روانہ کرو اور (بھیجتے وقت اس پر) اللہ کا نام (یعنی بسم اللہ) پڑھ لو تو تمہارے لیے جو کچھ وہ روک رکھے اسے کھاؤ اور اگر وہ شکار سے کچھ کھالے تو مت کھاؤ، اس لیے کہ اس نے شکار اپنے لیے روکا ہے''، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے اگر ہمارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے شریک ہو جائیں؟'' آپ نے فرمایا: ''تم نے اللہ کا نام (یعنی بسم اللہ) اپنے ہی کتے پر پڑھا ہے دوسرے کتے پر نہیں۔'' سفیان (ثوری) کہتے ہیں: آپ نے اس کے لیے اس کا کھانا درست نہیں سمجھا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ذبیحہ اور شکار کے سلسلے میں صحابہ کرام میں سے بعض اہلِ علم اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ جب وہ پانی میں گر جائیں تو انھیں کوئی نہ کھائے اور بعض لوگ ذبیحہ کے بارے میں کہتے ہیں: جب اس کا گلا کاٹ دیا جائے، پھر پانی میں گرے اور مر جائے تو اسے کھایا جائے گا، عبداللہ بن مبارک کا یہی قول ہے۔ (۲) اہلِ علم کا اس مسئلے میں کہ جب کتا شکار کا کچھ حصہ کھا لے اختلاف ہے، اکثر اہلِ علم کہتے ہیں: جب کتا شکار سے کھا لے تو اسے مت کھاؤ، سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ (۳) جب کہ صحابہ کرام میں سے بعض اہلِ علم اور دوسرے لوگوں نے کھانے کی رخصت دی ہے، اگر چہ اس میں سے کتے نے کھا لیا ہو۔

فائدہ ❶:...... آپ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ بسم اللہ تم نے صرف اپنے کتے پر پڑھا ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے ایسے کتے کا شکار جس کے ساتھ دوسرے کتے شریک رہے ہوں کھانا درست نہیں سمجھا۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

۷۔ باب: بغیر پر کے تیر کے شکار کا بیان

1471 ــ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: ((مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَمَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ)).

تخریج: انظر حدیث رقم ۱٤٦٥ (تحفة الأشراف : ۹۸٦۰) (صحیح)

1471/ م۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخریج: انظر ماقبلہ (صحیح)

۱۴۷۱۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے بغیر پر کے تیر کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے

فرمایا: ''جسے تم نے دھار سے مارا ہے اسے کھاؤ اور جسے عرض (بغیر دھار دار حصہ یعنی چوڑان) سے مارا ہے تو وہ وقیذ ہے۔'' ❶

۱۴۷۱/م اس سند سے بھی اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

فائدہ ❶ : ...... وقیذ: وہ شکار ہے جسے لاٹھی، پتھر اور ایسے ہتھیار سے مارا جائے جو دھار والے نہ ہوں۔ حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ جب شکار کے لیے تیر اور اسی جیسے دوسرے دھار دار ہتھیار کا استعمال ہو تو یہ شکار حلال ہے اور اگر چوڑان سے ہو تو حلال نہیں۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ

۸۔ باب: پتھر سے ذبح کیے ہوئے جانور کا بیان

1472۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قَوْمِهِ صَادَ أَرْنَبًا أَوِ اثْنَيْنِ، فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ، فَعَلَّقَهُمَا حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ . قَالَ أَبُوعِيسَى: وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُذَكِّيَ بِمَرْوَةٍ وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الأَرْنَبِ بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ أَكْلَ الأَرْنَبِ، وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ، وَرَوَى عَاصِمٌ الأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ . وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ أَصَحُّ . وَرَوَى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَيُحْتَمَلُ أَنَّ رِوَايَةَ الشَّعْبِيِّ عَنْهُمَا، قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدِيثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ۲۳۵۰) (صحيح)

۱۴۷۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے ایک آدمی نے ایک یا دو خرگوش کا شکار کیا اور ان کو پتھر سے ذبح کیا، ❶ پھر ان کو لٹکائے رکھا یہاں تک کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور اس کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی روایت میں شعبی کے شاگردوں کا اختلاف ہے: داود بن ابی ہند بسند الشعبی عن محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اور عاصم الاحول بسند الشعبی صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان روایت کرتے ہیں، (صفوان بن محمد کے بجائے محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے) جابر جعفی بھی بسند الشعبی عن جابر بن عبداللہ قتادہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، اس بات کا احتمال ہے کہ شعبی کی روایت دونوں سے ہو۔ ❷ (۳) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے

ہیں: جابر کی شعبی سے روایت غیر محفوظ ہے، ❸ اس باب میں محمد بن صفوان، رافع اور عدی بن حاتم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) بعض اہلِ علم نے پتھر سے ذبح کرنے کی رخصت دی ہے۔ (۵) یہ لوگ خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، اکثر اہلِ علم کا یہی قول ہے۔ (۶) بعض لوگ خرگوش کھانے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس شرط کے ساتھ کہ پتھر نوکیلا ہو اور اس سے خون بہہ جائے "ما أنهر الدم" کا یہی مفہوم ہے کہ جس سے خون بہہ جائے اسے کھاؤ۔

فائدہ ❷ :......علما کی یہ رائے درست ہے، کیوں کہ باب کی حدیث سے ان کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

فائدہ ۳:......یعنی شعبی نے محمد بن صفوان اور جابر بن عبداللہ دونوں سے روایت کی ہو۔

9ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

۹۔ باب: بندھا ہوا جانور، جسے تیر مار کر ہلاک کیا گیا ہو کا کھانا مکروہ ہے ❶

1473ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَفْرِيقِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ، وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۰۹۵۰) (صحيح)

۱۴۷۳۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

مجثمہ اس جانور یا پرندے کو کہتے ہیں، جسے باندھ کر تیر سے مارا جائے یہاں تک کہ وہ مرجائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوالدرداء کی حدیث غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عرباض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......مصبورہ: وہ جانور ہے جسے باندھ کر اس پر تیر اندازی کی جاتی ہو یہاں تک کہ وہ مرجاتا ہو، ایسے جانور کے کھانے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہ غیر مذبوح ہے۔

1474ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبٍ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ، وَهُوَ ابْنُ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ: سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ قَالَ: أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ، فَيُرْمَى، وَسُئِلَ عَنِ

الْخَلِيسَةِ فَقَالَ: الذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُهُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيهَا.

تخريج: تفرد به المؤلف ويأتي عنده برقم ١٥٦٤ (تحفة الأشراف: ٩٨٩٢)، وانظر حم (٤/١٢٧) (صحيح)

(سند میں ''ام حبیبہ'' مجہول ہیں، ''خلیسہ'' کے سوا تمام ٹکڑے شواہد کی بنا پر صحیح ہیں)

۱۴۷۴۔ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے دن ہر کچلی والے درندے ❶ پنجے والے پرندے، ❷ پالتو گدھے کے گوشت، مجثمہ اور خلیسہ سے منع فرمایا، آپ نے حاملہ (لونڈی جو نئی مسلمانوں کی قید میں آئے) کے ساتھ جب تک وہ بچہ نہ جنے جماع کرنے سے بھی منع فرمایا۔

راوی محمد بن یحییٰ قطعی کہتے ہیں: ابوعاصم سے مجثمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: پرندے یا کسی دوسرے جانور کو باندھ کر اس پر تیراندازی کی جائے (یہاں تک کہ وہ مرجائے) اور ان سے خلیسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: خلیسہ وہ جانور ہے، جس کو بھیڑیا یا درندہ پکڑے اور اس سے کوئی آدمی اسے چھین لے پھر وہ جانور ذبح کیے جانے سے پہلے اس کے ہاتھ میں مرجائے۔

فائدہ ❶:......مثلاً: بھیڑیا، شیر اور چیتا وغیرہ۔ **فائدہ ❷**:......گدھ اور باز وغیرہ۔

1475۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: م/الصيد ٢ (١٩٥٧)، ن/الضحايا ٤١ (٤٤٤٨)، ق/الذبائح ١٠ (٣١٨٧)، (تحفة الأشراف: ٦١١٢)، وحم (١/٢١٦، ٢٧٣، ٢٨٠، ٢٨٥، ٣٤٠، ٣٤٥) (صحيح)

(مؤلف اور ابن ماجہ کی سند میں سماک وعکرمہ کی وجہ سے کلام ہے، دیگر کی سندیں صحیح ہیں)

۱۴۷۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی جاندار کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ

۱۰۔ باب: ماں کے پیٹ میں موجود بچے کے ذبیحے کا بیان

1476۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ ح قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ

الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَأَبُو الْوَدَّاكِ اسْمُهُ: جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ.

تخريج: د/الضحايا ١٨ (٢٨٢٧)، ق/الذبائح ١٥ (٣١٩٩)، وحم (٣/٣١، ٥٣)، (تحفة الأشراف: ٣٩٨٦) (صحیح) (متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''مجالد'' ضعیف ہیں، دیکھیے: الإرواء رقم ٢٥٣٩)

۱۴۷۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنین ❶ کی ماں کا ذبح ہی جنین کے ذبح کے لیے کافی ہے۔'' ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اور یہ اس سند کے علاوہ سے بھی ابوسعید خدری سے ہے۔ (۳) اس باب میں جابر، ابوامامہ، ابوالدرداء اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) صحابہ کرام اور ان کے علاوہ لوگوں میں سے اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور یہی سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے۔

فائدہ ❶: ...... بچہ جب تک ماں کے پیٹ میں رہے اسے ''جنین'' کہا جاتا ہے۔

فائدہ ❷: ...... یعنی جب کسی جانور کو ذبح کیا جائے پھر اس کے پیٹ سے بچہ (مردہ) نکلے تو اس بچے کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ بچہ مادہ جانور کے جسم کا ایک حصہ ہے، اسے ذبح نہیں کیا جائے گا، البتہ زندہ نکلنے کی صورت میں وہ بچہ ذبح کے بعد ہی حلال ہوگا۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي نَابٍ وَذِي مِخْلَبٍ

۱۱۔ باب: ہر کچلی دانت والے درندے اور پنجہ والے پرندے کی حرمت کا بیان

1477- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

تخريج: خ/الصيد ٢٩ (٥٥٣٠)، والطب ٥٧ (٥٧٨٠)، م/الصيد ٣ (١٩٣٢)، والأطعمة ٣٣ (١٩٣٢)، د/الأطعمة ٣٣ (٢٨٠٢)، ن/الصيد ٢٨ (٤٣٣٥)، و ٣٠ (٤٣٤٣)، ق/الصيد ١٣ (٣٢٣٢)، (تحفة الأشراف: ١١٨٧٤)، وحم (٤/١٩٣) (صحيح)

1477/ م- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيُّ اسْمُهُ: عَائِذُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۴۷۷۔ ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی دانت والے درندے سے منع فرمایا۔ ❶

۱۴۷۷/م اس سند سے بھی اسی جیسی حدیث مروی ہے۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دانت (یعنی کچلیوں) سے شکار اور چیر پھاڑ کرنے والے جانور، مثلاً: شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی اور بندر وغیرہ یہ سب حرام ہیں، اسی طرح ان کے کیے ہوئے شکار اگر مر گئے ہوں تو ان کا کھانا جائز نہیں۔

1478۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣١٦٢) (صحيح)

۱۴۷۸۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فتح خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھے، خچر کے گوشت، ہر کچلی دانت والے درندے اور پنجہ والے پرندے کو حرام کر دیا۔امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) جابر کی حدیث حسن غریب ہے۔(۲) اس باب میں ابوہریرہ، عرباض بن ساریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1479۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر: ق/الصيد ١٣ (٣٢٣٣)، (تحفة الأشراف: ١٥٠٤٦)، وحم (٢/٣٣٦، ٣٦٦، ٤٤٨) (صحيح)

۱۴۷۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی دانت والے درندے کو حرام قرار دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔(۲) صحابہ کرام اور دیگر لوگوں میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ ❶

فائدہ ❶:......سورہ انعام کی آیت: ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِۦ﴾ (الأنعام: ١٤٥) کے عام مفہوم سے یہ استدلال کرنا کہ ہر کچلی دانت والے درندے اور پنجہ والے پرندے حلال ہیں درست نہیں، کیوں کہ باب کی یہ حدیث اور سورۂ مائدہ کی آیت: ﴿وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ﴾ (المائدة: ٣) سورہ انعام کی مذکورہ

آیت کے لیے مخصص ہے، نیز سورہ مائدہ کی آیت مدنی ہے جب کہ سورۂ انعام کی آیت مکی ہے۔

12۔ بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

۱۲۔ باب: زندہ جانور سے کاٹا ہوا گوشت مردار کے حکم میں ہے

1480۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ)).

تخريج: د/الصيد ٣ (٢٨٥٨) (تحفة الأشراف: ١٥٥١٥)، ود/الصيد ٩ (٢٠٦١) (صحيح)

1480/ م۔حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ: الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۴۸۰۔ ابوواقد حارث بن عوف لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے، وہاں کے لوگ (زندہ) اونٹوں کے کوہان اور (زندہ) بکریوں کی پیٹھ کاٹتے تھے، آپ نے فرمایا: ''زندہ جانور کا کاٹا ہوا گوشت مردار ہے۔'' ❶

۱۴۸۰/م اس سند سے بھی اسی جیسی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اس حدیث کو صرف زید بن اسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی ذبح کیے بغیر زندہ جانور کا وہ حصہ جو کاٹا گیا ہے اسی طرح حرام اور ناجائز ہے جس طرح دوسرے مردہ جانور حرام ہیں، اس لیے اس کاٹے گئے حصے کا کھانا جائز نہیں، یہ طریقہ زمانہ جاہلیت کا تھا، آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّكَاةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

۱۳۔ باب: حلق اور لبہ (سینے کے اوپری حصہ) میں ذبح کرنے کا بیان

1481۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالاَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلاَّ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ قَالَ: ((لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ)).

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ

خَدِيجٍ . قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَلاَنَعْرِفُ لِأَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي الْعُشَرَاءِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اسْمُهُ: أُسَامَةُ بْنُ قِهْطِمٍ، وَيُقَالُ: اسْمُهُ: يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ، وَيُقَالُ: ابْنُ بَلْزٍ، وَيُقَالُ: اسْمُهُ: عُطَارِدٌ نُسِبَ إِلَى جَدِّهِ .

تخريج: د/الضحايا ١٦ (٢٨٢٥)، ن/الضحايا ٢٥ (٤٤١٣)، ق/الذبائح ٩ (٣١٨٤)، (تحفة الأشراف : ١٥٦٩٤) وحم (٤/٣٣٤)، د/الأضاحي ١٢ (٢٠١٥) (ضعيف)

(سند میں ''ابوالعشراء'' مجہول ہیں، ان کے والد بھی مجہول ہیں مگر صحابی ہیں)

۱۴۸۱۔ ابوالعشراء کے والد اسامہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ذبح (شرعی) صرف حلق اور لبہ ہی میں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''اگر اس کی ران میں بھی تیر ماردو تو کافی ہوگا''، یزید بن ہارون کہتے ہیں: یہ حکم ضرورت کے ساتھ خاص ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف حماد بن سلمہ ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس حدیث کے علاوہ ابوالعشراء کی کوئی اور حدیث ان کے باپ سے ہم نہیں جانتے ہیں، ابوالعشراء کے نام کے سلسلے میں اختلاف ہے: بعض لوگ کہتے ہیں: ان کا نام اسامہ بن قہطم ہے اور کہا جاتا ہے ان کا نام یسار بن برز ہے اور ابن بلز بھی کہا جاتا ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عطارد ہے دادا کی طرف ان کی نسبت کی گئی ہے۔ (۳) اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت آئی ہے۔

14- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

۱۴۔ باب: چھپکلی مارنے کا بیان

1482- حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ شَرِيكٍ . قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: م/السلام ٣٨ (الحيوان٢) (٢٢٤٠)، د/الأدب ١٧٥(٥٢٦٣)، ق/الصيد ١٢ (٣٢٢٨)، (تحفة الأشراف : ١٢٦٦١)، وحم (٢/٣٥٥) (صحيح)

۱۴۸۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چھپکلی [1] کو پہلی چوٹ میں مارے گا اس کو اتنا ثواب ہو گا، اگر اس کو دوسری چوٹ میں مارے گا تو اس کو اتنا ثواب ہوگا اور اگر اس کو تیسری چوٹ میں مارے گا تو اس کو اتنا ثواب ہوگا۔'' [2] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود، سعد، عائشہ

اور ام شریک سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... ہندوستان میں لوگ گرگٹ کو غلط طور پر وزغ سمجھ کر اس کو مارنا ثواب کا کام سمجھتے ہیں جب کہ وہ عام طور پر جنگل جھاڑی میں رہتا ہے اور چھپکلی اپنی ضرر رسانیوں کے ساتھ گھروں میں پائی جاتی ہے، اس لیے اس کا مارنا موذی کو مارنا ہے جس کے مارنے کا ثواب بھی ہے۔

فائدہ ❷ :......صحیح مسلم میں ہے کہ پہلی چوٹ میں مارنے پر سو اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم نیکیاں ملیں گی، امام نووی کہتے ہیں: پہلی چوٹ میں نیکیوں کی کثرت کا سبب یہ ہے تاکہ لوگ اسے مارنے میں پہل کریں اور اسے مار کر مذکورہ ثواب کے مستحق ہوں۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

۱۵۔ باب: سانپ مارنے کا بیان

1483۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَاالطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحُبْلَى)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ، وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا. وَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ، قَتْلُ الْحَيَّةِ الَّتِي تَكُونُ دَقِيقَةً كَأَنَّهَا فِضَّةٌ وَلَا تَلْتَوِي فِي مِشْيَتِهَا.

تخريج: خ/بدء الخلق ١٤ (٣٢٩٧)، م/السلام ٣٧ (الحيؤن ١) (٢٢٣٣)، د/الأدب ١٧٤(٥٢٥٢)، ق/الطب ٤٢ (٣٥٣٥)، (تحفة الأشراف : ٦٨٢١) (صحيح)

۱۴۸۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سانپوں کو مارو، خاص طور سے اس سانپ کو مارو جس کی پیٹھ پہ دو (کالی) لکیریں ہوتی ہیں اور اس سانپ کو جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اس لیے کہ یہ دونوں بینائی کو زائل کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بعد گھروں میں رہنے والے سانپوں کو جنہیں عوامر (بستیوں میں رہنے والے سانپ) کہا جاتا ہے، مارنے سے منع فرمایا: ❷ ابن عمر اس حدیث کو زید بن خطاب ❸ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابن مسعود، عائشہ، ابوہریرہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: سانپوں کے اقسام میں سے اس سانپ کو بھی مارنا مکروہ ہے جو پتلا (اور سفید) ہوتا ہے گویا کہ وہ چاندی ہو، وہ چلنے میں بل نہیں کھاتا، بلکہ سیدھا چلتا ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی ان دونوں میں ایسا زہر ہوتا ہے کہ انھیں دیکھنے والا نابینا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے۔

فائدہ ❷: ...... یہ ممانعت اس لیے ہے کہ یہ جن و شیاطین بھی ہو سکتے ہیں، انھیں مارنے سے پہلے وہاں سے غائب ہو جانے یا اپنی شکل تبدیل کر لینے کی تین بار آگاہی دے دینی چاہیے، اگر وہ وہاں سے غائب نہ ہو پائیں یا اپنی شکل نہ بدلیں تو وہ ابوسعید خدری سے مروی حدیث کی روشنی میں انھیں مار سکتے ہیں۔

فائدہ ❸: ......زید بن خطاب عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہما) کے بڑے بھائی ہیں، یہ عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے، بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے، ان سے صرف ایک حدیث گھروں میں رہنے والے سانپوں کو نہ مارنے سے متعلق آئی ہے۔

1484ــ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِبُيُوتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلاثًا، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوهُنَّ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰكَذَا رَوَى عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ هٰذَاالْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَاالْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

تخريج: م/السلام ٣٧ (٢٢٣٦)، د/الأدب ١٧٤ (٥٢٥٦ــ٥٢٥٩) ن/عمل اليوم والليلة ٢٨٠ (٩٦٩) (تحفة الأشراف: ٤٠٨٠) (صحيح)

1484/ مــ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ، وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكٍ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٤٤١٣) (صحيح)

۱۴۸۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ رہتے ہیں، تم انھیں تین بار آگاہ کر دو تم تنگی میں ہو (یعنی دیکھو دوبارہ نظر نہ آنا ورنہ تنگی و پریشانی سے دوچار ہو گے) پھر اگر اس تنبیہ کے بعد کوئی سانپ نظر آئے تو اسے مار ڈالو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر نے بسند صیفی عن أبي سعيد الخدری روایت کیا ہے جب کہ مالک بن انس نے اس حدیث کو بسند صیفی عن أبي السائب مولی هشام بن زهره عن أبي سعيد الخدری عن النبي ﷺ روایت کیا، اس حدیث میں ایک قصہ بھی مذکور ہے۔ ❶

۱۴۸۴/م ہم سے اس حدیث کو انصاری نے بسند معن عن مالک عن صیفی عن أبي السائب عن أبي سعيد الخدري سے روایت کیا ہے اور یہ عبیداللہ بن عمر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے، محمد بن عجلان نے بھی صیفی سے مالک کی طرح روایت کی ہے۔

فائدہ ❶: ......اس قصہ کی تفصیل کے لیے دیکھیے صحیح مسلم کتاب السلام حدیث رقم (۲۲۳۶)۔

1485- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ أَبُولَيْلَى: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ، فَقُولُوا لَهَا: إِنَّا نَسْأَلُكِ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِينَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا)). قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

تخريج: د/الأدب ١٧٤ (٥٢٦٠)، ن/عمل اليوم والليلة ٢٨٠ (٩٦٨)، (تحفة الأشراف: ١٢١٥٢) (ضعيف) (سند میں ''محمد بن أبي لیلیٰ'' ضعیف ہیں)

۱۴۸۵- ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب گھر میں سانپ نکلے تو اس سے کہو: ہم نوح اور سلیمان بن داود کے عہد و اقرار کی رو سے یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمیں نہ ستاؤ پھر اگر وہ دوبارہ نکلے تو اسے مار دو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اس حدیث کو ثابت بنانی کی روایت سے صرف ابن ابی لیلیٰ ہی کے طریق سے جانتے ہیں۔

16- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

۱۶- باب: کتوں کو مارنے کا بیان

1486- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَبِي أَيُّوبَ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ شَيْطَانٌ، وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبَهِيمُ الَّذِي لَا يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ، وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ.

تخريج: د/الصيد ١ (٢٨٤٥)، ن/الصيد ١٠ (٤٢٨٥)، و ١٤ (٤٢٩٣)، ق/الصيد ٢ (٣٢٠٤)، (تحفة الأشراف: ٩٦٤٩)، وحم (٤/٨٥، ٨٦)، و (٥/٥٤، ٥٦، ٥٧) د/الصيد ٣ (٢٠٥١) (صحيح)

۱۴۸۶- عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتے دیگر مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہیں تو میں تمام کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیتا، سو اب تم ان میں سے ہر کالے سیاہ کتے کو مار ڈالو۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر، جابر، ابورافع اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) بعض احادیث میں مروی ہے کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ [2]

(۴)"أسود بهيم" اس کتے کو کہتے ہیں جس میں سفیدی بالکل نہ ہو۔(۵) بعض اہلِ علم نے کالے کتے کے کیے شکار کو مکروہ سمجھا ہے۔

فائدہ ❶ :......ابتدا میں سارے کتوں کے مارنے کا حکم ہوا، پھر کالے سیاہ کتوں کو چھوڑ کر یہ حکم منسوخ ہو گیا، بعد میں کسی بھی کتے کو جب تک وہ موذی نہ ہو مارنے سے منع کر دیا گیا، حتی کہ شکار، زمین، جائیداد، مکان اور جانوروں کی حفاظت ونگہبانی کے لیے انھیں پالنے کی اجازت بھی دی گئی۔

فائدہ ❷ :...... یہ حدیث صحیح مسلم (رقم ۱۵۷۲) میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

17- بَابُ مَا جَاءَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

۱۷۔ باب: کتا پالنے سے ثواب میں کمی کا بیان

1487ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا أَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)) . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ . قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ .

تخريج: خ/الصيد والذبائح ٦ (٥٤٨٢)، م/المساقاة ١٠ (البيوع ٣١)، (١٥٧٤)، ن/الصيد ١٢ (٤٢٨٩) و ١٣ (٤٢٩١-٤٢٩٢) (تحفة الأشراف: ٧٥٤٩)، وط/الاستئذان ٥ (١٣)، وحم (٤/٢، ٨، ٣٧، ٤٧، ٦٠)، ود/الصيد ٢ (٢٠٤٧) (صحيح)

۱۴۸۷۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس نے ایسا کتا پالا یا رکھا جو سدھایا ہوا شکاری اور جانوروں کی نگرانی کرنے والا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر دن دو قیراط کے برابر کم ہوگا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: ((أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ)) (یا وہ کتا کھیتی کی نگرانی کرنے والا نہ ہو)۔(۳) اس باب میں عبداللہ بن مغفل، ابوہریرہ اور سفیان بن أبی زہیر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... قیراط ایک وزن ہے جو اختلاف زمانہ کے ساتھ بدلتا رہا ہے، یہ کسی چیز کا چوبیسواں حصہ ہوتا ہے، کتا پالنے سے ثواب میں کمی کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں: ایسے گھروں میں فرشتوں کا داخل نہ ہونا، گھر والے کی غفلت کی صورت میں برتن میں کتے کا منہ ڈالنا، پھر پانی اور مٹی سے دھوئے بغیر اس کا استعمال کرنا، ممانعت کے باوجود کتے کا پالنا، گھر میں آنے والے دوسرے لوگوں کو اس سے تکلیف پہنچنا وغیرہ وغیرہ۔

1488ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ، قَالَ: قِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/بدء الخلق ١٧ (٣٣٢٣)، (دون ما استثنىٰ منها) م/المساقاة ١٠ (البيوع ٣١) (١٥٧١)، ن/الصيد ٩ (٤٣٨٢- ٤٢٨٤)، ق/الصيد ١ (٣٢٠٢)، (دون ما استثنى منها) (تحفة الأشراف: ٧٣٥٣)، وط/الاستئذان ٥ (١٤)، وحم (٢٢/٢-٢٣، ١١٣، ١٣٢، ١٣٦)، د/الصيد ٣ (٢٠٥٠) (صحيح)

۱۴۸۸۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری یا جانوروں کی نگرانی کرنے والے کتے کے علاوہ دیگر کتوں کو مارڈالنے کا حکم دیا، ابن عمر سے کہا گیا: ابوہریرہ یہ بھی کہتے تھے: ''أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ'' یا کھیتی کی نگرانی کرنے والے کتے (یعنی یہ بھی مستثنیٰ ہیں)، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابوہریرہ کے پاس کھیتی تھی (اس لیے انھوں نے اس کے بارے میں پوچھا ہوگا)۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1489ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: إِنِّي لَمِنْ مَنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الأُمَمِ لأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ، وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٨٦ (صحيح)

۱۴۸۹۔عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے مبارک چہرے سے درخت کی شاخوں کو ہٹارہے تھے اور آپ خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتے دیگر مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہیں تو میں انھیں مارنے کا حکم دیتا، ❶ سواب تم ان میں سے ہر سیاہ کالے کتے کو مار ڈالو، جو گھر والے بھی شکاری، یا کھیتی کی نگرانی کرنے والے یا بکریوں کی نگرانی کرنے والے کتوں کے سوا کوئی دوسرا کتا باندھے رکھتے ہیں ہر دن ان کے عمل (ثواب) سے ایک قیراط کم ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔(۲) یہ حدیث بسند حسن البصری عن عبداللہ بن مغفل عن النبی ﷺ مروی ہے۔

فائدہ ❶: ...... کتوں کو دیگر مخلوقات کی طرح ایک مخلوق آپ نے اس لیے کہا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلاَّ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم﴾(سورة الأنعام: ٣٨) (یعنی:

جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرند ہیں جو اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ تمھاری طرح کے گروہ نہ ہوں۔) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شکار، جانوروں اور کھیتی کی حفاظت کے لیے کتے پالنا جائز ہے۔

1490۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَيُرْوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ وَإِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ.

تخريج: خ/الحرث ٣ (٢٣٢٢) وبدء الخلق ١٧ (٣٣٢٤)، م/المساقاة ١٠ (البيوع ٣١)، (١٩)، د/الصيد ١ (٢٨٤٤)، ن/الصيد ١٤ (٤٢٩٤)، ق/الصيد ٢ (٣٢٠٤)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٧١)، وحم (٢/٢٦٧، ٣٤٥) (صحيح) (ليس عند (خ) "أو صيد" إلا معلقًا بعد الحديث ٢٣٢٣).

1490/ م۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ بِهٰذَا.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۴۹۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی جانوروں کی نگرانی کرنے والے یا شکاری یا کھیتی کی نگرانی کرنے والے کتے کے سوا کوئی دوسرا کتا پالے گا تو ہر روز اس کے ثواب میں سے ایک قیراط کم ہوگا۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) عطا بن ابی رباح نے کتا پالنے کی رخصت دی ہے اگرچہ کسی کے پاس ایک ہی بکری کیوں نہ ہو۔

۱۴۹۰/م اس سند سے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ [1] :...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث رقم: ۱۴۸۷ میں دو قیراط کا ذکر ہے، اس کی مختلف توجیہ کی گئی ہیں: (۱) آپ ﷺ نے پہلے ایک قیراط کی خبر دی جسے ابوہریرہ نے روایت کی، بعد میں دو قیراط کی خبر دی جسے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی۔ (۲) ایک قیراط اور دو قیراط کا فرق کتے کے موذی ہونے کے اعتبار سے ہوسکتا ہے۔ (۳) یہ ممکن ہے کہ دو قیراط کی کمی کا تعلق مدینہ منورہ سے ہو اور ایک قیراط کا تعلق اس کے علاوہ سے ہو۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ

۱۸۔ باب: بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کا بیان

1491۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُوالأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ

ابْنِ خَدِيجٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفُرًا وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ)).

تخريج: خ/الشركة ٣ (٢٤٨٨)، و ١٦ (٢٥٠٧)، والجهاد ١٩١ (٣٠٧٥)، والذبائح ١٥ (٥٤٩٨)، و٢٣ (٥٥٠٩)، و ٣٦ (٥٥٤٣)، و ٣٧ (٥٥٤٤)، م/الأضاحي ٤ (١٩٦٨)، د/الضحايا ١٥ (٢٨٢١)، ن/الصيد ١٧ (٤٣٠٢)، والضحايا ٢٠ (٤٤٠٨)، و ٢٦ (٤٤٢١)، ق/الذبائح ٩ (٣١٨٣) (تحفة الأشراف: ٣٥٦١)، وحم (٣/٤٦٣، ٤٦٤)، و (٤/١٤٠، ١٤٢) ويأتي برقم ١٦٠٠ (صحيح)

1491/ م ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبَايَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيهِ، وَهٰذَا أَصَحُّ وَعَبَايَةُ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يُذَكَّى بِسِنٍّ وَلَا بِعَظْمٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۴۹۱۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! کل ہم دشمن سے ملیں گے اور ہمارے پاس (جانور ذبح کرنے کے لیے) چھری نہیں ہے (تو کیا حکم ہے؟)، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو خون بہا دے ❶ اس پر اللہ کا نام، یعنی بسم اللہ پڑھا گیا ہو تو اسے کھاؤ، بجز دانت اور ناخن سے ذبح کیے گئے جانور کے اور میں تم سے دانت اور ناخن کی ❷ تفسیر بیان کرتا ہوں: دانت، ہڈی ہے اور ناخن، حبشیوں کی چھری ہے۔ ❸

محمد بن بشار کی سند سے یہ بیان کیا، سفیان ثوری کہتے ہیں عبایہ بن رفاعہ سے، اور عبایہ نے رافع بن خدیج سے اور رافع نے نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی، اس میں ''عبایة عن أبیه'' کا ذکر نہیں ہے اور یہی بات زیادہ صحیح ہے، عبایہ نے رافع سے سنا ہے، اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، وہ دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں سمجھتے ہیں۔

فائدہ ❶: ...... اس میں تلوار، چھری، تیز پتھر، لکڑی، شیشہ، سرکنڈا، بانس اور تانبے یا لوہے کی بنی ہوئی چیزیں شامل ہیں۔

فائدہ ❷: ...... اس جملے کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ اللہ کے رسول کا قول ہے یا راویِ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا ہے۔

فائدہ ❸: ...... ناخن کے ساتھ ذبح کرنے میں کفار کے ساتھ مشابہت ہے، نیز یہ ذبح کی صفت میں نہیں آتا، دانت و ناخن خواہ انسان کا ہو یا کسی اور جانور کا الگ اور جدا ہو یا جسم کے ساتھ لگا ہو، ان سے ذبح کرنا جائز نہیں۔

19۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيرِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ إِذَا نَدَّ فَصَارَ وَحْشِيًّا يُرْمَى بِسَهْمٍ أَمْ لا

۱۹۔ باب: اونٹ، گائے اور بکری بدک کر وحشی بن جائیں توانھیں تیر سے مارا جائے گا یانھیں؟

1492۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُوالأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا)).

تخريج: د/الأضاحي ١٥ (٢٠٢٠) وانظر تخريج حديث رقم ١٤٩١ (صحيح)

1492/ م۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَبَايَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَهَذَا أَصَحُّ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۴۹۲۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، لوگوں کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا، ان کے پاس گھوڑے بھی نہ تھے، ایک آدمی نے اس کو تیر مارا سو اللہ نے اس کو روک دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان چوپایوں میں جنگلی جانوروں کی طرح بھگوڑے بھی ہوتے ہیں، اس لیے اگر ان میں سے کوئی ایسا کرے (یعنی بدک جائے) تو اس کے ساتھ اسی طرح کرو''[1]

۱۴۹۲/م اس سند سے بھی رافع رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، اس میں یہ نہیں ذکر ہے کہ عبایہ نے اپنے والد سے روایت کی، یہ زیادہ صحیح ہے۔ (۱) اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔ (۲) اسی طرح شعبہ نے اسے سعید بن مسروق سے سفیان کی حدیث کی طرح روایت ہے۔[2]

فائدہ ❶:......یعنی اس پر ''بسم اللہ'' پڑھ کر تیر چلاؤ اور تیر لگ جانے پر اسے کھاؤ، کیوں کہ بھاگنے اور بے قابو ہونے کی صورت میں اس کے جسم کا ہر حصہ محلِ ذبح ہے، گویا یہ اس شکار کی طرح ہے جو بے قابو ہوکر بھاگتا ہے۔

فائدہ ❷:......یعنی: عبایہ کے والد کے تذکرہ کے بغیر، جیسے سفیان نے روایت کی ہے۔

17۔ كِتَابُ الأَضَاحِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
قربانی کے احکام ومسائل

1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأُضْحِيَّةِ
۱۔ باب: قربانی کی فضیلت کا بیان

1493۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ أَبُومُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا، وَأَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الأَرْضِ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَأَبُوالْمُثَنَّى اسْمُهُ: سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ وَرَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَيُرْوَى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الأُضْحِيَّةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ وَيُرْوَى بِقُرُونِهَا.

تخريج: ق/الأضاحي ٣ (٣١٢٦)، (تحفة الأشراف: ١٧٣٤٣) (ضعيف جداً)

(سند میں "ابو المثنی سلیمان بن یزید" سخت ضعیف ہے)

۱۴۹۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کے دن اللہ کے نزدیک آدمی کا سب سے محبوب عمل خون بہانا ہے، قیامت کے دن قربانی کے جانور اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئیں گے قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبولیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے، اس لیے خوش دلی کے ساتھ قربانی کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہشام بن عروہ کی اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) راوی ابو المثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے، ان سے ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے۔ (۴) رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے نیکی ملے گی۔ (۵) یہ بھی مروی ہے کہ جانور کی سینگ کے عوض

نیکی ملے گی۔

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأُضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ

۲- باب: دو مینڈھوں کی قربانی کا بیان

1494- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَجَابِرٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي رَافِعٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ أَيْضًا. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأضاحي ٧ (٥٥٥٤)، و ٩ (٥٥٥٨)، و ١٣ (٥٥٦٤)، و ١٤ (٥٥٦٥)، والتوحيد ١٣ (٧٣٩٩)، م/الأضاحي ٣ (١٩٦٦)، د/الأضاحي ٤ (٢٧٩٤)، ن/الأضاحي ١٤، (٤٣٩١، ٤٣٩٢)، و ٢٨ (٤٤٢٠)، و ٢٩ (٤٤٢١)، ق/الأضاحي (٣١٢٠) (تحفة الأشراف : ١٤٢٧)، وحم (٣/٩٩، ١١٥، ١٧٠، ١٧٨، ١٨٩، ٢١١، ٢١٤، ٢٢٢، ٢٥٥، ٢٥٨، ٢٧٢، ٢٧٩، ٢٨١)، د/الأضاحي ١ (١٩٨٨) (صحيح)

۱۴۹۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، آپ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ پڑھی اور اللہ اکبر کہا اور (ذبح کرتے وقت) اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، عائشہ، ابوہریرہ، ابوایوب، جابر، ابوالدرداء، ابورافع، ابن عمر اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث سے یہ مسائل ثابت ہوتے ہیں: (۱) قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہیے، گو نیابت بھی جائز ہے، (۲) ذبح سے پہلے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا چاہیے (۳) ذبح کرتے وقت اپنا پاؤں جانور کی گردن پر رکھنا چاہیے۔

3- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأُضْحِيَّةِ عَنِ الْمَيِّتِ

۳- باب: میت کی طرف سے قربانی کا بیان

1495- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ: أَمَرَنِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ، وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُضَحَّى عَنِ الْمَيِّتِ، وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُضَحَّى عَنْهُ، وقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا يُضَحَّى عَنْهُ، وَإِنْ ضَحَّى فَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلِّهَا، قَالَ مُحَمَّدٌ:

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ شَرِيكٍ قُلْتُ لَهُ: أَبُو الْحَسْنَاءِ مَااسْمُهُ؟ فَلَمْ يَعْرِفْهُ قَالَ مُسْلِمٌ: اسْمُهُ: الْحَسَنُ.

تخريج: د/الأضاحي ٢ (٢٧٩٠)، (تحفة الأشراف: ١٠٠٨٢) (ضعيف)

(سند میں ''شریک'' حافظے کے کمزور ہیں اور ابوالحسناء ''مجہول، نیز ''حنش'' کے بارے میں بھی سخت اختلاف ہے)

۱۴۹۵۔علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے، ایک نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے، تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ مجھے اس کا حکم نبی اکرم ﷺ نے دیا ہے، میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اس کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: علی بن مدینی نے کہا: اس حدیث کو شریک کے علاوہ لوگوں نے بھی روایت کیا ہے، میں نے ان سے دریافت کیا: راوی ابوالحسناء کا کیا نام ہے؟ تو وہ اسے نہیں جان سکے، مسلم کہتے ہیں: اس کا نام حسن ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم نے میت کی طرف سے قربانی کی رخصت دی ہے اور بعض لوگ میت کی طرف سے قربانی درست نہیں سمجھتے ہیں، عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: مجھے یہ چیز زیادہ پسند ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کر دیا جائے، قربانی نہ کی جائے اور اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی کر دی تو اس میں سے کچھ نہ کھائے، بلکہ تمام کو صدقہ کر دے۔

فائدہ ❶:......اس ضعیف حدیث اور قربانی کرتے وقت نبی اکرم ﷺ کی دعا: "اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمة محمد" سے استدلال کرتے ہوئے بعض علما کہتے ہیں کہ میت کی جانب سے قربانی کی جاسکتی ہے، پھر اختلاف اس میں ہے کہ میت کی جانب سے قربانی افضل ہے یا صدقہ؟ حنابلہ اور اکثر فقہا کے نزدیک قربانی افضل ہے، جب کہ بعض فقہا کا کہنا ہے کہ قیمت صدقہ کرنا زیادہ افضل ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ قربانی دراصل دیگر عبادات (صوم وصلاۃ) کی طرح زندوں کی عبادت ہے، قربانی کے استثنا کی کوئی دلیل پختہ نہیں ہے، علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سخت ضعیف ہے اور نبی اکرم ﷺ کی قربانی کے وقت کی دعا سے استدلال زبردستی کا استدلال ہے، جیسے: بدعتیوں کا قبرستان کی دعا سے غیر اللہ کو پکارنے پر استدلال کرنا، جب کہ اس روایت کے بعض الفاظ یوں بھی ہیں "عمن لم يضحِ من أمتي" (یعنی میری امت میں سے جو قربانی نہیں کر سکا ہے اس کی طرف سے قبول فرما) اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ''میری امت میں سے جو زندہ شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور اس کی وجہ سے قربانی نہ کر سکا ہو اس کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما، نیز امت میں میت کی طرف سے قربانی کا تعامل بھی نہیں رہا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الأَضَاحِيِّ

۴۔ باب: کس قسم کے جانور کی قربانی مستحب ہے؟

1496ـ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ.

تخريج: د/الأضاحي ٤ (٢٧٩٦)، ن/الضحايا ١٤ (٤٣٩٥)، ق/الأضاحي ٤ (١٣٢٨)، (تحفة الأشراف: ٤٢٩٧) (صحيح)

۱۴۹۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگ والے ایک نرمینڈھے کی قربانی کی، وہ سیاہی میں کھاتا تھا، سیاہی میں چلتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ہم اس کو صرف حفص بن غیاث ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی اس کا منہ، اس کے پیر اور اس کی آنکھیں سب کالی تھیں۔

5۔بَابُ مَا لا يَجُوزُ مِنَ الأَضَاحِيِّ

۵۔ باب: جن جانوروں کی قربانی ناجائز ہے

1497ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ: ((لاَيُضَحَّى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا، وَلا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَلا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَلا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لا تُنْقِي)).

تخريج: د/الأضاحي ٦ (٢٨٠٢)، ن/الضحايا ٥ (٤٣٧٤)، ق/الأضاحي ٨ (٣١٤٤)، (تحفة الأشراف: ١٧٩٠)، وط/الضحايا ١(١) وحم (٤/٢٨٤، ٢٨٩، ٣٠٠، ٣٠١)، د/الأضاحي (١٩٩٢) (صحيح)

1497/ م۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۴۹۷۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایسے لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا پن واضح ہو، نہ ایسے اندھے جانور کی جس کا اندھا پن واضح ہو، نہ ایسے بیمار جانور کی جس کی بیماری واضح ہو اور نہ ایسے لاغر وکمزور جانور کی قربانی کی جائے جس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔ ❶

۱۴۹۷/م اس سند سے بھی براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے، اسے ہم صرف عبید بن فیروز کی حدیث سے جانتے ہیں انھوں نے براء سے روایت کی ہے۔ (۲) اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مذکورہ بالا چاروں قسم کے جانور قربانی کے لائق نہیں، عیب کے واضح اور ظاہر ہونے کی قید سے معلوم ہوا کہ معمولی نوعیت کا کوئی نقص وعیب قابل گرفت نہیں، بلکہ معاف ہے۔

6۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الأَضَاحِيِّ

۶۔ باب: جن جانوروں کی قربانی مکروہ ہے

1498۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيِّ، وَهُوَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالأُذُنَ وَأَنْ لاَنُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلاَمُدَابَرَةٍ وَلاَ شَرْقَاءَ وَلاَ خَرْقَاءَ.

تخريج: د/الأضاحي ٦ (٢٨٠٤)، ن/الضحايا ١٠ (٤٣٧٩)، ق/الأضاحي ٨ (٣١٤٢)، (تحفة الأشراف: ١٠١٢٥)، وحم (٨٠/١، ١٠٨، ١٢٨، ١٤٩)، د/الأضاحي ٣ (١٩٩٥) (ضعيف)

(سند میں ''ابواسحاق سبیعی'' مختلط اور مدلس ہیں، نیز ''شریح'' سے ان کا سماع نہیں، اس لیے سند میں انقطاع بھی ہے، مگر ناک کان دیکھ لینے کا مطلق حکم ثابت ہے)

1498/ م۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَزَادَ قَالَ: الْمُقَابَلَةُ مَاقُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا، وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الأُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَشُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيُّ هُوَ كُوفِيٌّ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ، وَشُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ كُوفِيٌّ وَلِوَالِدِهِ صُحْبَةٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ، وَشُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِيُّ أَبُو أُمَيَّةَ الْقَاضِي قَدْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ، وَكُلُّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ، قَوْلُهُ أَنْ نَسْتَشْرِفَ أَيْ أَنْ نَنْظُرَ صَحِيحًا.

تخريج: انظر ما قبله (ضعيف)

۱۴۹۸۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ (قربانی والے جانور کی) آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جس کا کان آگے سے کٹا ہو، یا جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو، یا جس کا کان چیرا ہوا ہو (یعنی لمبائی میں کٹا ہوا ہو)، یا جس کے کان میں سوراخ ہو۔

۱۴۹۸/م اس سند سے بھی علی رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ مقابلہ وہ جانور ہے جس کے

کان کا کنارہ (آگے سے) کٹا ہو، مدابرہ وہ جانور ہے جس کے کان کا کنارہ (پیچھے سے) کٹا ہو، شرقا، جس کا کان (لمبائی میں) چیرا ہوا ہو اور خرقاء جس کے کان میں (گول) سوراخ ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) شریح بن نعمان صائدی، کوفہ کے رہنے والے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ (۳) شریح بن ہانی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ان کے والد کو شرف صحبت حاصل ہے اور علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں اور شریح بن حارث کندی ابوامیہ قاضی ہیں، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، یہ تینوں شریح (جن کی تفصیل اوپر گذری) علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی اور ہم عصر ہیں۔ (۴) "نستشرف" سے مراد "ننظر صحیحاً" ہے، یعنی قربانی کے جانور کو ہم اچھی طرح دیکھ لیں۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الأَضَاحِيِّ

۷۔ باب: بھیڑ کے جذع کی قربانی کا بیان

1499۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي كِبَاشٍ قَالَ: جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيتُ أَبَاهُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((نِعْمَ (أَوْ نِعْمَتِ) الأُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ))، قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ بِلَالٍ ابْنَةِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهَا وَجَابِرٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا، وَعُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ يُجْزِءُ فِي الأُضْحِيَّةِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٤٥٦) وانظر حم (٢/٤٤٥) (ضعيف)

(سند میں "عثمان بن واقد" حافظہ کے کمزور اور "کدام" و "ابوکباش" مجہول ہیں)

۱۴۹۹۔ ابوکباش کہتے ہیں کہ میں مدینے میں تجارت کے لیے جذع، یعنی دنبہ کے چھوٹے بچے لایا اور بازار مندا ہو گیا، [1] میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: "بھیڑ کے جذع کی قربانی خوب ہے!" ابوکباش کہتے ہیں (یہ سنتے ہی) لوگ اس کی خریداری پر ٹوٹ پڑے۔

اس باب میں ابن عباس، ام بلال بنت ہلال کی ان کے والد سے اور جابر، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اور ایک آدمی جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں سے بھی احادیث آئی ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہ ابوہریرہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ (۳) عثمان

بن واقد یہ ابن محمد بن زیاد بن عبداللہ بن عمر بن خطاب ہیں۔ (۴) صحابہ کرام میں سے اہلِ علم اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ بھیڑ کا جذع قربانی کے لیے کفایت کر جائے گا۔

فائدہ ❶ :......یعنی بازار مندہ پڑ گیا دوسری جانب جذع کی قربانی درست نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ انھیں خرید نہیں رہے تھے۔

1500ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَدْيٌ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهِ أَنْتَ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ وَكِيعٌ: الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ يَكُونُ ابْنَ سِتَّةٍ أَوْ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَحَايَا فَبَقِيَ جَذَعَةٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا أَنْتَ)).

تخريج: خ/الوكالة ١ (٢٣٠٠)، والشركة ١٢ (٢٥٠٠)، والأضاحي ٢ (٥٥٤٧)، و ٧ (٥٥٥٥)، م/الأضاحي ٢ (١٩٦٥)، ن/الضحايا ١٣ (٤٣٨٤-٤٣٨٦)، ق/الأضاحي ٧ (٣١٣٨)، (تحفة الأشراف: ٩٩٥٥)، وحم (٤/١٤٤، ١٤٩، ١٥٢، ١٥٦)، د/الأضاحي ٤ (١٩٩٦) (صحيح)

1500/ م- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٩٩١٠) (صحيح)

۱۵۰۰۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں بکریاں دیں تاکہ وہ قربانی کے لیے صحابہ کرام کے درمیان تقسیم کر دیں، ایک عتود (بکری کا ایک سال کا فربہ بچہ) یا جدی ❶ باقی بچ گیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: ''تم اس کی قربانی خود کرلو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) وکیع کہتے ہیں: بھیڑ کا جذع، چھے یا سات ماہ کا بچہ ہوتا ہے۔ (۳) عقبہ بن عامر سے دوسری سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے جانور تقسیم کیے، ایک جذعہ باقی بچ گیا، میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''تم اس کی قربانی خود کرلو۔''

۱۵۰۰/م اس سند سے بھی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶ :......راوی کو شک ہو گیا ہے کہ ''عتود'' کہا یا ''جدی''۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الاشْتِرَاكِ فِي الأُضْحِيَّةِ

۸۔ باب: قربانی میں اشتراک کا بیان

1501۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الأَضْحَى، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةً.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الأَسَدِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَبِي أَيُّوبَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى.

تخريج: انظر حديث رقم: ۹۰۵ (صحيح)

۱۵۰۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ قربانی کا دن آ گیا، چنانچہ ہم نے گائے کی قربانی میں سات آدمیوں اور اونٹ کی قربانی میں دس آدمیوں کو شریک کیا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں ابوالأسد سلمی عن أبیہ عن جدہ اور ابوایوب سے احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ......سات افراد کی طرف سے گائے اور دس افراد کی طرف سے اونٹ ذبح کرنے کا یہ ضابطہ واصول قربانی کے جانوروں کے لیے ہے، جب کہ ہدی کے جانور اونٹ ہوں یا گائے سب میں سات سات افراد شریک ہوں گے، آگے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہی ثابت ہے۔

1502۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، و قَالَ إِسْحَاقُ يُجْزِءُ أَيْضًا الْبَعِيرُ عَنْ عَشَرَةٍ، وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

تخريج: انظر حديث رقم: ۹۰٤ (صحيح)

۱۵۰۲۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے موقع پر اونٹ اور گائے کو سات آدمیوں کی طرف سے نحر (ذبح) کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) صحابہ کرام میں سے اہل علم اور ان کے علاوہ لوگوں کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ (۳) اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں:

اونٹ دس آدمی کی طرف سے بھی کفایت کر جائے گا، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے لیے دیکھیے حدیث رقم (۱۵۰۱)۔ ان کی حدیث کا تعلق قربانی سے ہے، جب کہ جابر کی حدیث کا تعلق حج وعمرہ کی ہدی سے ہے۔

9۔ بَابٌ فِي الضَّحِيَّةِ بِعَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالأُذُنِ

۹۔ باب: ٹوٹے سینگ اور پھٹے کان والے جانوروں کی قربانی کا بیان

1503 ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْبَقَرَةُ، عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ: فَإِنْ وَلَدَتْ؟ قَالَ: اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا، قُلْتُ: فَالْعَرْجَاءُ؟ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ، قُلْتُ: فَمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ؟ قَالَ: لا بَأْسَ، أُمِرْنَا أَوْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالأُذُنَيْنِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

تخريج: ن/الضحايا ١١ (٤٣٨١)، ق/الأضاحي ٨ (٣١٤٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٠٦٢)، وحم (١/٩٥، ١٠٥، ١٢٥، ١٣٢، ١٥٢)، ود/الأضاحي ٣ (١٩٩٤) (حسن)

۱۵۰۳۔ حجیہ بن عدی سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کی جائے گی، حجیہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اگر وہ بچہ جنے؟ انھوں نے کہا: اسی کے ساتھ اس کو بھی ذبح کر دو، ❶ میں نے کہا اگر وہ لنگڑی ہو؟ انھوں نے کہا: جب قربان گاہ تک پہنچ جائے تو اسے ذبح کر دو، میں نے کہا: اگر اس کے سینگ ٹوٹے ہوں؟ انھوں نے کہا: کوئی حرج نہیں، ❷ ہمیں حکم دیا گیا ہے، یا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم ان کی آنکھوں اور کانوں کو خوب دیکھ بھال لیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث کو سفیان نے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی قربانی کے لیے گائے خریدی پھر اس نے بچہ جنا تو بچے کو گائے کے ساتھ ذبح کر دے۔

فائدہ ❷ :...... ظاہری مفہوم سے معلوم ہوا کہ ایسے جانور کی قربانی علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک جائز ہے، لیکن آگے آنے والی علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ان کے اس قول کے مخالف ہے۔ (لیکن وہ ضعیف ہے)

1504ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُضَحَّى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالأُذُنِ، قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الضحايا ٦ (٢٨٠٥)، ن/الضحايا ١٢ (٤٣٨٢)، ق/الأضاحي ٨ (٣١٤٥)، (تحفة الأشراف:

۱۰۰۳۱)، وحم (۸۳/۱، ۱۰۱، ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۵۰) (ضعیف) (اس کے راوی ''جری'' لین الحدیث ہیں)

۱۵۰۴۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان جانوروں کی قربانی کرنے سے منع فرمایا جن کے سینگ ٹوٹے اور کان پھٹے ہوئے ہوں۔قتادہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے اس کا تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا: ''عضب'' (سینگ ٹوٹنے) سے مراد یہ ہے کہ سینگ آدھی یا اس سے زیادہ ٹوٹی ہو۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِي عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

۱۰۔ باب: ایک بکری کی قربانی گھر کے سارے افراد کی طرف سے کافی ہے

1505۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَاأَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ، وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعِمُونَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ، فَصَارَتْ كَمَا تَرَى . قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَعُمَارَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ هُوَ مَدَنِيٌّ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ضَحَّى بِكَبْشٍ فَقَالَ: هٰذَا عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَا تُجْزِي الشَّاةُ إِلَّا عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: ق/الأضاحى ١٠ (٣١٤٧)، (تحفة الأشراف: ٣٤٨١) (صحيح)

۱۵۰۵۔عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قربانیاں کیسے ہوتی تھی؟ انھوں نے کہا: ایک آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا تھا، وہ لوگ خود کھاتے تھے اور دوسروں کو کھلاتے تھے یہاں تک کہ لوگ (کثرتِ قربانی پر) فخر کرنے لگے اور اب یہ صورت حال ہوگئی جو دیکھ رہے ہو۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) راوی عمارہ بن عبداللہ مدنی ہیں، ان سے مالک بن انس نے بھی روایت کی ہے۔(۳) بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے، ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے ایک مینڈھے کی قربانی کی اور فرمایا: یہ میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے ہے، جنھوں نے قربانی نہیں کی ہے۔(۴) بعض اہلِ علم کہتے ہیں: ایک بکری ایک ہی آدمی کی طرف سے کفایت کرے گی، عبداللہ بن مبارک اور دوسرے اہلِ علم کا یہی قول ہے۔(لیکن راجح پہلا قول ہے)

فائدہ ❶:......یعنی لوگ قربانی کرنے میں فخر ومباہات سے کام لینے لگے ہیں۔

11۔ بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الأُضْحِيَّةَ سُنَّةٌ

۱۱۔ باب: قربانی کے سنت ہونے کی دلیل

1506۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الأُضْحِيَّةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ فَقَالَ: ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَتَعْقِلُ؟ ضَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الأُضْحِيَّةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ، وَلَكِنَّهَا سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُعْمَلَ بِهَا، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ.

تخريج: ق/الأضاحي ٢ (٣١٢٤، ٣١٢٤/م) (تحفة الأشراف: ٦٦٧١) (ضعيف)

(سند میں ''حجاج بن ارطاۃ'' ضعیف اور مدلس راوی ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے، واضح رہے کہ سنن ابن ماجہ کی سند بھی ضعیف ہے، اس لیے کہ اس میں اسماعیل بن عیاش ہیں جن کی روایت غیر شامی رواۃ سے ضعیف ہے اور اس حدیث کی ایک سند میں ان کے شیخ عبداللہ بن عون بصری ہیں اور دوسری سند میں حجاج بن ارطاۃ کوفی ہیں)

۱۵۰۶۔ جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے بارے میں پوچھا: کیا یہ واجب ہے؟ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے، اس آدمی نے پھر اپنا سوال دہرایا، انھوں نے کہا: سمجھتے نہیں ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے، بلکہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے اور اس پر عمل کرنا مستحب ہے، سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

فائدہ ❶:......بعض نے ''من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا'' جس کے ہاں مالی استطاعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے'' سے قربانی کے وجوب پر استدلال کیا ہے، مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہ روایت مرفوع نہیں، بلکہ موقوف، یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، نیز اس میں وجوب کی صراحت نہیں ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسے حدیث میں ہے کہ جس نے لہسن کھایا ہو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے، اسی لیے جمہور کے نزدیک یہ حکم صرف استحباب کی تاکید کے لیے ہے، اس کے علاوہ بھی جن دلائل سے قربانی کے وجوب پر استدلال کیا جاتا ہے وہ صریح نہیں ہیں، صحیح یہی ہے کہ قربانی سنت ہے۔

1507۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالاَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧٦٤٥) (ضعيف)

(سند میں ''حجاج بن ارطاۃ'' مدلس راوی ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے)

۱۵۰۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینے میں دس سال مقیم رہے اور آپ (ہرسال) قربانی کرتے رہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

12- بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلاَةِ

۱۲۔ باب: صلاۃ عید کے بعد قربانی کرنے کا بیان

1508- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ، فَقَالَ: ((لاَيَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ))، قَالَ: فَقَامَ خَالِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نُسُكِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيرَانِي، قَالَ: ((فَأَعِدْ ذَبْحًا آخَرَ)) فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَهِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ، وَلاَ تُجْزِءُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدَبٍ وَأَنَسٍ وَعُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لاَيُضَحَّى بِالْمِصْرِ حَتَّى يُصَلِّيَ الإِمَامُ، وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَهْلِ الْقُرَى فِي الذَّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ لاَ يُجْزِءَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ، وَقَالُوا: إِنَّمَا يُجْزِءُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ.

تخريج: خ/العيدين ٣ (٩٥١)، و ٥ (٩٥٥)، و ٨ (٩٥٧)، و ١٠ (٩٦٨)، و ١٧ (٩٧٦)، و ٢٣ (٩٨٣)، والأضاحي ١ (٥٥٤٥)، و ٨ (٥٥٥٦-٥٥٥٧) و ١١ (٥٥٦٠) و ١٢ (٥٥٦٣)، والأيمان والندور ١٥ (٦٦٧٣)، م/الأضاحي ١ (١٩٦١)، د/الأضاحي ٥ (٢٨٠٠)، ن/العيدين ٨ (١٥٦٤)، والضحايا ١٧ (٤٤٠٠)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٩)، وحم (٢٨٠/٤، ٢٩٧، ٣٠٢، ٣٠٣) ود/الأضاحي ٧ (٢٠٠٥) (صحيح)

۱۵۰۸۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطبہ دیا، آپ نے خطبے کے دوران فرمایا: ''جب تک صلاۃِ عیدادا نہ کرلے کوئی ہرگز قربانی نہ کرے۔''

براء کہتے ہیں: میرے ماموں کھڑے ہوئے، [1] انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے جس میں (زیادہ ہونے کی وجہ سے) گوشت قابلِ نفرت ہو جاتا ہے، اس لیے میں نے اپنی قربانی جلد کردی تاکہ اپنے بال بچوں اور گھر

والوں یا پڑوسیوں کو کھلا سکوں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر دوسری قربانی کرو''، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس دودھ پیتی پٹھیا ہے اور گوشت والی دو بکریوں سے بہتر ہے، کیا میں اس کو ذبح کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! وہ تمھاری دونوں قربانیوں سے بہتر ہے، لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے جذعہ (بچے) کی قربانی کافی نہ ہوگی۔''❷

اس باب میں جابر، جندب، انس، عویمر بن اشقر، ابن عمر اور ابوزید انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب تک امام نمازِ عید نہ ادا کرلے شہر میں قربانی نہ کی جائے۔ (۳) اہلِ علم کی ایک جماعت نے جب فجر طلوع ہو جائے تو گاؤں والوں کے لیے قربانی کی رخصت دی ہے، ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ (۴) اہلِ علم کا اجماع ہے کہ بکری کے جذعہ (چھ ماہ کے بچے) کی قربانی درست نہیں ہے، وہ کہتے ہیں البتہ بھیڑ کے جذع کی قربانی درست ہے۔❸

فائدہ ❶:......ان کا نام ابوبردہ بن نیار تھا۔

فائدہ ❷:......یعنی یہ حکم تمہارے لیے خاص ہے، کیوں کہ تمہارے لیے اس وقت مجبوری ہے ورنہ قربانی میں مسنہ (دانتا یعنی دو دانت والا) ہی جائز ہے، بکری کا جذعہ وہ ہے جو سال پورا کرکے دوسرے سال میں قدم رکھ چکا ہو اس کی بھی قربانی صرف ابوبردہ کے لیے جائز کی گئی تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا صحیح وقت صلاۃِ عید کے بعد ہے، اگر کسی نے صلاۃِ عید کی ادائیگی سے پہلے ہی جانور ذبح کر دیا تو اس کی قربانی نہیں ہوئی، اسے دوبارہ قربانی کرنی چاہیے۔

فائدہ ❸:......بھیڑ کے جذعہ (چھ ماہ) کی قربانی عام مسلمانوں کے لیے دانتا میسر نہ ہونے کی صورت میں جائز ہے، جب کہ بکری کے جذعہ (ایک سالہ) کی قربانی صرف ابوبردہ رضی اللہ عنہ کے لیے جائز کی گئی تھی۔

13- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

۱۳- باب: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

1509- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَإِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ.

تخريج: م/الأضاحي ٥ (١٩٧٠)، (تحفة الأشراف: ٨٢٩٤) (صحيح)

۱۵۰۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھائے۔''❶ اس باب میں عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) نبی اکرم ﷺ کی طرف سے یہ ممانعت پہلے تھی، اس

کے بعد آپ نے اجازت دے دی۔

فائدہ ❶ :...... یہ فرمان خاص وقت کے لیے تھا جو اگلی حدیث سے منسوخ ہوگیا۔

14- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلاثٍ

۱۴- باب: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھ کر کھانے کی رخصت کا بیان

1510- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لا طَوْلَ لَهُ، فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَنُبَيْشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَأَنَسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ.

تخريج: م/الجنائز ٣٦ (١٠٦/٩٧٧)، والأضاحي ٥ (٩٧٧/٣٧)، د/الأشربة ٧ (٣٦٩٨)، ن/الجنائز ١٠٠ (٢٠٣٤)، د/الأضاحي ٣٦ (٤٤٣٤، ٤٤٣٥)، والأشربة ٤٠ (٥٦٥٤-٥٦٥٦) (تحفة الأشراف: ١٩٣٢)، وحم (٥/٣٥٠، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٧، ٣٦١) (صحيح)

۱۵۱۰- بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تم لوگوں کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا تاکہ مالدار لوگ ان لوگوں کے لیے کشادگی کر دیں جنہیں قربانی کی طاقت نہیں ہے، سو اب جتنا چاہو خود کھاؤ دوسروں کو کھلاؤ اور (گوشت) جمع کر کے رکھو۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اہل علم صحابہ اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے۔ (۳) اس باب میں ابن مسعود، عائشہ، نبیشہ، ابوسعید، قتادہ بن نعمان، انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... کیوں کہ اب اللہ نے عام مسلمانوں کے لیے بھی کشادگی پیدا کر دی ہے اور اب اکثر کو قربانی میسر ہوگئی ہے۔

1511- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا، أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قُلْتُ لأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ؟ قَالَتْ: لا، وَلَكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّي مِنَ النَّاسِ، فَأَحَبَّ أَنْ يُطْعَمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

تخريج: خ/الأطعمة ٢٧ (٥٤٢٣)، و ٣٧ (٥٤٣٨)، والأضاحي ١٦ (٥٥٧٠)، ن/الضحايا ٣٧ (٤٤٣٧)،

ق/الضحايا ١٦ (١٥١١)، والأطعمة ٣٠ (٣١٥٩)، (تحفة الأشراف: ١٦١٦٥)، وحم (٦/١٠٢، ٢٠٩) (صحيح) (وعند م/الأضاحي ٥ (١٩٧١)، و د/الضحايا ١٠ (٢٨١٢)، و ط/الضحايا ٤ (٧) وحم (٦/٥١)، د/الأضاحي ٦() نحوه)

١٥١١۔ عابس بن ربیعہ کہتے ہیں: میں نے ام المومنین سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرماتے تھے؟ وہ بولیں: نہیں، لیکن اس وقت بہت کم لوگ قربانی کرتے تھے، اس لیے آپ چاہتے تھے کہ جو لوگ قربانی نہیں کر سکے ہیں انھیں کھلایا جائے، ہم لوگ قربانی کے جانور کے پائے رکھ دیتے پھران کو دس دن بعد کھاتے تھے۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، ام المومنین (جن سے حدیثِ مذکور مروی ہے) وہ نبی اکرم ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، ان سے یہ حدیث کئی سندوں سے آئی ہے۔

فائدہ [1] :...... مقصود یہ ہے کہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرکے رکھتے اور قربانی کے بعد اسے کئی دنوں تک کھاتے۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

١٥۔ باب: فرع اور عتیرہ کا بیان

1512ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ فَرَعَ وَلاَ عَتِيرَةَ)) وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَمِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ وَأَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَتِيرَةُ ذَبِيحَةٌ كَانُوا يَذْبَحُونَهَا فِي رَجَبٍ يُعَظِّمُونَ شَهْرَ رَجَبٍ لأَنَّهُ أَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ، وَأَشْهُرِ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُوالْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَأَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، كَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ.

تخريج: خ/العقيقة ٣ (٥٤٧٣)، و ٤ (٥٤٧٤)، م/الأضاحي ٦ (١٩٧٦)، د/الضحايا ٢٠ (٢٨٣١)، ن/الفرع والعتيرة ١ (٤٢٢٧)، ق/الذبائح ٢ (٢٨٦٨)، (تحفة الأشراف: ١٣٢٦٩)، وحم (٢/٢٢٩، ٢٣٩، ٢٧٩، ٤٩٠)، د/الأضاحي ٨ (٢٠٠٧) (صحيح)

١٥١٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اسلام میں) نہ فرع ہے نہ عتیرہ، ''فرع'' جانور کا وہ پہلا بچہ ہے جو کافروں کے یہاں پیدا ہوتا تو وہ اسے (بتوں کے نام پر) ذبح کر دیتے تھے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں نبیشہ، مخنف بن سلیم اور ابوالعشراء سے بھی احادیث آئی ہیں، ابوالعشراء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) ''عتیرہ وہ ذبیحہ ہے جسے اہلِ مکہ رجب کے مہینے میں اس ماہ کی تعظیم کے لیے ذبح کرتے تھے، اس لیے کہ حرمت کے مہینوں میں رجب پہلا مہینہ ہے اور حرمت کے مہینے رجب

ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں اور حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے (ابتدائی) دس دن ہیں۔ حج کے مہینوں کے سلسلے میں بعض صحابہ اور دوسرے لوگوں سے اسی طرح مروی ہے۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

۱۶۔ باب: عقیقہ کا بیان

1513ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ، فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ كُرْزٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

تخريج: ق/الذبائح ١ (٣١٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٥١٣)، وحم (٦/٣١، ١٥٨، ٢٥١) (صحيح)

۱۵۱۳۔ یوسف بن ماہک سے روایت ہے: لوگ حفصہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس گئے اور ان سے عقیقے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ (اُن کی پھوپھی) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کریں۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) حفصہ، عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی بیٹی ہیں۔ (۳) اس باب میں علی، ام کرز، بریدہ، سمرہ، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، انس، سلمان بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......عقیقہ اس ذبیحہ کو کہتے ہیں جو نومولود کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ اصل میں عقیقہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو ماں کے پیٹ میں نومولود کے سر پر نکلتے ہیں، اس حالت میں نومولود کی طرف سے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ عقیقہ ''عق'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی پھاڑنے اور کاٹنے کے ہیں، ذبح کی جانے والی بکری کو عقیقہ اس لیے کہا گیا کہ اس کے اعضا کے ٹکڑے کیے جاتے ہیں اور پیٹ کو چیر پھاڑ دیا جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنی چاہیے۔ ''شاۃ'' کے لفظ سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ عقیقہ کے جانور میں قربانی کے جانور کی شرائط نہیں ہیں، لیکن بہتر ہے کہ قربانی کے جانور میں شارع نے جن نقائص اور عیوب سے بچنے اور پرہیز کرنے کی ہدایت دی ہے ان کا لحاظ رکھا جائے۔ عقیقہ کے جانور کا دو دانتا ہونا کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں، البتہ ''شاۃ'' کا تقاضا ہے کہ وہ بڑی عمر کا ہو۔ اور لفظ ''شــأۃ'' کا یہ بھی تقاضا ہے کہ گائے اور اونٹ عقیقہ میں جائز نہیں، اگر گائے اور اونٹ عقیقہ میں جائز ہوتے تو

نبی اکرم ﷺ صرف "شأة" کا تذکرہ نہ فرماتے۔

17۔ بَاب الأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

۱۷۔ باب: نومولود کے کان میں اذان کہنے کا بیان

1514۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلاَةِ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ فِي الْعَقِيقَةِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَان مُكَافِئَتَان، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا أَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: د/الأدب ۱۱۶ (۵۱۰۵)، (تحفة الأشراف: ۱۲۰۲۰) وحم (۶/۹، ۳۹۱، ۳۹۲) (ضعيف)

(سند میں عاصم بن عبیداللہ ضعیف راوی ہیں اور اس معنی کی ابن عباس کی حدیث میں ایک کذاب راوی ہے۔ دیکھیے الضعیفة رقم ۳۲۱ و ۶۱۲۱)

۱۵۱۴۔ ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حسن بن علی جب فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے تو آپ ﷺ نے حسن کے کان میں صلاۃ کی اذان کی طرح اذان دی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) عقیقے کے مسئلے میں اس حدیث پر عمل ہے جو نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے آئی ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے۔ (۳) نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حسن کی طرف سے ایک بکری ذبح کی، بعض اہل علم کا مسلک اسی حدیث کے موافق ہے۔

1515۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَعَ الْغُلاَمِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى)).

تخريج: خ/العقيقة ۲ (۵۳۷۱)، د/الضحايا ۲۱ (۲۸۳۹)، ن/العقيقة ۲ (۴۲۱۹)، ق/الذبائح ۱ (۳۱۶۴)، (تحفة الأشراف: ۴۴۸۵)، وحم (۴/۱۷، ۱۸، ۲۱۴) د/الأضاحي ۹ (۲۰۱۰) (صحيح)

1515/ م۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۵۱۵۔ سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑکے کی پیدائش پر عقیقہ لازم ہے، اس کی طرف سے خون بہاؤ (جانور ذبح کرو) اور اس سے گندگی دور کرو۔''

۱۵۱۵/م اس سند سے بھی سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1516۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ، فَقَالَ: ((عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ، وَعَنِ الأُنْثَى وَاحِدَةٌ، وَلاَيَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا)). قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الضحايا ٢١ (٢٨٣٤ــ٢٨٣٥)، ن/العقيقة ٢ (٤٢٢٠)، ق/الذبائح ١ (٣١٦٢)، (تحفة الأشراف: ١٨٣٥١)، وحم (٦/٣٨١، ٤٢٢) د/الأضاحي ٩ (٢٠٠٩) (صحيح)

۱۵۱۶۔ ام کرز رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے گی، وہ جانور نر ہو یا مادہ اس میں تمہارے لیے کوئی حرج نہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

18۔ بابٌ

۱۸۔ باب: قربانی سے متعلق ایک اور باب

1517۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوالْمُغِيرَةِ، عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الأُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ)). قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

تخريج: ق/الأضاحي ٤ (٣١٦٤)، (تحفة الأشراف: ٤٨٦٦) (ضعيف)

(سند میں ''عفیر بن معدان'' ضعیف ہیں)

۱۵۱۷۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کے جانوروں میں سب سے بہتر مینڈھا ہے اور سب سے بہتر کفن حلہ (تہبند اور چادر) ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) عفیر بن معدان حدیث کی روایت میں ضعیف ہیں۔

19۔ بابٌ

۱۹۔ باب: قربانی سے متعلق ایک اور باب

1518۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَمْلَةَ، عَنْ

مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ.

تخريج: د/الأضاحي ١ (٢٧٨٨)، ن/الفرع والعتيرة ١ (٤٢٢٩)، ق/الأضاحي ٢ (٣١٢٥)، (تحفة الأشراف: ١١٢٤٤)، وحم (٤/٢١٥) و (٥/٧٦) (حسن)

۱۵۱۸۔ مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میدان عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے، میں نے آپ کو فرماتے سنا: لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال ایک قربانی اور عتیرہ ہے، ❶ تم لوگ جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ عتیرہ وہ ہے جسے تم لوگ رجبیہ کہتے ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اس کو ابن عون ہی کی سند سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶: ...... جو بعد میں منسوخ ہو گیا۔

20- بَابُ الْعَقِيقَةِ بِشَاةٍ

۲۰۔ باب: عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنے کا بیان

1519 — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ، وَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ! احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً)). قَالَ: فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٢٦١) (حسن)

(سند میں "محمد بن علی ابو جعفر الصادق" اور "علی رضی اللہ عنہ" کے درمیان انقطاع ہے، مگر حاکم کی روایت (۴/۲۳۷) متصل ہے، نیز اس کے شواہد بھی ہیں جسے تقویت پا کر حدیث حسن لغیرہ ہے)

۱۵۱۹۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کیا اور فرمایا: "فاطمہ! اس کا سر مونڈ دو اور اس کے بال کے برابر چاندی صدقہ کرو"، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بال کو تولا تو اس کا وزن ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم ہوا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس کی سند متصل نہیں ہے اور راوی ابو جعفر الصادق محمد بن علی بن حسین نے علی بن ابی طالب کو نہیں پایا ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں دلیل ہے کہ نومولود کے سر کا بال وزن کر کے اسی کے برابر چاندی صدقہ کیا جائے۔

21۔ بابٌ

۲۱۔ باب: قربانی سے متعلق ایک اور باب

1520ــ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/القسامة (الحدود) ۹ (۱٦۷۹)، ن/الضحايا ۱٤ (٤۳۹٤)، (تحفة الأشراف: ۱۱٦۸۳) (صحيح)

۱۵۲۰۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا، پھر (منبر سے) اترے پھر آپ نے دو مینڈھے منگائے اور ان کو ذبح کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (یہ عیدالاضحیٰ کی صلاۃ کے بعد کیا تھا، دیکھیے اگلی حدیث)۔

22۔ بابٌ

۲۲۔ باب: قربانی سے متعلق ایک اور باب

1521ــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الأَضْحَى بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: ((بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ إِذَا ذَبَحَ: بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ حَنْطَبٍ يُقَالُ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ.

تخريج: د/الضحايا۸ (۲۸۱۰)، ق/الأضاحي ۱ (۳۱۲۱)، (تحفة الأشراف: ۳۰۹۹)، وحم (۳/۳۵٦، ۳٦۲)، ود/الأضاحي ۱ (۱۹۸۹) (صحیح) (''مطلب'' کے ''جابر رضی اللہ عنہ'' سے سماع میں اختلاف ہے، مگر شواہد ومتابعات کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، الإرواء ۱۱۳۸، وتراجع الألبانی ۵۸۰)

۱۵۲۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ گیا، جب آپ خطبہ ختم کر چکے تو منبر سے نیچے اترے، پھر ایک مینڈھا لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور (ذبح کرتے وقت) یہ کلمات کہے: ((بِسْمِ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي))۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) اہل علم صحابہ اور دیگر لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ جانور ذبح کرتے وقت آدمی یہ کہے "بسم الله والله اكبر" ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے، کہا جاتا ہے۔ (۳) راوی مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا سماع جابر سے ثابت نہیں ہے۔

فائدہ ❶ :...... میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے، یہ میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے ہے، جنہوں نے قربانی نہیں کی ہے۔ (یہ آخری جملہ اس بابت واضح اور صریح ہے کہ آپ ﷺ نے امت کے ان افراد کی طرف سے قربانی کی جو زندہ تھے اور مجبوری کی وجہ سے قربانی نہیں کر سکے تھے، اس میں مردہ کو شامل کرنا زبردستی ہے)

23- بابٌ

۲۳- باب: عقیقہ سے متعلق ایک اور باب

1522- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ)).

تخريج: خ/العقيقة ٢ (٥٤٧٢)، (إشارة بعد حديث سلمان الضب) د/الضحايا ٢١ (٢٨٣٧)، ن/العقيقة ٥ (٤٢٢٥)، ق/الذبائح ١ (٣١٦٥)، (تحفة الأشراف: ٤٥٨١)، وحم (٧/٥، ٨، ١٢، ١٧، ١٨، ٢٢) ود/الأضاحي ٩ (٢٠١٢) (صحيح)

1522/ م- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ، فَإِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعَ عَشَرَ، فَإِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عُقَّ عَنْهُ يَوْمَ حَادٍ وَعِشْرِينَ، وَقَالُوا: لَا يُجْزِءُ فِي الْعَقِيقَةِ مِنَ الشَّاةِ إِلَّا مَا يُجْزِءُ فِي الأُضْحِيَّةِ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٤٥٧٤) (صحيح)

۱۵۲۲- سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر بچہ عقیقے کے بدلے گروی رکھا ہوا ہے، ❶ پیدائش کے ساتویں دن اس کا عقیقہ کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور اس کے سر کے بال منڈائے جائیں۔"

۱۵۲۲/م اس سند سے بھی سمرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اہل علم کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ بچے کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کرنا مستحب سمجھتے ہیں، اگر ساتویں دن نہ کر سکے تو چودھویں دن، اگر پھر بھی نہ کر سکے تو اکیسویں دن عقیقہ کیا جائے،

یہ لوگ کہتے ہیں: اسی بکری کا عقیقہ درست ہوگا جس کی قربانی درست ہوگی۔ ❷

فائدہ ❶ :...... "مرتھن" کے مفہوم میں اختلاف ہے: سب سے عمدہ بات وہ ہے جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمائی ہے کہ یہ شفاعت کے متعلق ہے، یعنی جب بچہ مرجائے اور اس کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو تو قیامت کے دن وہ اپنے والدین کے حق میں شفاعت نہیں کرسکے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ عقیقہ ضروری اور لازمی ہے اس کے بغیر چارہ کار نہیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بالوں کی گندگی وناپاکی میں مرہون ہے، اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ اس سے گندگی کو دور کرو۔

فائدہ ❷ :......اس سلسلے میں صحیح حدیث تو درکنار کوئی ضعیف حدیث بھی نہیں ملتی جس سے اس شرط کے قائلین کی تائید ہوتی ہو۔

24۔ بَابُ تَرْكِ أَخْذِ الشَّعْرِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ

۲۴۔ باب: جو قربانی کرنا چاہتا ہو وہ بال نہ کاٹے

1523۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرٍو أَوْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ)). قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالصَّحِيحُ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، قَدْ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ نَحْوَ هٰذَا، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ كَانَ يَقُولُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَإِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ ذَهَبَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ، فَقَالُوا: لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعَرِهِ وَأَظْفَارِهِ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ، وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ.

تخريج: م/الأضاحي ٧ (١٩٧٧)، د/الضحايا ٣ (٢٧٩١)، ن/الضحايا ١ (٤٣٦٧)، ق/الأضاحي ١١ (٣١٤٩)، (تحفة الأشراف: ١٨١٥٢)، وحم (٦/٢٨٩، ٣٠١، ٣١١)، د/الأضاحي ٢ (١٩٩٠) (صحيح)

۱۵۲۳۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کرنا چاہتا ہو وہ (جب تک قربانی نہ کرلے) اپنا بال اور ناخن نہ کاٹے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) (عمرو اور عمر میں کے بارے میں) صحیح عمرو بن مسلم ہے، ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی لوگوں نے حدیث روایت کی ہے، دوسری سند سے اسی جیسی حدیث سعید بن میسّب سے آئی ہے، سعید بن میسّب ابوسلمہ سے اور ابوسلمہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) بعض اہل علم کا یہی قول ہے،

سعید بن مسیّب بھی اسی کے قائل ہیں، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا مسلک بھی اسی حدیث کے موافق ہے۔ (۴) بعض اہلِ علم نے اس سلسلے میں رخصت دی ہے، وہ لوگ کہتے ہیں: بال اور ناخن کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے، شافعی کا یہی قول ہے، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ قربانی کا جانور مدینہ روانہ کرتے تھے اور محرم جن چیزوں سے اجتناب کرتا ہے، آپ ان میں سے کسی چیز سے بھی اجتناب نہیں کرتے تھے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ کی حدیث میں تطبیق کی صورت علما نے یہ نکالی ہے کہ ام سلمہ کی روایت کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

18۔ كِتَاب النُّذُورِ وَالأَيْمَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
نذر اور قسم (حلف) کے احکام ومسائل

1۔ بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ
1۔ باب: معصیت کی نذر پوری نہیں کی جائے گی

1524ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُه كَفَّارَةُ يَمِينٍ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا يَصِحُّ لِأَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ، مِنْهُمْ: مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَالْحَدِيثُ هُوَ هٰذَا.

تخريج: د/الأيمان ٢٣ (٣٢٩٠-٣٢٩٢)، ق/الكفارات ١٦ (٢١٢٥)، ن/الأيمان ٤١ (٣٨٦٥-٣٨٧٠) (تحفة الشراف: ١٧٧٧٠)، وحم (٦/٢٤٧) (صحيح) (ملاحظه هو: الإرواء رقم: ٢٥٩٠)

۱۵۲۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معصیت کے کاموں میں نذر جائز نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ زہری نے اس کو ابوسلمہ سے نہیں سنا ہے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس حدیث کو کئی لوگوں نے روایت کیا ہے، انھیں میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق ہیں، ان دونوں نے زہری سے بطریق: "سلمان بن أرقم، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن عائشة، عن النبي ﷺ" روایت کی ہے، محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: وہ حدیث یہی ہے، (اور آگے آرہی ہے)۔ (۳) اس باب میں ابن عمر، جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ......یعنی معصیت کی نذر پوری نہیں کی جائے گی، البتہ اس میں قسم کا کفارہ دینا ہوگا، نذر کی اصل انذار ہے جس کے معنی ڈرانے کے ہیں، امام راغب فرماتے ہیں کہ نذر کے معنی کسی حادثے کی وجہ سے ایک غیر واجب چیز کو اپنے اوپر واجب کر لینے کے ہیں، قسم کے کفارے کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي

أَيْمَانِكُمْ وَلَكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ﴾ (المائدة: ٨٩) (اللہ تعالیٰ تمھاری قسموں میں لغوقسم پرتم سے مواخذہ نہیں فرماتا،لیکن مواخذہ اس پر فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو موکد کردو، اس کا کفارہ دس مساکین کو اوسط درجے کا جو خود کھاتے ہیں وہ کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے، پس جو شخص یہ نہ پائے تو اسے تین صیام رکھنے ہوں گے، یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھالو۔ یہ حدیث معصیت کی نذر میں کفارہ کے واجب ہونے کا تقاضا کرتی ہے، امام احمد اور اسحاق بن راہویہ کی یہی رائے ہے، مگر جمہور علما اس کے مخالف ہیں، ان کے نزدیک وجوب سے متعلق احادیث ضعیف ہیں، لیکن شارح ترمذی کہتے ہیں کہ باب کی اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں، ان سے حجت پکڑی جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

1525ـ حَدَّثَنَا أَبُوإِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ وَاسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ، وَأَبُو صَفْوَانَ هُوَ مَكِّيٌّ وَاسْمُهُ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ جُلَّةِ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا كَفَّارَةَ فِي ذٰلِكَ، وَهُوَقَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الاشراف: ١٧٧٨٢) (صحيح)

(سند میں ''سلیمان بن ارقم'' ضعیف ہیں، مگر سابقہ حدیث سے تقویت پاکر یہ حدیث صحیح ہے)

١٥٢٥۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی معصیت پر مبنی کوئی نذر جائز نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث غریب ہے۔ (٢) اور ابوصفوان کی اس حدیث سے جسے وہ یونس سے روایت کرتے ہیں، زیادہ صحیح ہے۔ (٣) ابوصفوان مکی ہیں، ان کا نام عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان ہے، ان سے حمیدی اور کئی بڑے بڑے محدثین نے روایت کی ہے۔ (٤) اہلِ علم صحابہ کی ایک جماعت اور دوسرے لوگ کہتے ہیں: اللہ کی معصیت کے سلسلے میں کوئی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے، ان دونوں نے زہری کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے وہ ابوسلمہ سے اور

ابوسلمہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ (۵) بعض اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگ کہتے ہیں: معصیت میں کوئی نذر جائز نہیں ہے اور اس میں کوئی کفارہ بھی نہیں، مالک اور شافعی کا یہی قول ہے۔

2۔ بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ

2۔ باب: جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اللہ کی اطاعت کرنی چاہیے

1526۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ الأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ)).

تخريج: خ/الأيمان والنذور ٢٨ (٦٧٠٠)، د/الأيمان ٢٢ (٣٢٨٩)، ن/الأيمان ٢٧ (٣٨٣٩)، ق/الكفارات ١٦ (٢١٢٦)، (تحفة الاشراف: ١٧٤٥٨)، وط/النذور ٤ (٨)، وحم (٦/٣٦، ٤١، ٢٢٤) د/النذور ٣(٢٣٨٣) (صحيح)

1526/ م حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ الأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ قَالُوا: لَا يَعْصِي اللَّهَ وَلَيْسَ فِيهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ إِذَا كَانَ النَّذْرُ فِي مَعْصِيَةٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

١٥٢٦۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اللہ کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔''

1526/م اس سند سے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسے یحییٰ بن ابی کثیر نے بھی قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگوں کا یہی قول ہے، مالک اور شافعی کا بھی یہی قول ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور جب نذر اللہ کی نافرمانی کی بابت ہو تو اس میں قسم کا کفارہ نہیں ہے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

۳۔ باب: جو چیز آدمی کے اختیار میں نہیں اس میں نذر نہیں

1527۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى

الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لا يَمْلِكُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ٤٤ (٦٠٤٧)، م/الإيمان ٤٧ (١١٠)، د/الأيمان ٩ (٣٢٥٧)، ن/الأيمان ٧ (٣٨٠١)، و ٣١ (٣٨٤٤)، (تحفة الشراف: ٢٠٦٢)، وحم (٤/٣٣) (صحيح)

١٥٢٧۔ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کے اختیار میں جو چیز نہیں ہے اس میں نذر صحیح نہیں ہے۔''❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی نذر مانتے وقت جو چیز بندے کے اختیار میں نہیں ہے اس میں نذر صحیح نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر اس چیز پر اختیار حاصل ہو جائے تو بھی وہ نذر پوری نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس پر کفارہ ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

4۔ باب: غیر متعین نذر کے کفارے کا بیان

1528۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِينٍ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: م/النذور ٥ (١٦٤٥)، د/الأيمان ٣١ (٣٣٢٣)، ن/الأيمان ٤١ (٣٨٦٣)، ق/الكفارات ١٧ (٢١٢٥)، (تحفة الاشراف: ٩٩٦٠)، وحم (٤/١٤٤، ١٤٦، ١٤٧) (صحيح)

(لیکن ''لم یسم'' کا لفظ صحیح نہیں ہے اور یہ مؤلف کے سوا کسی کے یہاں ہے بھی نہیں (جبکہ ابوداود نے اسی کا لحاظ رکھ کر ''من نذر نذراً لم یسم'' کا باب باندھا ہے) یہ مؤلف کے راوی ''محمد مولی المغیرہ'' کا اضافہ ہے جو خود مجہول راوی ہیں، یہ دیگر کی سندوں میں نہیں ہیں)

١٥٢٨۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیر متعین نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی جس نے کوئی نذر مانی اور اس کا نام نہیں لیا، یعنی صرف اتنا کہا کہ اگر میری مراد پوری ہو جائے تو مجھ پر نذر ہے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

5- باب: کسی کام پر قسم کھانے کے بعد اس سے بہتر کام جان جائے تو اس کے حکم کا بیان

1529- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُونُسَ هُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَاعَبْدَالرَّحْمَنِ! لا تَسْأَلِ الإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أَتَتْكَ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي مُوسَى.

قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأيمان والنذور ١ (٦٦٢٢)، والكفارات ١٠ (٦٧٢٢)، والأحكام ٥ (٤١٤٦)، م/الأيمان ٣(١٦٥٢)، د/الخراج ٢ (٢ (٢٩٢٩)، ن/آداب القضاة ٥ (٥٣٨٦)، (تحفة الاشراف: ٩٦٩٥)، وحم (٥/٦٦) ود/النذور ٩ (٢٣٩١) (صحيح)

۱۵۲۹- عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عبدالرحمن! منصب امارت کا مطالبہ نہ کرو، اس لیے کہ اگر تم نے اسے مانگ کر حاصل کیا تو تم اسی کے سپرد کر دیے جاؤ گے، ❶ اگر وہ تمہیں بن مانگے ملی تو اللہ کی مدد و توفیق تمہارے شامل ہوگی اور جب تم کسی کام پر قسم کھاؤ پھر دوسرے کام کو اس سے بہتر سمجھو تو جسے تم بہتر سمجھتے ہو اسے ہی کرو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عبدالرحمن بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، جابر، عدی بن حاتم، ابوالدرداء، انس، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، ام سلمہ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی اللہ کی نصرت و تائید تمہیں حاصل نہیں ہوگی۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

6- باب: قسم توڑنے سے پہلے قسم کا کفارہ ادا کرنے کا بیان

1530- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْكَفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ تُجْزِءُ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لا يُكَفِّرُ إِلَّا بَعْدَ الْحِنْثِ، قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: إِنْ كَفَّرَ بَعْدَ الْحِنْثِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ كَفَّرَ قَبْلَ الْحِنْثِ أَجْزَأَهُ.

تخريج: م/الأيمان ٣ (١٦٥٠/١٢)، (تحفة الاشراف: ١٢٧٣٨)، وحم (٣٦١/٢) (صحيح)

۱۵۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی کسی امر پر قسم کھائے اور اس کے علاوہ کام کو اس سے بہتر سمجھے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے (جسے وہ بہتر سمجھتا ہے)۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ (۳) اکثر اہلِ علم صحابہ اور دیگر لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا صحیح ہے، مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ (۴) بعض اہلِ علم کہتے ہیں: حانث ہونے (یعنی قسم توڑنے) کے بعد ہی کفارہ ادا کیا جائے گا۔ (۵) سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر کوئی حانث ہونے (یعنی قسم توڑنے) کے بعد کفارہ ادا کرے تو میرے نزدیک زیادہ اچھا ہے اور اگر حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرے تو بھی درست ہے۔ ❶

فائدہ ❶:...... عبدالرحمن بن سمرہ کی حدیث جو اس سے پہلے مذکور ہے اور باب کی اس حدیث کے الفاظ مجموعی طور پر قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ کی ادائیگی کو پہلے بھی اسی طرح جائز بتاتے ہیں جس طرح اس کے بعد جائز بتاتے ہیں، جمہور کا یہی مسلک ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ادا کرنا کسی حالت میں صحیح نہیں ہے تو ابوداود کی حدیث ''فكفر عن يمينك ثم ائت الذي هو خير'' ان کے خلاف حجت ہے اس میں کفارے کے بعد ''ثم'' کا لفظ ترتیب کا مقتضی ہے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

7۔ باب: قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان

1531۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلا حِنْثَ عَلَيْهِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رَوَاهُ عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا، وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَوْقُوفًا، وَلا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، و قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَكَانَ أَيُّوبُ أَحْيَانًا يَرْفَعُهُ وَأَحْيَانًا لا يَرْفَعُهُ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الاسْتِثْنَاءَ إِذَا كَانَ مَوْصُولاً بِالْيَمِينِ فَلا حِنْثَ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَالأَوْزَاعِيِّ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَعَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ،

وَإِسْحَاقَ .

تخريج: د/الأيمان ١١ (٣٢٦١)، ن/الأيمان ١٨ (٣٨٠٢)، و٣٩ (٣٨٣٨)، ق/الكفارات ٦ (٢١٠٥)، (تحفة الاشراف: ٧٥١٧)، وحم (٢/٦، ١٠، ٤٨، ١٥٣) (صحيح)

١٥٣١۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی امر پر قسم کھائی اور ساتھ ہی ان شاء اللہ کہا، تو اس قسم کو توڑنے کا کفارہ نہیں ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔ (۲) اس حدیث کو عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے، نافع نے ابن عمر سے موقوفاً روایت کیا ہے، اسی طرح اس حدیث کو سالم بن علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ایوب سختیانی کے سوا کسی اور نے بھی اسے مرفوعاً روایت کیا ہے، اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں: ایوب اس کو کبھی مرفوعاً روایت کرتے تھے اور کبھی مرفوعاً نہیں روایت کرتے تھے۔ (۳) اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (۴) اکثر اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ جب قسم کے ساتھ "ان شاء الله" کا جملہ ملا ہو تو اس قسم کو توڑنے کا کفارہ نہیں ہے، سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

فائدہ ❶:...... اس حدیث کی رو سے قسم کھانے والا ساتھ ہی اگر "ان شاء الله" کہہ دے تو ایسی قسم توڑنے پر کفارہ نہیں ہوگا، کیوں کہ قسم کو جب اللہ کی مشیت پر معلق کر دیا جائے تو وہ قسم منعقد نہیں ہوئی اور جب قسم منعقد نہیں ہوئی تو توڑنے پر اس کے کفارہ کا کیا سوال؟۔

1532۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَاالْحَدِيثِ، فَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ خَطَأٌ، أَخْطَأَ فِيهِ عَبْدُالرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا. فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ غُلَامٍ.)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ)). هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ هٰذَاالْحَدِيثُ بِطُولِهِ، وَقَالَ: سَبْعِينَ امْرَأَةً وَقَدْ رُوِيَ هٰذَاالْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ.

تخريج: ن/الأيمان ٤٣ (٣٨٨٦)، ق/الكفارات ٦ (٢٨٠٤)، (تحفة الاشراف: ١٣٥٢٣) (صحيح)

١٥٣٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قسم کھائی اور ان شاء اللہ کہا، وہ حانث نہیں ہوا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: اس حدیث میں غلطی ہے، اس میں عبدالرزاق سے غلطی ہوئی ہے، انھوں نے اس کو معمر کی حدیث سے اختصار کر دیا ہے، معمر اس کو بسند ابن طاوس عن ابیہ عن ابی ہریرہ عن النبی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سلیمان بن داود علیہما السلام نے کہا: (اللہ کی قسم!) آج رات میں ستر بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا، ہر عورت سے ایک لڑکا پیدا ہو گا، وہ ستر بیویوں کے پاس گئے، ان میں سے کسی عورت نے بچہ نہیں جنا، صرف ایک عورت نے آدھے (ناقص) بچے کو جنم دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر انھوں (سلیمان علیہ السلام) نے ''ان شاء اللہ'' کہہ دیا ہوتا تو ویسے ہی ہوتا جیسا انھوں نے کہا تھا''، اسی طرح یہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ عبدالرزاق سے آئی ہے، عبدالرزاق نے بسند معمر عن ابن طاوس عن ابیہ روایت کی ہے اس میں ''علی سبعین امرأۃ'' کے بجائے ''سبعین امرأۃ'' ہے، یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر سندوں سے آئی ہے، (اس میں یہ ہے کہ) وہ نبی کرم ﷺ سے (یوں) روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سلیمان بن داود نے کہا: آج رات میں سو بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا۔''

فائدہ ❶ :......یعنی اس نے قسم نہیں توڑی اور ایسی قسم توڑنے سے اس پر کفارہ نہیں ہے۔

8- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

8- باب: غیر اللہ کی قسم کھانے کی حرمت کا بیان

1533- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ، وَهُوَ يَقُولُ: وَأَبِي وَأَبِي، فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ))، فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ! مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقُتَيْلَةَ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: مَعْنَى قَوْلِهِ: وَلَا آثِرًا، أَيْ لَمْ آثُرْهُ عَنْ غَيْرِي، يَقُولُ: لَمْ أَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِي.

تخريج: خ/الأدب ٧٤ (٦١٠٨)، و الايمان ٤ (٦٦٤٦، وتعليقاً بعد حديث ٦٦٤٧) م/الأيمان ١ (١٦٤٦/٣)، ن/الأيمان ٤ (٣٧٩٦)، و ٥ (٣٧٩٧)، (تحفة الاشراف : ٦٨١٨)، وط/النذور ٩ (١٤)، وحم (٢/١١، ٣٤، ٩٦) (صحيح)

۱۵۳۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا: میرے باپ کی قسم! میرے باپ کی قسم! آپ نے (انھیں بلاکر) فرمایا: ''سنو! اللہ نے تمھیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے (باپ دادا کی) قسم نہیں کھائی، نہ جان بوجھ کر اور نہ ہی کسی کی بات نقل کرتے ہوئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ثابت بن ضحاک، ابن عباس، ابوہریرہ، قتیلہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) ابوعبید کہتے ہیں کہ عمر کے قول "ولا آثرا" کے یہ معنی ہیں "لم آثره عن غيري" (میں نے دوسرے کی طرف سے بھی نقل نہیں کیا) عرب اس جملے کو "لم أذكره عن غيري" کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

1534۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللهِ أَوْ لِيَسْكُتْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الاشراف: ٨٠٥٨) (صحيح)

۱۵۳۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلہ میں پایا، وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تم لوگوں کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، قسم کھانے والا اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ چاپ رہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1535۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ: لا وَالْكَعْبَةِ! فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَفُسِّرَ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ قَوْلَهُ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيظِ، وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ: وَأَبِي وَأَبِي، فَقَالَ: ((أَلا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ؟)) وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللاَّتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الرِّيَاءَ شِرْكٌ، وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الآيَةَ ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا﴾ الآيَةَ، قَالَ لا يُرَائِي.

تخريج: د/الأيمان ٥ (٣٢٥١)، (تحفة الاشراف: ٧٠٤٥)، وحم ٢/٨٧، ١٢٥) (صحيح)

۱۵۳۵۔ سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کہتے سنا: ایسا نہیں قسم ہے کعبہ کی، تو اس سے کہا: غیراللہ کی قسم نہ کھائی جائے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جس نے غیراللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس حدیث کی تفسیر بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ

کا فرمان "فقد كفر أو أشرك" تنبیہ وتغلیظ کے طور پر ہے، اس کی دلیل ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، نبی اکرم ﷺ نے عمر کو کہتے سنا: میرے باپ کی قسم، میرے باپ کی قسم! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ باپ، دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے''، نیز ابوہریرہ کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لات اور عزی کی قسم کھائی وہ "لا إله إلا الله" کہے۔ (۳) امام ترمذی کہتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی طرح ہے'' بے شک ریا، شرک ہے۔ (۴) بعض اہلِ علم نے آیت کریمہ: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا﴾ (الكهف: ١١٠) کی یہ تفسیر کی ہے کہ وہ ریا نہ کرے۔

9- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

۹- باب: پیدل چلنے کی قسم کھائے اور نہ چل سکے تو اس کے حکم کا بیان

1536- حَدَّثَنَا عَبْدُالْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَذَرَتْ امْرَأَةٌ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ، فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا، مُرُوهَا فَلْتَرْكَبْ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَالُوا: إِذَا نَذَرَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تَمْشِيَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ شَاةً.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف: ٧٣٢) (حسن صحيح)

۱۵۳۶- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ تک (پیدل) چل کر جائے گی، نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کے (پیدل) چلنے سے بے نیاز ہے، اسے حکم دو کہ وہ سوار ہو کر جائے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) انس کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب عورت (حج کو پیدل) چل کر جانے کی نذر مان لے تو وہ سوار ہو جائے اور ایک بکری دم میں دے۔

1537- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: مَا بَالُ هٰذَا؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ))، قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

تخريج: خ/جزاء الصيد ٢٧ (١٨٦٥)، والأيمان ٣١ (٦٧٠١)، م/النذور ٤ (١٦٤٢)، د/الأيمان ٢٣ (٢٣٠١)، ن/الأيمان ٤٢ (٣٨٨٣)، (تحفة الأشراف: ٣٩٢)، وحم (٣/١٠٦، ١١٤، ١٨٣، ١٣٥، ٢٧١)

(صحيح)

1537/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً، فَذَكَرَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۵۳۷۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک بوڑھے کے قریب سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے (حج کے لیے) چل رہا تھا، آپ نے پوچھا: کیا معاملہ ہے ان کا؟ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! انھوں نے (پیدل) چلنے کی نذر مانی ہے، آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس کے اپنی جان کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے''، پھر آپ نے اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۵۳۷/م اس سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے اور یہ صحیح حدیث ہے۔

10- بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ النَّذْرِ

۱۰۔ باب: نذر کی کراہت کا بیان

1538- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لاَ تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لاَ يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا النَّذْرَ، و قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ فِي النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ، وَإِنْ نَذَرَ الرَّجُلُ بِالطَّاعَةِ فَوَفَّى بِهِ فَلَهُ فِيهِ أَجْرٌ، وَيُكْرَهُ لَهُ النَّذْرُ.

تخريج: خ/الأيمان ٢٦ (٦٦٩٢)، م/النذور ٢ (١٦٤٠)، د/الأيمان ٢١ (٣٢٨٨)، ن/الأيمان ٢٥ (٣٨٣٥)، و ٢٦ (٤٨٣٦)، ق/الكفارات ١٥ (٢١٢٣)، (تحفة الاشراف: ١٤٠٥٠)، وحم (٢/٢٣٥، ٣٠١، ٣١٤، ٤١٢، ٤٦٣) (صحيح)

۱۵۳۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نذر مت مانو، اس لیے کہ نذر تقدیر کے سامنے کچھ کام نہیں آتی، صرف بخیل اور کنجوس کا مال اس طریقے سے نکال لیا جاتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے، وہ لوگ نذر کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ (۴) عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: نذر کے اندر کراہیت کا مفہوم طاعت اور معصیت دونوں سے متعلق ہے، اگر کسی نے اطاعت کی نذر مانی اور اسے پورا کیا تو اسے اس نذر کے پورا کرنے کا اجر ملے گا، لیکن یہ نذر مکروہ ہوگی۔ ❷

فائدہ ❶ :...... نذر سے منع کرنا دراصل بہتر کی طرف رہنمائی کرنا مقصود ہے، صدقہ وخیرات کو مقصود کے حصول سے معلق کرنا کسی بھی صاحبِ عظمت ومروت کے شایانِ شان نہیں، یہ عمل اس بخیل کا ہے جو کبھی خرچ نہیں کرتا اور کرنے پر بہتر چیز کی خواہش رکھتا ہے اور ایسا وہی شخص کرتا ہے جس کا دل صدقہ وخیرات کرنا نہیں چاہتا صرف کسی تنگی کے پیشِ نظر اصلاح حال کے لیے صدقہ وخیرات کی نذر مانتا ہے، نذر سے منع کرنے کی یہی وجہ ہے (واللہ اعلم)۔

فائدہ ❷ :...... اور اگر معصیت کی نذر ہو تو اس کا پورا کرنا صحیح نہیں ہے۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ

۱۱- باب: نذر پوری کرنے کا بیان

1539- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالُوا: إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرُ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهِ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ، و قَالَ آخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صَوْمٌ إِلَّا أَنْ يُوجِبَ عَلَى نَفْسِهِ صَوْمًا، وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْوَفَاءِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: خ/الاعتكاف ٥ (٢٠٣٢)، و ١٥ (٢٠٤٢)، و ١٦ (٢٠٤٣)، والخمس ١٩ (٣١٤٤)، والمغازي ٥٤ (٤٣٢٠)، والأيمان ٢٩ (٦٦٩٧)، م/الإيمان ٦ (١٦٥٦)، د/الأيمان ٣٢ (٣٣٢٥)، ن/الأيمان ٣٦ (٣٨٣٠)، ق/الصيام ٦٠ (١٧٧٢)، والكفارات ١٨ (٢١١٩)، (تحفة الاشراف: ١٠٥٥٠)، وحم (١/٣٧) وأيضا (٢/٢٠، ٨٢، ١٥٣) ود/النذور ١ (٢٣٧٨) (صحيح)

۱۵۳۹- عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، (تو اس کا حکم بتائیں؟) آپ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) بعض اہلِ علم کا مسلک اسی حدیث کے موافق ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی اسلام لائے اور اس کے اوپر جاہلیت کی نذر طاعت واجب ہو تو اسے پوری کرے۔ (۴) بعض اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ بغیر صوم کے اعتکاف نہیں ہے اور دوسرے اہلِ علم کہتے ہیں کہ معتکف پر صوم واجب نہیں ہے الا یہ کہ وہ خود اپنے

اوپر (نذر ماننے وقت) صوم واجب کر لے، ان لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ انھوں نے جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا (اور صوم کا کوئی ذکر نہیں کیا)، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ ❶ :...... چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کے لیے مسجد حرام میں اعتکاف کیا۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۔ باب: نبی اکرم ﷺ کی قسم کیسی ہوتی تھی؟

1540۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِينِ: ((لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ)). قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/القدر ١٤ (٦٦١٧)، والأيمان ٣ (٦٦٢٨)، والتوحيد ١١ (٧٣٩١)، د/الأيمان ١٢ (٣٢٦٣)، ن/الأيمان ١ (٣٧٧٠)، ق/الكفارات ١ (٢٠٩٢)، (تحفة الأشراف: ٧٠٢٤)، وحم (٢/٢٦، ٦٧، ٦٨، ١٢٧) (صحيح)

۱۵۴۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قسم کھاتے تھے تو اکثر "لا ومقلب القلوب" کہتے تھے (نہیں، دلوں کے بدلنے والے کی قسم)۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے قسم کھانے کا انداز وطریقہ بیان ہوا ہے کہ پہلے سے جو بات چل رہی تھی اگر صحیح نہ ہوتی تو آپ پہلے لفظ "لا" سے اس کی نفی اور تردید فرماتے، پھر اللہ کے صفاتی نام سے اس کی قسم کھاتے، یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء سے قسم کھانی جائز ہے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

۱۳۔ باب: غلام آزاد کرنے کے ثواب کا بیان

1541۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يَعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ. قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ: يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ، قَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: خ/العتق ١ (٢٥١٧)، والكفارات ٦ (٦٧١٥)، م/العتق ٥ (١٥٠٩)، (تحفة الأشراف: ١٣٠٨٨) (صحيح)

۱۵۴۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے ایک مومن غلام کو آزاد کیا، اللہ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ایک ایک عضو کو آگ سے آزاد کرے گا، یہاں تک کہ اس (غلام) کی شرم گاہ کے بدلے اس کی شرم گاہ کو آزاد کرے گا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح، غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ، عمرو بن عبسہ، ابن عباس، واثلہ بن اسقع، ابوامامہ، عقبہ بن عامر اور کعب بن مرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... اس باب اور اگلے باب میں مذکور احادیث کا تعلق ''كتاب الأيمان'' سے یہ ہے کہ قسم کے کفارے میں پہلے غلام آزاد کرنا ہی ہے۔ واللہ اعلم۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

۱۴۔ باب: خادم کو طمانچہ مارنے والے کا بیان

1542۔ حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَةَ إِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلاَّ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ: لَطَمَهَا عَلَى وَجْهِهَا.

تخريج: م/الإيمان ٨ (١٦٥٨)، د/الأدب ١٣٣ (٥١٦٦)، (تحفة الأشراف: ٤٨١١)، وحم (٣/٤٤٨)، و(٥/٤٤٤) (صحيح)

۱۵۴۲۔ سوید بن مقرن مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صورتِ حال یہ تھی کہ ہم سات بھائی تھے، ہمارے پاس ایک ہی خادمہ تھی، ہم میں سے کسی نے اس کو طمانچہ مار دیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اس کو آزاد کر دیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسے حصین بن عبدالرحمٰن سے کئی لوگوں نے روایت کیا ہے، بعض لوگوں نے اپنی روایت میں یہ ذکر کیا ہے کہ سوید بن مقرن مزنی نے ''لطمها على وجهها'' کہا (یعنی اس نے اس کے چہرے پر طمانچہ مارا)۔ (۳) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ مِلَّةِ الإِسْلَامِ

۱۵۔ باب: اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کے قسم کی کراہت کا بیان

1543۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَى الإِسْلَامِ، فَقَالَ: هُوَ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ إِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَفَعَلَ ذٰلِكَ الشَّيْءَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ أَتَى عَظِيمًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَإِلَى هٰذَا الْقَوْلِ ذَهَبَ أَبُو عُبَيْدٍ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: خ/الجنائز ٨٣ (١٣٦٣)، والأدب ٤٤ (٦٠٤٧)، و٧٣ (٦١٠٥)، والأيمان ٧ (٦٦٥٢)، م/الإيمان ٤٧ (١١٠)، د/الأيمان ٩ (٣٢٥٧)، ن/الأيمان ٧ (٣٨٠١)، ق/الكفارات ٣ (٢٠٩٨)، و ٣١ (٣٨٤٤)، (تحفة الأشراف: ٢٠٦٢)، وحم (٤/٣٣، ٣٤) (صحيح)

۱۵۴۳۔ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی وہ ویسے ہی ہو گیا جیسے اس نے کہا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اہلِ علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ جب کوئی اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے اور یہ کہے: اگر اس نے ایسا ایسا کیا تو یہودی یا نصرانی ہوگا، پھر اس نے وہ کام کر لیا، تو بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ اس نے بہت بڑا گناہ کیا، لیکن اس پر کفارہ واجب نہیں ہے، یہ اہلِ مدینہ کا قول ہے، مالک بن انس بھی اسی کے قائل ہیں اور ابوعبید نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ (۳) اور صحابہ و تابعین وغیرہ میں سے بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ اس صورت میں اس پر کفارہ واجب ہے، سفیان، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

فائدہ ❶: ...... یہ تغلیظ وتہدید کے طور پر ہے اگر صحیح عقیدہ کا حامل ہے تو کافر نہیں ہوگا۔

16۔ بابٌ

۱۶۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

1544ـــ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْصُبِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج : د/الأيمان ٢٣ (٣٢٩٣، ٣٢٩٤)، ن/الأيمان ٣٣ (٣٨٤٥)، ق/الكفارات ٢٠ (٢١٣٤)، (تحفة الاشراف : ٩٩٣٠)، وحم (٤/١٤٣، ١٤٥، ١٤٩، ١٥١)، د/النذور ٢ (٢٣٧٩) (ضعيف)

(اس کے راوی ''عبیداللہ بن زحر'' سخت ضعیف ہیں، اس میں ''روزہ والی بات'' ضعیف ہے، باقی ٹکڑوں کے صحیح شواہد موجود ہیں)

۱۵۴۴۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ چادر اوڑھے بغیر ننگے پاؤں چل کر خانہ کعبہ تک جائے گی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھاری بہن کی سخت کوشی پر کچھ نہیں کرے گا! ❶ اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے، چادر اوڑھ لے اور تین دن کے صیام رکھے۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ (۳) اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی اس مشقت کا کوئی ثواب اسے نہیں دے گا۔

فائدہ ❷ :......اس حدیث کی رو سے اگر کسی نے بیت اللہ شریف کی طرف پیدل یا ننگے پاؤں چل کر جانے کی نذر مانی ہو تو ایسی نذر کا پورا کرنا ضروری اور لازم نہیں اور اگر کسی عورت نے ننگے سر جانے کی نذر مانی ہو تو اس کو تو پوری ہی نہیں کرنی ہے، کیوں کہ یہ معصیت اور گناہ کا کام ہے۔

17۔ بابٌ

۱۷۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

1545ــ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا أَبُوالْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللاَّتِ وَالْعُزَّي؛ فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)) . قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُوالْمُغِيرَةِ هُوَالْخَوْلاَنِيُّ الْحِمْصِيُّ، وَاسْمُهُ: عَبْدُالْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ .

تخريج : خ/تفسير سورة النجم ٢ (٤٨٦٠)، والأدب ٧٤ (٦١٠٧)، والاستئذان ٥٢ (٦٣٠١)، والأيمان ٥ (٦٦٥٠)، م/الأيمان ٢ (١٦٤٨)، د/الأيمان ٤ (٣٢٤٧)، ن/الأيمان ١١ (٣٧٨٤)، ق/الكفارات ٢ (٢٠٩٦)، (تحفة الأشراف : ١٢٢٧٦)، وحم (٢/٣٠٩) (صحيح)

۱۵۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں کہا: لات اور عزیٰ کی قسم ہے! وہ ''لا إله إلا الله'' کہے اور جس شخص نے کہا: آ ؤ جوا کھیلیں وہ صدقہ کرے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

۱۸۔ باب: میت کی طرف سے نذر پوری کرنے کا بیان

1546۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اقْضِ عَنْهَا)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الوصايا ١٩ (٢٧٦١)، والأيمان ٣٠ (٦٦٩٨)، والحيل ٣ (٦٩٥٩)، م/النذور ١ (١٦٣٨)، د/الأيمان ٢٥ (٣٣٠٧)، ن/الوصايا ٨ (٣٦٨٨)، والأيمان ٣٥ (٣٨٤٨)، ق/الكفارات ١٩ (٢١٢٣)، (تحفة الاشراف: ٥٨٣٥)، وط/النذور ١ (١)، وحم (١/٢١٩، ٢٢٩، ٣٧٠) (صحيح)

۱۵۴۶۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نذر کے بارے جوان کی ماں پر واجب تھی اور اسے پوری کرنے سے پہلے وہ مرگئیں، فتویٰ پوچھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کی طرف سے نذر تم پوری کرو۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... میت کے واجب حقوق کو پورا کرنا اس کے وارثوں کے ذمے واجب ہے، اس کے لیے میت کی طرف سے اسے پوری کرنے کی وصیت ضروری نہیں، ورثا کو اپنی ذمہ داری کا خود احساس ہونا چاہیے اور ورثا میں سے اسے پورا کرنے کی زیادہ ذمہ داری اولاد پر ہے، اگر نذر کا تعلق مال سے ہے تو اسے پوری کرنا مستحب ہے۔

19۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

۱۹۔ باب: غلام اور لونڈی آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان

1547۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ أَخُوسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا؛ كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ. يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ، كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً؛ كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَفِي الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عِتْقَ الذُّكُورِ لِلرِّجَالِ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الإِنَاثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٨٦٤) (صحيح) وأما حديث غيره من أصحاب النبي فأخرجه من حديث أبي نجيح السلم (عمرو بن عبيسة)، د/العتق ١٤ (٣٩٦٥، ٣٩٦٦)، وحم (٤/١١٣، ٣٨٦)، (تحفة الأشراف: ١٠٧٥٥ و ١٠٧٧٢) ومن حديث كعب بن مرة: د (برقم ٣٩٦٧)، و ن (رقم ٣١٤٢) و ق/العتق ٤ (٢٥٢٢)، وحم (٤/٢٣٤، ٢٣٥، ٤٢١) (تحفة الأشراف: ١١١٦٣)

۱۵۴۷۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرے گا، تو یہ آزاد کرنا اس کے لیے جہنم سے نجات کا باعث ہوگا، اس آزاد کیے گئے مرد کا ہر عضو اس آزاد کرنے والے کے عضو کی طرف سے کفایت کرے گا، جو مسلمان دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے گا، تو یہ دونوں اس کے لیے جہنم سے خلاصی کا باعث ہوں گی، ان دونوں آزاد عورتوں کا ہر عضو اس کے عضو کی طرف سے کفایت کرے گا، جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی، تو یہ اس کے لیے جہنم سے نجات کا باعث ہوگی، اس آزاد کی گئی عورت کا ہر عضو اس آزاد کرنے والے کے عضو کی طرف سے کفایت کرے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث دلیل ہے کہ مردوں کے لیے مرد آزاد کرنا عورت کے آزاد کرنے سے افضل ہے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان مرد کو آزاد کیا وہ اس کے لیے جہنم سے نجات کا باعث ہوگا، اس آزاد کیے گئے مرد کا ہر عضو اس کے عضو کی طرف سے کفایت کرے گا راوی نے پوری حدیث بیان کی جو اپنی سندوں کے اعتبار سے صحیح ہے۔
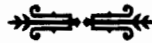
19۔ كِتَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
جہاد کے احکام ومسائل

1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ
۱۔ باب: جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت دینے کا بیان

1548ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرَهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ، فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ! أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: دَعُونِي أَدْعُهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوهُمْ، فَأَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُونَنِي، فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا، وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَأَعْطُونَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ، قَالَ: وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُودِينَ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ، قَالُوا: مَا نَحْنُ بِالَّذِي نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ، فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ! أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: لَا فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَى مِثْلِ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: انْهَدُوا إِلَيْهِمْ، قَالَ: فَنَهَدْنَا إِلَيْهِمْ، فَفَتَحْنَا ذَلِكَ الْقَصْرَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَحَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، و سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: أَبُوالْبَخْتَرِيِّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا، وَسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هٰذَا، وَرَأَوْا أَنْ يُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ، وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِنْ تُقُدِّمَ إِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُونُ ذَلِكَ أَهْيَبَ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَا دَعْوَةَ الْيَوْمَ. و قَالَ أَحْمَدُ: لَا أَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا يُدْعَى. و قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتَّى يُدْعَوْا إِلَّا أَنْ يَعْجَلُوا عَنْ ذَلِكَ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٤٩٠) (ضعيف)

(سند میں ابوالبختری کی ''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے اس لیے سند میں انقطاع ہے، نیز'' عطاء بن السائب اخیر عمر

میں مختلط ہو گئے تھے، لیکن قتال سے پہلے کفار کو مذکورہ تین باتوں کی پیشکش بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے دیکھیے: الارواء رقم ۱۲٤۷)

۱۵۴۸۔ ابوالبختری سعید بن فیروز سے روایت ہے کہ مسلمانوں کے ایک لشکر نے جس کے امیر سلمان فارسی تھے، فارس کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا، لوگوں نے کہا: ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں؟، انھوں نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں ان کافروں کو اسلام کی دعوت اسی طرح دوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو انھیں دعوت دیتے ہوئے سنا ہے، ❶ چنانچہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور کافروں سے کہا: میں تمھاری ہی قوم فارس کا رہنے والا ایک آدمی ہوں، تم دیکھ رہے ہو عرب میری اطاعت کرتے ہیں، اگر تم اسلام قبول کرو گے تو تمہارے لیے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اوپر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو ہمارے اوپر ہیں اور اگر تم اپنے دین ہی پر قائم رہنا چاہتے ہو تو ہم اسی پر تم کو چھوڑ دیں گے اور تم ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کرو، ❷ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس بات کو فارسی زبان میں بھی بیان کیا اور یہ بھی کہا: تم قابلِ تعریف لوگ نہیں ہو اور اگر تم نے انکار کیا تو ہم تم سے (حق پر) جنگ کریں گے، ان لوگوں نے جواب دیا: ہم وہ نہیں ہیں کہ جزیہ دیں، بلکہ تم سے جنگ کریں گے، مسلمانوں نے کہا: ابوعبداللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، پھر انھوں نے تین دن تک اسی طرح ان کو اسلام کی دعوت دی، پھر مسلمانوں سے کہا: ان پر حملہ کرو، ہم لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور اس قلعے کو فتح کر لیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، ہم اس کو صرف عطاء بن سائب ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری) کو کہتے ہوئے سنا: ابوالبختری نے سلمان کو نہیں پایا ہے، اس لیے کہ انھوں نے علی کو نہیں پایا ہے اور سلمان کی وفات علی سے پہلے ہوئی ہے۔ (۲) اس باب میں بریدہ، نعمان بن مقرن، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) بعض اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگوں کی یہی رائے ہے کہ قتال سے پہلے کافروں کو دعوت دی جائے گی، اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے کہ اگر ان کو پہلے اسلام کی دعوت دے دی جائے تو بہتر ہے، یہ ان کے لیے خوف کا باعث ہوگا۔ (۴) بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ اس دور میں دعوت کی ضرورت نہیں ہے، امام احمد کہتے ہیں: میں اس زمانے میں کسی کو دعوت دیے جانے کے لائق نہیں سمجھتا۔ (۵) امام شافعی کہتے ہیں: دعوت سے پہلے دشمنوں سے جنگ نہ شروع کی جائے، ہاں اگر کفار خود جنگ میں پہل کر بیٹھیں تو اس صورت میں اگر دعوت نہ دی گئی تو کوئی حرج نہیں، کیوں کہ اسلام کی دعوت ان تک پہنچ چکی ہے۔

فائدہ ❶:...... یعنی ان کافروں کو پہلے اسلام کی دعوت دی جائے اگر انھیں یہ منظور نہ ہو تو ان سے جزیہ دینے کو کہا جائے اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو پھر حملہ کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔

فائدہ ❷:...... جزیہ ایک متعین رقم ہے جو سالانہ ایسے غیر مسلموں سے لی جاتی ہے جو کسی اسلامی مملکت میں رہائش پذیر ہوں، اس کے بدلے میں ان کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی ذمے داری اسلامی مملکت کی ہوتی ہے۔

2۔ بَابٌ

۲۔ باب: جہاد سے متعلق ایک اور باب

1549ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَي بِأَبِي عَبْدِاللهِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ هُوَابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ، عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْسَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمْ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا، فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا.))

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

تخريج: د/الجهاد ١٠٠ (٢٦٣٥)، (تحفة الأشراف: ٩٩٠١) (ضعيف)

(سند میں ''عبدالملک بن نوفل'' لین الحدیث اور ''ابن عصام'' مجہول راوی ہیں)

۱۵۴۹۔ عصام مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر یا سریہ بھیجتے تو ان سے فرماتے: ''جب تم کوئی مسجد دیکھو یا موذن کی آواز سنو تو کسی کو نہ مارو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ ابن عیینہ سے آئی ہے۔

فائدہ ❶:...... یعنی جب اسلام کی کوئی علامت اور نشانی نظر آ جائے تو اس وقت تک حملہ نہ کیا جائے جب تک مومن اور کافر کے درمیان فرق واضح نہ ہو جائے۔

3۔ بَابٌ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

۳۔ باب: رات میں دشمن پر چھاپہ مارنے اور حملہ کرنے کا بیان

1550ــ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ أَتَاهَا لَيْلاً وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَافَقَ، وَاللهِ، مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)).

تخريج: خ/الجهاد ١٠١ (٢٩٤٥)، والمغازي ٣٨ (٤١٩٧)، (وانظر أيضا: الصلاة ١٢ (٣٧١)، م/النكاح ١٤ (١٣٦٥/٨٤)، والجهاد ٤٣ (١٣٦٥/١٢٠)، ن/المواقيت ٢٦ (٥٤٨)، (تحفة الأشراف: ٧٣٤)، وحم (٣/١٠٢، ١٨٦، ٢٠٦، ٢٦٣) (صحيح)

۱۵۵۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر روانہ ہوئے تو وہاں رات کو پہنچے اور آپ جب بھی کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی اس پر حملہ نہیں کرتے، ❶ پھر جب صبح ہو گئی تو یہود اپنے پھاوڑے اور

ٹوکریوں کے ساتھ نکلے، جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو کہا: محمد ہیں، اللہ کی قسم، محمد لشکر کے ہمراہ آ گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! خیبر برباد ہوگیا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں اس وقت ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بڑی بری ہوتی ہے۔

فائدہ ❶ :...... آپ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ اذان سے یہ واضح ہو جائے گا کہ یہ مسلمانوں کی بستی ہے یا نہیں، چنانچہ اگر اذان سنائی دیتی تو حملے سے رک جاتے بصورت دیگر حملہ کرتے۔

1551ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَحَدِيثُ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَأَنْ يُبَيِّتُوا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ: وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: لَابَأْسَ أَنْ يُبَيَّتَ الْعَدُوُّ لَيْلاً؛ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَافَقَ، مُحَمَّدٌ الْخَمِيسَ، يَعْنِي بِهِ الْجَيْشَ.

تخريج: خ/الجهاد ١٨٤ (٣٠٦٤)، والمغازي ٨ (٣٩٧٦)، د/الجهاد ١٣٢ (٢٦٩٥)، (تحفة الأشراف: ٣٧٧٠)، وحم (٤/٢٩)، ود/السير ٢٢ (٢٥٠٢) (صحيح)

١٥٥١۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے میدان میں تین دن تک قیام کرتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) حمید کی حدیث جو انس رضی اللہ عنہ سے آئی ہے۔ حسن صحیح ہے۔ (۳) اہلِ علم کی ایک جماعت نے رات میں حملے کرنے اور چھاپہ مارنے کی اجازت دی ہے۔ (۴) بعض اہلِ علم اس کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ (۵) احمد اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ رات میں دشمن پر چھاپہ مارنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۶) ''وافق محمد الخميس'' میں الخمیس سے مراد لشکر ہے۔

4ـ بَابٌ فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ

۴۔ باب: دورانِ جنگ کفار و مشرکین کے گھر جلانے اور ویران کرنے کا بیان

1552ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ﴾ (الحشر: ٥).

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِقَطْعِ الأَشْجَارِ، وَتَخْرِيبِ الْحُصُونِ، وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ الأَوْزَاعِيُّ: وَنَهَى أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَنْ يَقْطَعَ شَجَرًا مُثْمِرًا أَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا وَعَمِلَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ بِالتَّحْرِيقِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ، وَقَطْعِ الأَشْجَارِ وَالثِّمَارِ،

وَقَالَ أَحْمَدُ: وَقَدْ تَكُونُ فِي مَوَاضِعَ لَايَجِدُونَ مِنْهُ بُدًّا، فَأَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقُ، وَ قَالَ إِسْحَاقُ: التَّحْرِيقُ سُنَّةٌ إِذَا كَانَ أَنْكَى فِيهِمْ.

تخريج: خ/المزارعة ٤ (٢٣٥٦)، والجهاد ١٥٤ (٣٠٢٠)، والمغازي ١٤ (٣٩٦٠)، م/الجهاد ١٠ (١٧٤٦)، د/الجهاد ٩١ (٢٦١٥)، ق/الجهاد (٢٨٤٤)، (تحفة الأشراف: ٨٢٦٧)، د/السير ٢٣ (٢٠٠٣) (صحيح)

۱۵۵۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کے کھجوروں کے درخت جلوا اور کٹوا دیے، ❶ یہ مقام بویرہ کا واقعہ ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ﴾ (الحشر: ٥) ''(مسلمانو!) (یہود بنی نضیر کے) کھجوروں کے درخت جو کاٹ ڈالے ہیں یا ان کو ہاتھ بھی نہ لگایا اور اپنے تنوں پر ہی ان کو کھڑا چھوڑ دیا تو یہ سب اللہ کے حکم سے تھا اور اللہ عزوجل کو منظور تھا کہ وہ نافرمانوں کو ذلیل کرے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم کا یہی مسلک ہے، وہ درخت کاٹنے اور قلعے ویران کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ (۴) بعض اہلِ علم اس کو مکروہ سمجھتے ہیں، اوزاعی کا یہی قول ہے۔ (۵) اوزاعی کہتے ہیں: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید کو پھل دار درخت کاٹنے اور مکان ویران کرنے سے منع کیا، ان کے بعد مسلمانوں نے اسی پر عمل کیا۔ (۶) شافعی کہتے ہیں: دشمن کے ملک میں آگ لگانے، درخت اور پھل کاٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ❷ (۷) احمد کہتے ہیں: اسلامی لشکر کبھی کبھی ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا، لیکن بلاضرورت آگ نہ لگائی جائے۔ (۸) اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: آگ لگانا سنت ہے، جب یہ کافروں کی ہار و رسوائی کا باعث ہو۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنگی ضرورت کی بنا پر پھلدار درختوں کو جلوانا اور کٹوانا جائز ہے، لیکن بلاضرورت عام حالات میں انھیں کاٹنے سے بچنا چاہیے۔

فائدہ ❷: ......یعنی جب اسلامی لشکر کے لیے کچھ ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ درختوں کے جلانے اور مکانوں کے ویران کرنے کے سوا ان کے لیے دوسرا کوئی راستہ نہ ہو تو ایسی صورت میں ایسا کرنا جائز ہے۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ

۵۔ باب: مالِ غنیمت کا بیان

1553۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ))، أَوْ قَالَ: ((أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لِيَ الْغَنَائِمَ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ

عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ. وَرَوَى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ بَحِيرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٨٧٧) (صحيح)

1553/ م- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ)). هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/المساجد ١ (٥٢٣)، ق/الطهارة ٩٠ (٥٦٧)، (قوله "جُعِلت لي الأرض مسجدا وطهورا" فحسب) (تحفة الأشراف: ١٣٩٧٧)، وحم (٢/٤١٢) (صحيح)

۱۵۵۳۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے انبیا و رسل پر فضیلت بخشی ہے''، (یا آپ نے یہ فرمایا: ''میری امت کو دوسری امتوں پر فضیلت بخشی ہے) اور ہمارے لیے مالِ غنیمت کو حلال کیا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوامامہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، ابوذر، عبداللہ بن عمرو، ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۱۵۵۳/م ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے انبیا و رسل پر چھ چیزوں (خصلتوں) کے ذریعے فضیلت بخشی گئی ہے، مجھے جوامع الکلم (جامع کلمات) عطا کیے گئے ہیں، ❶ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، ❷ میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے، میرے لیے تمام روئے زمین مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنائی گئی ہے، ❸ میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میرے ذریعہ انبیا و رسل کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ ❹

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی قرآن و حدیث جن کے الفاظ مختصر لیکن معانی بہت ہیں۔

فائدہ ❷: ......یعنی عام حالات میں میرا رعب میرے دشمنوں پر ایک مہینے کی مسافت کی دوری ہی سے طاری رہتا ہے، یہ آپ ﷺ کی خصوصیات میں شامل ہے۔

فائدہ ❸: ......یعنی عبادت کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہیں ہے، بلکہ وقت ہونے کے ساتھ کسی بھی پاکیزہ جگہ عبادت کی جا سکتی ہے، اسی طرح زمین (مٹی) سے ہر مسلمان طہارت کر سکتا ہے، یعنی وہ میرے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔

فائدہ ❹: ......یعنی میری رسالت دنیا کی ساری مخلوق کے لیے عام ہے اور میں نبوت کے سلسلے کی آخری کڑی

ہوں، میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آنے والا ہے۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي سَهْمِ الْخَيْلِ

۶۔ باب: (مالِ غنیمت میں سے) گھوڑے کے حصے کا بیان

1554۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ، وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ.

تخريج: خ/الجهاد ٥١ (٢٨٦٣)، والمغازي ٣٨ (٤٢٢٨)، م/الجهاد ١٧ (١٧٦٢)، د/الجهاد ١٥٤ (٢٧٢٣)، ق/الجهاد ٣٦ (٢٨٥٤)، (تحفة الأشراف: ٧٩٠٧)، وحم (٢/٢، ٦٢، ٧٢، ٨٠)، د/السير ٣٣ (٢٥١٥) (صحيح)

1554/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَخْضَرَ نَحْوَهُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ.

وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، قَالُوا: لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۵۵۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کی تقسیم میں گھوڑے کو دو حصے اور آدمی (سوار) کو ایک حصہ دیا۔ ❶

۱۵۵۴/م اس سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں مجمع بن جاریہ، ابن عباس اور ابی عمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) اکثر اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ سوار کو تین حصے ملیں گے، ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے اور پیدل چلنے والے کو ایک حصہ ملے گا۔

فائدہ ❶: ......یعنی گھوڑ سوار کو تین حصے دیے گئے، ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے، گھوڑے کا حصہ اس لیے زیادہ رکھا گیا کہ اس کی خوراک اور اس کی دیکھ بھال پر کافی خرچ ہوتا ہے۔

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

۷- باب: سرایا کا بیان ❶

1555- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلافٍ، وَلا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ)).

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لا يُسْنِدُهُ كَبِيرُ أَحَدٍ غَيْرُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، وَإِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً، وَقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

تخريج: د/الجهاد ٨٩ (٢٦١١)، ق/السرايا (٢٧٢٨)، (تحفة الأشراف: ٤٨٤٨)، ود/السير ٤ (٢٤٨٢) (ضعيف) (اس حدیث کا "عن الزهري عن النبي" مرسل ہونا ہی صحیح ہے، نیز یہ آیت ربانی: ﴿وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُواْ مِئَتَيْنِ﴾. (الأنفال: ٦٦) کے بھی مخالف ہے، دیکھیے: الصحيحة رقم ٩٨٦، تراجع الألباني ١٥٢)

۱۵۵۵- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہترین ساتھی وہ ہیں جن کی تعداد چار ہو اور سب سے بہتر سریہ وہ ہے جس کی تعداد چار سو ہو اور سب سے بہتر فوج وہ ہے جس کی تعداد چار ہزار ہو اور بارہ ہزار اسلامی فوج قلتِ تعداد کے باعث مغلوب نہیں ہوگی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) جریر بن حازم کے سوا کسی بڑے محدث سے یہ حدیث مسنداً مروی نہیں، زہری نے اسے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ (۴) اس حدیث کو حبان بن علی عنزی بسند عقيل عن الزهری عن عبيدالله بن عبدالله عن ابن عباس عن النبي ﷺ روایت کیا ہے، نیز اسے لیث بن سعد نے بسند عقيل عن الزهری عن النبي ﷺ مرسلاً روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶: ......سرایا جمع ہے سریہ کی، سریہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ ذاتی طور پر شریک نہ رہے ہوں، یہ بڑے لشکر کا ایک حصہ ہوتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ چار سو فوجی ہوتے ہیں۔

8- بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءَ

۸- باب: مالِ غنیمت کن لوگوں کے درمیان تقسیم ہوگا

1556- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

هُـرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَـانَ يَـضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِـالنِّسَاءِ؟ وَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ، فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْـمٍ. وَفِـي الْبَـابِ عَـنْ أَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةَ. وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَـرِ أَهْـلِ الْـعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ، و قَالَ بَعْضُهُمْ: يُسْهَمُ لِلْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ، وَهُـوَ قَـوْلُ الأَوْزَاعِـيِّ، قَـالَ الأَوْزَاعِـيُّ: وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ ﷺ لِـلـصِّبْيَـانِ بِـخَيْبَـرَ، وَأَسْهَمَتْ أَئِمَّةُ الْـمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ. قَالَ الأَوْزَاعِيُّ: وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ ﷺ لِلنِّسَاءِ بِخَيْبَرَ، وَأَخَـذَ بِـذَلِكَ الْـمُسْـلِـمُـونَ بَـعْدَهُ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الأَوْزَاعِـيِّ بِهٰذَا. وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، يَقُولُ: يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْغَنِيمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا.

تخريج: م/الجهاد ٤٨ (١٨١٢)، د/الجهاد ١٥٢ (٢٧٢٧)، ن/الفيء (٤١٣٨)، (تحفة الأشراف: ٦٥٥٧)، وحم (١/٢٤٨، ٢٩٤، ٣٠٨) (صحيح)

۱۵۵٦۔ یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس یہ سوال لکھ کر بھیجا کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو ساتھ لے کر جہاد کرتے تھے؟ اور کیا آپ ان کے لیے مالِ غنیمت سے حصہ بھی مقرر فرماتے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو جواب میں لکھا: تم نے میرے پاس یہ سوال لکھا ہے: کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو ساتھ لے کر جہاد کرتے تھے؟ [1] ہاں، آپ ان کے ہمراہ جہاد کرتے تھے، وہ بیماروں کا علاج کرتی تھیں اور مالِ غنیمت سے ان کو (بطور انعام) کچھ دیا جاتا تھا، رہ گئی حصے کی بات تو آپ نے ان کے لیے حصہ نہیں مقرر کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں انس اور ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے، بعض لوگ کہتے ہیں: عورت اور بچے کو بھی حصہ دیا جائے گا، اوزاعی کا یہی قول ہے۔ (۴) اوزاعی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر میں بچوں کو حصہ دیا اور مسلمانوں کے امراء نے ہر اس مولود کے لیے حصہ مقرر کیا جو دشمنوں کی سرزمین میں پیدا ہوا ہو، اوزاعی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خیبر میں عورتوں کو حصہ دیا اور آپ کے بعد مسلمانوں نے اسی پر عمل کیا ہے۔

فائدہ [1]: ......اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے دور میں باہم خط وکتابت ہوا کرتی تھی اور اس سے جواب نامہ کا اسلوبِ تحریر بھی معلوم ہوا کہ پہلے آنے والے خط کی عبارت کا بالاختصار تذکرہ اور پھر اس کا جواب۔

9۔ بَابٌ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

۹۔ باب: مالِ غنیمت میں غلام کے حصے کا بیان

1557۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي، فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ، قَالَ: فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ، فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ، فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ، فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لا يُسْهَمُ لِلْمَمْلُوكِ وَلٰكِنْ يُرْضَخُ لَهُ بِشَيْءٍ، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: د/الجهاد ١٥٢ (٢٧٣٠)، ق/الجهاد ٣٧ (٢٨٥٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٨٩٨)، و د/السير ٣٥ (٢٠١٨) (صحيح)

۱۵۵۷۔ عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں اپنے مالکان کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک ہوا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے میرے سلسلے میں گفتگو کی اور آپ کو بتایا کہ میں غلام ہوں، چنانچہ آپ نے حکم دیا اور میرے جسم پر تلوار لٹکا دی گئی، میں (کوتاہ قامت ہونے اور تلوار کے بڑی ہونے کے سبب) اسے گھسیٹتا تھا، آپ نے میرے لیے مالِ غنیمت سے کچھ سامان دینے کا حکم دیا، میں نے آپ کے سامنے وہ دم، جھاڑ پھونک پیش کیا جس سے میں دیوانوں کو جھاڑ پھونک کرتا تھا، آپ نے مجھے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دینے اور کچھ یاد رکھنے کا حکم دیا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ غلام کو حصہ نہیں ملے گا البتہ عطیہ کے طور پر اسے کچھ دیا جائے گا، ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی جو حصہ قرآن وحدیث کے خلاف تھا اسے چھوڑ دینے اور شرک سے خالی کلمات کو باقی رکھنے کو کہا۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

۱۰۔ باب: مالِ غنیمت میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ذمیوں کے حصے کا بیان

1558۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الأَسْلَمِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْأَةً وَنَجْدَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَسْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((ارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)). وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: لَا يُسْهَمُ

لِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ الْعَدُوَّ . وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُسْهَمَ لَهُمْ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ . وَيُرْوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ قَاتَلُوا مَعَهُ ، حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ . أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا .

تخريج : م/الجهاد ٥١ (١٨١٧)، د/الجهاد ١٥٣ (٢٧٣٢)، ق/الجهاد ٢٧ (٢٨٣٢)، (تحفة الأشراف : ١٦٣٥٨)، ود/السير ٥٤ (٢٥٣٨) (صحيح)

١٥٥٨۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے لیے نکلے، جب آپ حرۃ الوبرہ ❶ پہنچے تو آپ کے ساتھ ایک مشرک ہولیا جس کی جرأت و دلیری مشہور تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟'' اس نے جواب دیا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''لوٹ جاؤ، میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) حدیث میں اس سے بھی زیادہ کچھ تفصیل ہے۔ (۲) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، وہ کہتے ہیں کہ ذمی کو مالِ غنیمت سے حصہ نہیں ملے گا اگر چہ وہ مسلمانوں کے ہمراہ دشمن سے جنگ کریں۔ (۴) کچھ اہلِ علم کا خیال ہے کہ جب ذمی مسلمانوں کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوں تو ان کو حصہ دیا جائے گا۔ (۵) زہری سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی ایک جماعت کو حصہ دیا جو آپ کے ہمراہ جنگ میں شریک تھی۔

فائدہ ❶:...... مدینہ سے چار میل کی دوری پر ہے۔

فائدہ ❷:...... بعض روایتوں میں ہے کہ اس کی بہادری و جرأتمندی اس قدر مشہور تھی کہ صحابہ اسے دیکھ کر خوش ہو گئے، پھر اس نے خود ہی صراحت کر دی کہ میں صرف اور صرف مالِ غنیمت میں حصہ لینے کی خواہش میں شریک ہو رہا ہوں، پھر اس نے جب ایمان نہ لانے کی صراحت کر دی تو آپ نے اس کا تعاون لینے سے انکار کر دیا۔ پھر بعد میں اس نے ایمان کا اقرار کیا اور آپ کی اجازت سے شریکِ جنگ ہوا۔ یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کافر سے مدد لینا جائز ہے یا نہیں۔ ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ مدد لینا جائز ہے اور بعض کی رائے ہے کہ بوقتِ ضرورت مدد لی جاسکتی ہے، جیسا کہ آپ نے جنگ حنین کے موقع پر صفوان بن امیہ وغیرہ سے اسلحے کی امداد لی تھی، اسی طرح بنوقینقاع کے یہودیوں سے بھی مدد لی تھی، بہر حال اسلحہ اور افرادی امداد دونوں کی شدید ضرورت وحاجت کے موقع پر لینے کی گنجائش ہے۔

1559ـــ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ خَيْبَرَ ، فَأَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا . هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ . قَالَ الأَوْزَاعِيُّ: مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِينَ قَبْلَ أَنْ يُسْهَمَ لِلْخَيْلِ أُسْهِمَ لَهُ ، وَبُرَيْدٌ يُكْنَى أَبَابُرَيْدَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ ، وَرَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا .

تخريج : خ/فرض الخمس ١٥ (٣١٣٦)، والمناقب ٣٧ (٣٨٧٦)، والمغازي ٣٨ (٤٢٣٠)، م/فضائل

الصحابة ٤١ (٢٥٠٢)، د/الجهاد ١٥١ (٢٧٢٥)، (تحفة الأشراف : ٩٠٤٩) (صحيح)

۱۵۵۹۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اشعری قبیلہ کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس خیبر آیا، جن لوگوں نے خیبر فتح کیا تھا آپ نے ان کے ساتھ ہمارے لیے بھی حصہ مقرر کیا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، اوزاعی کہتے ہیں: گھوڑے کے لیے حصہ مقرر کرنے سے پہلے جو مسلمانوں کے ساتھ مل جائے، اس کو حصہ دیا جائے گا۔

فائدہ ❶:...... اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اور فتح حاصل ہونے کے بعد جو پہنچے اسے بھی حصہ دیا جائے گا۔

11-بَابُ مَا جَاءَ فِي الانْتِفَاعِ بِآنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ

۱۱۔ باب: کفار ومشرکین کے برتن استعمال کرنے کا بیان

1560- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ، فَقَالَ: ((أَنْقُوهَا غَسْلاً وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ وَذِي نَابٍ)).

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، وَرَوَاهُ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، وَأَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٦٤ (صحيح)

1560/ م- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُاللهِ بْنُ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، قَالَ: ((إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا، وَكُلُوا فِيهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٦٤ (صحيح)

۱۵۶۰۔ ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے مجوس کی ہانڈیوں کے بارے میں سوال کیا گیا ❶ تو آپ نے فرمایا: ''ان کو دھو کر صاف کرلو اور ان میں پکاؤ اور آپ نے ہر درندے اور کچلی والے جانور کو کھانے سے منع فرمایا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سندوں سے بھی آئی ہے۔ (۲) ابوادریس خولانی نے بھی اس کو ابوثعلبہ سے روایت کیا ہے، لیکن ابوقلابہ کا سماع ابوثعلبہ سے ثابت نہیں ہے، انھوں نے ابواسما کے واسطے سے ابوثعلبہ سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۵۶۰/م ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا: اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقے میں ہیں تو کیا ہم ان کے برتن میں کھائیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر ان کے علاوہ برتن پاتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ پاؤ تو ان کے برتنوں کو دھو لو اور ان میں کھاؤ''۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... کہ ان کا استعمال کرنا اور ان میں پکانا کھانا درست ہے یا نہیں۔

12- بَابٌ فِي النَّفَلِ

۱۲- باب: نفل کا بیان

1561- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ، وَفِي الْقُفُولِ الثُّلُثَ. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَحَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: ق/الجهاد ٣٥ (٢٨٥٢)، (تحفة الأشراف : ٥٠٩١) (صحيح)

(سند میں ''عبدالرحمن'' اور سلیمان اموی کے حافظہ میں کمزوری ہے، مگر حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے تقویت پا کر یہ حدیث بھی صحیح لغیرہ ہے، دیکھیے: صحيح أبي داود رقم ٢٤٥٥)

1561/ م- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ. وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ، فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: لَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَفَّلَ فِي مَغَازِيهِ كُلِّهَا. وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ نَفَّلَ فِي بَعْضِهَا، وَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَى وَجْهِ الاجْتِهَادِ مِنَ الإِمَامِ فِي أَوَّلِ الْمَغْنَمِ وَآخِرِهِ، قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ: لأَحْمَدَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ إِذَا فَصَلَ بِالرُّبُعِ بَعْدَ الْخُمُسِ، وَإِذَا قَفَلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمُسِ، فَقَالَ: يُخْرِجُ الْخُمُسَ ثُمَّ يُنَفِّلُ مِمَّا بَقِيَ وَلاَيُجَاوِزُ هَذَا. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَهَذَا الْحَدِيثُ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ النَّفَلُ مِنَ الْخُمُسِ، قَالَ إِسْحَاقُ: هُوَ كَمَا قَالَ.

تخريج: ق/الجهاد ١٨ (٢٨٠٨)، (تحفة الأشراف : ٥٨٢٧) (حسن الاسناد)

۱۵۶۱- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سریہ کے شروع میں جانے پر چوتھائی حصہ اور لڑائی سے لوٹتے

وقت دوبارہ جانے پر تہائی حصہ زائد بطور انعام (نفل) دیتے تھے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ (۲) یہ حدیث ابوسلام سے مروی ہے، انھوں نے ایک صحابی سے اس کی روایت کی ہے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۱۵۶۱/م عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن نفل میں اپنی تلوار ذوالفقار لے لی تھی، اسی کے بارے میں آپ نے احد کے دن خواب دیکھا تھا۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف ابن ابی زناد ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) خمس میں سے نفل دینے کی بابت اہلِ علم کا اختلاف ہے: مالک بن انس کہتے ہیں: مجھے کوئی روایت نہیں پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام غزوات میں نفل دیا ہے، آپ نے بعض غزوات میں نفل دیا ہے، لیکن یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے کہ شروع میں دے، یا آخر میں دے۔ (۳) اسحاق بن منصور کہتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت خمس نکالنے کے بعد بطورِ نفل ربع دیا ہے اور واپسی پر خمس نکالنے کے بعد ثلث دیا ہے؟ انھوں نے کہا: آپ خمس نکالتے تھے پھر جو باقی بچتا اسی سے نفل دیتے تھے، آپ کبھی ثلث سے تجاوز نہیں کرتے تھے۔ ❸ یہ حدیث مسیّب کے قول کے موافق ہے کہ نفل خمس سے دیا جائے گا، اسحاق بن راہویہ نے بھی اسی طرح کی بات کہی ہے۔

فائدہ ❶: ...... کیونکہ لڑائی سے واپس آنے کے بعد پھر واپس جہاد کے لیے جانا مشکل کام ہے۔

فائدہ ❷: ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا وہ یہ تھا کہ آپ نے اپنی تلوار ذوالفقار کو حرکت دی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی پھر دوبارہ حرکت دی تو پہلے سے بہتر حالت میں آ گئی۔

فائدہ ❸: ...... مجاہد کو مالِ غنیمت میں سے مقرر حصے کے علاوہ زائد مال بھی دیا جاسکتا ہے اور یہی نفل کہلاتا ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ یہ زائد حصہ مالِ غنیمت میں سے ہوگا یا خمس میں سے یا خمس الخمس میں سے؟ صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ وہ اصل غنیمت میں سے دیا جائے گا، اس اضافی حصے کی مقدار کی بابت سب کا اتفاق ہے کہ سربراہ و امام یہ حصہ غنیمت کے تہائی حصے سے زائد دینے کا مجاز نہیں۔

13-بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ

۱۳۔ باب: کافر کا قاتل مقتول کے سامان کا حق دار ہوگا

1562- حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

تخريج: خ/البيوع ٣٧ (٢١٠٠)، والخمس ١٨ (٣١٤٢)، والمغازي ٥٤ (٤٣٢١)، والأحكام ٢١ (٧١٧٠)، م/الجهاد ١٣ (١٥٧١)، د/الجهاد ١٤٧ (٢٧١٧)، ق/الجهاد ٢٩ (٢٨٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٢١٣٢)، وط/الجهاد ١٠ (١٨)، د/السير ٤٤ (٢٥٢٨) (صحيح)

1562/ م حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَأَنَسٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ.

وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ الأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لِلإِمَامِ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ السَّلَبِ الْخُمُسَ، وقَالَ الثَّوْرِيُّ: النَّفَلُ أَنْ يَقُولَ الإِمَامُ مَنْ أَصَابَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ، فَهُوَ جَائِزٌ، وَلَيْسَ فِيهِ الْخُمُسُ، وقَالَ إِسْحَاقُ: السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا كَثِيرًا فَرَأَى الإِمَامُ أَنْ يُخْرِجَ مِنْهُ الْخُمُسَ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۵۶۲۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی کافر کو قتل کرے اور اس کے پاس گواہ موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی کا ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے۔ ❶

۱۵۶۲/م اس سند سے بھی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

(۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عوف بن مالک، خالد بن ولید، انس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) صحابہ کرام اور دیگر لوگوں میں سے بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، اوزاعی، شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔ (۴) اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ مقتول کے سامان سے خمس نکالنے کا امام کو اختیار ہے، ثوری کہتے ہیں: نفل یہی ہے کہ امام اعلان کر دے کہ جو کافروں کا سامان چھین لے وہ اسی کا ہوگا اور جو کسی کافر کو قتل کرے تو مقتول کا سامان اسی کا ہوگا اور ایسا کرنا جائز ہے، اس میں خمس واجب نہیں ہے، اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ مقتول کا مال قاتل کا ہے مگر جب سامان زیادہ ہو اور امام اس میں سے خمس نکالنا چاہے جیسا کہ عمر بن خطاب نے کیا۔

فائدہ ❶: ...... یہ قصہ صحیح البخاری کی حدیث ۳۱۴۲، ۴۳۲۲ اور صحیح مسلم کی حدیث ۱۷۵۱ میں دیکھا جا سکتا ہے، واقعہ دلچسپ ہے ضرور مطالعہ کریں۔

14۔ بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

۱۴۔ باب: تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت بیچنا مکروہ ہے

1563ــ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/التجارات ٢٤ (٢١٩٦)، (في سياق الحول من ذلك) (تحفة الأشراف: ٤٠٧٣) (ضعيف)

(سند میں ''محمد بن ابراہیم الباہلی اور ''محمد بن زید العبدی'' دونوں مجہول راوی ہیں اور ''جہضم'' میں کلام ہے)

۱۵۶۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔(۲) اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

15-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالَى مِنَ السَّبَايَا

۱۵۔ باب: حاملہ قیدی عورتوں سے جماع کرنا مکروہ ہے

1564- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ: أَنَّ أَبَاهَا أَخْبَرَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ، وَحَدِيثُ عِرْبَاضٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، و قَالَ الأَوْزَاعِيُّ: إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ، قَالَ الأَوْزَاعِيُّ: وَأَمَّا الْحَرَائِرُ فَقَدْ مَضَتِ السُّنَّةُ فِيهِنَّ بِأَنْ أُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ، حَدَّثَنِي بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف وتقدم برقم ١٤٧٤ (تحفة الأشراف: ٩٨٩٣) (صحيح)

(سند میں ''ام حبیبہ'' مجہول ہیں مگر شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۱۵۶۴۔ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے (حاملہ) قیدی عورتوں سے جماع کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ اپنے پیٹ میں موجود بچوں کو جن نہ دیں۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عرباض رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔(۲) اس باب میں رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔(۳) اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، اوزاعی کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص قیدی عورتوں میں سے لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو اس سلسلے میں عمر بن خطاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حاملہ جب تک بچہ نہ جنے اس سے وطی نہیں کی جائے گی۔(۴) اوزاعی کہتے ہیں: آزاد عورتوں کے سلسلے میں تو یہ سنت چلی آ رہی ہے کہ ان کو عدت گذارنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فائدہ ❶: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنگ میں جو عورتیں گرفتار ہو جائیں گرفتاری سے ہی ان کا پچھلا

نکاح ٹوٹ جاتا ہے، حمل سے ہوں تو وضع حمل کے بعد اور اگر غیر حاملہ ہوں تو ایک ماہواری کے بعد ان سے جماع کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ وہ تقسیم کے بعد اس کے حصے میں آئی ہوں۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ

۱۶۔ باب: کفار ومشرکین کے کھانے کا بیان

1565۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى، فَقَالَ: ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الأطعمة ٢٤ (٣٧٨٤)، ق/الجهاد ٢٦ (٢٨٠)، (تحفة الأشراف: ١١٧٣٤)، وحم (٥/٢٢٦) (حسن)

1565/ م1۔ سَمِعْتُ مَحْمُودًا، وَقَالَ عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَبِيصَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن)

1565/ م2۔ قَالَ مَحْمُودٌ: وَقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُرَيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي طَعَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٨٧٦) (حسن)

(سند میں ''مری بن قطری'' لین الحدیث ہیں، لیکن پچھلی حدیث سے تقویت پا کر یہ حدیث بھی حسن لغیرہ ہے)

۱۵۶۵۔ ہلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''کوئی کھانا تمہارے دل میں شک نہ پیدا کرے کہ اس کے سلسلے میں نصرانیت سے تمھاری مشابہت ہو جائے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۶۵/م ۱اس سند سے بھی ہلب رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

۱۵۶۵/م ۲اس سند سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی اس جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ اہلِ کتاب کے کھانے کے سلسلے میں رخصت ہے۔

فائدہ [1]: ...... چونکہ ملت اسلامیہ ملتِ ابراہیمی سے تعلق رکھتی ہے، اس لیے کھانے سے متعلق زیادہ شک میں پڑنا اپنے آپ کو اس رہبانیت سے قریب کرنا ہے جو نصاریٰ کا دین ہے، اس سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ امام ترمذی نے اس

باب میں مشرکین کے کھانے کا ذکر کیا ہے، جب کہ حدیث میں مشرکین کا سرے سے ذکر ہی نہیں ہے، حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام ترمذی نے مشرکین سے اہلِ کتاب کو مراد لیا ہے۔

17-بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ

۱۷- باب: قیدیوں کے درمیان تفریق کرنے کی کراہت کا بیان

1566- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الشَّيْبَانِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حُيَيٌّ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ. وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، كَرِهُوا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا، وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ، وَبَيْنَ الإِخْوَةِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: قَدْ سَمِعْتُ الْبُخَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعَ أَبُوعَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٤٦٨)، وانظر: حم (٤١٣/٥، ٤١٤)، د/السير ٣٩ (حسن)

۱۵۶۶- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی پیدا کی، اللہ قیامت کے دن اسے اس کے دوستوں سے جدا کر دے گا''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (۳) اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے، وہ لوگ قیدیوں میں ماں اور بچے کے درمیان، باپ اور بچے کے درمیان اور بھائیوں کے درمیان جدائی کو ناپسند سمجھتے ہیں۔

18-بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الأُسَارَى وَالْفِدَاءِ

۱۸- باب: قیدیوں کے قتل کرنے اور فدیہ لے کر انھیں چھوڑنے کا بیان

1567- حَدَّثَنَا أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَاسْمُهُ: أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالاَ: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ جِبْرَائِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلاً مِثْلُهُمْ))، قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، وَرَوَى أَبُوأُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

نَحْوَهُ. وَرَوَى ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ: عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف: ١٠٢٣٤) (صحيح)

١٥٦٧۔علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جبرئیل نے میرے پاس آ کرکہا: اپنے ساتھیوں کو بدر کے قیدیوں کے سلسلے میں اختیار دیں، وہ چاہیں تو انھیں قتل کریں، چاہیں تو فدیہ لیں، فدیہ کی صورت میں ان میں سے آئندہ سال اتنے ہی آدمی قتل کیے جائیں گے، ان لوگوں نے کہا: فدیہ لیں گے اور ہم میں سے قتل کیے جائیں۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے، ہم اس کو صرف ابن ابی زائدہ ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) ابواسامہ نے بسند ہشام عن ابن سیرین عن عبیدہ عن علی عن النبي ﷺ اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۳) ابن عون نے بسند ابن سیرین عن عبیدہ عن النبي ﷺ مرسلاً روایت کی ہے۔ (۴) اس باب میں ابن مسعود، انس، ابوبرزہ اور جبیر بن مطعم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ...... کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ صحابہ کی یہ دلی خواہش تھی کہ یہ قیدی مشرف بہ اسلام ہو جائیں اور مستقبل میں اپنی جان دے کر شہادت کا درجہ حاصل کرلیں۔ (حدیث کی سند اور معنی دونوں پر کلام ہے؟)

1568ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَعَمُّ أَبِي قِلاَبَةَ هُوَ أَبُو الْمُهَلَّبِ وَاسْمُهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، وَيُقَالُ: مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، وَأَبُو قِلاَبَةَ اسْمُهُ: عَبْدُاللهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ لِلإِمَامِ أَنْ يَمُنَّ عَلَى مَنْ شَاءَ مِنَ الأُسَارَى وَيَقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيَفْدِي مَنْ شَاءَ، وَاخْتَارَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ، وَ قَالَ الأَوْزَاعِيُّ: بَلَغَنِي أَنَّ هٰذِهِ الآيَةَ مَنْسُوخَةٌ، قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ نَسَخَتْهَا ﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ﴾.

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: قُلْتُ لأَحْمَدَ: إِذَا أُسِرَ الأَسِيرُ يُقْتَلُ أَوْ يُفَادَى أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: إِنْ قَدَرُوا أَنْ يُفَادُوا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَإِنْ قُتِلَ فَمَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا، قَالَ إِسْحَاقُ: الإِثْخَانُ أَحَبُّ إِلَيَّ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا فَأَطْمَعُ بِهِ الْكَثِيرَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النساء في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف: ١٠٨٨٧) (صحيح)

١٥٦٨۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے ایک قیدی مرد کے بدلے میں دومسلمان مردوں کو چھڑوایا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ (۳) اکثر اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس پر چاہے احسان کرے اور جسے چاہے قتل کرے اور جن سے چاہے فدیہ لے۔ (۴) بعض اہلِ علم نے فدیہ کے بجائے قتل کو اختیار کیا ہے۔ (۵) امام اوزاعی کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت: ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ منسوخ ہے اور آیت: ﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ﴾ اس کے لیے ناسخ ہے۔ (۴) اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سوال کیا: آپ کے نزدیک کیا بہتر ہے، جب قیدی گرفتار ہو تو اسے قتل کیا جائے یا اس سے فدیہ لیا جائے، انھوں نے جواب دیا، اگر وہ فدیہ لے سکیں تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر انھیں قتل کر دیا جائے تو بھی میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ (۵) اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک خون بہانا زیادہ بہتر ہے جب یہ مشہور ہو اور اکثر لوگ اس کی خواہش رکھتے ہوں۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جنگی قیدیوں کا تبادلہ درست ہے، جمہور علما کی یہی رائے ہے۔

19-بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

۱۹۔ باب: عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت کا بیان

1569- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَرَبَاحٍ وَيُقَالُ: رِيَاحُ بْنُ الرَّبِيعِ وَالأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا قَتْلَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ، وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ فِيهِمْ وَالْوِلْدَانِ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَرَخَّصَا فِي الْبَيَاتِ.

تخريج: خ/الجهاد ١٤٧ (٣٠١٤)، و١٤٨ (٣٠١٥)، م/الجهاد ٨ (١٧٤٤)، د/الجهاد ١٢١ (٢٦٦٨)، ق/الجهاد ٣٠ (٢٨٤١)، (تحفة الأشراف: ٨٢٦٨)، وط/الجهاد ٣ (٩)، د/السير ٢٥ (٢٥٠٥) (صحيح)

۱۵۶۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کے کسی غزوے میں ایک عورت مقتول پائی گئی، تو آپ ﷺ نے اس کی مذمت کی اور عورتوں و بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں بریدہ، رباح، ان کو رباح بن ربیع بھی کہتے ہیں، اسود بن سریع ابن عباس اور صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) بعض اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگوں کا اسی پر عمل ہے، یہ لوگ عورتوں اور بچوں کے قتل کو حرام سمجھتے ہیں، سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ (۴) کچھ اہلِ علم نے رات میں ان پر چھاپہ مارنے کی اور اس میں عورتوں اور بچوں کے قتل کی رخصت دی ہے، احمد اور

اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے، ان دونوں نے رات میں چھاپہ مارنے کی رخصت دی ہے۔

فائدہ ❶ :......عورت کے قتل کرنے کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے، ہاں! اگر وہ شریکِ جنگ ہو کر لڑے تو ایسی صورت میں عورت کا قتل جائز ہے۔

1570ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ خَيْلَنَا أَوْطَأَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادِهِمْ ، قَالَ: ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ)) .

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الجهاد ١٤٦ (٣٠١٢)، م/الجهاد ٩ (١٧٨٥)، د/الجهاد ١٢١ (٢٦٧٢)، ق/الجهاد ٣٠ (٢٨٣٩)، (تحفة الأشراف : ٩٣٩)، وحم (٤/٣٨، ٧١، ٧٢، ٧٣) (صحيح)

۱۵۷۰۔صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے گھوڑوں نے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا ہے، آپ نے فرمایا: ''وہ بھی اپنے آباواجداد کی قسم سے ہیں۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی اس حالت میں یہ سب اپنے بڑوں کے حکم میں تھے اور یہ مراد نہیں ہے کہ قصداً ان کا قتل کرنا مباح تھا، بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کی عورتوں اور بچوں کو پامال کیے بغیر ان کے بڑوں تک پہنچنا ممکن نہیں تھا۔ بڑوں کے ساتھ مخلوط ہونے کی وجہ سے یہ سب مقتول ہوئے، ایسی صورت میں ان کا قتل جائز ہوگا۔

20- بَابٌ

۲۰۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

1571ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْثٍ ، فَقَالَ: ((إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ)) ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ: ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا)) . وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَسْلَمِيِّ .

قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ ، وَقَدْ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَجُلاً فِي هٰذَا الْحَدِيثِ . وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَشْبَهُ وَأَصَحُّ .

تخريج: خ/الجهاد ٤٩ (٣٠١٦)، (تحفة الأشراف : ١٣٤٨١) (صحيح)

۱۵۷۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا: ''اگر تم قریش کے فلاں فلاں دو آدمیوں کو پاؤ تو انھیں جلا دو''، پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو جلا دو، حالانکہ آگ سے صرف اللہ ہی عذاب دے گا، اس لیے اب اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر دو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) محمد بن اسحاق نے اس حدیث میں سلیمان بن یسار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور آدمی کا ذکر کیا ہے، کئی اور لوگوں نے لیث کی روایت کی طرح روایت کی ہے، لیث بن سعد کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ (۴) اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ

۲۱۔ باب: مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کے بارے میں وارد وعید کا بیان

1572ـ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلاثٍ: الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر ما يأت (تحفة الأشراف: ۲۰۸۵)، وحم (۲۷۶۵، ۲۸۲) (صحيح)

۱۵۷۲۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مر گیا اور تین چیزوں، یعنی تکبر (گھمنڈ)، مالِ غنیمت میں خیانت اور قرض سے بری رہا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1573ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلاثٍ: الْكَنْزِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

هَكَذَا قَالَ سَعِيدٌ: الْكَنْزُ، وَقَالَ أَبُوعَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ: الْكِبْرُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَعْدَانَ، وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ.

تخريج: ق/الصدقات ۱۲ (۲۴۱۲)، وحم (۵/۲۸۱) (تحفة الأشراف: ۲۱۱۴)، (صحيح)

(الکنز کا لفظ شاذ ہے، دیکھیے: الصحيحة رقم ۲۷۸۵)

۱۵۷۳۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے جسم سے روح نکلی اور وہ تین چیزوں، یعنی کنز، غلول اور قرض سے بری رہا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔''[1]

سعید بن ابی عروبہ نے اسی طرح اپنی روایت میں ''الکنز'' بیان کیا ہے اور ابو عوانہ نے اپنی روایت میں ''الکبر'' بیان کیا ہے

اوراس میں "عن معدان" کا ذکر نہیں کیا ہے، سعید کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... کنز: وہ خزانہ ہے جو زمین میں دفن ہو اور اس کی زکاۃ ادا نہ کی جاتی ہو۔ غلول: مالِ غنیمت میں خیانت کرنا۔

1574۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سِمَاكٌ أَبُوزُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ، قَالَ: ((كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا))، قَالَ: ((قُمْ يَاعُمَرُ! فَنَادِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: م/الأيمان ٤٨ (١١٤)، (تحفة الأشراف: ١٠٤٩٧) (صحيح)

۱۵۷۴۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرض کی گیا: اللہ کے رسول! فلاں آدمی شہید ہو گیا، آپ نے فرمایا: "ہرگز نہیں، میں نے اس عبا (کپڑے) کی وجہ سے اسے جہنم میں دیکھا ہے جو اس نے مالِ غنیمت سے چرایا تھا"، آپ نے فرمایا: "عمر! کھڑے ہو جاؤ اور تین مرتبہ اعلان کردو، جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے۔" (اور مومن آدمی خیانت نہیں کیا کرتے) امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

۲۲۔ باب: جنگ میں عورتوں کے جانے کا بیان

1575۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى.

قَالَ أَبُوعِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الجهاد ٤٧ (١٨١٠)، د/الجهاد ٣٤ (٢٥٣١)، (تحفة الأشراف: ٢٦١)، (وانظر المعنى عند: خ/الجهاد ٦٥ (٢٨٨٠)، ومناقب الأنصار ١٨ (٣٨١١)، والمغازي ١٨ (٤٠٦٤) (صحيح)

۱۵۷۵۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور ان کے ہمراہ رہنے والی انصار کی چند عورتوں کے ساتھ جہاد میں نکلتے تھے، وہ پانی پلاتی اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... جہاد عورتوں پر واجب نہیں ہے، لیکن حدیث میں مذکور مصالح اور ضرورتوں کی خاطر ان کا جہاد میں شریک ہونا جائز ہے، حج مبرور ان کے لیے سب سے افضل جہاد ہے، جہاد میں انسان کو سفری صعوبتیں، مشقتیں،

تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی ہیں، مال خرچ کرنا پڑتا ہے، حج وعمرہ میں بھی ان سب مشقتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے، اس لیے عورتوں کو حج وعمرہ کا ثواب جہاد کے برابر ملتا ہے، اسی بنا پر حج وعمرہ کو عورتوں کے لیے جہاد قرار دیا گیا ہے گویا جہاد کا ثواب اسے حج وعمرہ ادا کرنے کی صورت میں مل جاتا ہے۔

23۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

۲۳۔ باب: مشرکوں کے تحفے قبول کرنے کا بیان

1576۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَثُوَيْرُ بْنُ أَبِي فَاخِتَةَ اسْمُهُ: سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ، وَثُوَيْرٌ يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۰۱۰۹) (ضعيف جدًا)

(سند میں ''ثویر بن علاقہ ابی فاختہ'' سخت ضعیف اور رافضی ہے)

۱۵۷۶۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ کے لیے فارس کے بادشاہ کسریٰ نے آپ کے لیے تحفہ بھیجا تو آپ نے اسے قبول کرلیا، (کچھ) اور بادشاہوں نے آپ کے لیے تحفہ بھیجا تو آپ نے ان کے تحفے قبول کیے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) راوی ثویر ابوفاختہ کے بیٹے ہیں، ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابوجہم ہے۔ (۳) اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔

24۔ بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

۲۴۔ باب: کفار ومشرکین سے ہدیہ تحفہ قبول کرنے کی کراہت کا بیان

1577۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللهِ هُوَ ابْنُ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ هَدِيَّةً لَهُ أَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَسْلَمْتَ)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَدَايَاهُمْ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هَدَايَاهُمْ، وَذُكِرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْكَرَاهِيَةُ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ هٰذَا بَعْدَ مَا كَانَ يَقْبَلُ مِنْهُمْ، ثُمَّ نَهَى عَنْ هَدَايَاهُمْ.

تخريج: د/الخراج والإمارة ۳۵ (۳۰۵۷)، (تحفة الأشراف: ۱۱۰۱۵)، وحم (۴/۱۶۲) (حسن صحيح)

۱۵۷۷۔ عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انھوں نے (اسلام لانے سے قبل) نبی اکرم ﷺ کو ایک تحفہ دیا یا اونٹنی ہدیہ کی، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا تم اسلام لا چکے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''مجھے تو مشرکوں کے تحفے سے منع

کیا گیا ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) نبی اکرم ﷺ کے قول "إني نهيت عن زبد المشركين" کا مطلب یہ ہے کہ مجھے ان کے تحفوں سے منع کیا گیا ہے، نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ مشرکوں کے تحفے قبول فرماتے تھے، جب کہ اس حدیث میں کراہت کا بیان ہے، احتمال ہے کہ یہ بعد کا عمل ہے، آپ پہلے ان کے تحفے قبول فرماتے تھے، پھر آپ نے اس سے منع فرما دیا۔ ❶

فائدہ ❶ :......اس میں کوئی شک نہیں کہ مشرکین کا ہدیہ قبول نہ کرنا ہی اصل ہے، لیکن کسی خاص یا عام مصلحت کی خاطر اسے قبول کیا جاسکتا ہے، چنانچہ بعض علما نے قبول کرنے اور نہ کرنے کی حدیثوں کے مابین تطبیق کی یہ صورت نکالی ہے کہ جو لوگ دوستی اور موالاۃ کی خاطر ہدیہ دینا چاہتے تھے آپ نے ان کے ہدیہ کو قبول نہیں کیا اور جن کے دلوں میں اسلام اور اس کے ماننے والوں کے متعلق انسیت دیکھی گئی تو ان کے ہدایا قبول کیے گئے۔ (والله أعلم)

25۔بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

۲۵۔ باب: جنگ میں فتح کی خبر سن کر سجدۂ شکر کا بیان

1578۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ أَمْرٌ، فَسُرَّ بِهِ، فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، رَأَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ، وَبَكَّارُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ.

تخريج: د/الجهاد ١٧٤ (٢٧٧٤)، ق/الإقامة ١٩٢ (١٣٩٤)، (تحفة الأشراف: ١١٦٩٨) (حسن)

۱۵۷۸۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک خبر آئی، آپ اس سے خوش ہوئے اور اللہ کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اس کو صرف اسی سند سے بکار بن عبدالعزیز کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) بکار بن عبدالعزیز بن ابی بکرہ مقارب الحدیث ہیں۔ (۴) اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، وہ سجدۂ شکر کو درست سمجھتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا سجدۂ شکر بجالانا صحیح روایات سے ثابت ہے اور مسیلمہ کذاب کے قتل کی خبر سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی سجدہ میں گر گئے تھے، گویا ایسی خبر جس سے دل کو خوشی و مسرت حاصل ہو اس پر سجدۂ شکر بجا لانا مشروع ہے۔

26۔بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ

۲۶۔ باب: غلام اور عورت کو امان دینے کا بیان

1579۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ

رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا فَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ، وَكَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ سَمِعَ مِنَ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ ، وَالْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٨٠٩) (حسن)

1579/ م- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَجَازُوا أَمَانَ الْمَرْأَةِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ ، وَإِسْحَاقُ أَجَازَ أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَأَبُو مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ أَيْضًا وَاسْمُهُ: يَزِيدُ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَجَازَ أَمَانَ الْعَبْدِ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَمَعْنَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ أَعْطَى الأَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلَى كُلِّهِمْ .

تخريج: خ/الصلاة ٤ (٣٥٧)، والجزية ٩ (٣١٧١)، والأدب ٩٤ (٦١٥٨)، م/المسافرين ١٣ (٨٢/٣٣٦) د/الجهاد١٦٧ (٢٧٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٨٠١٨)، وط/قصر الصلاة في السفر ٨ (٢٨)، وحم (٣٤٣/٦، ٤٢٣)، و د/الصلاة١٥١ (١٤٩٤) (صحيح)

۱۵۷۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان عورت کسی کو پناہ دے سکتی ہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے پوچھا تو انھوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ (۳) کثیر بن زید نے ولید بن رباح سے سنا ہے اور ولید بن رباح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور وہ مقارب الحدیث ہیں۔ (۴) اس باب میں ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

۱۵۷۹/م ام ہانی سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے دو رشتے داروں کو پناہ دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے بھی اس کو پناہ دی جس کو تم نے پناہ دی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) (یہ حدیث) کئی سندوں سے مروی ہے۔ (۳) اہل علم کا اسی پر عمل ہے، انھوں نے عورت کے پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے، انھوں نے

عورت اور غلام کے پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے، ۴ راوی ابومرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب کو مولیٰ ام ہانی بھی کہا گیا ہے، ان کا نام یزید ہے۔ (۵) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے غلام کے پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ (۶) علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: ''تمام مسلمانوں کی پناہ یکساں ہے جس کے لیے ان کا ادنی آدمی بھی کوشش کر سکتا ہے۔'' ❷ (۷) علم کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے، اگر مسلمانوں میں سے کسی نے امان دے دی تو درست ہے اور ہر مسلمان اس کا پابند ہوگا۔

فائدہ ❶ :......بعض روایات میں ہے کہ مسلمانوں کا ادنیٰ آدمی بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے، اس حدیث اور ام ہانی کے سلسلے میں آپ کا فرمان: "قد أجرنا من أجرت يا أم هانی" سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان عورت بھی کسی کو پناہ دے سکتی ہے اور اس کی دی ہوئی پناہ کو کسی مسلمان کے لیے توڑنا جائز نہیں۔

فائدہ ❷ :......یعنی مسلمانوں میں سے کوئی ادنیٰ شخص کسی کو پناہ دے تو اس کی دی ہوئی پناہ سارے مسلمانوں کے لیے قبول ہوگی کوئی اس پناہ کو توڑ نہیں سکتا۔

27۔بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ

۲۷۔ باب: عہد توڑنے کا بیان

1580۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوالْفَيْضِ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّومِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ فِي بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى دَابَّةٍ أَوْ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ! وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ، وَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ))، قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الجهاد ١٦٤ (٢٧٥٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٧٥٣)، وحم (٤/١١١) (صحيح)

۱۵۸۰۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں: معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہلِ روم کے درمیان (کچھ مدت تک کے لیے) عہد و پیمان تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے شہروں میں جاتے تھے تاکہ جب عہد کی مدت تمام ہو تو ان پر حملہ کر دیں، اچانک ایک آدمی کو اپنی سواری یا گھوڑے پر: "اللہ اکبر!" ''تمھاری طرف سے ایفائے عہد ہونا چاہیے نہ کہ بدعہدی''، کہتے ہوئے دیکھا وہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے، تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جس آدمی کے اور کسی قوم کے درمیان عہد و پیمان ہو تو جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو جائے یا اس عہد کو ان تک برابری کے ساتھ واپس نہ کر دے، ہرگز عہد نہ توڑے اور نہ نیا عہد کرے''، معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس

لوٹ آئے۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

28- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۸- باب: بدعہدی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا

1581ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ حَدِيثِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ)) فَقَالَ: لَا أَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا.

تخريج: خ/الجزية ٢٢ (٣١٨٨)، والأدب ٩٩ (٦١٧٧)، والحيل ٩ (٦٩٦٦)، والفتن ٢١ (٧١١١)، م/الجهاد ٤ (١٧٣٦)، د/الجهاد ١٦٢ (٢٧٥٦)، (تحفة الأشراف: ٧٦٩٠)، وحم ٢/١٤٢) (صحيح)

۱۵۸۱۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''بے شک بدعہدی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) میں نے محمد سے سوید کی اس حدیث کے بارے میں پوچھا جسے وہ ابواسحاق سبیعی سے، ابواسحاق نے عمارہ بن عمیر سے، عمارہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اور علی نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ہر عہد توڑنے والے کے لیے ایک جھنڈا ہوگا''، محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا: میرے علم میں یہ حدیث مرفوع نہیں ہے''۔(۳) اس باب میں علی، عبداللہ بن مسعود، ابوسعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

29- بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ

۲۹- باب: دشمن کی مسلمان کے فیصلے پر رضامندی کا بیان

1582ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: رُمِيَ يَوْمَ الأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ، فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّارِ، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ، فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَاتُخْرِجْ نَفْسِي حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيَا نِسَاؤُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَصَبْتَ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ)) وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ، انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ. قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ (تحفة الأشراف: ٢٩٢٥) (صحيح)

۱۵۸۲۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ احزاب میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا، کفار نے ان کی رگ اکحل یا رگ انجل (بازو کی ایک رگ) کاٹ دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آگ سے داغا تو ان کا ہاتھ سوج گیا، آپ نے اسے چھوڑ دیا، پھر خون بہنے لگا، چنانچہ آپ نے دوبارہ داغا پھر ان کا ہاتھ سوج گیا، جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو انھوں نے دعا کی: اے اللہ! میری جان اس وقت تک نہ نکالنا جب تک بنو قریظہ (کی ہلاکت اور ذلت سے) میری آنکھ ٹھنڈی نہ ہو جائے، پس ان کی رگ رک گئی اور خون کا ایک قطرہ بھی اس سے نہ ٹپکا، یہاں تک کہ بنو قریظہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر (قلعے سے) نیچے اترے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلایا انھوں نے آ کر فیصلہ کیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں کو زندہ رکھا جائے جن سے مسلمان خدمت لیں، ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ان کے بارے میں اللہ کے فیصلے کے موافق فیصلہ کیا ہے''، ان کی تعداد چار سو تھی، جب آپ ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو سعد کی رگ کھل گئی اور وہ انتقال کر گئے۔'' ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوسعید خدری اور عطیہ قرظی رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... یعنی بنو قریظہ کی عورتیں مسلمانوں کی خدمت کے لیے ان میں تقسیم کر دی جائیں۔

فائدہ ❷:...... اس حدیث میں دلیل ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی کے فیصلے پر دشمنوں کا راضی ہو جانا اور اس پر اترنا جائز ہے اور ان کی بابت جو بھی فیصلہ اس مسلمان کی طرف سے صادر ہو گا دشمنوں کے لیے اس کا ماننا ضروری ہو گا۔

1583۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمنِ أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ)) وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ.

تخريج: د/الجهاد ١٢١ (٢٦٧٠)، (تحفة الأشراف: ٤٥٩٢)، وحم (١٢/٥، ٢٠) (ضعيف)

(سند میں قتادہ اور حسن بصری دونوں مدلس راوی ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے)

۱۵۸۳۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین کے مردوں کو قتل کر دو اور ان کے لڑکوں میں سے جو بلوغت کی عمر کو نہ پہنچے ہوں انھیں چھوڑ دو''، شرخ وہ لڑکے ہیں جن کے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔

1584۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ: عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ يَرَوْنَ الإِنْبَاتَ بُلُوغًا إِنْ لَمْ يُعْرَفِ احْتِلَامُهُ وَلَا سِنُّهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: د/الحدود ١٧ (٤٤٠٤)، ن/الطلاق ٢٠ (٣٤٦٠)، وقطع السارق ١٧ (٤٩٩٦)، ق/الحدود ٤ (٢٥٤١)، (تحفة الأشراف: ٩٩٠٤)، وحم (٤/٣١٠)، و ٥/٣١٢) (صحيح)

۱۵۸۴۔عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں قریظہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، تو جس کے (زیرناف کے) بال نکلے ہوئے تھے اسے قتل کر دیا جاتا اور جس کے نہیں نکلے ہوتے اسے چھوڑ دیا جاتا، چنانچہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کے بال نہیں نکلے تھے، مجھے چھوڑ دیا گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) بعض اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، اگر بلوغت اور عمر معلوم نہ ہو تو وہ لوگ (زیرناف کے) بال نکلنے ہی کو بلوغت سمجھتے تھے، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔

30۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ

۳۰۔ باب: جاہلیت کے حِلف (معاہدۂ تعاون) کا بیان

1585۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ -يَعْنِي الإِسْلَامَ- إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الإِسْلَامِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٦٩٠) (حسن)

۱۵۸۵۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں فرمایا: ''جاہلیت کے حلف (معاہدۂ تعاون) کو پورا کرو، [1] اس لیے کہ اس سے اسلام کی مضبوطی میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور اب اسلام میں کوئی نیا معاہدۂ تعاون نہ کرو۔'' [2] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف، ام سلمہ، جبیر بن مطعم، ابوہریرہ، ابن عباس اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی زمانہ جاہلیت میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے سے متعلق جو عہد ہوا ہے اسے پورا کرو بشرطیکہ یہ عہد شریعت کے مخالف نہ ہو۔

فائدہ ❷: ......یعنی یہ عہد کرنا کہ ہم ایک دوسرے کے وارث ہوں گے، کیوں کہ اسلام آ جانے کے بعد اس طرح کا عہد درست نہیں ہے، بلکہ وراثت سے متعلق عہد کے لیے اسلام کافی ہے۔

31۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

۳۱۔ باب: مجوس سے جزیہ لینے کا بیان

1586۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَنَاذِرَ، فَجَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ: أُنْظُرْ مَجُوسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَإِنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: خ/الجزية ۱ (۳۱۵٦)، د/الخراج والإمارة ۳۱ (۳۰٤۳)، (تحفة الأشراف: ۹۷۱۷)، وحم (۱/۱۹۰) (صحيح)

۱۵۸٦۔ بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں: میں مقام مناذر میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا، ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ تمہاری طرف جو مجوس ہوں ان کو دیکھو اور ان سے جزیہ لو، کیونکہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجوسی مشرکوں سے جزیہ وصول کیا جائے گا۔

1587۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ بَجَالَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لاَيَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى أَخْبَرَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. وَفِي الْحَدِيثِ كَلاَمٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا. وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۵۸۷۔ بجالہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ مجوس سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے مقامِ ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا، اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1588۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ وَأَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ فَارِسَ، وَأَخَذَهَا عُثْمَانُ مِنَ الْفُرْسِ.

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ: هُوَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (وهو في بعض النسخ فحسب ولذا لم يذكره المزي في التحفة) (صحيح)

۱۵۸۸۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوسیوں سے اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما نے فارس

کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ مالک روایت کرتے ہیں زہری سے اور زہری نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

32۔ بَابُ مَا يَحِلُّ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

۳۲۔ باب: ذمی کے مال سے کتنا لینا جائز ہے؟

1589۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا، وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَيْضًا، وَإِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَخْرُجُونَ فِي الْغَزْوِ فَيَمُرُّونَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُونَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَشْتَرُونَ بِالثَّمَنِ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا))، هٰكَذَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مُفَسَّرًا. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِنَحْوِ هٰذَا.

تخريج: خ/المظالم ١٨ (٢٤٦١)، والأدب ٨٥ (٦١٣٧)، م/اللقطة ٣ (١٧٢٧)، د/الأطعمة ٥ (٣٧٥٢)، ق/الأدب ٥ (٣٦٧٦)، (تحفة الأشراف: ٩٩٥٤)، وحم (٤/١٤٩) (صحيح)

۱۵۸۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں جو نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں، نہ ان پر جو ہمارا حق ہے اسے ادا کرتے ہیں اور ہم ان سے کچھ نہیں لیتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ نہ دیں سوائے اس کے کہ تم زبردستی ان سے لو، تو زبردستی لے لو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اسے لیث بن سعد نے بھی یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے (جیسا کہ بخاری کی سند میں ہے)۔ (۳) اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ صحابہ جہاد کے لیے نکلتے تھے تو وہ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرتے، جہاں کھانا نہیں پاتے تھے، کہ قیمت سے خریدیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ (کھانا) فروخت کرنے سے انکار کریں سوائے اس کے کہ تم زبردستی لو تو زبردستی لے لو۔ (۴) ایک حدیث میں اسی طرح کی وضاحت آئی ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بھی اسی طرح کا حکم دیا کرتے تھے۔ [1]

فائدہ [1]: ......امام احمد، شوکانی اور صاحب تحفۃ الاحوذی کے مطابق یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے، اس کی کوئی تاویل بلا دلیل ہے، جیسے: یہ زمانۂ نبوت کے ساتھ خاص تھا، یا یہ کہ یہ ان اہلِ ذمہ کے ساتھ خاص تھا جن سے مسلمان لشکریوں کی ضیافت کرنے کی شرط لی گئی تھی، وغیرہ وغیرہ۔

33۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ

۳۳۔ باب: ہجرت کا بیان

1590۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللهِ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِاللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَ هٰذَا.

تخريج: خ/جزاء الصيد ١٠ (١٨٣٤)، والجهاد ١ (٢٧٨٣)، و ٢٧ (٢٨٢٥)، و ١٩٤ (٣٠٧٧)، والجزية ٢٢ (٣١٨٩)، م/الحج ٨٢ (١٣٥٣)، والإمارة ٢٠ (١٣٥٣/٨٥)، د/المناسك ٩٠ (٢٠١٨)، (إشارة) والجهاد ٢ (٢٤٨٠)، ن/البيعة ١٥ (٤١٧٥)، ق/الجهاد ٩ (٢٧٧٣)، (تحفة الأشراف: ٥٧٤٨)، وحم (٢٢٦/١، ٢٢٦، ٣١٦، ٣٥٥)، ود/السير ٦٩ (٢٥٠٤) (صحيح)

۱۵۹۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو جہاد کے لیے طلب کیا جائے تو نکل پڑو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) سفیان ثوری نے بھی منصور بن معتمر سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں ابوسعید، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مکے سے خاص طور پر مدینے کی طرف ہجرت نہیں ہے، کیونکہ مکہ اب دارالسلام بن گیا ہے، البتہ دارالکفر سے دارالسلام کی طرف ہجرت تا قیامت باقی رہے گی جیسا کہ بعض احادیث سے ثابت ہے اور مکے سے ہجرت کے انقطاع کے سبب جس خیر و بھلائی سے لوگ محروم ہو گئے اس کا حصول جہاد اور صالح نیت کے ذریعے ممکن ہے۔

34۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۴۔ باب: نبی اکرم ﷺ کی بیعت کا بیان

1591۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾. قَالَ جَابِرٌ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى أَنْ لا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعُبَادَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ

قَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ: وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ .

تخريج: م/الإمارة ١٨ (١٨٥٦)، ن/البيعة ٧ (٤١٦٣)، (تحفة الأشراف : ٣١٦٣)، وحم (٣/٣٥٥، ٣٨١، ٣٩٦)، ود/السير ١٨ (٢٤٩٨) (صحيح)

١٥٩١۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے آیت کریمہ: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ ❶ کے بارے میں روایت ہے، جابر کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کی تھی، ہم نے آپ سے موت کے اوپر بیعت نہیں کی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث بسند عیسیٰ بن یونس "عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن جابر" مروی ہے، اس میں یحییٰ بن ابی کثیر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے درمیان ابوسلمہ کے واسطے کا ذکر نہیں ہے۔
(۲) اس باب میں سلمہ بن الاکوع، ابن عمر، عبادہ اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... "اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔" (الفتح: ١٨)

1592۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ .
وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الجهاد ١١٠ (٢٩٦٠)، والمغازي ٣٥ (٤١٦٩)، والأحكام ٤٣ (٧٢٠٦)، و ٤٤ (٧٢٠٨)، م/الإمارة ١٨ (١٨٦٠)، ن/البيعة ٨ (٤١٦٤)، (تحفة الأشراف : ٤٥٣٦)، وحم (٤/٤٧، ٥١، ٥٤) (صحيح)

١٥٩٢۔ یزید بن ابی عبید اللہ کہتے ہیں: میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حدیبیہ کے دن آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے کہا: موت پر۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:...... اس میں اور اس سے پہلے والی حدیث میں کوئی تضاد نہیں ہے، کیونکہ اس حدیث کا بھی مفہوم یہ ہے کہ ہم نے میدان سے نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی، بھلے ہم اپنی جان سے ہاتھ ہی کیوں نہ دھو بیٹھیں۔

1593۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَيَقُولُ لَنَا ((فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ)) . قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ كِلاهُمَا . وَمَعْنَى كِلا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ، قَدْبَايَعَهُ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى الْمَوْتِ وَإِنَّمَا قَالُوا لا نَزَالُ بَيْنَ يَدَيْكَ حَتّٰى نُقْتَلَ وَبَايَعَهُ آخَرُونَ فَقَالُوا: لانَفِرُّ .

تخريج: خ/الأحكام ٤٣ (٧٢٠٢)، م/الإمارة ٢٢ (١٨٦٧)، ن/البيعة ٢٤ (٤١٩٢)، (تحفة الأشراف : ٧١٢٧)، وط/البيعة ١ (١)، وحم (٢/٦٢، ٨١، ١٠١، ١٣٩) (صحيح)

۱۵۹۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے سمع وطاعت (یعنی آپ کے حکم سننے اور آپ کی اطاعت کرنے) پر بیعت کرتے تھے، پھر آپ ہم سے فرماتے: ''جتنا تم سے ہو سکے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) حدیثِ جابر اور حدیثِ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما دونوں حدیثوں کا معنی صحیح ہے، (ان میں تعارض نہیں ہے) بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے موت پر بیعت کی تھی، ان لوگوں نے کہا تھا: ہم آپ کے سامنے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ قتل کر دیے جائیں اور دوسرے لوگوں نے آپ سے بیعت کرتے ہوئے کہا تھا: ہم نہیں بھاگیں گے۔

1594۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٥٩١، (تحفة الأشراف : ٢٧٦٣) (صحيح)

۱۵۹۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، ہم نے تو آپ سے بیعت کی تھی کہ نہیں بھاگیں گے۔ (چاہے اس کا انجام کبھی موت ہی کیوں نہ ہو جائے)

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

35۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ

۳۵۔ باب: بیعت توڑنے کا بیان

1595۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا ، فَإِنْ أَعْطَاهُ ، وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَعَلَى ذٰلِكَ الأَمْرُ بِلَا اخْتِلَافٍ.

تخريج: خ/المساقاة ١٠ (٢٣٦٩)، والشهادات ٢٢ (٢٦٧٢)، والأحكام ٤٨ (٧٢١٢)، م/الأيمان ٤٦ (١٧٣)، د/البيوع ٦٢ (٣٤٧٤)، ن/البيوع ٦ (٤٤٧٤)، ق/التجارات ٣٠ (٢٢٠٧)، والجهاد ٤٢ (٢٨٧٠)، (تحفة الأشراف : ١٢٤٧٢)، وحم (٢/٢٥٣) (صحيح)

۱۵۹۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: ایک وہ آدمی جس نے کسی امام سے بیعت کی پھر اگر امام نے اسے (اس کی مرضی کے مطابق) دیا تو اس نے بیعت پوری کی اور اگر نہیں دیا تو بیعت پوری نہیں کی۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بلا اختلاف اسی کے موافق حکم ہے۔

فائدہ ❶ :...... باقی دو آدمی جن کا اس حدیث میں ذکر نہیں ہے وہ یہ ہیں: ایک وہ آدمی جس کے پاس لمبے چوڑے صحرا میں اس کی ضرورتوں سے زائد پانی ہو اور مسافر کو پانی لینے سے منع کرے، دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد کسی کے ہاتھ سامان بیچا اور اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ چیز اتنے اتنے میں لی ہے، پھر خریدار نے اس کی بات کا یقین کر لیا، حالانکہ اس نے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔

36۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ

۳۶۔ باب: غلام کی بیعت کا بیان

1596۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ، فَبَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعْنِيهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ؟

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ. لَانَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ.

تخريج: تقدم في البيوع برقم ۱۵۹۱ (تحفة الأشراف: ۲۷۶۳) (صحيح)

۱۵۹۶۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک غلام آیا، اس نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی، نبی اکرم ﷺ نہیں جانتے تھے کہ وہ غلام ہے، اتنے میں اس کا مالک آ گیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اسے بیچ دو''، پھر آپ نے اس کو دو کالے غلام دے کر خرید لیا، اس کے بعد آپ نے کسی سے بیعت نہیں لی جب تک اس سے یہ نہ پوچھ لیتے کہ کیا وہ غلام ہے؟۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ہم اس کو صرف ابوالزبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک غلام دو غلام کے بدلے خریدنا اور بیچنا جائز ہے، اس شرط کے ساتھ کہ یہ خرید و فروخت بصورتِ نقد ہو۔ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیعت کے لیے آئے ہوئے شخص سے اس کی غلامی و آزادی سے متعلق پوچھ لینا ضروری ہے، کیوں کہ غلام ہونے کی صورت میں اس سے بیعت لینی صحیح نہیں۔

37۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۳۷۔ باب: عورتوں کی بیعت کا بیان

1597۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: ((فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ))، قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! بَايِعْنَا، قَالَ سُفْيَانُ: تَعْنِي صَافِحْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نَحْوَهُ، قَالَ: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: لَا أَعْرِفُ لِأُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَأُمَيْمَةُ امْرَأَةٌ أُخْرَى لَهَا حَدِيثٌ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

تخريج: ن/البيعة ١٨ (٤١٨٦)، و ٢٤ (٤١٩٥)، ق/الجهاد ٤٣ (٢٨٧٤)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٨١)، وط/البيعة ١ (٢)، وحم (٦/٣٥٧) (صحيح)

۱۵۹۷۔ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کئی عورتوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، آپ نے ہم سے فرمایا: ''اطاعت اس میں لازم ہے جو تم سے ہو سکے اور جس کی تمھیں طاقت ہو''، میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہم پر خود ہم سے زیادہ مہربان ہیں، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیجیے (سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: ان کا مطلب تھا مصافحہ کیجیے)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سو عورتوں کے لیے میرا قول میرے اس قول جیسا ہے جو ایک عورت کے لیے ہے۔''❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے، ہم اسے صرف محمد بن منکدر ہی کی روایت سے جانتے ہیں، سفیان ثوری، مالک بن انس اور کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: میں امیمہ بنت رقیقہ کی اس کے علاوہ دوسری کوئی حدیث نہیں جانتا ہوں۔ (۳) امیمہ نام کی ایک دوسری عورت بھی ہیں جن کی رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث آئی ہے۔ (۴) اس باب میں عائشہ، عبداللہ بن عمر اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... زبان ہی سے بیعت لینا عورتوں کے لیے کافی ہے، مصافحہ کی ضرورت نہیں ہے۔

38ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

۳۸۔ باب: اہلِ بدر کی تعداد کا بیان

1598ـ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

تخريج: خ/المغازي ٦ (٣٩٥٧، ٣٩٥٩)، ق/الجهاد ٢٥ (٢٨٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٩٠٨) (صحيح).

۱۵۹۸۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ غزوۂ بدر کے دن بدری لوگ تعداد میں طالوت کے ساتھیوں کے

برابر تین سو تیرہ تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ثوری اور دوسرے لوگوں نے بھی ابواسحاق سبیعی سے اس کی روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے۔

39۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُمُسِ

۳۹۔ باب: مالِ غنیمت میں اللہ و رسول کے حصے خمس نکالنے کا بیان

1599۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا، عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِالْقَيْسِ: ((آمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ)).

قَالَ: وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأيمان ٤٠ (٥٣)، والعلم ٢٥ (٨٧)، والمواقيت ٢ (٥٢٣)، والزكاة ١ (١٣٩٨)، والمناقب ٥ (٣٥١٠)، والمغازي ٦٩ (٤٣٦٩)، والأدب ٩٨ (٦١٧٦)، وخبر الواحد ٥ (٧٢٦٦)، والتوحيد ٥٦ (٧٥٥٦)، م/الإيمان ٦ (١٧)، والأشربة ٦ (١٩٩٥)، د/الأشربة ٧ (٣٦٩٢)، والسنة ١٥ (٤٦٧٧)، ن/الإيمان ٢٥، (٥٠٣٤)، والأشربة (٥٥٦٤)، و ٤٨ (٥٧٠٨)، (تحفة الأشراف: ٦٥٢٤)، وحم ١/١٢٨، ٢٧٤، ٢٩١، ٣٠٤، ٣٣٤، ٣٤٠، ٣٥٢، ٣٦١)، د/الأشربة ١٤ (٢٧١٥٧)، ويأتي عند المؤلف في الايمان برقم ٢٦١١ (صحيح)

1599/ م۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۵۹۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وفد عبدالقیس سے فرمایا: ''میں تم لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ مالِ غنیمت سے خمس (یعنی پانچواں حصہ) ادا کرو، امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۹/م اس سند سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶: ...... تفصیل کے لیے دیکھیے صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الایمان۔

40۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

۴۰۔ باب: لوٹ کے مال کی کراہت کا بیان

1600۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُوالأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَتَقَدَّمَ سَرْعَانُ النَّاسِ، فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْغَنَائِمِ، فَاطَّبَخُوا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي أُخْرَى النَّاسِ، فَمَرَّ بِالْقُدُورِ، فَأَمَرَ بِهَا،

فَأُكْفِئَتْ ، ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ .

1600/ مــ قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبَايَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ .

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٩١ (صحيح)

1600/ م حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ وَهٰذَا أَصَحُّ ، وَعَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَأَنَسٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَجَابِرٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ .

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٩١ (صحيح)

١٦٠٠۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، جلد باز لوگ آگے بڑھے اور غنیمت سے (کھانے پکانے کی چیزیں) جلدی لیں اور (تقسیم سے پہلے اسے) پکانے لگے، رسول اللہ ﷺ ان سے پیچھے آنے والے لوگوں کے ساتھ تھے، آپ ہانڈیوں کے قریب سے گزرے تو آپ نے حکم دیا اور وہ الٹ دی گئیں، پھر آپ نے ان کے درمیان مالِ غنیمت تقسیم کیا، آپ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ ❶

١٦٠٠/م امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) سفیان ثوری نے یہ حدیث بطریق: "عن أبيه سعيد ، عن عباية ، عن جده رافع بن خديج" روایت کی ہے، اس سند میں عبایہ نے اپنے باپ کے واسطے کا نہیں ذکر کیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ہم سے اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں: ہم سے وکیع نے بیان کیا اور وکیع سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے، عبایہ بن رفاعہ کا سماع ان کے دادا رافع بن خدیج سے ثابت ہے۔ (۲) اس باب میں ثعلبہ بن حکم، انس، ابوریحانہ، ابوالدرداء، عبد الرحمٰن بن سمرہ، زید بن خالد، جابر، ابوہریرہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... تقسیم سے قبل یہ جلد باز لوگ اس مشترکہ مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور بکریوں کو ذبح کرکے ہانڈیاں چڑھا دیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس لوٹے ہوئے مال کو حرام قرار دیا اور چولہے پر چڑھی ہانڈیوں کے الٹ دینے کا حکم دیا۔

1601ــ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٧٩)، وانظر حم (٣/١٤٠، ١٩٧، ٣١٢، ٣٢٣، ٣٨٠، ٣٩٥) (صحيح)

۱۶۰۱۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوٹ پاٹ مچائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث انس کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی کسی معصوم کے مال کو اس کی اجازت و رضامندی کے بغیر ڈاکہ زنی کر کے لینا حرام ہے اور اگر کوئی یہ کام حلال سمجھ کر کر رہا ہے تو وہ کافر ہے۔

41۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

۴۱۔ باب: اہلِ کتاب کو سلام کرنے کا بیان

1602۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَتَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلاَمِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ: ((لاَ تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى))، قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِنَّمَا مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ لأَنَّهُ يَكُونُ تَعْظِيمًا لَهُمْ، وَإِنَّمَا أُمِرَ الْمُسْلِمُونَ بِتَذْلِيلِهِمْ، وَكَذَلِكَ إِذَا لَقِيَ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَلاَ يَتْرُكْ الطَّرِيقَ عَلَيْهِ لأَنَّ فِيهِ تَعْظِيمًا لَهُمْ.

تخريج: م/السلام ٤ (٢١٦٧)، د/الأدب ١٤٩ (٥٢٠٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٧٠٠)، ويأتي في الاستئذان برقم ٢٧٠٠) (صحيح)

۱۶۰۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور ان میں سے جب کسی سے تمھارا آمنا سامنا ہو جائے تو اسے تنگ راستے کی جانب جانے پر مجبور کر دو۔'' ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر، انس رضی اللہ عنہم اور ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) اور حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو (بلکہ ان کے سلام کرنے پر صرف جواب دو)۔ (۴) بعض اہلِ علم کہتے ہیں: یہ اس لیے ناپسند ہے کہ پہلے سلام کرنے سے ان کی تعظیم ہو گی، جب کہ مسلمانوں کو ان کی تذلیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح راستے میں آمنا سامنا ہو جانے پر ان کے لیے راستہ نہ چھوڑے کیوں کہ اس سے بھی ان کی تعظیم ہو گی (جو صحیح نہیں ہے)

فائدہ ❶: ......اس حدیث کی رو سے مسلمان کا یہود و نصاریٰ اور مجوس وغیرہ کو پہلے سلام کہنا حرام ہے، جمہور کی یہی رائے ہے۔ راستے میں آمنا سامنا ہونے پر انھیں تنگ راستے کی جانب مجبور کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ انھیں یہ احساس دلایا جائے کہ وہ چھوٹے لوگ ہیں۔ اور یہ غیر اسلامی حکومتوں میں ممکن نہیں اس لیے بقول ائمہ شر و فتنہ سے بچنے کے لیے جو محتاط طریقہ ہو اسے اپنانا چاہیے۔

1603ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ، فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ: عَلَيْكَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الاستئذان ٢٢ (٦٦٥٧)، والمرتدين ٤ (٦٩٢٨)، م/السلام ٤ (٢١٦٤)، د/الأدب ١٤٩ (٥٢٠٦)، ن/عمل اليوم والليلة ١٣٤ (١٧٨)، (تحفة الأشراف: ٧١٢٨)، وط/السلام ٢ (٣)، وحم (٢/١٩)، ود/الاستئذان ٧ (٢٦٧٧) (صحيح)

۱۶۰۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود میں سے کوئی جب تم لوگوں کو سلام کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: السام علیك (یعنی تم پر موت ہو)، اس لیے تم جواب میں صرف "علیك" کہو (یعنی تم پر موت ہو)۔''

42۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ

۴۲۔ باب: کفار و مشرکین کے درمیان رہنے کی کراہت کا بیان

1604ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ، فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ: ((أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ))، قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلِمَ؟ قَالَ: ((لَاتَرَايَا نَارَاهُمَا)).

تخريج: د/الجهاد ١٠٥ (٢٦٤٥)، ن/القسامة ٢٦ (٤٧٨٤)، (تحفة الأشراف: ٣٢٢٧) (صحيح)
(متابعات کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کا مرسل ہونا ہی زیادہ صحیح ہے، دیکھیے: الارواء: رقم ۱۲۰۷)

۱۶۰۴۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ خثعم کی طرف ایک سریہ روانہ کیا، (کافروں کے درمیان رہنے والے مسلمانوں میں سے) کچھ لوگوں نے سجدے کے ذریعے پناہ چاہی، پھر بھی انھیں قتل کرنے میں جلدی کی گئی، نبی اکرم ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے ان کو آدھی دیت دینے کا حکم دیا اور فرمایا: ''میں ہر اُس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے''، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آخر کیوں؟ آپ نے فرمایا: ''(مسلمان کو کافروں سے اتنی دوری پر سکونت پذیر ہونا چاہیے کہ) وہ دونوں ایک دوسرے (کے کھانا پکانے) کی آگ نہ دیکھ سکیں۔''[1]

فائدہ [1]: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسلمان کفار کے درمیان مقیم ہوں اور مجاہدین کے ہاتھوں ان کا قتل ہو جائے تو مجاہدین پر اس کا کوئی گناہ نہیں اور ''دونوں ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھ سکیں'' کا مطلب یہ ہے کہ حالات کے تقاضے کے مطابق مشرکین کے گھروں اور علاقوں سے ہجرت کرنا ضروری ہے، کیونکہ اسلام اور کفر ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ آدھی دیت کا حکم اس لیے دیا کیونکہ باقی آدھی کفار کے ساتھ رہنے کی وجہ سے بطورِ سزا ساقط ہوگئی۔

1605ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَهٰذَا أَصَحُّ . وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ .
قَالَ أَبُوعِيسَى: وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: الصَّحِيحُ حَدِيثُ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلٌ، وَرَوَى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ وَلَا تُجَامِعُوهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ)).

تخريج: ن/القسامة ٢٦ (٤٧٨٤)، (تحفة الأشراف: ١٩٢٣٣) (صحيح)

١٦٠٥۔عبدہ نے یہ حدیث بطریق: "إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، عن النبي ﷺ" (مرسلاً) ابومعاویہ کے مثل حدیث روایت کی ہے، اس میں انھوں (عبدہ) نے جریر کے واسطے کا ذکر نہیں کیا۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ (٢) اسماعیل بن ابی خالد کے اکثر شاگرد اسماعیل کے واسطے سے قیس بن ابی حازم سے (مرسلاً) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا، ان لوگوں نے اس میں جریر کے واسطے کا ذکر نہیں کیا اور حماد بن سلمہ نے بطریق: "الحجاج بن أرطاة، عن إسماعيل بن أبى خالد، عن قيس ابن أبى حازم، عن جرير بن عبد الله" (مرفوعاً) ابومعاویہ کے مثل اس کی روایت کی ہے۔ (٢) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: صحیح یہ ہے کہ قیس کی حدیث نبی اکرم ﷺ سے مرسل ہے، نیز سمرہ بن جندب نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا: ''مشرکوں کے ساتھ نہ رہو اور نہ ان کی ہم نشینی اختیار کرو، جو ان کے ساتھ رہے گا یا ان کی ہم نشینی اختیار کرے گا وہ بھی انھیں میں سے مانا جائے گا۔ (٣) اس باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے۔

43۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

۴۳۔ باب: یہود ونصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے باہر نکالنے کا بیان

1606ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ)).

تخريج: م/الجهاد ٢١ (١٧٦٧)، د/الخراج والإمارة ٢٨ (٣٠٣٠)، (تحفة الأشراف: ١٠٤١٩)، وحم (١/٣٢) (صحيح)

١٦٠٦۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ جزیرۂ عرب سے یہود ونصاریٰ کو نکال باہر کردوں گا۔'' ❶

فائدہ ❶: ...... جزیرۂ عرب وہ حصہ ہے جسے بحر ہند، بحر احمر، بحر شام و دجلہ اور فرات نے احاطہ کر رکھا ہے، یا طول کے لحاظ سے عدن ابین کے درمیان سے لے کر اطراف شام تک کا علاقہ اور عرض کے اعتبار سے جدہ سے لے کر آبادی عراق کے اطراف تک کا علاقہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی خواہش تھی کہ جزیرۂ عرب سے کافروں اور یہود و نصاریٰ کو باہر نکال دیں، آپ کی زندگی میں اس پر پوری طرح عمل نہ کیا جاسکا، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں آپ ﷺ کی اس خواہش کو کہ عرب میں دو دین نہ رہیں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے جلاوطن کر دیا۔

1607ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۶۰۷۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میں جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو ضرور نکالوں گا اور اس میں صرف مسلمان کو باقی رکھوں گا۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

44ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

۴۴۔ باب: رسول اللہ ﷺ کے ترکے کا بیان

1608ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ: مَنْ يَرِثُكَ؟ قَالَ: أَهْلِي وَوَلَدِي، قَالَتْ: فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا نُورَثُ وَلَكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَيْهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ. وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، إِنَّمَا أَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: لَا أَعْلَمُ أَحَدًا، رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ. وَرَوَى عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٦٦٢٥) وانظر: خ/الخمس ١ (٣٠٩٢، ٣٠٩٣)، والنفقات ٣ (٦٧٢٥ و ٦٧٢٦) (صحيح)

۱۶۰۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: آپ کی وفات کے بعد آپ کا وارث کون ہوگا؟ انھوں نے کہا: میرے گھر والے اور میری اولاد، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر کیا وجہ ہے کہ میں اپنے باپ کی وارث نہ بنوں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ''ہم (انبیا) کا کوئی وارث نہیں ہوتا'' (پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کی کفالت کرتے تھے ہم بھی اس کی کفالت کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس پر خرچ کرتے تھے ہم بھی اس پر خرچ کریں گے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اسے حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطا نے مسنداً روایت کیا ہے اور یہ دونوں محمد بن عمرو سے اور محمد ابوسلمہ سے اور ابوسلمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت کرتے ہیں، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں کہا: میں حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا ہوں جس نے اس حدیث کو محمد بن عمرو سے محمد نے ابوسلمہ سے اور ابوسلمہ نے ابو ہریرہ سے (مرفوعاً) روایت کی ہو۔ (ترمذی کہتے ہیں: ہاں) عبدالوہاب بن عطا نے بھی محمد بن عمرو سے اور محمد نے ابوسلمہ سے اور ابوسلمہ نے ابو ہریرہ سے حماد بن سلمہ کی روایت کی طرح روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں عمر، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1609۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَسْأَلُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنِّي لَا أُورَثُ))، قَالَتْ: وَاللَّهِ! لَا أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا، فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا.

قَالَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى: مَعْنَى لَا أُكَلِّمُكُمَا تَعْنِي فِي هٰذَا الْمِيرَاثِ أَبَدًا، أَنْتُمَا صَادِقَانِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۶۰۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے اپنا حصہ طلب کرنے آئیں، ان دونوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''میرا کوئی وارث نہیں ہوگا''، فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: اللہ کی قسم! میں تم دونوں سے کبھی بات نہیں کروں گی، چنانچہ وہ انتقال کر گئیں، لیکن ان دونوں سے بات نہیں کی۔ راوی علی بن عیسیٰ کہتے ہیں: ''لا أكلمكما'' کا مفہوم یہ ہے کہ میں اس میراث کے سلسلے میں کبھی بھی آپ

دونوں سے بات نہیں کروں گی، آپ دونوں سچے ہیں۔

(امام ترمذی کہتے ہیں:) یہ حدیث کئی سندوں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

1610۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ، فَجِئْتَ أَنْتَ وَهٰذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا؟ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ.

تخريج: خ/الخمس ١ (٣٠٩٤)، والمغازي ١٤ (٤٠٣٣)، والنفقات ٣ (٥٣٥٧)، والفرائض ٣ (٦٧٢٨)، والاعتصام٥ (٧٣٠٥)، م/الجهاد ١٥ (١٧٥٧/٤٩)، د/الخراج والإمارة ١٩ (٢٩٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٣٢)، وحم (١/٢٥) (صحيح)

١٦١٠۔ مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں: میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اسی دوران ان کے پاس عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی پہنچے، پھر علی اور عباس رضی اللہ عنہما جھگڑتے ہوئے آئے، عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں تم لوگوں کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہے، تم لوگ جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''ہمارا (یعنی انبیا کا) کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے''، لوگوں نے کہا: ہاں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں، پھر تم اپنے بھتیجے کی میراث میں سے اپنا حصہ طلب کرنے اور یہ اپنی بیوی کے باپ کی میراث طلب کرنے کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ابوبکر نے کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارا (یعنی انبیا کا) کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے''، (عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:) اللہ خوب جانتا ہے ابوبکر سچے، نیک، بھلے اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث میں تفصیل ہے، یہ حدیث مالک بن اوس [1] کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1]:...... ترمذی کے نسخوں میں ''مالک بن اَنس'' ظاہر ہے کہ یہاں تفرد ''مالک بن اَوس'' کا عمر بن خطاب سے ہے، جیسا کہ تخریج سے ظاہر ہے، اس لیے صواب ''مالک بن اَوس'' ہے۔

45- بَابُ مَا جَاءَ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذِهِ لَا تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ

۴۵- باب: فتح مکہ کے دن فرمانِ نبوی ''آج کے بعد مکے میں جہاد نہیں کیا جائے گا'' کا بیان

1611- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْبَرْصَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ: ((لَا تُغْزَى هَذِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَمُطِيعٍ. وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَهُوَ حَدِيثُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٢٨٠) (صحيح)

۱۶۱۱- حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: مکے میں آج کے بعد قیامت تک (کافروں سے) جہاد نہیں کیا جائے گا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے، یعنی زکریا بن ابی زائدہ کی حدیث جو شعبی کے واسطے سے آئی ہے۔ (۲) ہم اس حدیث کو صرف ان ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابن عباس، سلیمان بن صرد اور مطیع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ : ......یعنی مکہ اب دار الحرب اور کفار کا مسکن نہیں ہوگا کہ یہاں جہاد کی پھر ضرورت پیش آئے۔

46- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

۴۶- باب: جہاد کے مستحب اوقات کا بیان

1612- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ، ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يُقَاتِلُ، قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذَلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِإِسْنَادٍ أَوْصَلَ مِنْ هَذَا، وَقَتَادَةُ لَمْ يُدْرِكِ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ، وَمَاتَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر الحديث الآتي (تحفة الأشراف: ١١٦٤٩)، (ضعيف الإسناد)

(قتادہ کی نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے لقا نہیں اس لیے اس سند میں انقطاع ہے، اگلی سند سے یہ حدیث صحیح ہے)

۱۶۱۲- نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کیا، جب فجر طلوع ہوتی تو آپ (قتال

سے) ٹھہر جاتے یہاں تک کہ سورج نکل جاتا، جب سورج نکل جاتا تو آپ جہاد میں لگ جاتے، پھر جب دوپہر ہوتی آپ رُک جاتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، جب سورج ڈھل جاتا تو آپ عصر تک جہاد کرتے، پھر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ عصر پڑھ لیتے، پھر جہاد (شروع) کرتے۔ کہا جاتا تھا کہ اس وقت نصرتِ الٰہی کی ہوا چلتی ہے اور مومن اپنے مجاہدین کے لیے صلاۃ میں دعائیں کرتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دوسری سند سے بھی آئی ہے جو موصول ہے، قتادہ کی ملاقات نعمان سے نہیں ہے، نعمان بن مقرن کی وفات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

1613ــ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ إِلَى الْهُرْمُزَانِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ هُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ.

تخريج: خ/الجزيـة ١ (٣١٦٠)، د/الجهاد ١١١ (٢٦٥٥)، (تحفة الأشراف: ٩٢٠٧) (صحيح)

۱۶۱۳۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: عمر بن خطاب نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ہرمزان کے پاس بھیجا، پھر انھوں نے مکمل حدیث بیان کی، نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (کسی غزوے میں) حاضر ہوا، جب آپ دن کے شروع حصے میں نہیں لڑتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، ہوا چلنے لگتی اور نصرتِ الٰہی کا نزول ہوتا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

47- بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيَرَةِ

۴۷۔ باب: بدشگونی اور بدفالی کا بیان

1614ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَابِسٍ التَّمِيمِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَعْدٍ.

وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ. وَرَوَى شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ، قَالَ سُلَيْمَانُ: هٰذَا عِنْدِي قَوْلُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

مَسْعُودٍ وَمَا مِنَّا .

تخريج: د/الطب ٢٤ (٣٩١٠)، ق/الطب ٤٣ (٣٥٣٨)، (تحفة الأشراف: ٩٢٠٧) (صحيح)

۱۶۱۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدفالی شرک ہے۔'' ❶

(ابن مسعود کہتے ہیں:) ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کے دل میں اس کا وہم و خیال نہ پیدا ہو، لیکن اللہ تعالیٰ اس وہم و خیال کو توکل کی وجہ سے زائل کر دیتا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے، ہم اسے صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) شعبہ نے بھی سلمہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ (۳) امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: سلیمان بن حرب اس حدیث میں ''وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ'' کی بابت کہتے تھے کہ ''وَمَا مِنَّا'' میرے نزدیک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ (۴) اس باب میں ابوہریرہ، حابس تمیمی، عائشہ، ابن عمر اور سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایتیں ہیں۔

فائدہ ❶:...... یہ اعتقاد رکھنا کہ طیرہ، یعنی بدفالی نفع یا نقصان پہنچانے میں موثر ہے شرک ہے اور اس عقیدے کے ساتھ اس پر عمل کرنا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے، اس لیے اس طرح کا خیال آنے پر ''لا إلـه إلا الله'' پڑھنا بہتر ہوگا، کیوں کہ جسے بھی بدشگونی کا خیال آئے تو اسے پڑھنے اور اللہ پر توکل کرنے کی وجہ سے اللہ یہ خیال اس سے دور فرما دے گا۔

1615ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ)) ، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)) . قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الطب ٤٤ (٥٧٥٦)، و ٥٤ (٥٧٧٦)، م/السلام ٣٤٢ (٢٢٢٤)، (تحفة الأشراف: ١٣٥٨)، وحم (٣/١١٨) (صحيح)

۱۶۱۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانے اور بدفالی و بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے ❶ اور مجھ کو فال نیک پسند ہے''، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! فال نیک کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اچھی بات۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:...... چھوت چھات، یعنی بیماری خود سے متعدی نہیں ہوتی، بلکہ یہ سب کچھ اللہ کے حکم اور اس کی بنائی ہوئی تقدیر پر ہوتا ہے، البتہ بیماریوں سے بچنے کے لیے اللہ پر توکل کرتے ہوئے اسباب کو اپنانا مستحب ہے۔

1616ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوعَامِرٍ الْعَقَدِيّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَانَجِيحُ . قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٢٤) (صحيح)

۱۶۱۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ سننا اچھا لگتا تھا کہ جب کسی ضرورت سے نکلیں تو کوئی یا راشد یا نجیح کہے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... راشد کا مطلب ہے صحیح راستہ اپنانے والا اور نجیح کا مفہوم ہے جس کی ضرورت پوری کر دی گئی۔

48- بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّتِهِ ﷺ فِي الْقِتَالِ

۴۸۔ باب: جہاد کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کی وصیت کا بیان

1617- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ: ((اغْزُوا بِسْمِ اللهِ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ، وَلاَ تَغُلُّوا وَلاَ تَغْدِرُوا وَلاَ تُمَثِّلُوا وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا، فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ (أَوْ خِلاَلٍ)، أَيَّتُهَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُوا كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الأَعْرَابِ، لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا، فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ، فَلاَتَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلاَذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ لأَنَّكُمْ إِنْ تَخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلاَتُنْزِلُوهُمْ، وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لاَتَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لاَ)) أَوْنَحْوَ هَذَا. قَالَ أَبُوعِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ، وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الجهاد ٢ (١٧٣١)، د/الجهاد ٩٠ (٢٦١٢)، ق/الجهاد ٣٨ (٢٨٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٩٢٩)، وحم (٥/٣٥٢، ٣٥٨)، د/السير ٥ (٣٤٨٣) (صحيح)

1617/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُوأَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ، فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ عَلَيْهِمْ.

قَالَ أَبُوعِيسَى: هَكَذَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ. وَرَوَى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيهِ أَمْرَ الْجِزْيَةِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۶۱۷۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر پر امیر مقرر کرتے تو اسے خاص اپنے نفس کے بارے میں اللہ سے ڈرنے اور جو مسلمان ان کے ساتھ ہوتے ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتے تھے، اس کے بعد آپ فرماتے: اللہ کے نام سے اور اس کے راستے میں جہاد کرو، ان لوگوں سے جو اللہ کا انکار کرنے والے ہیں، مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو، مثلہ نہ کرو، بچوں کو قتل نہ کرو اور جب تم اپنے مشرک دشمنوں کے سامنے جاؤ تو ان کو تین میں سے کسی ایک بات کی دعوت دو، ان میں سے جسے وہ مان لیں قبول کر لو اور ان کے ساتھ لڑائی سے باز رہو: ان کو اسلام لانے اور اپنے وطن سے مہاجرین کے وطن کی طرف ہجرت کرنے کی دعوت دو اور ان کو بتا دو کہ اگر انھوں نے ایسا کر لیا تو ان کے لیے وہی حقوق ہیں جو مہاجرین کے لیے ہیں اور ان کے اوپر وہی ذمہ داریاں ہیں جو مہاجرین پر ہیں اور اگر وہ ہجرت کرنے سے انکار کریں تو ان کو بتا دو کہ وہ بدوی مسلمانوں کی طرح ہوں گے، ان کے اوپر وہی احکام جاری ہوں گے جو بدوی مسلمانوں پر جاری ہوتے ہیں: مالِ غنیمت اور فیٔ میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں، پھر اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کریں تو ان پر فتح یاب ہونے کے لیے اللہ سے مدد طلب کرو اور ان سے جہاد شروع کر دو، جب تم کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور وہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ اور اس کے نبی کی پناہ دو تو تم ان کو اللہ اور اس کے نبی کی پناہ نہ دو، بلکہ تم اپنی اور اپنے ساتھیوں کی پناہ دو، (اس کے خلاف نہ کرنا) اس لیے کہ اگر تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا عہد توڑتے ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے اس سے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑو اور جب تم کسی قلعے والے کا محاصرہ کرو اور وہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کے فیصلے پر اتارو تو ان کو اللہ کے فیصلے پر مت اتارو، بلکہ اپنے فیصلے پر اتارو، اس لیے کہ تم نہیں جانتے کہ ان کے سلسلے میں اللہ کے فیصلے پر پہنچ سکو گے یا نہیں''، آپ نے اسی طرح کچھ اور بھی فرمایا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۱۷/م اس سند سے بھی بریدہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے: ''فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ'' یعنی اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ لو، پھر اگر (جزیہ دینے سے بھی) انکار کریں تو ان پر فتح یاب ہونے کے لیے اللہ سے مدد طلب کرو۔''

وکیع اور کئی لوگوں نے سفیان سے اسی طرح روایت کی ہے، محمد بن بشار کے علاوہ دوسرے لوگوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کی ہے اور اس میں جزیہ کا حکم بیان کیا ہے۔

فائدہ [1]: ......یعنی اگر کفار و مشرکین غیر مشروط طور پر بغیر کسی معین شرط اور پختہ عہد کے اپنے آپ کو امیر لشکر کے حوالے کرنے پر تیار ہوں تو بہتر، ورنہ صرف اللہ کے حکم کے مطابق امیر سے معاملہ کرنا چاہیں تو امیر کو ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیوں کہ اسے نہیں معلوم کہ اللہ نے ان کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے۔ یہ حدیث اصولِ جہاد کے بڑے معتبر اصولوں پر مشتمل ہے جو معمولی سے غور و تامل سے واضح ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں موجود نصوص کو مطلق طور پر اپنانا بحث و مباحثہ میں جانے سے کہیں بہتر ہے۔

1618ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لا يُغِيرُ إِلاَّ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلاَّ أَغَارَ ، فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ، فَقَالَ: ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، فَقَالَ: ((خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ .)) قَالَ الْحَسَنُ: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج : م/الصلاة ٦ (٣٨٢)، د/الجهاد ١٠٠ (٢٦٣٤)، (تحفة الأشراف : ٣١٢) (صحيح)

١٦١٨ـ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صلاۃِ فجر کے وقت ہی حملہ کرتے تھے، اگر آپ اذان سن لیتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے، ایک دن آپ نے کان لگایا تو ایک آدمی کو کہتے سنا: "الله أكبر الله أكبر"، آپ نے فرمایا: ''فطرت (دین اسلام) پر ہے''، جب اس نے "أشهد أن لا إله إلا الله" کہا، تو آپ نے فرمایا: ''تو جہنم سے نکل گیا۔''

١٦١٨/م حسن کہتے ہیں: ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم سے حماد بن سلمہ نے اسی سند سے اسی کے مثل بیان کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
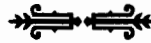
20- كِتَاب فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
کتاب: فضائلِ جہاد

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ
۱- باب: جہاد کی فضیلت کا بیان

1619- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: ((إِنَّكُمْ لاتَسْتَطِيعُونَهُ)) فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: ((لا تَسْتَطِيعُونَهُ،)) فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَثَلُ الْقَائِمِ الصَّائِمِ الَّذِي لا يَفْتُرُ مِنْ صَلاةٍ وَلا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)).

وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ وَأَنَسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: م/الإمارة ٢٩ (١٨٧٨)، (تحفة الأشراف: ١٢٧٩١)، وحم (٢/٤٢٤، ٤٣٨، ٤٦٥) (صحيح) (وانظر أيضا: خ/الجهاد ٢ ٢٧٨٧)، و ن/الجهاد ١٤ (٣١٢٦)

۱۶۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کہا گیا: اللہ کے رسول! کون سا عمل (اجروثواب میں) جہاد کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے''، صحابہ نے دو یا تین مرتبہ آپ کے سامنے یہی سوال دہرایا، آپ ہر مرتبہ کہتے: ''تم لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے''، تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس مصلی اور صائم کی ہے جو صلاۃ اور صوم سے نہیں رکتا (یہ دونوں عمل مسلسل کرتا ہی چلا جاتا) ہے یہاں تک کہ اللہ کی راہ کا مجاہد واپس آ جائے''[1]۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث کئی سندوں سے ابوہریرہ کے واسطے سے مرفوع طریقے سے آئی ہے۔ (۳) اس باب میں شفا، عبداللہ بن حُبشی، ابوموسیٰ، ابوسعید، ام مالک بہزیہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ......یعنی جس طرح اللہ کی عبادت میں ہر آن اور ہر گھڑی مشغول رہنے والے صائم اور مصلی کا ثواب برابر جاری رہتا ہے، اسی طرح اللہ کی راہ کے مجاہد کا کوئی وقت ثواب سے خالی نہیں جاتا۔

1620ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي مَرْزُوقٌ أَبُوبَكْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((ـيَعْنِي يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ـ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ هُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ)). قَالَ هُوَ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۳۳۲) (صحيح)

۱۶۲۰۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کا ضامن میں ہوں، اگر میں اس کی روح قبض کروں تو اس کو جنت کا وارث بناؤں گا اور اگر میں اسے (اس کے گھر) واپس بھیجوں تو اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس بھیجوں گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

2ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

۲۔ باب: مرابط (سرحد کی پاسبانی کرنے والے) کی موت کی فضیلت کا بیان

1621ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ))، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَجَابِرٍ وَحَدِيثُ فَضَالَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الجهاد ۱۶ (۲۵۰۰)، (تحفة الأشراف: ۱۱۰۳۲) (صحيح)

۱۶۲۱۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر میت کے عمل کا سلسلہ بند کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں سرحد کی پاسبانی کرتے ہوئے مرے، تو اس کا عمل قیامت کے دن تک بڑھایا جاتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنے سے مامون رہے گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: ''مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) فضالہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ......یعنی نفس امارہ جو آدمی کو برائی پر ابھارتا ہے، وہ اسے کچل کر رکھ دیتا ہے، خواہشاتِ نفس کا تابع نہیں ہوتا اور اطاعتِ الٰہی میں جو مشکلات اور رکاوٹیں آتی ہیں، ان پر صبر کرتا ہے، یہی جہادِ اکبر ہے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۳۔ باب: دورانِ جہاد میں صوم رکھنے کی فضیلت کا بیان

1622۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا))، أَحَدُهُمَا يَقُولُ سَبْعِينَ وَالآخَرُ يَقُولُ أَرْبَعِينَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو الأَسْوَدِ اسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الأَسَدِيُّ الْمَدَنِيُّ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ.

تخريج: ن/الصيام ٤٤ (٢٢٤٦، ٢٢٤٨)، ق/الصيام ٣٤ (١٧١٨)، (تحفة الأشراف: ١٣٤٨٦)، وحم (٢/٣٠٠، ٣٥٧) (صحیح) (اگلی حدیث سے تقویت پا کر یہ حدیث بھی صحیح ہے، ورنہ اس کی سند میں "ابن لهيعه" ضعیف ہیں)

۱۶۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جہاد کرتے وقت ایک دن کا صوم رکھے اللہ تعالیٰ اسے ستر سال کی مسافت تک جہنم سے دور کرے گا۔'' ❶

عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار میں سے ایک نے ''ستر برس'' کہا ہے اور دوسرے نے ''چالیس برس۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) راوی ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی مدنی ہے۔ (۳) اس باب میں ابوسعید، انس، عقبہ بن عامر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... جہاد کرتے وقت صوم رکھنے کی فضیلت کے حامل وہ مجاہدین ہیں جنہیں صوم رکھ کر کمزوری کا احساس نہ ہو اور جنہیں کمزوری لاحق ہونے کا خدشہ ہو وہ اس فضیلت کے حامل نہیں ہیں۔

1623۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لاَ يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلاَّ بَاعَدَ ذَلِكَ الْيَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ٣٦ (٢٨٤٠)، م/الصوم ٣١ (١١٥٣)، ن/الصيام ٤٤ (٢٢٤٧)، ٢٢٤٩-٢٢٥٢)، و ٤٥ ٢٢٥٣-٢٢٥٥)، ق/الصوم ٣٤ (١٧١٧)، (تحفة الأشراف: ٤٣٨٨)، وحم (٣/٢٦، ٤٥، ٥٩، ٨٣)، د/الجهاد ١٠ (٢٤٠٤) (صحيح)

۱۶۲۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راہِ جہاد میں کوئی بندہ ایک دن بھی صوم رکھتا ہے تو

وہ دن اس کے چہرے سے ستر سال کی مسافت تک جہنم کی آگ کو دور کر دے گا۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1624۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ)).
هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٤٩٠٤) (حسن صحيح)
(شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن صحیح ہے، ورنہ ''ولید'' اوران کے شیخ میں قدرے کلام ہے، دیکھیے الصحيحة رقم ٥٦٣)

١٦٢٤۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہاد میں جو شخص ایک دن صوم رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان اسی طرح کی ایک خندق بنا دے گا جیسی زمین و آسمان کے درمیان ہے۔''
یہ حدیث ابوامامہ کی روایت سے غریب ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ

۴۔ باب: اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

1625۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمِيلَةَ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الرُّكَيْنِ ابْنِ الرَّبِيعِ.

تخريج: ن/الجهاد ٤٥ (٣١٨٨)، (تحفة الأشراف: ٣٥٢٦)، وحم (٤/٣٢٢، ٣٤٥، ٣٤٦) (صحيح)

١٦٢٥۔ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے (جہاد) میں کچھ خرچ کیا اس کے لیے سات سوگنا (ثواب) لکھ لیا گیا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے، اس حدیث کو ہم رکین بن ربیع ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ

۵۔ باب: جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت کا بیان

1626۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيُّ

الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلاً وَخُولِفَ زَيْدٌ فِي بَعْضِ إِسْنَادِهِ. قَالَ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٩٨٧٣) (حسن)

١٦٢٦۔ عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں (کسی مجاہد کو) غلام کا عطیہ دینا یا (مجاہدین کے لیے) خیمے کا سایہ کرنا، یا اللہ کے راستے میں جوان اونٹنی دینا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسل طریقے سے بھی آئی ہے۔ (٢) بعض اسناد (طرق) میں زید (بن حباب) کی مخالفت کی گئی ہے، اس حدیث کو ولید بن جمیل نے قاسم ابوعبدالرحمن سے، قاسم نے ابوامامہ سے اور ابوامامہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، ہم سے اس حدیث کو زیاد بن ایوب نے بیان کیا ہے۔

1627۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٩٠٥) (حسن)

١٦٢٧۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد میں (مجاہدین کے لیے) خیمے کا سایہ کرنا، خادم کا عطیہ دینا اور جوان اونٹنی دینا سب سے افضل وبہتر صدقہ ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (٢) میرے نزدیک یہ معاویہ بن صالح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

٦۔ باب: مجاہد اور غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت کا بیان

1628۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: خ/الجهاد ٣٨ (٢٨٤٣)، م/الإمارة ٣٨ (١٨٩٣)، د/الجهاد (٢٥٠٩)، ن/الجهاد ٤٤ (٣١٨٢)،

ق/الجهاد ٣ (٢٧٥٩) (تحفة الأشراف: ٣٧٤٧)، وحم (١١٥/٤، ١١٦، ١١٧)، و (١٩٢٥، ١٩٣)،
د/الجهاد ٢٧ (٢٤٦٣) (صحيح)

١٦٢٨۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامانِ سفر تیار کیا حقیقت میں اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے اہلِ وعیال میں اس کی جانشینی کی (اس کے اہلِ وعیال کی خبر گیری کی) حقیقت میں اس نے جہاد کیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، یہ دوسری سند سے بھی آئی ہے۔

1629ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٣٧٦١) (صحيح بما قبله)

(سند میں ''محمد بن ابی لیلیٰ'' ضعیف ہیں، مگر پچھلی سند صحیح ہے)

١٦٢٩۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مجاہد کا سامانِ سفر تیار کیا، یا اس کے گھر والے کی خبر گیری کی حقیقت میں اس نے جہاد کیا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1630ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

١٦٣٠۔ اس سند سے بھی زید بن خالد جہنی سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

1631ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٦٢٨ (صحيح)

١٦٣١۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مجاہد کا سامانِ سفر تیار کیا حقیقت میں اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر والے کی خبر گیری کی حقیقت میں اس نے جہاد کیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۷۔ باب: اللہ کے راستے (جہاد) میں غبار آلود قدموں کی فضیلت کا بیان

1632۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو عَبْسٍ اسْمُهُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرٍ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُو عِيسَى وَيَزِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوَى عَنْهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ كُوفِيٌّ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْمُهُ: مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ سَمِعَ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَوَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَبُوإِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَيُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ وَشُعْبَةُ أَحَادِيثَ.

تخريج: خ/الجمعة ١٨ (٩٠٧)، والجهاد ١٦ (٢٨١١)، ن/الجهاد ٩ (٣١١٨)، (تحفة الأشراف: ٩٦٩٢)، وحم (٣/٤٧٩) (صحيح)

۱۶۳۲۔ یزید بن ابی مریم کہتے ہیں: میں جمعے کے لیے جا رہا تھا کہ مجھے عبایہ بن رفاعہ بن رافع ملے، انھوں نے کہا: خوش ہو جاؤ، تمہارے یہ قدم اللہ کے راستے میں ہیں، میں نے ابوعبس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں، انھیں جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ا۔یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔(۲) ابوعبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبر ہے۔(۳) اس باب میں ابوبکر اور ایک دوسرے صحابی سے بھی احادیث آئی ہیں۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۸۔ باب: جہاد کے غبار کی فضیلت کا بیان

1633۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ.

تخريج: ن/الجهاد (٣١٠٩)، ق/الجهاد ٩ (٢٧٧٤)، (تحفة الأشراف: ١٤٢٨٣)، وحم (٢/٥٠٥)، ويأتي

في الزهد برقم (۲۳۱۱) (صحيح)

۱۶۳۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ڈر سے رونے والا جہنم میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دودھ تھن میں واپس لوٹ جائے، (اور یہ محال ہے) اور جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی جس طرح دنیا و آخرت ایک دوسرے کی ضد ہیں کہ دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے، اسی طرح راہِ جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۹۔ باب: اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جانے والے کی فضیلت کا بیان

1634۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ، قَالَ: يَا كَعْبُ بْنَ مُرَّةَ! حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاحْذَرْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَحَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ، هٰكَذَا رَوَاهُ الأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ. وَأَدْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ فِي الإِسْنَادِ رَجُلاً، وَيُقَالُ كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ، وَيُقَالُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِيُّ، وَالْمَعْرُوفُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِيُّ، وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثَ.

تخريج: ن/الجهاد ٢٦ (٣١٤٦)، (تحفة الأشراف: ١١١٦٤)، وحم (٤/٢٣٥-٢٣٦) (صحيح)

۱۶۳۴۔ سالم بن ابی جعد سے روایت ہے، شرحبیل بن سمط نے کہا: کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ! ہم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کیجیے اور کمی زیادتی سے محتاط رہیے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے تو قیامت کے دن یہ اس کے لیے نور بن کر آئے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمرو سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۲) کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اعمش نے اسی طرح عمرو بن مرہ سے روایت کی ہے، یہ حدیث منصور سے بھی آئی ہے، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے روایت کی ہے، انھوں نے سالم اور کعب بن مرہ کے درمیان سند میں ایک آدمی کو داخل کیا ہے۔ (۳) کعب بن مرہ کو کبھی کعب بن مرہ اور مرہ بن کعب بہزی بھی کہا گیا ہے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔

1635۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ بَقِيَّةَ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

قَالَ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ابْنُ يَزِيدَ الْحِمْصِيُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٧٦٦) (صحيح)

۱۶۳۵۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

10- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۱۰- باب: جہاد کی نیت سے گھوڑا پالنے کی فضیلت کا بیان

1636- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، اَلْخَيْلُ لِثَلاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ أَجْرٌ لا يَغِيبُ فِي بُطُونِهَا شَيْءٌ إِلاَّ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرًا))، وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا.

تخريج: خ/الشرب والمساقاة ١٢ (٢٣٧١)، والجهاد ٤٨ (٢٨٦٠)، والمناقب ٢٨ (٣٦٤٦)، وتفسير الزلزلة ١ (٤٩٦٣)، والاعتصام ٢٤ (٧٣٥٦)، م/الزكاة ٦ (٩٨٧)، ن/الخيل ١ (٣٥٩٢، ٣٥٩٣)، ق/الجهاد ١٤ (٢٧٨٨)، (تحفة الأشراف: ٢٧٢١)، وحم (٢/٢٦٢، ٢٨٣) (صحيح)

۱۶۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر بندھی ہوئی ہے، گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک گھوڑا وہ ہے جو آدمی کے لیے باعثِ اجر ہے، ایک وہ گھوڑا ہے جو آدمی کی (عزت و وقار) کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہے اور ایک گھوڑا وہ ہے جو آدمی کے لیے باعثِ گناہ ہے، وہ آدمی جس کے لیے گھوڑا باعثِ اجر ہے وہ ایسا شخص ہے جو اس کو جہاد کے لیے رکھتا ہے اور اسی کے لیے تیار کرتا ہے، یہ گھوڑا اس شخص کے لیے باعثِ اجر ہے، اس کے پیٹ میں جو چیز (خوراک) بھی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر و ثواب لکھ دیتا ہے''، اس حدیث میں ایک قصے کا ذکر ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) مالک بن انس نے بطریق: ''زيد بن أسلم، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

١١- باب: اللہ کی راہ (جہاد) میں تیر پھینکنے کی فضیلت کا بیان

1637- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلاَثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَالْمُمِدَّ بِهِ)) وَقَالَ: ((ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلاَّ رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلاَعَبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٨٩١٤) (ضعيف)

(اس کی سند میں دوراوی تبع تابعی اور تابعی ساقط ہیں، لیکن "كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلاَّ رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلاَعَبَتَهُ أَهْلَهُ" والاٹکڑا اگلی سند سے تقویت پاکر صحیح ہے)

١٦٣٧- عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی الحسین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا: تیر بنانے والے کو جو بناتے وقت ثواب کی نیت رکھتا ہو، تیرانداز کو اور تیر دینے والے کو"، آپ نے فرمایا: "تیراندازی کرو اور سواری سیکھو، تمھارا تیراندازی کرنا میرے نزدیک تمہارے سواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، ہر وہ چیز جس سے مسلمان کھیلتا ہے باطل ہے سوائے کمان سے اس کا تیراندازی کرنا، گھوڑے کو تربیت دینا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا، یہ تینوں چیزیں اس کے لیے درست ہیں۔"

1637/ م- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الأَزْرَقِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الجهاد ٢٤ (٢٥١٣)، ن/الجهاد ٢٧ (٣١٤٨)، والخيل ٨ (٣٦٠٨)، ق/الجهاد ١٩ (٢٨١١)، (تحفة الأشراف: ٩٩٢٢)، وحم (٤/١٤٦)، د/الجهاد ١٤ (٢٤٤٩) (حسن)

(اس کے راوی عبداللہ بن زید الازرق لین الحدیث (مقبول) ہیں، مگر ان کی متابعت خالد بن زید یا یزید نے کی ہے (عند النسائی وابی داود) اس لیے یہ حدیث "حسن لغیرہ" کے درجے تک پہنچ جاتی ہے، (نیز اس ٹکڑے کے مزید شواہد کے لیے ملاحظہ ہو: الصحیحة: ٣١٥)

١٦٣٧/م اس سند سے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (٢) اس باب میں کعب بن مرہ، عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم

سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1638۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو نَجِيحٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الأَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ.

تخريج: د/العتق ١٤ (٣٩٦٥)، ن/الجهاد ٢٦ (٣١٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٠٧٦٨)، وحم (٤/١٣، ٣٨٦) (صحيح)

۱۶۳۸۔ ابونجیح عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر مارا، وہ (ثواب میں) ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے۔ (۳) عبداللہ بن ازرق سے مراد عبداللہ بن زید ہیں۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۱۲۔ باب: جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت کا بیان

1639۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ أَبُو شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شُعَيْبِ بْنِ رُزَيْقٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٩٣٥) (صحيح)

۱۶۳۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے تر ہوئی ہو اور ایک وہ آنکھ جس نے راہِ جہاد میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری ہو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف شعیب بن رزیق ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں عثمان اور ابوریحانہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشُّهَدَاءِ

۱۳۔ باب: شہدا کے اجر وثواب کا بیان

1640۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ

أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْـقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: إِلاَّ الدَّيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِلاَّ الـدَّيْنَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَـادَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ، قَالَ: وَسَـأَلْـتُ مُـحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، و قَالَ أَرَى أَنَّهُ أَرَادَ حَدِيثَ حُمَيْدٍ، عَـنْ أَنَـسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّـهُ قَـالَ: ((لَيْـسَ أَحَـدٌ مِـنْ أَهْـلِ الْـجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا إِلاَّ الشَّهِيدُ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨١٨) (صحیح) (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث (عند مسلم) سے تقویت پاکر یہ حدیث بھی صحیح ہے، ورنہ اس کی سند میں کلام ہے جس کی صراحت مؤلف نے کر دی ہے)

۱۶۴۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہادت (شہید کے لیے) ہر گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے، جبریل نے کہا: ''سوائے قرض کے''، نبی اکرم ﷺ نے بھی کہا: ''سوائے قرض کے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اس حدیث کو ابی بکر کی روایت سے صرف اسی شیخ (یعنی یحییٰ بن طلحہ) کے واسطے سے جانتے ہیں، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا اور کہا: میرا خیال ہے یحییٰ بن طلحہ نے حمید کی حدیث بیان کرنا چاہی جس کو انھوں نے انس سے، انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''شہید کے علاوہ کوئی ایسا جنتی نہیں ہے جو دنیا کی طرف لوٹنا چاہے۔ (۳) اس باب میں کعب بن عجرہ، جابر، ابوہریرہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... کیوں کہ یہ حقوق العباد میں سے ہے۔

1641۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَـعْـبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: ((إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/الجنائز ١١٧ (٢٠٧٥)، ق/الجنائز ٤ ((١٤٤٩)، والزهد ٣٢ (٤٢٧١)، (تحفة الأشراف: ١١١٤٨)، وط/الجنائز ١٦ (٤٩)، وحم (٣/٤٥٥، ٤٥٦، ٤٦٠) (صحيح)

۱۶۴۱۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہدا کی روحیں (جنت میں) سبز پرندوں کی شکل میں ہیں، جو جنت کے پھلوں یا درختوں سے کھاتی چرتی ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1642۔ حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِـي كَثِـيرٍ، عَـنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ

أَوَّلُ ثَلاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (لم يذكره المزي) وانظر: حم (٢/٤٢٥) (ضعیف) (سند میں عامر العقیلی مجہول ہیں اوران کے والد عقبہ العقیلی مقبول راوی ہیں، یعنی متابعت کے وقت اور یہاں کوئی متابع نہیں ہے، نیز یحییٰ بن ابی کثیر مدلس اورارسال کرنے والے راوی ہیں اور یہاں پر ان کی روایت عنعنہ سے ہے اوران سے روایت کرنے والے علی بن المبارک الھنائی کی یحییٰ بن ابی کثیر سے دو کتابیں تھیں ایک کتاب کا انھیں سماع حاصل تھا اور دوسری روایت مرسل اور کوفی رواۃ جب علی بن المبارک سے روایت کرتے ہیں تو ان میں بعض ضعف ہوتا ہے اور یہاں پر علی بن المبارک کے شاگرد عثمان بن عمر بصری راوی ہیں)

۱۶۴۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اوپر ان تین اشخاص کو پیش کیا گیا جو جنت میں سب سے پہلے جائیں گے: ایک شہید، دوسرا حرام سے دُور رہنے والا اور نامناسب امور سے بچنے والا، تیسرا وہ غلام جواچھی طرح اللہ کی عبادت بجالائے اوراپنے مالکان کے لیے خیر چاہے یا ان کے حقوق بجالائے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1643۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلاَّ الشَّهِيدُ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَسَنَّ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

تخريج: خ/الجهاد ٦ (٢٧٩٥)، و ٢١ (٢٨١٧)، م/الإمارة ٢٩ (١٨٧٧)، (تحفة الأشراف: ٥٨٨)، وحم (٣/١٠٣، ١٣٦، ١٥٣، ١٧٣، ٢٥١، ٢٧٦، ٢٧٨، ٢٨٤، ٢٨٩) ويأتي برقم ١٦٦١ (صحيح)

۱۶۴۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرنے والا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جس کے لیے اللہ کے پاس ثواب ہو اور وہ دنیا کی طرف دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس کی خاطر لوٹنا چاہتا ہو۔ سوائے شہید کے، اس لیے کہ وہ شہادت کا مقام ومرتبہ دیکھ چکا ہے، چنانچہ وہ چاہتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹ جائے اور دوبارہ شہید ہو (کر آئے)۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ

۱۴۔ باب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہیدوں کی فضیلت کا بیان

1644۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْخَوْلانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ

فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا))، وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ قَالَ: فَمَا أَدْرِي أَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: قَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ وَقَالَ: عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ خَوْلَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ((عَنْ أَبِي يَزِيدَ))، وَ قَالَ: عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٦٢٣) (ضعیف) (سند میں ''ابویزید الخولانی'' مجہول ہیں)

۱۶۴۴۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''شہید چار طرح کے ہیں: پہلا وہ اچھے ایمان والا مومن جو دشمن سے مقابلے اور اللہ سے کیے گئے وعدہ کو سچ کر دکھائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے، یہی وہ شخص ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ اس طرح آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے اور (راوی فضالہ بن عبید نے اس کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے کہا) اپنا سر اٹھایا یہاں تک کہ ٹوپی (سر سے) گر گئی''، راوی ابویزید خولانی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم فضالہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد لی یا نبی اکرم ﷺ کی، آپ نے فرمایا: ''دوسرا وہ اچھے ایمان والا مومن جو دشمن کا مقابلہ اس طرح کرے گویا کہ بزدلی کی وجہ سے اس کی جلد (کھال) طلح (ایک بڑا خاردار درخت) کے کانٹے سے زخمی ہو گئی ہو، پیچھے سے (ایک انجان) تیر آ کر اسے لگے اور مار ڈالے، یہ دوسرے درجے میں ہے، تیسرا وہ مومن جو نیک عمل کے ساتھ برا عمل بھی کرے، جب دشمن سے مقابلہ کرے تو اللہ سے کیے گئے وعدے کو سچ کر دکھائے (یعنی بہادری سے لڑتا رہے) یہاں تک کہ شہید ہو جائے، یہ تیسرے درجے میں ہے، چوتھا وہ مومن شخص جو اپنے نفس پر ظلم کرے (یعنی کثرتِ گناہ کی وجہ سے اور بہادری سے لڑتا رہے) یہاں تک کہ شہید ہو جائے، یہ چوتھے درجے میں ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف عطا بن دینار ہی کی روایت سے جانتے ہیں، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: یہ حدیث سعید بن ابی ایوب نے عطا بن دینار سے روایت کی ہے اور انھوں نے خولان کے مشائخ سے روایت کی ہے اس میں انھوں نے ابویزید کا ذکر نہیں کیا اور عطا بن دینار نے کہا: (کہ اس حدیث میں) کچھ حرج نہیں ہے۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

۱۵- باب: سمندر میں جہاد کرنے کا بیان

1645- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ)) نَحْوَ مَا قَالَ فِي الأَوَّلِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ)) قَالَ: فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ، عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِيَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

تخريج: خ/الجهاد ٣ (٢٧٨٨)، و ٨ (٢٧٩٩)، و ٦٣ (٢٨٧٧)، و ٧٥ (٢٨٩٤)، والاستئذان ٤١ (٦٦٢٨٢)، والتعبير١٢ (٧٠٠١)، م/الإمارة ٤٩ (٢٩١٢)، د/الجهاد ١٠ (٢٤٩٠)، ن/الجهاد ٤٠ (٣١٧٣)، ق/الجهاد ١٠ (٢٧٧٦)، (تحفة الأشراف : ١٩٩) و ط/الجهاد ١٨ (٣٩)، وحم (٣/٢٦٤)، و انظر أيضا : ٦/٣٦١، ٤٢٣، ٤٣٥) (صحيح)

۱۶۴۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے گھر جب بھی جاتے، وہ آپ کو کھانا کھلاتیں، ام حرام رضی اللہ عنہا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے تو انھوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر میں جوئیں دیکھنے بیٹھ گئیں، آپ سو گئے، پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، ام حرام کہتی ہیں: میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کو کیا چیز ہنسا رہی ہے؟ آپ نے (جواب میں) فرمایا: ''میرے سامنے میری امت کے کچھ مجاہدین پیش کیے گئے، وہ اس سمندر کے سینہ پر سوار تھے، تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہ لگتے تھے۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے ''ملوك على الأسرة'' کہا، یا ''مثل الملوك على الأسرة''. میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کر دیجیے کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے، چنانچہ آپ نے ان کے لیے

دعافرمائی، آپ پھر اپنا سر رکھ کر سو گئے، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو کیا چیز ہنسا رہی ہے؟ فرمایا: ''میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے پیش کیے گئے''، آپ نے اسی طرح فرمایا جیسے اس سے پہلے فرمایا تھا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کر دیجیے کہ مجھے ان لوگوں میں کر دے، آپ نے فرمایا: تم (سمندر میں) پہلے (جہاد کرنے) والے لوگوں میں سے ہو۔''

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ام حرام سمندری سفر پر (ایک جہاد میں) نکلیں تو وہ سمندر سے نکلتے وقت اپنی سواری سے گر گئیں اور ہلاک ہوگئیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ام حرام بنت ملحان ام سلیم کی بہن اور انس بن مالک کی خالہ ہیں، (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال میں سے قریبی رشتہ دار تھیں)۔

16- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا

۱۶- باب: ریا ونمود اور دنیا طلبی کے لیے جہاد کرنے والے کا بیان

1646- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/العلم ٤٥ (١٢٣)، والجهاد ١٥ (٢٨١٠)، والخمس ١٠ (٣١٢٦)، والتوحيد ٢٨ (٤٧٢٨)، م/الإمارة ٤٢ (١٩٠٤)، د/الجهاد ٢٦ (٢٥١٧)، ن/الجهاد ٣١ (٣١٣٨)، ق/الجهاد ١٣ (٢٧٨٣)، (تحفة الأشراف: ٨٩٩٩)، وحم (٤/٣٩٢، ٣٩٧، ٤٠٢، ٤٠٥، ٤١٧) (صحيح)

۱۶۴۶- ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ایک آدمی اظہارِ شجاعت (بہادری) کے لیے لڑتا ہے، دوسرا حمیت کی وجہ سے لڑتا ہے، تیسرا ریاکاری کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کے راستے میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے جہاد کرے، وہ اللہ کے راستے میں ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

1647- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لامْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ

الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ هٰذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَلا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: يَنْبَغِي أَنْ نَضَعَ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي كُلِّ بَابٍ.

تخريج: خ/بدء الوحي ١ (١)، والإيمان ٤١ (٥٤)، والعتق ٦ (٢٥٢٩)، ومناقب الأنصار ٤٥ (٣٨٩٨)، والنكاح ٥ (٥٠٧٠)، والنذور ٢٣ (٦٦٨٩)، والحيل ١ (٦٩٥٣)، م/الإمارة ٤٥ (١٩٠٧)، د/الطلاق ١١ (٢٢٠١)، ن/الطهارة ٦٠ (٧٥)، والطلاق ٢٤ (٣٤٦٧)، والأيمان والنذور ١٨ (٣٨٢٥)، ق/الزهد ٢١ (٤٢٢٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٦١٢)، وحم (١/٢٥، ٤٣) (صحيح)

١٦٤٧۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے، آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اسی کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے مانی جائے گی اور جس نے حصولِ دنیا یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) مالک بن انس، سفیان ثوری اور کئی ائمہ حدیث نے اسے یحیٰی بن سعید سے روایت کیا ہے، ہم اسے صرف یحیٰی بن سعید انصاری ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ہمیں اس حدیث کو ہر باب میں رکھنا چاہیے۔

17۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۱۷۔ باب: جہاد میں گزرنے والے صبح وشام کی فضیلت کا بیان

1648۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ٥ (٢٧٩٤)، و ٧٣ (٢٨٩٢)، وبدء الخلق ٨ (٣٢٥٠)، والرقاق ٢ (٦٤١٥)، م/الإمارة ٣٠ (١٨٨١)، ن/الجهاد ١١ (٣١٢٠)، ق/الجهاد ٢ (٢٧٥٦)، والزهد ٣٩ (٤٣٣٠)، (تحفة الأشراف: ٤٧٣٤)، وحم (٣/٤٣٣)، و (٥/٣٣٠، ٣٣٧، ٣٣٩)، د/الجهاد ٩ (٢٤٤٣) (صحيح)

١٦٤٨۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راہ جہاد کی ایک صبح دنیا اور دنیا کی ساری چیزوں سے بہتر ہے اور جنت کی ایک کوڑے [1] کی جگہ دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، ابن عباس، ابوایوب اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......کوڑے کا ذکر خاص طور پر کیا گیا، کیوں کہ شہسوار کی عادت میں سے ہے کہ سواری سے اتر نے سے پہلے زمین پر کوڑا پھینک کر اپنے لیے جگہ خاص کر لیتا ہے، گویا اس سے وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ جگہ اب میرے لیے خاص ہوگئی ہے، کوئی دوسرا اس کی جانب سبقت نہ لے جائے۔ اور دوسرے یہاں کوڑے جتنی مقدار و مسافت بتلا کر جنت کی فضیلت اوراس کی قیمت بتلانا مقصود ہے۔

1649۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدِ الأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدِ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْحَجَّاجُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ أَبُو حَازِمٍ الزَّاهِدُ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَاسْمُهُ: سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ أَبُو حَازِمٍ الأَشْجَعِيُّ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ: سَلْمَانُ وَهُوَ مَوْلَى عَزَّةَ الأَشْجَعِيَّةِ .

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٦٤٧٤)، وانظر: حم (١/٢٥٦) (صحيح)

۱۶۴۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہاد کی ایک صبح یا ایک شام دنیا اوراس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) جس ابوحازم نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے وہ ابوحازم زاہد ہیں، مدینے کے رہنے والے ہیں اور ان کا نام سلمہ بن دینار ہے اور یہ ابوحازم جنہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے یہ ابوحازم اشجعی ہیں، کوفے کے رہنے والے ہیں ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزۃ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

1650۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ ، وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((لا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا ، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ ، اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ١٣٥٧٩)، وانظر: حم (٢/٤٤٢، ٥٢٤) (حسن)

۱۶۵۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صحابہ میں سے ایک آدمی کسی پہاڑی کی گھاٹی سے گزرا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا، وہ جگہ اور چشمہ اپنی لطافت کی وجہ سے اسے بہت پسند آیا، اس نے کہا (سوچا): کاش میں لوگوں سے

الگ تھلگ ہوکراس گھاٹی میں قیام پذیر ہو جاتا، لیکن میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرلوں اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: ''ایسانہ کرو، اس لیے کہ تم میں سے کسی کا اللہ کے راستے میں کھڑا رہنا اپنے گھر میں ستر سال صلاۃ پڑھتے رہنے سے بہتر ہے، کیا تم لوگ نہیں چاہتے ہو کہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اورتم کو جنت میں داخل کر دے؟ اللہ کی راہ میں جہادکرو، جس نے اللہ کی راہ میں دومرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان کے وقفے کے برابر جہادکیا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1651۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الأَرْضِ لأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا ، وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) . قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الجهاد ٥ (٢٧٩٢)، و ٦ (٢٧٩٦)، والرقاق ٥١ (٦٥٥٨)، م/الإمارة ٣٠ (١٧٧٠)، ق/الجهاد ٢ (٢٧٥٧)، (تحفة الأشراف: ٥٨٧)، وحم (٣/١٢٢، ١٤١، ١٥٣، ١٥٧، ٢٠٧، ٢٦٣، ٢٦٤) (صحيح)

١٦٥١۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راہِ جہاد کی ایک صبح یا ایک شام ساری دنیا سے بہتر ہے اورتم میں سے کسی کی کمان یا ہاتھ کے برابر جنت کی جگہ دنیا اوراس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے، [1] اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف نکل آئے تو زمین وآسمان کے درمیان کی ساری چیزیں روشن ہو جائیں اورخوشبو سے بھر جائیں اوراس کے سر کا دوپٹہ دنیا اوراس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی اگر کسی کو دنیا اور دنیا کی ساری چیزیں حاصل ہو جائیں، پھر وہ انھیں اطاعت الٰہی میں رب کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کر دے، اس خرچ کے نتیجے میں اسے جو ثواب حاصل ہوگا اس سے مجاہد فی سبیل اللہ کا ثواب کہیں زیادہ بہتر ہے۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

١٨۔ باب: کون لوگ سب سے اچھے اور بہتر ہیں؟

1652۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللّهِ فِيهَا ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ

النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللهِ وَلا يُعْطِي بِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوَى هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: ن/الزكاة ٧٤ (٢٥٧٠)، (تحفة الأشراف: ٥٩٨٠)، وحم (١/٢٣٧، ٣١٩، ٣٢٢)، د/الجهاد ٦ (٢٤٠٠) (صحيح)

١٦٥٢۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم لوگوں کو سب سے بہتر آدمی کے بارے میں نہ بتادوں؟ یہ وہ آدمی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے رہے، کیا میں تم لوگوں کو اس آدمی کے بارے میں نہ بتادوں جو مرتبے میں اس کے بعد ہے؟ یہ وہ آدمی ہے جو لوگوں سے الگ ہو کر اپنی بکریوں کے درمیان رہ کر اللہ کا حق ادا کرتا رہے، کیا میں تم کو بدترین آدمی کے بارے میں نہ بتادوں؟ یہ وہ آدمی ہے جس سے اللہ کا واسطہ دے کر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس سند سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے مرفوع طریقے سے آئی ہے۔

19- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

۱۹۔ باب: شہادت کی دعا مانگنے کا بیان

1653- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ؛ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُاللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنَى أَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ إِسْكَنْدَرَانِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

تخريج: م/الإمارة ٤٦ (١٩٠٩)، د/الصلاة ٣٦١ (١٥٢٠)، ن/الجهاد ٣٦ (٣١٦٤)، ق/الجهاد ١٥ (٢٧٩٧)، (تحفة الأشراف: ٤٦٥٥)، د/الجهاد ١٦ (٢٤٥١) (صحيح)

١٦٥٣۔سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے شہادت کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے شہدا کے مرتبے تک پہنچادے گا اگر چہ وہ اپنے بستر ہی پر کیوں نہ مرے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) سہل بن حنیف کی حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عبدالرحمن بن شریح کی ہی روایت سے جانتے ہیں، اس حدیث کو عبدالرحمن بن شریح سے عبداللہ بن صالح نے بھی روایت کیا ہے، عبدالرحمن بن شریح کی

کنیت ابوشریح ہے اور وہ اسکندرانی (اسکندریہ کے رہنے والے) ہیں۔ (۲) اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی اگر وہ شہید ہو کر نہ مرے تو بھی وہ شہدا کے حکم میں ہوگا اور شہیدوں کا ثواب اسے حاصل ہوگا گویا شہادت کے لیے صدق دلی سے دعا کرنے کی وجہ سے اسے یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ اللہ کی راہ میں شہادت کی دعا اہلِ ایمان کو کرتے ہی رہنی چاہیے۔

1654ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الجهاد ٤٢ (٢٥٤١)، ن/الجهاد ٢٥ (٣١٤٣)، ق/الجهاد ١٥ (٢٧٩٢)، (تحفة الأشراف: ١١٣٥٩)، وحم (٥/٢٣٠، ٢٧٥، ٢٤٤)، د/الجهاد ٥ (٢٤٣٩)، ويأتي برقم ١٦٥٧ (صحيح)

۱۶۵۴۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے شہادت کا ثواب دے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

20ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالنَّاكِحِ وَالْمُكَاتَبِ وَعَوْنِ اللَّهِ إِيَّاهُمْ

۲۰۔ باب: مجاہد، شادی کرنے والے اور مکاتب غلام کے لیے مددِ الٰہی کا بیان

1655ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ: اَلْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: ن/الجهاد ١٢ (٣١٢٢)، والنكاح ٥ (٣٢٢٠)، ق/العتق ٣ (٢٥١٨)، (تحفة الأشراف: ١٣٠٣٩) (حسن)

۱۶۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی مدد اللہ کے نزدیک ثابت ہے ❶ ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، دوسرا وہ مکاتب غلام جو زرِ کتابت ادا کرنا چاہتا ہو اور تیسرا وہ شادی کرنے والا جو پاکدامنی حاصل کرنا چاہتا ہو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی مدد کا وعدہ کر رکھا ہے۔

21- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۲۱۔ باب: اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والے کا بیان

1656- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ - إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ)).

قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: خ/الجهاد ۲۰ (۲۸۰۳)، م/الإمارة ۲۸ (۱۸۷٦)، ن/الجهاد ۲۷ (۳۱٤۹)، ق/الجهاد ۱۵ (۲۷۹۵)، (تحفة الأشراف: ۱۲۷۲۰)، وحم (۲/۲٤۲، ۳۹۸، ٤۰۰، ۵۱۲، ۵۳۱، ۵۳۷)، د/الجهاد ۱۵ (۲٤۵۰) (صحيح)

۱۶۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جو بھی زخمی ہوگا اور اللہ خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے [1] قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ خون کے رنگ میں رنگا ہوا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہو گی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے دوسری سندوں سے بھی آئی ہے۔

فائدہ [1]:...... یعنی راہِ جہاد میں زخمی ہونے والا کس نیت سے جہاد میں شریک ہوا تھا، اللہ کو اس کا بخوبی علم ہے کیوں کہ اللہ کے کلمے کی بلندی کے سوا اگر وہ کسی اور نیت سے شریکِ جہاد ہوا ہے تو وہ اس حدیث میں مذکور ثواب سے محروم رہے گا۔

1657- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْنُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ)). هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ۱٦۵٤ (صحيح)

۱۶۵۷- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان اللہ کی راہ میں اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر جہاد کرے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگے یا چوٹ آئے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا زخم دنیا کے زخم سے کہیں بڑا ہوگا، رنگ اس کا زعفران کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔''

22- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ

۲۲۔ باب: کون سا عمل سب سے افضل اور بہتر ہے؟

1658- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ أَوْ أَيُّ الأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ)) قِيلَ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ؟ قَالَ: ((اَلْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ)) قِيلَ: ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٠٦٠) (حسن صحيح) (وراجع: خ/الإيمان ١٨ (٢٦)، والحج ٤ (١٥١٩)، م/الإيمان ٣٦ (٨٣)، ن/الحج ٤ (٢٦٢٥)، والجهاد ١٧ (٣١٣٢)، وحم (٢/٢٨٧)

۱۶۵۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے، یا کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا''، پوچھا گیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''جہاد، وہ نیکی کا کوہان ہے۔'' پوچھا گیا: اللہ کے رسول! پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''حج مبرور (مقبول)۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مرفوع طریقے سے کئی سندوں سے آئی ہے۔

23- بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ

۲۳۔ باب: جنت کے دروازے تلواروں کی چھاؤں میں ہیں

1659- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَذْكُرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلاَمَ، وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: هُوَ اسْمُهُ.

تخريج: م/الإمارة ٤١ (١٩٠٢)، (تحفة الأشراف: ٩١٣٩)، وحم (٤/٣٩٦، ٤١١) (صحيح)

۱۶۵۹۔ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں نے دشمنوں کی موجودگی میں اپنے باپ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جنت کے دروازے تلواروں کی چھاؤں میں ہیں۔'' ❶ قوم میں سے ایک پراگندہ ہیئت

والے شخص نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ اُنھوں نے کہا: ہاں، چنانچہ وہ آدمی لوٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا: میں تم سب کو سلام کرتا ہوں، پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام کو توڑ دیا اور اس سے لڑائی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان ضبعی کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جہاد اور اس میں شریک ہونا جنت کی راہ پر چلنے اور اس میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔

24۔ بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ

۲۴۔ باب: کون آدمی افضل و بہتر ہے؟

1660۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الجهاد ٢ (٢٧٨٦)، والرقاق ٣٤ (٦٤٩٤)، م/الإمارة ٣٤ (١٨٨٨)، د/الجهاد ٥ (٢٤٨٥)، ن/الجهاد ٧ (٣١٠٧)، ق/الفتن ١٣ (٣٩٧٨)، (تحفة الأشراف : ٤١٥١)، وحم (١٦/٣، ٣٧، ٥٦، ٨٨) (صحيح)

۱۶۶۰۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے''، صحابہ نے پوچھا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ مومن جو کسی گھاٹی میں اکیلا ہو اور اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس سے قطعاً یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اس حدیث میں رہبانیت کی دلیل ہے، کیوں کہ بعض احادیث میں ''ويؤتي الزكاة'' کی بھی صراحت ہے اور رہبانیت کی زندگی گزارنے والا جب مال کمائے گا ہی نہیں تو زکاۃ کہاں سے ادا کرے گا، علما کا کہنا ہے کہ گھاٹیوں میں جانے کا وقت وہ ہو گا جب دنیا فتنوں سے بھر جائے گی۔ اور وہ دور شاید بہت قریب ہو۔

25۔ بَابٌ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ

۲۵۔ باب: شہید کے ثواب کا بیان

1661۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ قَتَادَةَ ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ

الشَّهِيدِ، فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ: حَتَّى أُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، مِمَّا يَرَى مِمَّا أَعْطَاهُ مِنَ الْكَرَامَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٦٤٣ (تحفة الأشراف: ١٣٨٦) (صحيح)

١٦٦١۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کے علاوہ کوئی جنتی ایسا نہیں ہے جو دنیا کی طرف لوٹنا چاہتا ہو وہ دنیا کی طرف لوٹنا چاہتا ہے، کہتا ہے: (دل چاہتا ہے کہ) اللہ کی راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جاؤں، یہ اس وجہ سے کہ وہ اس مقام کو دیکھ چکا ہے جس سے اللہ نے اس کو نوازا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1662۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٦٤٣ (تحفة الأشراف: ١٢٥٢) (صحيح)

١٦٦٢۔ اس سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1663۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/الجهاد ١٦ (٢٧٩٩)، (تحفة الأشراف: ١١٥٥٦)، وحم (٤/١٣١) (صحيح)

١٦٦٣۔ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک شہید کے لیے چھ انعامات ہیں، (١) خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، (٢) وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے، (٣) عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، (٤) فزع اکبر (عظیم گھبراہٹ والے دن) سے مامون رہے گا، (٥) اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے، (٦) بہتر (٧٢) جنتی حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے سلسلے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ [1]: ...... یہ چھ خصلتیں ایسی ہیں کہ شہید کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہوں گی۔

26۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ

۲۶۔ باب: سرحد کی حفاظت کرنے والے کی فضیلت کا بیان

1664۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْـنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَرَوْحَةٌ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)). هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٦٤٨ (صحيح)

۱۶۶۴۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں سرحد کی ایک دن کی پاسبانی کرنا دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے، تم میں سے کسی کے کوڑے کے برابر جنت کی جگہ دنیا اور دنیا کی ساری چیزوں سے بہتر ہے اور بندے کا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت چلنا دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے۔''

1665۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابَطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا ابْـنَ السِّـمْطِ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: بَلَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((رِبَـاطُ يَـوْمٍ فِـي سَبِيـلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ، وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ فِيهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَنُمِّيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تـخريج: م/الإمـارة ٥٠ (١٩١٣)، ن/الـجهـاد ٣٩ (٣١٦٩)، (تـحفة الأشراف: ٤٥١٠)، وحم (٥/٤٤٠، ٤٤١) (صحیح) (مؤلف کی سند میں محمد بن المنکدر اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے، مگر مسلم اور نسائی کی سند جو بطریق شرحبیل بن سمط ہے متصل ہے)

۱۶۶۵۔ محمد بن منکدر کہتے ہیں: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ شرحبیل بن سمط کے پاس سے گزرے، وہ اپنے مرابط (سرحد پر پاسبانی کی جگہ) میں تھے، ان پر اور ان کے ساتھیوں پر وہاں رہنا گراں گزر رہا تھا، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن سمط؟ کیا میں تم سے وہ حدیث بیان نہ کروں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن کی پاسبانی ایک ماہ صوم رکھنے اور تہجد پڑھنے سے افضل ہے، آپ نے ''افضل'' کی بجائے کبھی ''خیر'' (بہتر ہے) کا لفظ کہا: اور جو شخص اس حالت میں وفات پا گیا، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور قیامت تک اس کا عمل بڑھایا جائے گا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی مرنے سے اس کے ثواب کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا، بلکہ تا قیامت جاری رہے گا۔

1666ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ ، قَالَ: و سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: هُوَ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَحَدِيثُ سَلْمَانَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ ، مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ ، عَنْ سَلْمَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

تخريج: ق/الجهاد ٥ (٢٧٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٢٥٥٤) (ضعيف)

(اس کے راوی اسماعیل بن رافع کا حافظہ کمزور تھا)

١٦٦٦ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جہاد کے کسی اثر کے بغیر اللہ تعالیٰ سے ملے ❶ تو وہ اس حال میں اللہ سے ملے گا کہ اس کے اندر خلل (نقص وعیب) ہوگا''

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث ولید بن مسلم کے واسطے سے اسماعیل بن رافع کی روایت سے ضعیف ہے، بعض محدثین نے اسماعیل بن رافع کی تضعیف کی ہے، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: اسماعیل ثقہ ہیں، مقارب الحدیث ہیں۔ (٢) یہ حدیث دوسری سند سے بھی ابوہریرہ کے واسطے سے مرفوع طریقے سے آئی ہے۔ (٣) سلمان کی حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ محمد بن منکدر نے سلمان کو نہیں پایا ہے، یہ حدیث عن ایوب بن موسیٰ عن مکحول عن شرحبیل بن سمط عن سلمان عن النبي ﷺ کی سند سے بھی مروی ہے۔

فائدہ ❶ :...... جہاد کی نشانیاں، مثلاً: زخم، اس کی راہ کا گرد وغبار، تھکان، جہاد کے لیے مال واسباب کی فراہمی اور مجاہدین کے ساتھ تعاون کرنا، ان میں سے اس شخص کے ساتھ اگر کوئی چیز نہیں ہے تو رب العالمین سے اس کی ملاقات کامل نہیں سمجھی جائے گی، بلکہ اس میں نقص وعیب ہوگا۔

1667ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ اسْمُهُ: تُرْكَانُ .

تخريج: ن/الجهاد ٣٩ (٣١٧١)، (تحفة الأشراف: ٩٨٤٤)، وحم (٦٢/١، ٦٥، ٦٦، ٧٥)، د/الجهاد ٣٢ (٢٤٦٨) (حسن)

١٦٦٧۔ ابوصالح مولیٰ عثمان کہتے ہیں: میں نے منبر پر عثمان رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا: میں نے تم لوگوں سے ایک حدیث چھپالی تھی جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس ڈر کی وجہ سے کہ تم مجھ سے جدا ہو جاؤ گے [1] پھر میری سمجھ میں آیا کہ میں تم لوگوں سے اسے بیان کر دوں تا کہ ہر آدمی اپنے لیے وہی چیز اختیار کرے جو اس کی سمجھ میں آئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد کی پاسبانی کرنا دوسری جگہوں کے ایک ہزار دن کی پاسبانی سے بہتر ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی اس حدیث میں جہاد سے متعلق جو فضیلت آئی ہے اسے سن کر تم لوگ سرحدوں کی پاسبانی اور اس کی حفاظت کی خاطر ہم سے جدا ہو جاؤ گے۔

1668ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلاَّ كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

تخريج: ن/الجهاد ٣٥ (٣١٦٣)، ق/الجهاد ١٦ (٢٨٠٢)، (تحفة الأشراف: ١٢٨٦١)، وحم (٢٩٧/٢) (حسن صحيح)

١٦٦٨۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید کو قتل سے صرف اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی تکلیف تم میں سے کسی کو چٹکی لینے سے ہوتی ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

1669ـ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْفِلَسْطِينِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَمَّا الأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ)).
قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٩٠٦) (حسن)

١٦٦٩۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانیوں سے زیادہ کوئی چیز

محبوب نہیں ہے: آنسو کا ایک قطرہ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلے اور دوسرا خون کا وہ قطرہ جو اللہ کے راستے میں بہے، دونشانیوں میں سے ایک نشانی وہ ہے جو اللہ کی راہ میں لگے اور دوسری نشانی وہ ہے جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضے کی ادائیگی کی حالت میں لگے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

21۔ كِتَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
جہاد کے احکام ومسائل

1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِأَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُودِ
۱۔ باب: معذورلوگوں کے لیے جہاد نہ کرنے کی رخصت کا بیان

1670۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ائْتُونِي بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ)) فَكَتَبَ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النساء: ٩٥) وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ هَلْ لِي مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

تخريج: خ/الجهاد ٣١ (٢٨٣١)، وتفسير سورة النساء ١٨ (٤٥٩٣)، وفضائل القرآن ٤ (٤٩٩٠)، م/الإمارة ٤٠ (١٨٩٨)، ن/الجهاد ٤ (٣١٠٣)، (تحفة الأشراف: ١٨٥٩)، وحم (٢٨٣/٤، ٢٩٠، ٣٠٠)، د/الجهاد ٢٨ (٢٤٦٤) (صحيح)

۱۶۷۰۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس شانہ (کی ہڈی) یا تختی لاؤ، پھر آپ نے لکھوایا: ❶ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (یعنی جہاد سے بیٹھے رہنے والے مومن (مجاہدین کے برابر نہیں ہوسکتے ہیں) نابینا صحابی، عمرو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے، انھوں نے پوچھا: کیا میرے لیے اجازت ہے؟ چنانچہ (آیت کا) یہ ٹکڑا نازل ہوا: ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾''، (معذورین کے سوا)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث بروایت تیمی نے سلمان عن ابی اسحاق سبیعی غریب ہے، اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے بھی ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عباس، جابر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تختیوں اور ذبح شدہ جانوروں کی ہڈیوں پر قرآنی آیات وسور کا لکھنا

جائز ہے اور مذبوح جانوروں کی ہڈیوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ فِي الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ

۲۔ باب: ماں باپ کو چھوڑ کر جہاد میں نکلنے کا بیان

1671۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: ((أَلَكَ وَالِدَانِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الأَعْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ: السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ.

تخريج: خ/الجهاد ١٣٨ (٣٠٠٤)، والأدب ٣ (٥٩٧٢)، م/البر والصلة ١ (٢٥٤٩)، د/الجهاد ٣٣ (٢٥٢٩)، ن/الجهاد ٥ (٣١٠٥)، (تحفة الأشراف: ٨٦٣٤)، وحم (١٦٥/٢، ١٧٢، ١٨٨، ١٩٣، ١٩٧، ٢٢١) (صحيح)

۱۶۷۱۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک آدمی جہاد کی اجازت طلب کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا: ''کیا تمہارے ماں باپ (زندہ) ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''ان کی خدمت کی کوشش میں لگے رہو۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1]: ...... یعنی ماں باپ کی پوری پوری خدمت کرو، کیوں کہ وہ تمھاری خدمت کے محتاج ہیں، اسی سے تمھیں جہاد کا ثواب حاصل ہوگا، بعض علما کا کہنا ہے کہ اگر رضا کارانہ طور پر جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہے تو ماں باپ کی اجازت ضروری ہے، لیکن اگر حالات وظروف کے لحاظ سے جہاد فرض عین ہے تو ایسی صورت میں اجازت کی ضرورت نہیں، بلکہ روکنے کے باوجود وہ جہاد میں شریک ہوگا۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ وَحْدَهُ سَرِيَّةً

۳۔ باب: سریہ (جنگی ٹولی) میں کسی کو تنہا روانہ کرنے کا بیان

1672۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ﴾ قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ: بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى سَرِيَّةٍ، أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

تخريج: خ/تفسير سورة النساء ١١ (٤٥٨٤)، م/الإمارة ٨ (١٨٣٤)، د/الجهاد ٩٦ (٢٦٢٤)، ن/البيعة ٢٨

(٤٢٠٥)، (تحفة الأشراف : ٥٦٥١) (صحيح)

١٦٧٢۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما آیتِ کریمہ: ﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں: عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی کو رسول اللہ ﷺ نے (اکیلا) سریہ بنا کر بھیجا۔ [1]

فائدہ [1] :......حدیث میں "أولو الأمر" کے سلسلے میں کئی اقوال ہیں، مفسرین اور فقہا کے نزدیک اس سے مراد وہ ولاۃ وامرا ہیں جن کی اطاعت واجب کی گئی ہے، بعض لوگ اس سے علما کو مراد لیتے ہیں، ایک قول یہ ہے کہ علما اور امرا دونوں مراد ہیں۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

۴۔ باب: تنہا سفر کرنے کی کراہت کا بیان

1673۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوِحْدَةِ مَا سَرَى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَعْنِي وَحْدَهُ)).

تخريج: خ/الجهاد ١٣ (٢٩٩٨)، ق/الأدب ٤٥ (٣٧٣٨)، (تحفة الأشراف : ٧٤١٩) (صحيح)

١٦٧٣۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ تنہائی کا وہ نقصان جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات میں تنہا نہ چلے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... اگر حالات ایسے ہیں کہ راستے غیر مامون ہیں، جان ومال کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں بلاضرورت تنہا سفر کرنا ممنوع ہے اور اگر کوئی مجبوری درپیش ہے تو کوئی حرج نہیں، نبی اکرم ﷺ نے بعض صحابہ کو بوقتِ ضرورت تنہا سفر پر بھیجا ہے۔

1674۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلاَثَةُ رَكْبٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَاصِمٍ، وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ مُحَمَّدٌ: هُوَ ثِقَةٌ صَدُوقٌ، وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ، لاَ أَرْوِي عَنْهُ شَيْئًا، وَحَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الجهاد ٨٦ (٢٦٠٧)، (تحفة الأشراف : ٨٧٤٠)، وط/الاستئذان ١٤ (٣٥)، وحم (٢/١٨٦، ٢١٤) (حسن)

١٦٧٤۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکیلا سوار شیطان ہے، دو سوار بھی شیطان ہیں اور

تین سوار قافلہ والے ہیں۔" ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی اکیلا یا دو آدمیوں کا سفر کرنا صحیح نہیں ہے، تنہا ہونے میں کسی حادثے کے وقت کوئی اس کا معاون و مددگار نہیں رہے گا، اسی طرح دو ہونے کی صورت میں ایک کو کسی ضرورت کے لیے جانا پڑا تو ایسی صورت میں پھر دونوں تنہا ہو جائیں گے اور اگر ایک دوسرے کو وصیت کرنا چاہے تو اس کے لیے کوئی گواہ نہیں ہوگا جب کہ دو گواہوں کی ضرورت پڑے گی۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

۵- باب: لڑائی میں جھوٹ دھوکہ اور فریب کی رخصت کا بیان

1675- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ١٥٧ (٣٠٣٠)، م/الجهاد ٥ (١٧٤٠)، د/الجهاد ١٠١ (٢٦٣٦)، (تحفة الأشراف: ٢٥٢٣) (صحيح)

۱۶۷۵- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لڑائی دھوکہ وفریب کا نام ہے۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، زید بن ثابت، عائشہ، ابن عباس، اسماء بنت یزید بن سکن، کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... جنگ ان تین مقامات میں سے ایک ہے جہاں جھوٹ، دھوکہ اور فریب کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔ لڑائی کے ایام میں جہاں تک ممکن ہو کفار کو دھوکہ دینا جائز ہے، لیکن یہ ان سے کیے گئے کسی عہد و پیمان کے توڑنے کا سبب نہ بنے۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمْ غَزَا

۶- باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا ذکر اور ان کی تعداد کا بیان

1676- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَقِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، فَقُلْتُ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: أَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ؟ قَالَ: ذَاتُ الْعُشَيْرِ أَوِ الْعُشَيْرَةِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: خ/المغازي ۱ (۳۹٤۹)، و ۷۷ (٤٤٠٤)، و ۸۹ (٤٤٧۱)، م/الحج ۳٥ (۱۲٥٤)، والجهاد ٤۹ (۱٤۳/۱۲٥٤)، (تحفة الأشراف: ۳٦۷۹) (صحيح)

۱٦۷٦۔ ابواسحاق سبیعی کہتے ہیں کہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بغل میں تھا کہ ان سے پوچھا گیا: نبی اکرم ﷺ نے کتنے غزوات کیے؟ کہا: انیس، ❶ میں نے پوچھا: آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ کہا: سترہ میں، میں نے پوچھا: کون سا غزوہ پہلے ہوا تھا؟ کہا: ذات العشیر یا ذات العُشیرہ۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... مراد وہ غزوات ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ خود شریک رہے، خواہ قتال کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوات کی تعداد اکیس (۲۱) ہے، ایسی صورت میں ممکن ہے زید بن ارقم نے دو کا تذکرہ، جنہیں غزوہ ابوا اور غزوہ بواط کہا جاتا ہے، اس لیے نہ کیا ہو کہ ان کا معاملہ ان دونوں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ان سے مخفی رہ گیا ہو۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِئَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۷۔ باب: لڑائی کے وقت صف بندی اور لشکر کی ترتیب کا بیان

1677۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: عَبَّأَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلاً. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ؛ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَقَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِينَ رَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَّفَهُ بَعْدُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۹۷۲٤) (ضعيف الإسناد)

(اس کے راوی محمد بن حمید رازی ضعیف ہیں)

۱٦۷۷۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مقام بدر میں رات کے وقت ہمیں مناسب جگہوں پر متعین کیا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس باب میں ابوایوب سے بھی روایت ہے، یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا: تو انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا اور کہا: محمد بن اسحاق کا سماع عکرمہ سے ثابت ہے اور جب میں نے بخاری سے ملاقات کی تھی تو وہ محمد بن حمید الرازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے، پھر بعد میں ان کو ضعیف قرار دیا۔

فائدہ ❶: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دشمنوں سے مقابلہ آرائی سے پہلے مجاہدین کی صف بندی کرنا اور مناسب جگہوں پر انھیں متعین کرنا ضروری ہے۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۸۔ باب: لڑائی کے وقت دعا کرنے کا بیان

1678۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو عَلَى الأَحْزَابِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ، اِهْزِمِ الأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ٩٨ (٢٩٣٣)، و ١١٢ (٢٩٦٥)، و ١٥٦ (٣٠٢٥)، والمغازي ٢٩ (٤١١٥)، والدعوات ٥٨ (٦٣٩٢)، والتوحيد ٣٤ (٧٤٨٩)، م/الجهاد ٧٠ ٦ (١٧٤٢)، د/الجهاد ٩٨ (٢٦٣١)، ن/عمل اليوم و الليلة (٦٠٢)، ق/الجهاد ١٥ (٢٧٩٦)، (تحفة الأشراف: ٥١٥٤)، وحم (٤/٣٥٤)

(صحيح)

۱۶۷۸۔ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو (غزوۂ احزاب میں) کفار کے لشکروں پر بددعا کرتے ہوئے سنا، آپ نے ان الفاظ میں بددعا کی "اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اِهْزِمِ الأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔" [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

فائدہ [1]: ...... کتاب نازل کرنے اور جلد حساب کرنے والے اللہ! کفار کے لشکروں کو شکست سے دوچار کر، ان کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اس ضمن میں اور بھی بہت ساری دعائیں احادیث کی کتب میں موجود ہیں، بعض دعائیں امام نووی نے اپنی کتاب "الأذكار" میں جمع کردی ہیں۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الأَلْوِيَةِ

۹۔ باب: جنگ میں پرچم لہرانے کا بیان

1679۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَمَّارٍ يَعْنِي الدُّهْنِيَّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ؛ لاَنَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ، عَنْ شَرِيكٍ قَالَ: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا، عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ، عَنْ شَرِيكٍ و قَالَ حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَالْحَدِيثُ هُوَ هٰذَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالدُّهْنُ بَطْنٌ مِنْ بَجِيلَةَ، وَعَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ هُوَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيُّ وَيُكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ

وَهُوَ كُوفِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

تخريج: د/الجهاد ٧٦ (٢٥٩٢)، ن/الحج ١٠٦ (٢٨٦٩)، ق/الجهاد ٢٠ (٢٨١٧) (تحفة الأشراف: ٢٨٨٩) (حسن)

١٦٧٩۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکے میں داخل ہوئے تو آپ کا پرچم سفید تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کی روایت سے جانتے ہیں اور یحییٰ شریک سے روایت کرتے ہیں۔ (٢) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا: تو انھوں نے کہا: یحییٰ بن آدم شریک سے روایت کرتے ہیں اور کہا: ہم سے کئی لوگوں نے شریک عن عمار عن ابی الزبیر عن جابر کی سند سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ مکے میں داخل ہوئے اور اس وقت آپ کے سر پر کالا عمامہ تھا، محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: اور (محفوظ) حدیث یہی ہے۔ (٣) "الدهن" قبیلہ بجیلہ کی ایک شاخ ہے، عمار دہنی معاویہ دہنی کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابومعاویہ ہے، وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

10- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّايَاتِ

١٠- باب: جھنڈے کا بیان

1680- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا أَبُويَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، وَأَبُويَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ: إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَرَوَى عَنْهُ أَيْضًا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى.

تخريج: د/الجهاد ٧٦ (٢٥٩١)، (تحفة الأشراف: ١٩٢٢) (صحيح)

(لیکن ''چوکور'' کا لفظ صحیح نہیں ہے، اس کے راوی ابویعقوب الثقفی ضعیف ہیں اور اس لفظ میں ان کا متابع یا شاہد نہیں ہے)

١٦٨٠۔ یونس بن عبید مولیٰ محمد بن قاسم کہتے ہیں: مجھ کو محمد بن قاسم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے بارے میں سوال کرنے کے لیے بھیجا، براء نے کہا: ''آپ کا جھنڈا دھاری دار چوکور اور کالا تھا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (٢) ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ (٣) اس باب میں علی، حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (٤) ابویعقوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے، ان سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :...... بعض روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے پر "لا إلـه إلا الـلـه محمد

رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔

1681ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ وَهُوَ السَّالِحَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ لاَحِقَ بْنَ حُمَيْدٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضَ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

تخريج: ق/الجهاد ٢٠ (٢٨١٨)، (تحفة الأشراف: ٦٥٤٢) (حسن)

۱۶۸۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا کالا اور پرچم سفید تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عباس کی یہ روایت اس سند سے حسن غریب ہے۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعَارِ

۱۱۔ باب: شعار (یعنی جنگ میں کوڈ لفظ کے استعمال) کا بیان

1682ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ ابْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْ بَيَّتَكُمْ الْعَدُوُّ فَقُولُوا حم لاَيُنْصَرُونَ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، وَهٰكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ ، وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً .

تخريج: د/الجهاد ٧٨ (٢٥٩٧)، (تحفة الأشراف: ١٥٦٧٩)، وحم (٤/٢٨٩) (صحيح)

۱۶۸۲۔ مہلب بن ابی صفرۃ ان لوگوں سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "اگر رات میں تم پر دشمن حملہ کریں تو تم "حم لا ینصرون" کہو"۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) بعض لوگوں نے اسی طرح ثوری کی روایت کے مثل ابواسحاق سبیعی سے روایت کی ہے اور ابواسحاق سے یہ حدیث بواسطہ مہلب بن ابی صفرۃ نبی اکرم ﷺ سے مرسل طریقے سے بھی آئی ہے۔ (۲) اس باب میں سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... "شعار" اس مخصوص لفظ کو کہتے ہیں: جس کو لشکر والے خفیہ کوڈ کے طور پر آپس میں استعمال کرتے ہیں۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۲۔ باب: رسول اللہ ﷺ کی تلوار کا بیان

1683ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ حَنَفِيًّا .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِي عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ الْكَاتِبِ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٦٣٢) (ضعیف) (اس کے راوی عثمان بن سعد الکاتب ضعیف ہیں)

۱۶۸۳۔ ابن سیرین کہتے ہیں: میں نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی تلوار کی طرح بنائی اور سمرہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انھوں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی طرح بنائی تھی اور آپ کی تلوار قبیلہ بنو حنیفہ کے طرز پر بنائی گئی تھی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب کے سلسلے میں کلام کیا ہے اور حافظے میں انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۳۔ باب: لڑائی کے وقت صوم نہ رکھنے کا بیان

1684۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَآذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُونَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٤٢٨٤) (صحيح)

وأخرجه: م/الصيام ١٦ (١١٢٠)، د/الصيام ٤٢ (٢٤٠٦)، ن/الصيام ٥٩ (٢٣١١)

۱۶۸۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران ❶ پہنچے اور ہم کو دشمن سے مقابلے کی خبر دی تو آپ نے صوم توڑنے کا حکم دیا، ہم سب لوگوں نے صوم توڑ دیا۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶:...... مکے اور عسفان کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔

فائدہ ❷:...... اگر مجاہدین ایسے مقام تک پہنچ چکے ہیں جس سے آگے دشمن سے ملاقات کا ڈر ہے تو ایسی صورت میں صوم توڑ دینا بہتر ہے اور اگر یہ امر یقینی ہے کہ دشمن آگے مقابلے کے لیے موجود ہے تو صوم توڑ دینا ضروری ہے۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

۱۴۔ باب: گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کا بیان

1685۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الهبة ٣٣ (٢٦٢٧)، والجهاد ٥٥ (٢٨٦٧)، م/الفضائل ١١ (٤٩/٢٣٠٧)، د/الأدب ٨٧ (٤٩٨٨)، (تحفة الأشراف: ١٢٣٨) (صحيح)

۱۶۸۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو گئے اس گھوڑے کو مندوب کہا جاتا تھا، فرمایا: کوئی گھبراہٹ کی بات نہیں تھی، اس گھوڑے کو ہم نے چال میں سمندر پایا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی بے انتہا تیز رفتار تھا۔

1686۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعْفرٍ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَأَبُوداوُدَ قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ، فَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۶۸۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مدینے میں گھبراہٹ کا ماحول تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے مندوب نامی گھوڑے کو ہم سے عاریتاً لیا، فرمایا: ''ہم نے کوئی گھبراہٹ نہیں دیکھی اور گھوڑے کو چال ہم نے سمندر پایا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1687۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، وَأَجْوَدِ النَّاسِ، وَأَشْجَعِ النَّاسِ، قَالَ: وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا، قَالَ: فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ: لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ٢٤ (٢٨٢٠)، و٨٢ (٢٩٠٨)، و ١٦٥ (٣٠٤٠)، والأدب ٣٩ (٦٠٣٣)، م/الفضائل ١١ (٤٨/٢٣٠٧)، ق/الجهاد ٩ (٢٧٧٢)، (تحفة الأشراف: ٢٨٩)، (وانظر ما تقدم برقم ١٦٨٥) (صحيح)

۱۶۸۷۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سب سے جری (نڈر)، سب سے سخی اور سب سے بہادر تھے، ایک رات مدینہ والے گھبرا گئے، ان لوگوں نے کوئی آواز سنی، چنانچہ نبی اکرم ﷺ تلوار لٹکائے ابوطلحہ کے ایک ننگی پیٹھ والے گھوڑے پر سوار ہو کر لوگوں کے پاس پہنچے اور فرمایا: ''تم لوگ فکر نہ کرو، تم لوگ فکر نہ کرو''، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے چال میں گھوڑے کو سمندر پایا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۵۔ باب: جنگ میں دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جانے اور ثابت قدم رہنے کا بیان

1688۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَجُلٌ: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَاأَبَاعُمَارَةَ؟! قَالَ: لَا، وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ٦١ (٢٨٨٤)، و٩٧ (٢٩٣٠)، والمغازي ٥٤ (٤٣١٥-٤٣١٧)، م/الجهاد ٢٨ (١٧٧٦)، (تحفة الأشراف: ١٨٤٨)، وحم (٤/٢٨٩) (صحيح)

۱۶۸۸۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم سے ایک آدمی نے کہا: ابوعمارہ! (1) کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے فرار ہوگئے تھے؟ کہا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری، بلکہ جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری تھی، قبیلہ ہوازن نے ان پر تیروں سے حملہ کر دیا تھا، رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے، ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے، (2) اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نبی ہوں، جھوٹا نہیں ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔'' (3)

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ (1): ...... یہ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے۔

فائدہ (2): ...... ابوسفیان بن حارث نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں، مکہ فتح ہونے سے پہلے اسلام لے آئے تھے، نبی اکرم ﷺ مکے کی جانب فتح مکہ کے سال روانہ تھے، اسی دوران ابوسفیان مکہ سے نکل کر نبی اکرم ﷺ سے راستہ ہی میں جا ملے اور اسلام قبول کرلیا، پھر غزوۂ حنین میں شریک ہوئے اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

فائدہ (3): ...... اس طرح کے موزون کلام آپ ﷺ کی زبان مبارک سے بلاقصد وارادہ نکلے تھے، اس لیے اس سے استدلال کرنا کہ آپ شعر بھی کہہ لیتے تھے درست نہیں اور یہ کیسے ممکن ہے جب کہ قرآن خود شہادت دے رہا ہے کہ آپ کے لیے شاعری قطعاً مناسب نہیں۔ عبدالمطلب کی طرف نسبت کی وجہ غالباً یہ ہے کہ یہ لوگوں میں مشہور شخصیت تھی، یہی وجہ ہے کہ عربوں کی اکثریت آپ ﷺ کو ابن عبدالمطلب کہہ کر پکارتی تھی، چنانچہ ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے جب آپ کے متعلق پوچھا تو یہ کہہ کر پوچھا: ''أيكم ابن عبد المطلب؟''

1689۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ، وَمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِائَةُ رَجُلٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِاللهِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧٨٩٤) (صحيح الاسناد)

۱۶۸۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: غزوۂ حنین کے دن ہماری صورت حالت یہ تھی کہ مسلمانوں کی دونوں جماعتیں پیٹھ پھیرے ہوئے تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو آدمی بھی نہیں تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اسے ہم عبیداللہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّيُوفِ وَحِلْيَتِهَا

۱۶۔ باب: تلوار اور اس کی زینت کا بیان

1690۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ هُودِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهِ مَزِيدَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ، قَالَ طَالِبٌ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ؛ فَقَالَ: كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَجَدُّ هُودٍ اسْمُهُ: مَزِيدَةُ الْعَصَرِيُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر ما يأتي (تحفة الأشراف: ١١٢٥٤) (ضعيف)
(سند میں "ہود" لین الحدیث ہیں)

۱۶۹۰۔ مزیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ مکہ داخل ہوئے اور آپ کی تلوار سونا اور چاندی سے مزین تھی، راوی طالب کہتے ہیں: میں نے ہود بن عبداللہ سے چاندی کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: قبضہ کی گرہ چاندی کی تھی۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہود کے دادا کا نام مزیدہ عصری ہے۔ (۳) اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ......تلوار میں سونے یا چاندی کا استعمال دشمنوں پر رعب قائم کرنے کے لیے ہوا ہوگا، ورنہ صحابہ کرام جو اپنے ایمان میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے، ان کے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ سونے یا چاندی کا استعمال بطور زیب و زینت کریں، یہ لوگ اپنی ایمانی قوت کے سبب ان سب چیزوں سے بے نیاز تھے۔

1691۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ.

تخريج: د/الجهاد ٧١ (٢٥٨٣، ٢٥٨٤)، ن/الزينة ١٢٠ (٥٣٨٦)، (تحفة الأشراف: ١١٤٦)، د/السير ٢١ (٢٥٠١) (صحيح)

١٦٩١۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضے کی گرہ چاندی کی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (٢) اسی طرح اس حدیث کو ہمام قتادہ سے اور قتادہ انس سے روایت کرتے ہیں، بعض لوگوں نے قتادہ کے واسطے سے، سعید بن ابی الحسن سے بھی روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضے کی گرہ چاندی کی تھی۔

17۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ

١٧۔ باب: زرہ کا بیان

1692۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

تخريج: تفرد به المؤلف وأعاده في المناقب برقم ٣٧٣٨ (تحفة الأشراف: ٣٦٢٨) (صحيح)

١٦٩٢۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوۂ احد کے دن نبی اکرم ﷺ کے جسم پر دو زرہیں تھیں، [1] آپ چٹان پر چڑھنے لگے، لیکن نہیں چڑھ سکے، آپ نے طلحہ بن عبیداللہ کو اپنے نیچے بٹھایا، پھر آپ ان پر چڑھ گئے یہاں تک کہ چٹان پر سیدھے کھڑے ہوگئے، زبیر کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ''طلحہ نے (اپنے عمل سے جنت) واجب کر لی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔ (٢) اس باب میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ...... نبی اکرم ﷺ کا دو زرہیں پہننا توکل اور تسلیم و رضا کے منافی نہیں ہے، بلکہ اسباب و وسائل کو اپنانا توکل و رضائے الٰہی کے عین مطابق ہے۔

18- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِغْفَرِ

۱۸- باب: خود کا بیان

1693- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَقِيلَ لَهُ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: ((اقْتُلُوهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرَ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

تخريج: خ/جزاء الصيد ١٨ (١٨٤٦)، والجهاد ١٦٩ (٣٠٤٤)، والمغازي ٤٨ (٤٢٨٦)، واللباس ١٧ (٥٨٠٨)، م/الحج ٨٤ (١٣٥٧)، د/الجهاد ١٢٧ (٢٦٨٥)، ن/الحج ١٠٧ (٢٧٨٠)، ق/الجهاد ١٨ (١٨٠٥)، (تحفة الأشراف: ١٥٢٧)، وط/الحج ٨١ (٢٤٧)، و حم (٣/١٠٩، ١٦٤، ١٨٠، ١٨٦، ٢٢٤، ٢٣١، ٢٣٢، ٢٤٠) د/المناسك ٨٨ (١٩٨١) (صحيح)

۱۶۹۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا، آپ سے کہا گیا: ابن خطل [1] کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے قتل کردو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ہم میں سے اکثر لوگوں کے نزدیک زہری سے مالک کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کی ہے۔

فائدہ [1] : ......ابن خطل کا نام عبداللہ یا عبدالعزی تھا، نبی اکرم ﷺ جب مکے میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''جو ہم سے قتال کرے اسے قتل کر دیا جائے''، اس کے بعد کچھ لوگوں کا نام لیا، ان میں ابن خطل کا نام بھی تھا، آپ نے ان سب کے بارے میں فرمایا کہ یہ ''جہاں کہیں ملیں انھیں قتل کر دیا جائے خواہ خانہ کعبہ کے پردے ہی میں کیوں نہ چھپے ہوں''، ابن خطل مسلمان ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، ایک انصاری مسلمان کو بھی اس کے ساتھ کر دیا، ابن خطل کا ایک غلام جو مسلمان تھا، اس کی خدمت کے لیے اس کے ساتھ تھا، اس نے اپنے مسلمان غلام کو ایک مینڈھا ذبح کر کے کھانا تیار کرنے کے لیے کہا، اتفاق سے وہ غلام سو گیا اور جب بیدار ہوا تو کھانا تیار نہیں تھا، چنانچہ ابن خطل نے اپنے اس مسلمان غلام کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر مشرک ہو گیا، اس کے پاس دو گانے بجانے والی لونڈیاں تھیں، یہ آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کیا کرتی تھیں، یہی وجہ ہے کہ آپ نے اسے قتل کر دینے کا حکم دیا۔

19- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

۱۹- باب: گھوڑوں کی فضیلت کا بیان

1694- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)). قَالَ

أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَرِيرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَالْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ وَيُقَالُ: هُوَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ إِمَامٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

تخريج: خ/الجهاد ٤٣ (٢٧٥٠)، و٤٤ (٢٧٥٢)، والخمس ٨ (٣١١٩)، والمناقب ٢٨ (٣٦٤٣)، م/الإمارة ٢٦ (١٨٧٣)، ن/الخيل ٧ (٤٦٠٤، ٣٦٠٥)، ق/التجارات ٦٩ (٢٣٠٥)، والجهاد ١٤ (٢٧٨٦)، (تحفة الأشراف: ٩٨٩٧)، وحم (٤/٣٧٥، ٣٧٦)، د/الجهاد ٢٤ (٣١١٩) (صحيح)

١٦٩٤۔عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر (بھلائی) بندھی ہوئی ہے، خیر سے مراد اجر اور غنیمت ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) اس باب میں ابن عمر، ابوسعید خدری، جریر، ابوہریرہ، اسماء بنت یزید، مغیرہ بن شعبہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔(۳) امام احمد بن حنبل کہتے ہیں، اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جہاد کا حکم ہر امام کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔

فائدہ ❶:...... یہ وہ گھوڑے ہیں جو جہاد کے لیے استعمال یا جہاد کے لیے تیار کیے جا رہے ہیں۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

۲۰۔ باب: اچھی نسل کے گھوڑوں کا بیان

1695۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ -، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

تخريج: د/الجهاد ٤٤ (٢٥٤٥)، (تحفة الأشراف: ٦٢٩٠)، وحم (١/٢٧٢) (حسن)

١٦٩٥۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے اس سند سے صرف شیبان کی روایت سے جانتے ہیں۔

1696۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ، ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هٰذِهِ الشِّيَةِ)).

تخريج: ق/الجهاد ١٤ (٢٧٨٩)، (تحفة الأشراف: ١٢١٢١)، وحم (٥/٣٠٠) (صحيح)

١٦٩٦۔ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بہتر گھوڑے وہ ہیں جو کالے رنگ کے ہوں، جن کی

پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو، پھر ان کے بعد وہ گھوڑے ہیں جن کے چاروں پیر اور پیشانی سفید ہو، اگر گھوڑا کالے رنگ کا نہ ہو تو انھیں صفات کا سرخ سیاہی مائل عمدہ گھوڑا ہے۔"

1697۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۶۹۷۔ یزید بن ابی حبیب سے اسی سند سے اسی معنی کی اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

۲۱۔ باب: ناپسندیدہ گھوڑوں کا بیان

1698۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ يَزِيدَ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ: هَرِمٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ: قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدِّثْنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي مَرَّةً بِحَدِيثٍ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِينَ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا.

تخريج: م/الإمارة ۲۷ (۱۸۷۵)، د/الجهاد ٤٦ (۲٥٤٧)، ن/الخيل ٤ (۳٥۹٦)، ق/الجهاد ١٤ (۲۷۹۰)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٩٠)، وحم (۲/۲٥۰، ٤۳٦، ٤٦١، ٤٧٦) (صحيح)

۱۶۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گھوڑوں میں سے شکال گھوڑا ناپسند تھا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) شعبہ نے عبداللہ بن یزید خثعمی سے، بسند ابی زرعہ عن ابی ابوہریرہ عن النبی ﷺ اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے، ابوزرعہ عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

فائدہ [1]: ...... شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں: جس کے تین پیر سفید ہوں اور ایک دوسرے رنگ کا ہو یا جس کا ایک پیر سفید ہو اور باقی دوسرے رنگ کے ہوں۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ وَالسَّبَقِ

۲۲۔ باب: گھڑ دوڑ میں شرط لگانے کا بیان

1699۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ، وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَثَبَ بِي فَرَسِي جِدَارًا. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

تخريج: خ/الجهاد ٥٦ (٢٨٦٨)، و٥٧ (٢٨٦٩)، و ٥٨ (٢٨٧٠)، والاعتصام ٦ (٧٣٣٦)، م/الإمارة ٢٥ (١٨٧٠)، د/الجهاد ٦٧ (٢٥٧٥)، ن/الخيل ١٢ (٣٦١٣)، و ١٣ (٣٦١٤)، ق/الجهاد ٤٤ (٢٨٧٧)، (تحفة الأشراف: ٧٨٩٥)، وط/الجهاد ١٩ (٤٥)، و حم (٢/٥، ٥٥-٥٦) د/الجهاد ٣٦ (٢٤٧٣) (صحيح)

۱۶۹۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے تضمیر کیے ہوئے گھوڑوں کی مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کرائی، ان دونوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو تضمیر کیے ہوئے نہیں تھے ان کو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک گھڑ دوڑ کرائی، ان دونوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے، گھڑ دوڑ کے مقابلے میں میں بھی شامل تھا، چنانچہ میرا گھوڑا مجھے لے کر ایک دیوار کود گیا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ثوری کی روایت سے یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابو ہریرہ، جابر، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث سے جہاد کی تیاری کے لیے گھڑ دوڑ، تیر اندازی اور نیزہ بازی کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے دور میں عموماً یہی چیزیں جنگ میں کام آتی تھیں، حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے ضرورت ہے کہ آج کے دور میں راکٹ، میزائل، ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں چلانے کا تجربہ حاصل کیا جائے، ساتھ ہی بندوق توپ اور ہر قسم کے جدید جنگی آلات کی تربیت حاصل کی جائے۔

1700۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الجهاد ٦٧ (٢٥٧٤)، ن/الخيل ١٤ (٣٦١٥، ٣٦١٦، ٣٦١٩)، ق/الجهاد ٤٤ (٢٨٧٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٦٣٨)، وحم (٢/٢٥٦، ٣٥٨، ٤٢٥، ٤٧٤) (صحيح)

۱۷۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا: ''مقابلہ صرف تیر، اونٹ اور گھوڑوں میں جائز ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ ❶ : ...... بشرطیکہ یہ انعام کا مال مقابلے میں حصہ لینے والوں کی طرف سے نہ ہو، اگر ان کی طرف سے ہے تو یہ قمار و جوا ہے جو جائز نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ مقررہ انعام کی صورت میں مقابلے کرانا درست ہے، لیکن یہ مقابلے صرف انہی کھیلوں میں جائز ہیں، جن کے ذریعے نوجوانوں میں جنگی ودفاعی ٹریننگ ہو۔ کبوتر بازی، غلیل بازی، پتنگ بازی وغیرہ کے مقابلے تو سراسر ذہنی عیاشی کے سامان ہیں، موجودہ دور کے کھیل بھی بے کار ہی ہیں۔

23- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

۲۳- باب: گھوڑی پر گدھے چھوڑنے کی کراہت کا بیان

1701- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو جَهْضَمٍ مُوسَى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ فَقَالَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَوَهِمَ فِيهِ الثَّوْرِيُّ، وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

تخريج: د/الصلاة ١٣١ (٨٠٨)، ن/الطهارة ١٠٦ (١٤١)، والخيل ١٠ (٣٦١١)، ق/الطهارة ٤٩ (٤٢٦)، (تحفة الأشراف: ٥٧٩١)، وحم (١/٢٢٥، ٢٣٥، ٢٤٩) (صحيح الاسناد)

۱۷۰۱- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع اور مامور بندے تھے، آپ نے ہم کو دوسروں کی بنسبت تین چیزوں کا خصوصی حکم دیا: ہم کو حکم دیا❶ کہ پوری طرح وضو کریں، صدقہ نہ کھائیں اور گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) سفیان ثوری نے ابوجہضم سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث کی سند یوں بیان کی، عن عبید اللہ بن عبداللہ بن عباس عن ابن عباس۔ (۳) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ ثوری کی حدیث غیر محفوظ ہے، اس میں ثوری سے وہم ہوا ہے، صحیح وہ روایت ہے جسے اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث بن سعید نے ابوجہضم سے، ابوجہضم عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس سے اور عبید اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ (۴) اس باب میں علی سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ : ...... یہ حکم ایجابی تھا، ورنہ اتمامِ وضو سب کے لیے مستحب ہے اور گدھے کو گھوڑی پر چھوڑنا سب کے لیے مکروہ ہے۔

24۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الاسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ

۲۴۔ باب: غریب اور مسکین مسلمانوں کی دعا کے ذریعے مدد طلب کرنے کا بیان

1702۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اِبْغُونِي ضُعَفَاءَكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الجهاد ٧٧ (٢٥٩٤)، ن/الجهاد ٤٣ (٣١٨١)، (تحفة الأشراف: ١٠٩٢٣)، وحم (٥/١٩٨) (صحيح)

۱۷۰۲۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ''مجھے اپنے ضعیفوں اور کمزوروں میں تلاش کرو، اس لیے کہ تم اپنے ضعیفوں اور کمزوروں کی (دعاؤں کی برکت کی) وجہ سے رزق دیے جاتے ہو اور تمھاری مدد کی جاتی ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث میں مالدار لوگوں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ اپنے سے کمتر درجے کے لوگوں کو حقیر نہ سمجھیں، کیوں کہ انھیں دنیاوی اعتبار سے جو آسانیاں حاصل ہیں یہ کمزوروں کے باعث ہی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کمزور مسلمانوں کی دعائیں بہت کام آتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول نے ان کمزور مسلمانوں کی دعا سے مدد طلب کرنے کو کہا۔

25۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

۲۵۔ باب: گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کی کراہت کا بیان

1703۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/اللباس ٢٧ (٢١١٣)، د/الجهاد ٥١ (٢٥٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٧٠٣)، وحم (٢/٢٦٣، ٣١١، ٣٢٧، ٣٤٣، ٣٨٥، ٣٩٢، ٤١٤، ٤٤٤، ٤٧٦)، د/الاستئذان ٤٤ (٢٧١٨) (صحيح)

۱۷۰۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے مسافروں کی اس جماعت کے ساتھ نہیں رہتے ہیں جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمر، عائشہ، ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......ایسے کتے جو شکار یا نگرانی کے لیے ہوں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ گھوڑے کے گلے میں گھنٹی لٹکانے

سے دشمن کو گھوڑے کے مالک کی بابت اطلاع ہو جاتی ہے، اس لیے اسے ناپسند کیا گیا اور گھنٹی سے مراد ہر وہ چیز ہے جو جانور کی گردن میں لٹکا دی جائے تو حرکت کے ساتھ آواز ہوتی رہے۔

26۔ بَابُ مَا جَاءَ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

۲۶۔ باب: جنگ کے لیے امیر مقرر کرنے کا بیان

1704۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الأَحْوَصُ بْنُ الْجَوَّابِ أَبُو الْجَوَّابِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ)) قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا، فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشِي بِهِ، فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ، فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ)) قَالَ: قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ، وَإِنَّمَا أَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الأَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ قَوْلُهُ: يَشِي بِهِ يَعْنِي النَّمِيمَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف واعاده في المناقب برقم ۳۷۲۵، (تحفة الأشراف: ۱۹۰۱) (ضعيف الإسناد)
(اس کے راوی ابواسحاق مدلس ومختلط ہیں، لیکن عمران بن حصین (عند المؤلف برقم ۳۷۱۲) کی روایت سے یہ حدیث صحیح ہے)

۱۷۰۴۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر روانہ کیے، ❶ ایک پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور فرمایا: ''جب جنگ ہو تو علی امیر ہوں گے''، ❷ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس میں سے ایک لونڈی لے لی، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھ کو خط کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس روانہ کیا، میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ نے خط پڑھا تو آپ کا رنگ متغیر ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں تو صرف قاصد ہوں، آپ خاموش ہو گئے۔ ❸
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اس کو صرف احوص بن جواب کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں ابن عمر سے بھی حدیث مروی ہے۔ (۳) ''يشي به'' کا معنی چغل خوری ہے۔

فائدہ ❶: ...... یہ دونوں لشکر یمن کی طرف روانہ کیے گئے تھے۔

فائدہ ❷: ......یعنی پہنچتے ہی اگر دشمن سے مقابلہ شروع ہو جائے تو علی رضی اللہ عنہ اس کے امیر ہوں گے اور اگر دونوں لشکر علاحدہ علاحدہ رہیں تو ایک کے علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے کے خالد رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔

فائدہ ❸: ......یعنی ایک آدمی کی ماتحتی میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا، اس کی ماتحتی قبول کرتے ہوئے اس کی اطاعت کی اور اس کے قلم سے یہ خط لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اب اس میں میرا کیا قصور ہے یہ سن کر آپ خاموش رہے۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِمَامِ

۲۷۔ باب: امام اور حاکم کی ذمہ داریوں کا بیان

1705۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى وَحَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ: حَكَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ، قَالَ: وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً وَهٰذَا أَصَحُّ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا الصَّحِيحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

تخريج: خ/الجمعة ۱۱ (۸۹۳)، والاستقراض ۲۰ (۲۴۰۹)، والعتق ۱۷ (۲۵۵۴)، والوصايا ۹ (۲۷۵۱)، والنكاح ۸۱ (۵۲۰۰)، والأحكام ۱ (۷۱۳۸)، م/الإمارة ۵ (۱۸۲۹)، د/الخراج ۱ (۲۹۲۸)، (تحفة الأشراف: ۲۹۵)، وحم (۲/۵، ۴۵، ۱۱۱، ۱۲۱) (صحيح)

۱۷۰۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر آدمی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے، چنانچہ لوگوں کا امیر ان کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے، اسی طرح مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور ان کے بارے میں جواب دہ ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جواب دہ ہے، غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جواب دہ ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، انس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) ابوموسیٰ کی حدیث غیر محفوظ ہے اور انس کی حدیث بھی غیر محفوظ ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اسے ابراہیم بن بشار رمادی نے بسند سفیان بن عیینہ عن برید بن عبداللہ بن ابی بردہ عن ابی موسیٰ عن النبي ﷺ روایت کیا ہے، اس حدیث کو کئی لوگوں نے بسند سفیان عن برید عن ابی بردہ عن النبي ﷺ مرسل طریقے سے روایت کی ہے، مگر یہ مرسل روایت زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: اسحاق بن ابراہیم نے بسند معاذ بن ہشام عن أبیہ عن قتادہ عن انس عن النبي ﷺ روایت کی ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگہبان سے پوچھے گا اس چیز کے بارے میں جس کی نگہبانی کے لیے اس کو رکھا ہے''، امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: یہ روایت غیر محفوظ ہے، صحیح وہی ہے جو ''عن معاذ بن هشام، عن أبيه، عن قتادة، عن الحسن عن النبي ﷺ'' کی سند سے مرسل طریقے سے آئی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی جو جس چیز کا ذمہ دار ہے اس سے اس چیز کے متعلق باز پرس بھی ہوگی، اب یہ ذمہ دار کا کام ہے کہ اپنے متعلق یہ احساس وخیال رکھے کہ اسے اس ذمے داری کا حساب وکتاب بھی دینا ہے۔

28۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الإِمَامِ

۲۸۔ باب: امام کی اطاعت کرنے کا بیان

1706۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ الأَحْمَسِيَّةِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ، قَالَتْ: فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ، وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أُمِّ حُصَيْنٍ.

تخريج: م/الحج ٥١ (١٢٩٨/٣١١)، والإمارة (١٨٣٨/٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٨٣١٣)، وحم (٦/٤٠٢) (صحيح)

۱۷۰۶۔ ام حصین احمسیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ کے جسم پر ایک چادر تھی جسے اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹے ہوئے تھے، (گویا میں) آپ کے بازو کا پھڑکتا ہوا گوشت دیکھ رہی ہوں، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر کان کٹا ہوا حبشی غلام بھی تمھارا حاکم بنا دیا جائے تو اس کی بات مانو اور اس کی اطاعت کرو، جب تک وہ تمہارے لیے کتاب اللہ کو قائم کرے'' (یعنی کتاب اللہ کے موافق حکم دے)۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) (یہ حدیث) دوسری سندوں سے بھی ام حصین سے مروی ہے۔ (۳) اس باب میں ابو ہریرہ اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں امیر کی اطاعت اور اس کی ماتحتی میں رہنے کی ترغیب دی جارہی ہے اور ہر ایسے عمل سے دور رہنے کا حکم دیا جارہا ہے جس سے فتنے کے سر اٹھانے اور مسلمانوں کی اجتماعیت میں انتشار پید ہونے کا اندیشہ ہو۔

29- بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

۲۹۔ باب: خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں

1707- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ.)) قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ، عَنْ عَلِيٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ۱۰۸ (۲۹۵۵)، والأحكام ٤ (۷۱٤٤)، م/الإمارة ۸ (۱۸۳۹)، د/الجهاد ۹٦ (۲٦۲٦)، ن/البيعة ۳٤ (٤۲۱۱)، ق/الجهاد ٤۰ (۲۸٦٤)، (تحفة الأشراف: ۸۰۸۸)، وحم (۲/۱۷، ٤۲) (صحيح)

۱۷۰۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک معصیت کا حکم نہ دیا جائے مسلمان پر سمع وطاعت لازم ہے خواہ وہ پسند کرے یا ناپسند کرے اور اگر اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ اس کے لیے سننا ضروری ہے اور نہ اطاعت کرنا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی امام کا حکم پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ اسے بجالانا ضروری ہے، بشرطیکہ معصیت سے اس کا تعلق نہ ہو، اگر معصیت سے متعلق ہے تو اس سے گریز کیا جائے گا، لیکن ایسی صورت سے بچنا ہے جس سے امام کی مخالفت سے فتنہ وفساد کے رونما ہونے کا خدشہ ہے۔

30- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالضَّرْبِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

۳۰۔ باب: جانوروں کو باہم لڑانے، مارنے اور ان کے چہرے پر داغنے کی کراہت کا بیان

1708- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ.

تخريج: د/الجهاد ٥٦ (۲٥٦۲)، (تحفة الأشراف: ٦٤۳۱) (ضعيف)

(اس کے راوی ابو یحییٰ قتات ضعیف ہیں)

۱۷۰۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔ ❶

فائدہ ❶ :......منع کرنے کا سبب یہ ہے کہ اس سے جانوروں کو تکلیف اور تکان لاحق ہوگی، نیز اس کام سے کوئی

فائدہ حاصل ہونے والا نہیں، بلکہ یہ عبث اور لایعنی کاموں میں سے ہے۔

1709۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَيُقَالُ: هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قُطْبَةَ، وَرَوَى شَرِيكٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٩٢٨٠) (ضعیف) (ابویحییٰ قتات ضعیف ہیں، نیز یہ روایت مرسل ہے)

1709/ م۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ، عَنْ شَرِيكٍ، وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَأَبُو يَحْيَى هُوَ الْقَتَّاتُ الْكُوفِيُّ وَيُقَالُ اسْمُهُ: زَاذَانُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ.

تخريج: انظر ما قبله (ضعيف)

۱۷۰۹۔ مجاہد سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس سند میں راوی نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (۲) کہا جاتا ہے، قطبہ کی (اگلی) حدیث سے یہ حدیث زیادہ صحیح ہے، اس حدیث کو شریک نے بطریق "مجاهد، عن ابن عباس، عن النبي ﷺ" اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں ابویحییٰ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (۳) اور ابومعاویہ نے اس کو بطریق "الأعمش، عن مجاهد، عن النبي ﷺ" اسی طرح روایت کیا ہے، ابویحییٰ سے مراد ابویحییٰ قتات کوفی ہیں، کہا جاتا ہے ان کا نام زاذان ہے۔ (۴) اس باب میں طلحہ، جابر، ابوسعید اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1710۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/اللباس ٢٩ (٢١١٦)، (تحفة الأشراف: ٢٨١٦)، وحم (٣/٣١٨، ٣٧٨) (صحيح)

۱۷۱۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر مارنے اور اسے داغنے سے منع فرمایا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ...... چہرہ جسم کے اعضا میں سب سے افضل و اشرف ہے، چہرے پر مارنے سے بعض حواس ناکام ہوسکتے ہیں، ساتھ ہی چہرے کے عیب دار ہونے کا بھی خطرہ ہے، اسی لیے مارنے کے ساتھ اس پر کسی طرح کا داغ لگانا بھی ناپسند سمجھا گیا۔

31- بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ

۳۱- باب: حد بلوغت کا ذکر اور غنیمت سے اس کو کب حصہ دیا جائے گا اس کا بیان

1711- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَلَمْ يَقْبَلْنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي، قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ، فَقَالَ: هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٣٦١ (صحيح)

1711/ م- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ: هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٧٩٠٣) (صحيح)

۱۷۱۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک لشکر میں مجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، میں چودہ سال کا تھا تو آپ نے مجھے (جہاد میں لڑنے کے لیے) قبول نہیں کیا، پھر مجھے آپ کے سامنے آئندہ سال ایک لشکر میں پیش کیا گیا اور میں پندرہ سال کا تھا تو آپ نے مجھے (لشکر میں) قبول کرلیا۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو عمر بن عبدالعزیز سے بیان کیا تو انھوں نے کہا: چھوٹے اور بڑے کے درمیان یہی حد ہے، پھر انھوں نے فرمان جاری کیا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اسے مالِ غنیمت سے حصہ دیا جائے۔ [1]

۱۷۱۱/م اس سند سے عمر سے اسی جیسی اسی معنی کی حدیث مروی ہے اور اس میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: یہ چھوٹے اور لڑنے والے کے درمیان حد ہے، انھوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ عمر بن عبدالعزیز نے مالِ غنیمت میں سے حصہ متعین کرنے کا فرمان جاری کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اسحاق بن یوسف کی حدیث جو سفیان ثوری کی روایت سے آئی ہے، وہ حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1]:...... لڑکا یا لڑکی کی عمر سن ہجری سے جب پندرہ سال کی ہو جائے تو وہ بلوغت کی حد کو پہنچ جاتا ہے، اسی طرح سے زیر ناف بال نکل آنا اور احتلام کا ہونا بھی بلوغت کی علامات میں سے ہے اور لڑکی کو حیض آ جائے تو یہ بھی بلوغت کی نشانی ہے۔

32۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

۳۲۔ باب: اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے پر قرض ہو تو کیا حکم ہے؟

1712ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ: ((أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالإِيـمَـانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الأَعْمَالِ))، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُـقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ))، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُـلْتَ؟)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَيُـكَـفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَـعَـمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلاَّ الدَّيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ)).

قَـالَ أَبُـو عِيسَـى: وَفِـي الْبَـابِ عَـنْ أَنَـسٍ وَمُـحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰـذَا، وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: م/الإمارة ٣٢ (١٨٨٥)، (تحفة الأشراف: ١٢٠٩٨)، وط/الجهاد ١٤ (٣١)، وحم (٥/٢٩٧، ٣٠٤، ٣٠٨)، د/الجهاد ٢١ (٢٤٥٦) (صحيح)

۱۷۱۲۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے بیچ کھڑے ہو کر ان سے بیان کیا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہے''، ① (یہ سن کر) ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں، تو کیا میرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر تم اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے اس حال میں کہ تم صبر کرنے والے ہو، ثواب کی امید رکھنے والے ہو، آگے بڑھنے والے ہو، پیچھے مڑنے والے نہ ہو''، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیسے کہا ہے؟'' عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر تم صبر کرنے والے، ثواب کی امید رکھنے والے ہو اور آگے بڑھنے والے ہو پیچھے مڑنے والے نہ ہو، سوائے قرض کے، ② یہ مجھ سے جبریل نے (ابھی) کہا ہے''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے یہ حدیث بسند سعید المقبری عن ابی ھریرہ عن النبي ﷺ اسی طرح روایت کی ہے، یحییٰ بن سعید انصاری اور کئی لوگوں نے اس کو بسند سعید المقبری عن عبداللہ بن ابی قتادہ عن أبیه أبی قتادہ عن النبي ﷺ سے روایت کی ہے، یہ روایت سعید مقبری کی

روایت سے جو بواسطہ ابوہریرہ آئی ہے، زیادہ صحیح ہے۔ (۳) اس باب میں انس، محمد بن جحش اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......افضل اعمال کے سلسلے میں مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو افضل بتایا گیا ہے، اس کی مختلف توجیہیں کی گئی ہیں، ان احادیث میں "أفضل الأعمال" سے پہلے "من" پوشیدہ مانا جائے، مفہوم یہ ہوگا کہ یہ اعمال افضل ہیں، یا ان کا تذکرہ احوال واوقات اور جگہوں کے مختلف ہونے کے اعتبار سے ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مخاطب کی رو سے مختلف اعمال کی افضلیت کو بیان کیا گیا ہے۔

فائدہ ❷ :......یعنی وہ قرض جس کی ادائیگی کی نیت نہ ہو۔

33۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ

۳۳۔ باب: شہیدوں کو دفن کرنے کا بیان

1713۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: شُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: ((اِحْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا)) فَمَاتَ أَبِي فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، وَأَبُو الدَّهْمَاءِ اسْمُهُ: قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ أَوْ بَيْهَسٍ.

تخريج: د/الجنائز ۷۱ (۳۲۱۵)، ن/الجنائز ۸۶ (۲۰۱۲)، و ۹۰ (۲۰۱۷)، و ۹۱ (۲۰۲۰)، ق/الجنائز ۴۱ (۱۵۶۰)، (تحفة الأشراف: ۱۱۷۳۱)، وحم (۴/۱۹، ۲۰) (صحيح)

۱۷۱۳۔ ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: احد کے دن رسول اللہ ﷺ سے زخموں کی شکایت کی گئی، ❶ آپ نے فرمایا: "قبر کھودو اور اسے کشادہ اور اچھی بناؤ، ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کرو اور جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے (قبلے کی طرف) آگے کرو"، ہشام بن عامر کہتے ہیں: میرے والد بھی وفات پائے تھے، چنانچہ ان کو ان کے دو ساتھیوں پر مقدم (یعنی قبلے کی طرف آگے) کیا گیا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) سفیان ثوری اور دوسرے لوگوں نے اس حدیث کو بسند ایوب عن حمید بن ہلال عن ہشام بن عامر روایت کیا ہے۔ (۳) اس باب میں خباب، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی صحابہ کرام نے یہ شکایت کی، اللہ کے رسول ہم زخموں سے چور ہیں، اس لائق نہیں ہیں کہ شہدا کی الگ الگ قبریں تیار کرسکیں، ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، کیوں کہ الگ الگ قبر کھودنے میں دشواری

ہو رہی ہے۔

34۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشُورَةِ

۳۴۔ باب: جنگ میں مشورہ کا بیان

1714۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيءَ بِالأُسَارَى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاتَقُولُونَ فِي هٰؤُلاءِ الأُسَارَى؟)) فَذَكَرَ قِصَّةً فِي هٰذَا الْحَدِيثِ طَوِيلَةً.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ، وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف وأعاده في تفسير الأنفال (٣٠٨٤)، (تحفة الأشراف: ٩٦٢٨) (ضعيف)

(ابوعبیدہ کا اپنے باپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے)

۱۷۱۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بدر کے دن قیدیوں کو لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو''، پھر راوی نے اس حدیث میں ایک طویل قصہ بیان کیا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) ابوعبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا ہے۔ (۳) ابوہریرہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو اپنے ساتھیوں سے زیادہ مشورہ لیتا ہو۔ [2] (۴) اس باب میں عمر، ابوایوب، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]:...... قصہ (اختصار کے ساتھ) یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بدر کے قیدیوں کی بابت نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ لیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ ان کے ساتھ نرم دلی برتی جائے اور ان سے فدیہ لے کر انھیں چھوڑ دیا جائے، عمر نے کہا: یہ آپ کی تکذیب کرنے والے لوگ ہیں، انھیں معاف کرنا صحیح نہیں ہے، بلکہ آپ حکم دیں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے قریبی ساتھی کا سر قلم کرے، جب کہ بعض کی رائے تھی کہ سوکھی لکڑیوں کے انبار میں سب کو ڈال کر جلا دیا جائے، نبی اکرم ﷺ سب کی باتیں سن کر خاموش رہے، اندر گئے پھر باہر آ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض دلوں کو دودھ کی طرح نرم کر دیتا ہے جب کہ بعض کو پتھر کی طرح سخت کر دیتا ہے، ابوبکر کی مثال ابراہیم وعیسیٰ سے دی، عمر کی نوح سے اور عبداللہ بن رواحہ کی موسیٰ علیہ السلام سے، پھر آپ نے ابوبکر کی رائے پسند کی اور فدیہ لے کر سب کو چھوڑ دیا، دوسرے دن جب عمر آئے تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کو روتا دیکھ کر عرض کی، اللہ کے رسول! رونے کا کیا سبب ہے؟ اگر مجھے معلوم ہو جاتا تو میں بھی شامل ہو جاتا، یا رونی صورت بنا لیتا، آپ ﷺ نے فرمایا: بدر کے قیدیوں سے فدیہ قبول کرنے کے سبب تمہارے ساتھیوں پر جو عذاب آنے والا تھا اور اس درخت سے قریب ہو گیا تھا اس کے

سبب رو رہا ہوں، پھر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ (الأنفال: ٦٧).

فائدہ ❷:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام میں مشورہ کی کافی اہمیت ہے، اگر مسلمانوں کے سارے کام باہمی مشورہ سے انجام دیے جائیں تو ان میں کافی خیر و برکت ہوگی اور رب العالمین کی طرف سے ان کاموں کے لیے آسانیاں فراہم ہوں گی اور اس کی مدد شامل حال ہوگی۔

35ـ بَابُ مَا جَاءَ لَا تُفَادَى جِيفَةُ الأَسِيرِ

۳۵۔ باب: قیدی کی سڑی ہوئی لاش بیچی نہیں جائے گی

1715ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَبَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَهُمْ إِيَّاهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَكَمِ، وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ أَيْضًا، عَنِ الْحَكَمِ، و قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، و قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ: ابْنُ أَبِي لَيْلَى صَدُوقٌ، وَلٰكِنْ لَا نَعْرِفُ صَحِيحَ حَدِيثِهِ مِنْ سَقِيمِهِ، وَلَا أَرْوِي عَنْهُ شَيْئًا، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى صَدُوقٌ فَقِيهٌ، وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الإِسْنَادِ. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: فُقَهَاؤُنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شُبْرُمَةَ.

تخریج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٦٤٧٥) (ضعیف) (اس کے راوی محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہیں)

۱۷۱۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین نے ایک مشرک کی لاش کو خریدنا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بیچنے سے انکار کردیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف حکم کی روایت سے جانتے ہیں، اس کو حجاج بن ارطاۃ نے بھی حکم سے روایت کیا ہے۔ (۳) احمد بن حنبل کہتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل حجت نہیں ہے، ۴محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں لیکن ہم ان کی صحیح حدیثیں ان کی ضعیف حدیثوں سے پہچان نہیں پاتے، میں ان سے کچھ نہیں روایت کرتا ہوں، ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں فقیہ ہیں، لیکن بسا اوقات ان سے سندوں میں وہم ہو جاتا ہے۔ (۵) سفیان ثوری کہتے ہیں: ہمارے فقہا ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں۔

36ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

۳۶۔ باب: میدانِ جنگ سے فرار ہونے کا بیان

1716ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي

لَيْلَى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ، وَأَنَا فِئَتُكُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ: فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، يَعْنِي أَنَّهُمْ فَرُّوا مِنَ الْقِتَالِ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ: بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَالْعَكَّارُ الَّذِي يَفِرُّ إِلَى إِمَامِهِ لِيَنْصُرَهُ لَيْسَ يُرِيدُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ.

تخريج: د/الجهاد ١٠٦ (٢٦٤٧)، (تحفة الأشراف: ٧٢٩٨) (ضعيف)

(اس کے راوی یزید بن ابی زیاد ضعیف ہیں)

۱۷۱۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک سریے میں روانہ کیا، (پھر ہم) لوگ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوئے، مدینہ آئے تو شرم کی وجہ سے چھپ گئے اور ہم نے کہا: ہلاک ہوگئے، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم بھگوڑے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بلکہ تم لوگ پیچھے ہٹ کر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے صرف یزید بن ابی زیاد کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) ''فحاص الناس حيصة'' کا معنی یہ ہے کہ لوگ لڑائی سے فرار ہوگئے۔ (۳) اور ''بل أنتم العكارون'' اس کو کہتے ہیں: جو فرار ہو کر اپنے امام (کمانڈر) کے پاس آ جائے تا کہ وہ اس کی مدد کرے نہ کہ لڑائی سے فرار ہونے کا ارادہ رکھتا ہو۔

37۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الْقَتِيلِ فِي مَقْتَلِهِ
۳۷۔ باب: مقتول کو قتل گاہ ہی میں دفن کر دینے کا بیان

1717۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا، فَنَادَى مُنَادِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَنُبَيْحٌ ثِقَةٌ.

تخريج: د/الجنائز ٤٢ (٣١٦٥)، ن/الجنائز ٨٣ (٢٠٠٦)، ق/الجنائز ٢٨ (١٥١٦)، (تحفة الأشراف: ٣١١٧)، د/المقدمة ٧ (٤٦) (صحيح)

(متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی نبیح عنزی لین الحدیث ہیں)

۱۷۱۷۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: احد کے دن میری پھوپھی میرے باپ کو لے کر آئیں تا کہ انھیں ہمارے قبرستان میں دفن کریں تو رسول اللہ ﷺ کے ایک منادی نے پکارا: مقتولوں کو ان کی قتل گاہوں میں لوٹا دو (دفن کرو)۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) اور نبیح ثقہ ہیں۔

فائدہ ❶: ...... یہ حکم شہدا کے لیے خاص ہے، حکمت یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ شہدا موت وحیات اور بعث وحشر میں بھی ایک ساتھ رہیں۔ عام میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اشد ضرورت کے تحت منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، شرط یہ ہے کہ نعش کی بے حرمتی نہ ہو اور آب وہوا کے اثر سے اس میں کوئی تغیر نہ ہو۔ سعید ابن ابی وقاص کو صحابہ کی موجودگی میں مدینہ منتقل کیا گیا تھا، کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔

38ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

۳۸۔ باب: آنے والے کے استقبال کا بیان

1718ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ السَّائِبُ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ١٩٦ (٣٠٨٢)، والمغازي ٨٢ (٤٤٢٦)، د/الجهاد ١٧٦ (٢٧٧٩)، (تحفة الأشراف: ٣٨٠٠) (صحيح)

۱۷۱۸۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو لوگ آپ کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع تک نکلے: میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا، حالاں کہ میں کم عمر تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

39ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

۳۹۔ باب: مالِ فے کا بیان

1719ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، وَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَالِصًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

تخريج: خ/الجهاد ٨٠ (٢٩٠٤)، وتفسير الحشر ٣ (٤٨٨٥)، م/الجهاد ١٥ (١٧٥٧)، د/الخراج والإمارة

۱۹ (۲۹۶۵)، (تحفة الأشراف : ۱۰۶۳۱)، وحم (۱/۲۵) (وانظر أيضًا حديث رقم ۱۶۱۰) (صحيح)

۱۷۱۹۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسود کے قبیلے بنی نضیر کے اموال ان میں سے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور فے ❶ عطا کیا تھا، اس کے لیے مسلمانوں نے نہ تو گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ، یہ پورے کا پورا مال خالص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لیے اس میں سے ایک سال کا خرچ الگ کر لیتے، پھر جو باقی بچتا اسے جہاد کی تیاری کے لیے گھوڑوں اور ہتھیاروں میں خرچ کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو معمر کے واسطے سے ابن شہاب سے روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ :......فئی: وہ مال ہے جو کافروں سے جنگ کیے بغیر مسلمانوں کے ہاتھ آئے، یہ مال آپ کے لیے خاص تھا، مالِ غنیمت نہ تھا کہ مجاہدین میں تقسیم کیا جاتا۔

1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ
۱۔ باب: ریشم اور سونے کے حکم کا بیان

1720۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي، وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَنَسٍ وَحُذَيْفَةَ وَأُمِّ هَانِءٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَيْحَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَوَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ، قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/الزينة ٤٠ (٥١٥١)، و٧٤ (٥٢٦٧)، (تحفة الأشراف: ٨٩٩٨)، وحم (٤/٣٩٢، ٣٩٣، ٤٠٧)

(صحيح)

۱۷۲۰۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور ان کی عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمر، علی، عقبہ بن عامر، انس، حذیفہ، ام ہانی، عبداللہ بن عمرو، عمران بن حصین، عبداللہ بن زبیر، جابر، ابوریحان، ابن عمر، براء اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ : ...... مسلمان مردوں کے لیے سونا اور ریشم کے کپڑے حرام ہیں، حرمت کی کئی وجہیں ہیں: کفار ومشرکین سے اس میں مشابہت پائی جاتی ہے، زیب وزینت عورتوں کا خاص وصف ہے، مردوں کے لیے یہ پسندیدہ نہیں، اس پہلو سے یہ دونوں حرام ہیں۔ اسلام جس سادگی کی تعلیم دیتا ہے یہ اس سادگی کے خلاف ہے، حالاں کہ سادگی رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ایمان کا حصہ ہے، آپ کا ارشاد ہے ''البذاذة من الإيمان'' یعنی سادہ اور بے تکلف رہن سہن اختیار کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ یہ دونوں چیزیں عورتوں کے لیے حلال ہیں، لیکن حلال ہونے کا یہ مطلب

نہیں ہے کہ ان کے استعمال میں حد سے تجاوز کیا جائے۔ اسی طرح یہاں حلت کا تعلق صرف سونے کے زیورات سے ہے، نہ کہ ان سے بنے ہوئے برتنوں سے، کیوں کہ سونے (اور چاندی) سے بنے ہوئے برتن سب کے لیے حرام ہیں۔

1721ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: نَهَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَرِيرِ إِلاَّ مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/اللباس ٢ (١٥/٢٠٦٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٤٥٩) (صحيح)

۱۷۲۱۔ سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عمر نے مقام جابیہ میں خطبہ دیا اور کہا: نبی اکرم ﷺ نے ریشم سے منع فرمایا سوائے دو، یا تین، یا چار انگشت کے برابر۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......ریشم کا لباس مردوں کے لیے شرعی طور پر حرام ہے، البتہ دو یا تین یا چار انگلی کے برابر کسی کپڑے پر ریشم لگا ہو، یا کوئی عذر، مثلاً: خارش وغیرہ ہو تو اس کی گنجائش ہے۔

2ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

۲۔ باب: دورانِ جنگ ریشم پہننے کی رخصت کا بیان

1722ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ، قَالَ: وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ٩٠ (٢٩١٩-٢٩٢٢)، واللباس ٢٩ (٥٨٣٩)، م/اللباس ٣ (٢٠٧٦)، د/اللباس ١٣ (٤٠٥٦)، ن/الزينة ٩٢ (٥٣١٢)، ق/اللباس ١٧ (٣٥٩٢)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٤)، وحم (٣/١٢٧، ١٨٠، ٢١، ٢٥٥، ٢٧٣) (صحيح)

۱۷۲۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی، تو آپ نے انھیں ریشم کی قمیص کی اجازت دے دی، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان کے بدن پر ریشم کی قمیص دیکھی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3ـ بَابٌ

۳۔ باب: اس ضمن میں ایک اور باب

1723ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: فَبَكَى، وَقَالَ: إِنَّكَ لَشَبِيهٌ بِسَعْدٍ، وَإِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ، وَإِنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَامَ أَوْ قَعَدَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا، فَقَالُوا: مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ، فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذِهِ، لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ.)) قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الهبة ٢٨ (٢٦١٥)، وبدء الخلق ٨ (٣٢٤٨)، م/فضائل الصحابة ٢٤ (٢٤٦٩)، ن/الزينة ٨٨ (٥٣٠٤)، (تحفة الأشراف: ١٦٤٨)، وحم (٣/١١١، ١٢١—١٢٢، ٢٠٧، ٢٠٩، ٢٢٩، ٢٣٨، ٢٥١، ٢٧٧) (صحيح)

۱۷۲۳۔ واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کہتے ہیں: انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہمارے پاس) آئے تو میں ان کے پاس گیا، انھوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہوں، انس رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: تم سعد کی شکل کے ہو، سعد بڑے دراز قد اور لمبے تھے، نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا گیا جس میں زری کا کام کیا ہوا تھا ❶ آپ اسے پہن کر منبر پر چڑھے، کھڑے ہوئے یا بیٹھے تو لوگ اسے چھوکر کہنے لگے: ہم نے آج کی طرح کبھی کوئی کپڑا نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ جنت میں سعد کے رومال اس سے کہیں بہتر ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ...... یہ جبہ اکیدر دومہ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے بطور ہدیہ بھیجا تھا، یہ ریشم کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

۴۔ باب: مردوں کے لیے سرخ کپڑا پہننے کے جواز کا بیان

1724— حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رِمْثَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المناقب ٣٣ (٣٥٥١)، واللباس ٣٥ (٥٨٤٨)، و٦٨ (٥٩٠٣)، م/الفضائل ٢٥ (٢٣٣٧)، د/الترجل ٩ (٤١٨٣)، ن/الزينة ٩ (٥٠٦٣)، و ٥٩ (٥٢٣٤)، و ٩٣ (٥٢٤٨)، ق/اللباس ٢٠ (٣٥٩٩)،

(تحفة الأشراف : ١٨٤٧)، وحم (٢٨١/٤، ٢٩٥) و يأتي برقم ٣٦٣٥ (صحيح)

۱۷۲۴۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سرخ جوڑے میں کسی لمبے بال والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت نہیں دیکھا، آپ کے بال شانوں کو چھوتے تھے، آپ کے شانوں کے درمیان دوری تھی، آپ نہ کوتاہ قد تھے اور نہ لمبے۔ ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر بن سمرہ، ابورمثہ اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......سرخ لباس کی بابت حالات وظروف کی رعایت ضروری ہے، اگر یہ عورتوں کا مخصوص زیب وزینت والا لباس ہے جیسا کہ آج کے اس دور میں شادی کے موقع پر سرخ جوڑا دلہن کو خاص طور سے دیا جاتا ہے تو مردوں کا اس سے بچنا بہتر ہے۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سرخ جوڑے کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کیسا تھا؟ خلاصہ اقوال یہ ہے کہ یہ سرخ جوڑا یا دیگر لال لباس جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنے تھے، ان میں تانا اور بانا میں رنگوں کا اختلاف تھا، بالکل خالص لال رنگ کے وہ جوڑے نہیں تھے۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

۵۔ باب: مردوں کے لیے زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی کراہت کا بیان

1725ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ، عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَحَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٦٤ (صحيح)

۱۷۲۵۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی کے بنے ہوئے ریشمی اور زرد رنگ کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......معصفر وہ کپڑا ہے جو عصفر سے رنگا ہوا ہو، اس کا رنگ سرخی اور زردی کے درمیان ہوتا ہے، اس رنگ کا لباس عام طور سے کاہن، جوگی اور سادھو پہنتے ہیں، ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کاہنوں کا لباس یہی رہا ہو جس کی وجہ سے اسے پہننے سے منع کیا گیا۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ

۶۔ باب: چمڑے کا لباس (پوستین) پہننے کا بیان

1726ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ الْبُرْجُمِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ،

فَقَالَ: ((اَلْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَمَاسَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ، وَرَوَى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ ، وَكَأَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ الْمَوْقُوفَ أَصَحُّ ، وَسَأَلْتُ الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: مَا أُرَاهُ مَحْفُوظًا ، رَوَى سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ مَوْقُوفًا ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَسَيْفُ ابْنُ هَارُونَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ ، وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَاصِمٍ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ .

تخريج: ق/الأطعمة ٦٠ (٣٣٦٧)، (تحفة الأشراف : ٤٤٩٦) (حسن)

(شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے، ورنہ اس کے راوی سیف سخت ضعیف ہیں، دیکھئے: غاية المرام رقم: ٣، وتراجع الألباني ٤٢٨)

۱۷۲۶۔ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور پوستین (چمڑے کا لباس) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کر دیا اور حرام وہ ہے، جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کر دیا اور جس چیز کے بارے میں وہ خاموش رہا وہ اس قبیل سے ہے جسے اللہ نے معاف کر دیا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ (۲) اسے سفیان نے بسند سلیمان التیمی سے عن ابي عثمان عن سلمان موقوفاً روایت کیا ہے، گویا یہ موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے، اس باب میں مغیرہ سے بھی حدیث آئی ہے۔ (۳) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا: تو انھوں نے کہا: میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا ہوں، سفیان نے بسند سلیمان التیمی عن ابي عثمان عن سلمان موقوفاً روایت کی ہے۔ (۴) امام بخاری کہتے ہیں: سیف بن ہارون مقارب الحدیث ہیں اور سیف بن محمد عاصم سے روایت کرنے میں ذاہب الحدیث ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی اس کا استعمال جائز اور مباح ہے، یہی وجہ ہے کہ فقہا نے یہ اصول اپنایا کہ چیزیں اپنی اصل کے اعتبار سے حلال ومباح ہیں، اس کی تائید اس آیت کریمہ سے بھی ہوتی ہے: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعًا﴾ لیکن شرط یہ ہے کہ ان کی حرمت سے متعلق کوئی دلیل نہ ہو، کیوں کہ حرمت کی دلیل آ جانے کے بعد وہ حرام ہو جائیں گی۔ فقہا کے مذکورہ اصول اور مذکورہ آیت سے بعض نے پان، تمباکو اور بیڑی سگریٹ کے مباح ہونے پر استدلال کیا ہے، لیکن یہ استدلال درست نہیں ہے، کیوں کہ چیزیں اپنی اصل کے اعتبار سے مباح ہیں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ ضرر رساں نہ ہوں، اگر دیر یا سویر نقصان ظاہر ہوتا ہے تو ایسی صورت میں وہ ہرگز مباح نہیں ہوں گی اور مذکورہ چیزوں میں جو ضرر ونقصان ہے یہ کسی سے مخفی نہیں، نیز ان کا استعمال ''تبذیر'' (اسراف اور فضول خرچی) کے باب میں آتا ہے، ان کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

۷۔ باب: دباغت کے بعد مردار جانوروں کی کھال کے استعمال کا بیان

1727۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَاتَتْ شَاةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِهَا: ((أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٩٦٩)، وانظر: خ/الزكاة ٦١ (١٤٩٢)، والبيوع ١٠١ (٢٢٢١)، والذبائح ٣٠ (٥٥٣١، ٥٥٣٢)، م/الحيض ٢٧ (٣٦٣-٣٦٥)، د/اللباس ٤١ (٤١٢١)، ن/الفرع ٤ (٤٢٤٠-٤٢٤٤)، ق/اللباس ٢٥ (٣٦١٠)، وط/الصيد ٦ (١٦)، حم (١/٢٣٧، ٣٢٧، ٣٣٠، ٣٦٥، ٣٦٦، ٣٧٢)، د/الأضاحي ٢٠ (٢٠٢٨) (صحيح)

۱۷۲۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک بکری مرگئی، رسول اللہ ﷺ نے بکری والے سے کہا: ''تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟ پھر تم دباغت دے کر اس سے فائدہ حاصل کرتے۔''[1]

فائدہ [1]:...... معلوم ہوا کہ مردہ جانور کی کھال سے فائدہ دباغت (پکانے) کے بعد ہی اٹھایا جاسکتا ہے اور ان روایتوں کو جن میں دباغت (پکانے) کی قید نہیں ہے، اسی دباغت والی روایت پر محمول کیا جائے گا۔

1728۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ)). وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالُوا: فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ فَقَدْ طَهُرَتْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ الشَّافِعِيُّ: أَيُّمَا إِهَابِ مَيْتَةٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ إِلَّا الْكَلْبَ وَالْخِنْزِيرَ، وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ: إِنَّهُمْ كَرِهُوا جُلُودَ السِّبَاعِ وَإِنْ دُبِغَ، وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَشَدَّدُوا فِي لُبْسِهَا وَالصَّلَاةِ فِيهَا، قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ)) جِلْدُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ، هٰكَذَا فَسَّرَهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، و قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: إِنَّمَا يُقَالُ الإِهَابُ لِجِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ وَمَيْمُونَةَ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا، وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ، و سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُصَحِّحُ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ، وَقَالَ: احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ

مَيْمُونَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

تخريج: م/الحيض ٢٧ (٣٦٦)، د/اللباس ٤١ (٤١٢٣)، ن/الفرع ٤ (٤٢٤٦)، ق/اللباس ٢٥ (٣٦٠٩)، (تحفة الأشراف: ٥٨٢٢)، وط/الصيد ٦ (١٧)، وحم (١/٢١٩، ٢٧٠، ٢٧٩، ٢٨٠، ٣٤٣) (صحيح)

۱۷۲۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چمڑے کو دباغت دی گئی، وہ پاک ہو گیا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) بواسطہ ابن عباس نبی اکرم ﷺ سے دوسری سندوں سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ (۳) یہ حدیث ابن عباس سے کبھی میمونہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اور کبھی سودہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے۔ (۴) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو نبی اکرم ﷺ سے مروی ابن عباس کی حدیث اور میمونہ کے واسطے سے مروی ابن عباس کی حدیث کو صحیح کہتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: احتمال ہے کہ ابن عباس نے بواسطہ میمونہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہو اور ابن عباس نے نبی اکرم ﷺ سے براہِ راست بھی روایت کیا، اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ (۵) نضر بن شمیل نے بھی اس کا یہی مفہوم بیان کیا ہے، اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: نضر بن شمیل نے کہا: ''إهاب'' اس جانور کے چمڑے کو کہا جاتا ہے، جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ (۶) اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، وہ کہتے ہیں: مردار کا چمڑا دباغت دینے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔'' (۷) شافعی کہتے ہیں: کتے اور سور کے علاوہ جس مردار جانور کا چمڑا دباغت دیا جائے وہ پاک ہو جائے گا، انھوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ (۸) بعض اہلِ علم صحابہ اور دوسرے لوگوں نے درندوں کے چمڑوں کو مکروہ سمجھا ہے، اگر چہ اس کو دباغت دی گئی ہو، عبداللہ بن مبارک، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے، ان لوگوں نے اسے پہننے اور اس میں صلاۃ ادا کرنے کو برا سمجھا ہے۔ (۹) اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے قول ''أيما إهاب دبغ فقد طهر'' کا مطلب یہ ہے کہ اس جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جائے گا جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ (۱۰) اس باب میں سلمہ بن محبق، میمونہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر چمڑا جسے دباغت دیا گیا ہو وہ پاک ہے، لیکن اس عموم سے درندوں کی کھالیں نکل جائیں گی، کیوں کہ اس سلسلے میں فرمانِ رسول ہے ''أن رسول الله ﷺ نهى عن جلود السباع'' یعنی آپ ﷺ نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے، اس حدیث کی بنیاد پر درندوں کی کھالیں ہر صورت میں ناپاک ہی رہیں گی اور ان کا استعمال ناجائز ہوگا۔

1729۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ،

عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ لا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُرْوَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُكَيْمٍ، عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُكَيْمٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ، قَالَ: و سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ: كَانَ أَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ يَذْهَبُ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ لِمَا ذُكِرَ فِيهِ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ يَقُولُ: كَانَ هٰذَا آخِرَ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ تَرَكَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمَّا اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ، حَيْثُ رَوَى بَعْضُهُمْ فَقَالَ: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُكَيْمٍ، عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ.

تخريج: د/اللباس ٤٢ (٤١٢٧)، ن/الفرع ٥٤ (٤٢٥٥، ٤٢٥٦)، ق/اللباس ٢٦ (٣٦١٣)، (تحفة الأشراف: ٦٦٤٢)، وحم (٤/٣١٠، ٣١١) (صحيح)

(نيز ملاحظه هو: الارواء ٣٨، والصحيحة ٣١٣٣، والضعيفة ١١٨، تراجع الألباني ١٥ و ٤٧٠)

۱۷۲۹۔ عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا کہ تم لوگ مردہ جانوروں کے چمڑے [1] اور پٹھوں سے فائدے نہ حاصل کرو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے ان کے شیوخ کے واسطے سے بھی آئی ہے۔ (۳) اکثر اہلِ علم کا اس پر عمل نہیں ہے۔ (۴) عبداللہ بن عکیم سے یہ حدیث مروی ہے، انھوں نے کہا: ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ کا خط آپ کی وفات سے دو ماہ پہلے آیا۔ (۵) میں نے احمد بن حسن کو کہتے سنا، احمد بن حنبل اسی حدیث کو اختیار کرتے تھے اس وجہ سے کہ اس میں آپ کی وفات سے دو ماہ قبل کا ذکر ہے، وہ یہ بھی کہتے تھے: یہ نبی اکرم ﷺ کا آخری حکم تھا۔ (۶) پھر احمد بن حنبل نے اس حدیث کو چھوڑ دیا اس لیے کہ راویوں سے اس کی سند میں اضطراب واقع ہے، چنانچہ بعض لوگ اسے عبداللہ بن عکیم سے ان کے جہینہ کے شیوخ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں۔

فائدہ [1]: ...... دباغت سے پہلے کی حالت پر محمول ہے، گویا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دباغت سے قبل مردہ جانوروں کے چمڑے سے فائدہ اٹھانا صحیح نہیں ہے۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْإِزَارِ

۸۔ باب: تہ بند گھسیٹنے کی حرمت کا بیان

1730ـ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَهُبَيْبِ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/فضائل الصحابة ٥ (٣٦٦٥)، واللباس ١ (٥٧٨٣)، و ٢ (٥٧٨٤)، و ٥ (٥٧٩١)، م/اللباس ٩ (٢٠٨٥)، د/اللباس ٢٨ (٤٠٨٥)، ن/الزينة ٦٦ (٥٣٧٧)، ق/اللباس ٦ (٣٥٦٩)، و ٩ (٣٥٧٦)، (تحفة الأشراف: ٦٧٢٦ و ٧٢٢٧ و ٨٣٥٨)، وط/اللباس ٥ (٩) وحم (٥/٢، ١٠، ٣٢، ٤٢، ٤٤، ٤٦، ٥٥، ٥٦، ٦٠، ٦٥، ٦٧، ٦٩، ٧٤، ٧٦، ٨١) (صحيح)

۱۷۳۰۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنا تہ بند گھسیٹا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں حذیفہ، ابوسعید خدری، ابوہریرہ، سمرہ، ابوذر، عائشہ اور وہیب بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... گویا تکبر کیے بغیر غیر ارادی طور پر تہ بند کا نیچے لٹک جانا اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن ارادۃً و قصداً نیچے رکھنا اور حدیث میں جو سزا بیان ہوئی ہے اسے معمولی جاننا یہ بڑا جرم ہے، کیوں کہ کپڑا گھسیٹ کر چلنا یہ تکبر کی ایک علامت ہے، جو لباس کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي جَرِّ ذُيُولِ النِّسَاءِ

۹۔ باب: عورتوں کے دامن لٹکانے کا بیان

1731۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعْنَ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ قَالَ: ((يُرْخِينَ شِبْرًا))، فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ، قَالَ: ((فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ.))

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٧٥٢٦) (صحيح)

۱۷۳۱۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا، ام سلمہ نے کہا: عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں؟'' آپ نے فرمایا: ''ایک بالشت لٹکالیں''، انھوں نے کہا: تب تو ان کے قدم کھل جائیں گے، آپ نے فرمایا: ''ایک ذراع لٹکائیں ❶ اور اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کپڑا لٹکانے کے سلسلے میں مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ حکم

ہے، مردوں کے لیے آدھی پنڈلی تک لٹکانا زیادہ بہتر ہے، تاہم ٹخنوں تک رکھنے کی اجازت ہے، لیکن ٹخنوں کا کھلا رکھنا بے حد ضروری ہے، اس کے برعکس عورتیں نہ صرف ٹخنے، بلکہ پاؤں تک چھپائیں گی، خاص طور پر جب وہ باہر نکلیں تو اس کا خیال رکھیں کہ پاؤں پر کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑے۔

1732۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ رُخْصَةٌ لِلنِّسَاءِ فِي جَرِّ الإِزَارِ لأَنَّهُ يَكُونُ أَسْتَرَ لَهُنَّ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر د/اللباس ٤٠ (٤١١٧-٤١١٨)، و ق /اللباس ١٣ (٣٥٠٨)، (تحفة الأشراف: ٨٢٥٧) (صحیح) (ابوداود اور ابن ماجہ کی مذکورہ حدیث سے تقویت پاکر یہ حدیث بھی صحیح لغیرہ ہے، ورنہ اس کی سند میں ''علی بن زید بن جدعان'' ضعیف راوی ہیں)

۱۷۳۲۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ کے نطاق کے لیے ایک بالشت کا اندازہ لگایا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) بعض لوگوں نے اسے ''عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن أمه عن أم سلمة'' کی سند سے روایت کی ہے۔ (۲) اس حدیث میں عورتوں کے لیے تہ بند (چادر) گھسیٹنے کی اجازت ہے، اس لیے کہ یہ ان کے لیے زیادہ ستر پوشی کا باعث ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی ایک بالشت کے برابر لٹکانے کی اجازت دی۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ

۱۰۔ باب: اونی کپڑا پہننے کا بیان

1733۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي هَذَيْنِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الخمس ٥ (٣١٠٨)، واللباس ١٩ (٥٨١٨)، م/اللباس ٦ (٢٠٨٠)، د/اللباس ٨ (٤٠٣٦)، ق/اللباس ١ (٣٥٥١)، (تحفة الأشراف: ١٧٦٩٣)، وحم (٦/٣٢، ١٣١) (صحيح)

۱۷۳۳۔ ابو بردہ کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک اونی چادر اور موٹا تہ بند نکالا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات انہی دونوں کپڑوں میں ہوئی۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی تھی کہ "اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِيْنًا وَّأَمِتْنِي مِسْكِيْنًا" (اللہ مجھے مسکین کی زندگی عطا کر اور اسی حالت میں میری وفات ہو) اللہ نے آپ کی یہ دعا قبول کی، چنانچہ آپ کی وفات حدیث میں مذکور دو معمولی کپڑوں میں ہوئی، غور کا مقام ہے کہ آپ زہد کے کس مقام پر فائز تھے اور دنیاوی مال ومتاع سے کس قدر دُور رہتے تھے۔

1734۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ عَلَى مُوسَى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوفٍ وَجُبَّةُ صُوفٍ وَكُمَّةُ صُوفٍ وَسَرَاوِيلُ صُوفٍ وَكَانَتْ نَعْلاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ وَحُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: حُمَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ الأَعْرَجُ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ ، وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَةٌ ، قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْكُمَّةُ الْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِيرَةُ .

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٩٣٢٨) (ضعیف جداً) (سند میں حمید بن علی کوفی ضعیف ہیں)

۱۷۳۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس دن موسیٰ علیہ السلام سے ان کے رب نے گفتگو کی اس دن موسیٰ علیہ السلام کے بدن پر پرانی چادر، اونی جبہ، اونی ٹوپی اور اونی سراویل (پائجامہ) تھا اور ان کے جوتے مرے ہوئے گدھے کے چمڑے کے تھے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید اعرج کی روایت سے جانتے ہیں، حمید سے مراد حمید بن علی کوفی ہیں۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے ہوئے سنا کہ حمید بن علی اعرج منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج مکی جو مجاہد کے شاگرد ہیں، وہ ثقہ ہیں۔ (۳) کمہ: چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

۱۱۔ باب: سیاہ عمامہ (کالی پگڑی) کا بیان

1735۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَابْنِ حُرَيْثٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرُكَانَةَ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخریج: م/الحج ٨٤ (١٣٥٨)، د/اللباس ٢٤ (٤٠٧٦)، ن/الحج ١٠٧ (٢٨٧٢)، والزينة ١٠٩ (٥٣٤٦)، ق/الجهاد ٢٢ (٢٨٢٢)، واللباس ١٤ (٢٥٨٥)، (تحفة الأشراف : ٢٦٨٩)، وحم (٣/٣٦٣، ٣٨٧) (صحیح)

۱۷۳۵۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں علی، عمر، ابن حریث، ابن عباس اور رکانہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے کالی پگڑی پہننے کا جواز ثابت ہوتا ہے، مکمل کالا لباس نہ پہننا بہتر ہے، کیوں کہ یہ ایک مخصوص جماعت کا ماتمی لباس ہے، اس لیے اس کی مشابہت سے بچنا اور اجتناب کرنا ضروری ہے۔

12۔ بَابٌ فِي سَدْلِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

۱۲۔ باب: دونوں شانوں کے بیچ عمامہ (پگڑی) لٹکانے کا بیان

1736۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدِلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ عَلِيٍّ فِي هٰذَا مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٠٣١) (صحيح)

۱۷۳۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تو اسے اپنے شانوں کے بیچ لٹکا لیتے۔

نافع کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے عمامہ کو شانوں کے بیچ لٹکاتے تھے۔ عبیداللہ بن عمر کہتے ہیں: میں نے قاسم اور سالم کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، لیکن ان کی حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

۱۳۔ باب: مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے کی حرمت کا بیان

1737۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٦٤ و ١٧٢٥ (صحيح)

۱۷۳۷۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، قسی (ایک ریشمی کپڑا) کا لباس،

رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے اور معصفر (کسم سے رنگے ہوئے زرد) کپڑے سے منع فرمایا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......سونا مردوں کے لیے حرام ہے، نہ کہ عورتوں کے لیے، ممانعت مردوں کے لیے ہے، رکوع اور سجدہ میں اللہ کی تسبیح بیان کی جاتی ہے، اس میں قرآن پڑھنا صحیح نہیں ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

1738ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عِمْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ: يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

تخريج: ن/الزينة ٤٤ (٥١٩٠)، (تحفة الأشراف: ١٠٨١٨)، وحم (٤/٤٢٨، ٤٤٣) (صحيح)

۱۷۳۸۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عمران کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، ابن عمر، ابو ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

14ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ

۱۴۔ باب: چاندی کی انگوٹھی کا بیان

1739ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: خ/اللباس ٤٨ (٥٨٧٠)، م/اللباس ١٥ (٢٠٩٤)، د/الخاتم ١ (٤٢١٦)، ن/الزينة ٤٧ (٥١٩٩)، و ٧ (٥٢٧٩-٥٢٨٢) ق/اللباس ٣٩ (٣٦٤١)، (تحفة الأشراف: ١٥٥٤)، وحم (٣/٢٠٩)، وانظر الحديث التالي (صحيح)

۱۷۳۹۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ (عقیق) حبشہ کا بنا ہوا تھا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......آنے والی انس کی روایت جس میں ذکر ہے کہ نگینہ بھی چاندی کا تھا اور باب کی اس روایت میں کوئی تعارض نہیں ہے، کیوں کہ احتمال ہے کہ آپ کے پاس دو قسم کی انگوٹھیاں تھیں، یا یہ کہا جائے کہ نگینہ چاندی کا تھا،

حبشہ کی جانب نسبت کی وجہ یہ ہے کہ حبشی نقش ونگار یا طرز پر بنا ہوا تھا۔

15-بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ فِي فَصِّ الْخَاتَمِ

۱۵۔ باب: انگوٹھی کا کیسا نگینہ مستحب ہے؟

1740- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: خ/اللباس ٤٨ (٥٨٧٠)، د/الخاتم ١ (٤٢١٧)، ن/الزينة ٤٧ (٥٢٠١)، ق/اللباس ٣٩ (٣٦٤١) (صحيح)

۱۷۴۰۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی، اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

16-بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ

۱۶۔ باب: داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان

1741- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهِ فِي يَمِينِهِ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي)) ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ، قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَنَّهُ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ.

تخريج: خ/اللباس ٤٥ (٥٨٦٥)، و ٤٦ (٥٨٦٦)، و ٤٧ (٥٨٦٧)، و ٥٠ (٥٨٧٣)، و ٥٣ (٥٨٧٦)، والأيمان والنذور ٦ (٦٦٥١)، والاعتصام ٤ (٧٢٩٨)، م/اللباس ١١ (٢٠٩١)، د/الخاتم ١ (٤٢١٨)، ن/الزينة ٤٣ (٥١٦٧)، و ٥٣ (٥٢١٧-٥٢٢١)، ق/اللباس ٣٩ (٣٦٣٩)، (تحفة الأشراف: ٨٤٧١)، وحم (٢/١٨، ٦٨، ٩٦، ١٢٧) (صحيح)

۱۷۴۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی اور اسے داہنے ہاتھ میں پہنا، پھر منبر پر بیٹھے اور فرمایا: ''میں نے اس انگوٹھی کو اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا تھا''، پھر آپ نے اسے نکال کر پھینکا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔[1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث بواسطہ نافع ابن عمر سے دوسری سند سے اسی طرح آئی ہے، اس میں انھوں نے یہ ذکر کیا کہ آپ نے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔ (۲) اس باب میں علی، جابر،

عبداللہ بن جعفر، ابن عباس، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......فقہا کے نزدیک دائیں اور بائیں کسی بھی ہاتھ میں انگوٹھی پہننا جائز ہے، ان میں سے افضل کون سا ہے، اس کے بارے میں اختلاف ہے، اکثر فقہا کے نزدیک دائیں ہاتھ میں پہننا افضل ہے، اس لیے کہ انگوٹھی ایک زینت ہے اور دایاں ہاتھ زینت کا زیادہ مستحق ہے، سونے کی یہ انگوٹھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا یہ اس کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

1742۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالُهُ إِلَّا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الخاتم ٥ (٤٢٢٩)، (تحفة الأشراف: ٥٦٨٦) (حسن صحيح)

۱۷۴۲۔ صلت بن عبداللہ بن نوفل کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا اور میرا یہی خیال ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا: صلت بن عبداللہ بن نوفل کے واسطے سے محمد بن اسحاق کی روایت حسن صحیح ہے۔

1743۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٣٤٠٨ و ٣٤١١) (صحيح موقوف)

۱۷۴۳۔ محمد الباقر کہتے ہیں: حسن اور حسین اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1744۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

قَالَ: و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هٰذَا أَصَحُّ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا الْبَابِ.

تخريج: ن/الزينة ٤٨ (٥٢٠٧)، ق/اللباس ٤٢ (٣٦٤٧)، (تحفة الأشراف: ٥٢٢٢)، وحم (١/٢٠٤)، والمؤلف في الشمائل١٣ (صحيح)

(شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ورنہ اس کے راوی ''عبدالرحمٰن بن ابی رافع'' لین الحدیث ہیں)

۱۷۴۴۔ حماد بن سلمہ کہتے ہیں: میں نے ابن ابی رافع ❶ کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا تو اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا، عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: یہ اس باب میں سب سے صحیح روایت ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

فائدہ ❶: ...... یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابورافع رضی اللہ عنہ کے لڑکے ''عبدالرحمن'' ہیں۔

1745۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، ثُمَّ قَالَ: ((لاَ تَنْقُشُوا عَلَيْهِ.)) قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ.

وَمَعْنَى قَوْلِهِ: ((لاَ تَنْقُشُوا عَلَيْهِ)) نَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَى خَاتَمِهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ.

تخريج: خ/اللباس ٥٠ (٥٨٧٢)، و ٥١ (٥٨٧٤)، و ٥٤ (٥٨٧٧)، ن/الزينة ٥٠ (٥٢١١)، و ٧٨ (٥٢٨٣)، و ٧٩ (٥٢٨٤)، ق/اللباس ٣٩ (٣٦٤٠)، (تحفة الأشراف: ٤٨٠)، وحم (٣/١٠١، ١٦١) (صحيح)

۱۷۴۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی، اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کرایا، پھر فرمایا: ''تم لوگ اپنی انگوٹھی پر یہ نقش مت کرانا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ "لا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ" کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے منع فرمایا کوئی دوسرا اپنی انگوٹھی پر ''محمد رسول اللہ'' نقش نہ کرائے۔

1746۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الطهارة ١٠ (١٩)، ن/الزينة ٥١ (٥٢١٦)، ق/الطهارة ١١ (٣٠٣)، (تحفة الأشراف: ١٥١٢)، وحم (٣/٩٩، ١٠١، ٢٨٢)، والمؤلف في الشمائل ١١ (٨٨) (ضعيف)

(بطریق ''الزہری عن أنس'' اصل روایت یہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی، پھر اسے پھینک دیا، اس روایت میں یا تو بقول امام ابوداود ہمام سے وہم ہوا ہے، یا بقول البانی اس کے ضعف کا سبب ابن جریج مدلس کا عنعنہ ہے، انھوں نے خود زہری سے نہیں سنا اور بذریعہ عنعنہ روایت کر دیا ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: ضعیف ابی داود رقم ٤)

۱۷۴۶۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶: ...... ایسا اس لیے کرتے تھے کیوں کہ اس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش تھا، معلوم ہوا کہ پاخانہ پیشاب

جاتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ اس کے ساتھ ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیے جس کی بے حرمتی ہو، مثلاً: اللہ اور اس کے رسول کے نام یا آیاتِ قرآنیہ وغیرہ۔

17-بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ

۱۷۔ باب: انگوٹھی کے نقش کا بیان

1747- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللهِ سَطْرٌ.

تخريج: خ/الخمس ٥ (٣١٠٦)، واللباس ٥٥ (٥٨٧٨، ٥٨٧٩) والمؤلف في الشمائل ١٢ (تحفة الأشراف: ٥٠٢) (صحيح)

۱۷۴۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش اس طرح تھا "محمد" ایک سطر، "رسول" ایک سطر اور "اللہ" ایک سطر میں، امام ترمذی کہتے ہیں: انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

1748- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلُ سَطْرٌ، وَاللهِ سَطْرٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۷۴۸۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا "محمد" ایک سطر میں "رسول" ایک سطر میں اور "اللہ" ایک سطر میں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) محمد بن یحییٰ نے اپنی روایت میں تین سطروں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

18- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ

۱۸۔ باب: تصویر کا بیان

1749- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الصُّورَةِ فِي الْبَيْتِ، وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ، قَالَ أَبُوعِيسَى: حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٨٧٠) (صحيح)

۱۷۴۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے گھر میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا اور آپ نے اس کو بنانے سے بھی منع

فرمایا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) جابر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، ابوطلحہ، عائشہ ابوہریرہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......تصویر کے سلسلے میں جمہور علما کی یہ رائے ہے کہ ذی روح اور جاندار کی تصویر قطعی طور پر حرام ہے، غیر جاندار چیزیں، مثلاً: درخت وغیرہ کی تصویر حرام نہیں ہے، بعض کا کہنا ہے کہ جاندار کی تصویر اگر ایسی جگہ ہو جہاں اسے پاؤں سے روندا جارہا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، موجودہ زمانے میں آفیشل اور بہت سے سرکاری کاموں میں تصویر کی مجبوری کی وجہ سے بدرجہ مجبوری حرج نہیں ہے۔

1750۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ، قَالَ: فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، قَالَ: فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ، فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ فَقَالَ: لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ، وَقَدْ قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ مَا قَدْ عَلِمْتَ، قَالَ سَهْلٌ: أَوَلَمْ يَقُلْ: إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: بَلَى وَلٰكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/الزينة ١١١ (٥٣٥١)، وانظر أيضًا: خ/بدء الخلق ٧ (٣٢٢٦)، واللباس ٩٢ (٥٩٥٨)، م/اللباس ٢٦ (٢١٠٦/٨٥)، د/اللباس ٤٨ (٤١٥٥)، ن/الزينة ١١١ (٥٢٥٢)، (تحفة الأشراف: ٣٧٨٢ و ٤٦٦٣)، وحم (٤/٢٨) (صحيح)

۱۷۵۰۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں: وہ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے ان کے گھر گئے، تو میں نے ان کے پاس سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو وہ چادر نکالنے کے لیے بلایا جو ان کے نیچے تھی، سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیوں نکال رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: اس لیے کہ اس میں تصویریں ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں جو کچھ فرمایا ہے اسے آپ جانتے ہیں، سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے تو یہ بھی فرمایا ہے: سوائے اس کپڑے کے جس میں نقش ہو، ابوطلحہ نے کہا: آپ نے تو یہ فرمایا ہے، لیکن یہ میرے لیے زیادہ اچھا ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل کرنا میرے نزدیک زیادہ اچھا ہے۔

19۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِينَ

۱۹۔ باب: مصوروں کا بیان

1751۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا، يَعْنِي الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا،

وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/التعبير ٤٥ (٧٠٤٢)، والأدب ٩٦ (٥٠٢٤)، ن/الزينة ١١٣ (٥٣٦١)، (تحفة الأشراف: ٥٩٨٦)، وحم (٢٤٦/١)، د/الرقاق ٣ () (صحيح)

١٧٥١۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دیتا رہے گا یہاں تک کہ مصوراس میں روح پھونک دے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا اور جس نے کسی قوم کی بات کان لگا کرسنی، حالانکہ وہ اس سے بھاگتے ہوں، ❶ قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ، ابوجحیفہ، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی وہ لوگ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ کوئی ان کی بات سنے، پھر بھی اس نے کان لگا کر سنا۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ

۲۰۔ باب: خضاب کا بیان

1752۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلاَ تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ وَأَبِي رِمْثَةَ وَالْجَهْدَمَةِ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر: خ/الأنبياء ٥٠ (٣٤٦٢)، واللباس ٦٧ (٥٨٩٩)، م/اللباس ٢٥ (٢١٠٣)، د/الترجل ١٨ (٤٢٠٣)، ن/الزينة ١٤ (٥٠٧٢)، و ٦٤ (٥٢٤٣)، ق/اللباس ٣٣ (٣٦٢١)، (تحفة الأشراف: ١٤٩٨٥١) (صحيح)

١٧٥٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بال کی سفیدی (خضاب کے ذریعے) بدل ڈالو اور یہود کی مشابہت نہ اختیار کرو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث ابوہریرہ کے واسطے سے مرفوع طریقے سے دوسری سندوں سے بھی آئی ہے۔ (۳) اس باب میں زبیر، ابن عباس، جابر، ابوذر، انس، ابورمثہ، جہدمہ، ابوطفیل، جابر بن سمرہ، ابوجحیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی یہود و نصاریٰ خضاب کا استعمال نہیں کرتے، ان کی مخالفت میں اسے استعمال کرو، یہی وجہ ہے کہ سلف میں اس کا استعمال کثرت سے پایا گیا، چنانچہ اسلاف کی سوانح لکھنے والوں میں سے بعض سوانح نگار اس کی بھی تصریح کرتے ہیں کہ فلاں خضاب کا استعمال کرتے تھے اور فلاں نہیں کرتے تھے۔ اور یہ کہ فلاں کالا استعمال کرتے ہیں اور فلاں کالا نہیں استعمال کرتے۔

1753ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الأَسْوَدِ الدِّيلِيُّ اسْمُهُ: ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ.

تخريج: د/الترجل ١٨ (٤٢٠٥)، ن/الزينة ١٦ (٥٠٨٠)، ق/اللباس ٣٢ (٣٦٢٢)، (تحفة الأشراف: ١١٩٢٧)، وحم (٥/١٤٧، ١٥٠، ١٥٤، ١٥٦، ١٦٩) (صحيح)

۱۷۵۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہتر چیز جس سے بال کی سفیدی بدلی جائے وہ مہندی اور وسمہ ہے۔''❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... جو سرخ اور سیاہ مخلوط ہو۔

21ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعَرِ

۲۱۔ باب: کندھوں تک لٹکنے والے بالوں کا بیان

1754ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيلِ، وَلاَ بِالْقَصِيرِ، حَسَنَ الْجِسْمِ، أَسْمَرَ اللَّوْنِ، وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلاَ سَبْطٍ إِذَا مَشَى يَتَوَكَّأُ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأُمِّ هَانِئٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر: خ/المناقب ٢٣ (٣٥٤٧)، (تحفة الأشراف: ٧٢٠) (صحيح)

۱۷۵۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے، آپ نہ لمبے تھے نہ کوتاہ قد، گندمی رنگ کے سڈول جسم والے تھے، آپ کے بال نہ گھنگھریالے تھے نہ سیدھے، آپ جب چلتے تو پیر اٹھا کر چلتے جیسا کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس سند سے حمید کی روایت سے انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ، براء، ابوہریرہ، ابن عباس، ابوسعید، جابر، وائل بن حجر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1755ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

عَـائِشَةَ ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِـنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ. قَـالَ أَبُـو عِيسَـى: هٰـذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْـهٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ هٰذَا الْحَرْفَ، ((وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ)) وَعَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ثِقَةٌ كَانَ مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ يُوَثِّقُهُ وَيَأْمُرُ بِالْكِتَابَةِ عَنْهُ.

تخريج: د/الترجل ٩ (٤١٨٧)، ق/اللباس ٣٦ (٣٦٣٥)، (تحفة الأشراف: ١٧٠١٩) (حسن صحيح)

۱۷۵۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرتی تھی، آپ کے بال جمہ سے چھوٹے اور وفرہ سے بڑے تھے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) دوسری سندوں سے یہ حدیث عائشہ سے یوں مروی ہے، کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرتی تھی، راویوں نے اس حدیث میں یہ جملہ نہیں بیان کیا ہے، ((وَكَـانَ لَـهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ.)) (۳) عبدالرحمٰن بن ابی زناد ثقہ ہیں، مالک بن انس ان کی توثیق کرتے تھے اور ان کی روایت لکھنے کا حکم دیتے تھے۔

فائدہ ❶ :...... جمہ: ایسے بال جو کندھوں تک لٹکتے ہیں اور ''وفرہ'' کان کی لو تک لٹکنے والے بال کو کہتے ہیں، بال تین طرح کے ہوتے ہیں: جمہ، وفرہ اور لمہ، لمۃ: ایسے بال کو کہتے ہیں جو کان کی لو سے نیچے اور کندھوں سے اوپر ہوتا ہے، (یعنی وفرہ سے بڑے اور جمعہ سے چھوٹے) بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بال جمہ، یعنی کندھوں تک لٹکنے والے تھے، ممکن ہے کبھی ''جمہ'' رکھتے تھے اور کبھی ''لمہ'' نیز کبھی ''وفرہ'' بھی رکھتے تھے۔

22۔بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلاَّ غِبًّا

۲۲۔ باب: ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت کا بیان

1756۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلاَّ غِبًّا.

تخريج: د/الترجل ١ (٤١٥٩)، ن/الزينة ٧ (٥٠٥٨)، (تحفة الأشراف: ٩٦٥٠)، وحم (٤/٨٦) (صحيح)

1756/ م۔ حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۷۵۶۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا، سوائے اس کے کہ ناغہ کر کے کی جائے۔

۱۷۵۶/م اس سند سے بھی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی روایت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

23۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الاكْتِحَالِ

۲۳۔ باب: سرمہ لگانے کا بیان

1757۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اكْتَحِلُوا بِالإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلاثَةً فِي هَذِهِ وَثَلاثَةً فِي هَذِهِ. قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ.

تخريج: ق/الطب ٢٥ (٣٤٩٧)، وانظر أيضا: د/الطب ١٤ (٣٨٧٨)، ن/الزينة ٢٨ (٥١١٦)، (تحفة الأشراف: ٦١٣٧)، وحم (١/٣٥٤)، ويأتي عند المؤلف برقم ٢٠٤٨) (صحيح)

(پہلا ٹکڑا شواہد کی بنا پر صحیح لغیرہ ہے، ورنہ اس کے راوی ''عباد بن منصور'' مدلس ومختلط ہیں)

1757/م۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.))

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۷۵۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اثمد سرمہ لگاؤ اس لیے کہ وہ بینائی کو جلا بخشتا ہے اور پلکوں کا بال اگاتا ہے''، نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ہر رات تین سلائی اس (داہنی آنکھ) میں اور تین سلائی اس (بائیں آنکھ) میں سرمہ لگاتے تھے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عباس کی حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اس لفظ کے ساتھ صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۱۷۵۷/م اس سند سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

یہ حدیث کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے، آپ نے فرمایا: ''تم لوگ اثمد سرمہ لگاؤ، اس لیے کہ وہ بینائی کو جلا بخشتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

24-بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالاحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۴- باب: بدن کو پورے طور پر کپڑے سے لپیٹ لینا اور چوتڑ کے بل کپڑا لپیٹ کر بیٹھنا دونوں منع ہے

1758- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ: الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٧٨٨)، وانظر: حم (٢/٣١٩، ٥٢٩) (صحيح)

۱۷۵۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دوقسم کے لباس سے منع فرمایا: ''ایک صماء اور دوسرا یہ کہ کوئی شخص خود کو کپڑے میں اس طرح لپیٹ لے کہ اس کی شرم گاہ پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ رہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یہ دوسری سندوں سے بھی ابوہریرہ کے واسطے سے مرفوع طریقے سے آئی ہے۔ (۳) اس باب میں علی، ابن عمر، عائشہ، ابوسعید، جابر اور ابوامامہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... اہلِ لغت کے نزدیک صماء یہ ہے کہ آدمی چادر سے جسم کو اس طرح لپیٹ لے کہ بوقت ضرورت ہاتھ بھی نہ نکال سکے، فقہا کے نزدیک صما یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے جسم پر ایک ہی چادر لپیٹے اور اس کا ایک کنارہ اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال لے جس سے اس کی شرم گاہ کھل جائے اور احتبا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے چوتڑ کے بل بیٹھ جائے اور اوپر سے کپڑا اس طرح لپیٹے کہ شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

25-بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

۲۵- باب: بالوں میں جوڑے لگانے کا بیان

1759- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)) قَالَ نَافِعٌ: الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَمُعَاوِيَةَ.

تخريج: خ/اللباس ٨٣ (٥٩٣٧)، و ٨٥ (٥٩٤٠، ٥٩٤٢)، و ٨٧ (٥٩٤٧)، م/اللباس ٣٣ (٢١٢٤)،

د/الترجل ٥ (٤١٦٨)، (٢٧٨٤)، ن/الزينة ٢٣ (٥٠٩٨)، ٧٢ (٥٢٥٣)، ق/النكاح ٥٢ (١٩٨٧) (تحفة الأشراف: ٧٩٣٠)، وحم (٢/٢١) ويأتي في الأدب ٣٣ (برقم ٢٧٨٣) (صحيح)

۱۷۵۹۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بال میں جوڑے لگانے والی، بال میں جوڑے لگوانے والی، گدنا گوندنے والی اور گدنا گوندوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔''

نافع کہتے ہیں: گدنا مسوڑے میں ہوتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ، ابن مسعود، اسما بنت ابی بکر، ابن عباس، معقل بن یسار اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یہ غالب احوال کے تحت ہے ورنہ جسم کے دوسرے حصوں پر بھی گدنا گوندنے کا عمل ہوتا ہے۔

26۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ

۲۶۔ باب: ریشمی زین پر سوار ہونے کی ممانعت

1760۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ. قَالَ: وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ نَحْوَهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

تخريج: خ/النكاح ٧١ (٥١٧٥)، والأشربة ٢٨ (٥٦٣٥)، والمرضى ٤ (٥٦٥٠)، واللباس ٢٨ (٥٨٣٨)، و ٣٦ (٥٨٤٩)، و ٤٥ (٥٨٦٣)، والأدب ١٢٤ (٦٢٢٢)، م/اللباس ٢ (٢٠٦٦)، (تحفة الأشراف: ١٩١٦)، وحم (٤/٢٨٤، ٢٩٩) وكلهم في سياق طويل منه هذا الشق (صحيح)

۱۷۶۰۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ریشمی زین پر سوار ہونے سے منع فرمایا: راوی کہتے ہیں: اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے، شعبہ نے بھی اشعث بن ابی شعثا سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ V

۲۷۔ باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کا بیان

1761۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمٌ حَشْوُهُ لِيفٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ.

تخريج: خ/الرقاق ١٦ (٦٤٥٦)، م/اللباس ٦ (٢٠٨٢)، د/اللباس ٤٥ (٤١٤٦)، ق/الزهد ١١ (٤١٥١)، (تحفة الأشراف: ١٧١٠٧)، وحم (٦/٤٨، ٥٦، ٧٣، ١٠٨، ١٠٧) (صحيح)

١٧٦١۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بچھونے پر سوتے تھے وہ چمڑے کا تھا، اس کے اندر کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں حفصہ اور جابر سے بھی احادیث آئی ہیں۔

28۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُمُصِ

۲۸۔ باب: قمیص کا بیان

1762۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ عَبْدِالْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقَمِيصُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالْمُؤْمِنِ ابْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِالْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

تخريج: د/اللباس ٣ (٤٠٢٥)، ق/اللباس ٨ (٣٥٧٥)، (تحفة الأشراف: ١٨١٦٩) (صحيح)

١٧٦٢۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف عبدالمومن بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں، وہ اسے روایت کرنے میں منفرد ہیں، وہ مروزی ہیں۔ (۳) بعض لوگوں نے اس حدیث کو اس سند سے روایت کی ہے، ''عن أبي تميلة، عن عبدالمؤمن بن خالد عن عبدالله بن بريدة، عن أمه، عن أم سلمة۔''

1763۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقَمِيصُ. قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَصَحُّ وَإِنَّمَا يُذْكَرُ فِيهِ أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّهِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

١٧٦٣۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے سنا: عبداللہ بن بریدہ کی حدیث جو ان کی ماں کے واسطے سے ام سلمہ سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے، ابوتمیلہ اس حدیث میں ''عن أمه'' کا واسطہ ضرور بیان کرتے تھے۔

1764۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عَبْدِالْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيصُ .

تخريج: انظر رقم ١٧٦٢ (صحيح)

۱۷۶۴۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

1765۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

تخريج: د/اللباس ٣ (٤٠٢٧)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٦٥) (ضعيف)

(اس کے راوی شہر بن حوشب حافظے کے بہت کمزور ہیں اس لیے ان سے بہت وہم ہو جاتا تھا)

۱۷۶۵۔ اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بازو کی آستین کلائی (پہنچوں) تک ہوتی تھی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1766۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ .

تخريج: تفرد به المؤلف وأخرجه النسائي في الكبرىٰ)، (تحفة الأشراف: ١٢٣٩٩) (صحيح)

۱۷۶۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قمیص پہنتے تو داہنی طرف سے (پہننا) شروع کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: کئی لوگوں نے یہ حدیث بسند شعبہ عن ابی ہریرہ موقوف روایت کی ہے، شعبہ سے روایت کرنے والے عبدالصمد بن عبدالوارث کے علاوہ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسے مرفوع طریقے سے روایت کیا ہے۔

29۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

۲۹۔ باب: نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا پڑھے؟

1767۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ.

تخريج: د/اللباس ١ (٤٠٢٠)، ن/عمل اليوم والليلة ١١٨ (٣٠٩)، (تحفة الأشراف: ٤٣٢٦)، وحم (٣/٣٠، ٥٠) (صحيح)

1767/ م- حَدَّثَنَا، هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهُ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۷۶۷ج۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے جیسے عمامہ (پگڑی)، قمیص یا چادر، پھر کہتے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ، وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ" (اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے، میں تم سے اس کی خیر اور اس چیز کی خیر کا طلب گار ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور اس کی شر اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے)۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۱۷۶۷/م اس سند سے بھی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

30- بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ وَالْخُفَّيْنِ

۳۰۔ باب: جبہ اور موزہ پہننے کا بیان

1768- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٥١٦) (صحيح)

۱۷۶۸۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1769- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ -هُوَ الشَّيْبَانِيُّ- عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: أَهْدَى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: و قَالَ إِسْرَائِيلُ: عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ ﷺ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو إِسْحَاقَ اسْمُهُ: سُلَيْمَانُ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَيَّاشٍ هُوَ أَخُو أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ۱۱۵۱۶) (صحيح)

۱۷۶۹۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دحیہ کلبی نے رسول اللہ ﷺ کے لیے دو موزے تحفہ بھیجے، چنانچہ آپ نے انھیں پہنا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اسرائیل نے اپنی روایت میں کہا ہے (جسے وہ بطریق عن جابر روایت کرتے ہیں): ایک جبہ بھی بھیجا، آپ نے ان دونوں موزوں کو پہنا یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے، نبی اکرم ﷺ نہیں جانتے تھے کہ وہ مذبوح جانور کی کھال کے ہیں یا غیر مذبوح۔ (۳) ابواسحاق سبیعی کا نام سلیمان ہے۔ (۴) حسن بن عیاش ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

31ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

۳۱۔ باب: دانتوں کو سونے سے باندھنے کا بیان

1770ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ وَأَبُو سَعْدٍ الصَّغَانِيُّ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ، قَالَ: أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكُلاَبِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ، فَأَنْتَنَ عَلَيَّ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.

تخريج: د/الخاتم ۷ (۴۲۳۲)، ن/الزينة ۴۱ (۵۱۶۴)، (تحفة الأشراف: ۹۸۹۵)، وحم (۵/۲۳) (حسن)

1770/ م(1)ـ حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ حُجْرٍ قال: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ وَقَدْ رَوَى سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الأَشْهَبِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ شَدُّوا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَفِي الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لَهُمْ و قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: سَلْمُ بْنُ زَرِينٍ وَهُوَ وَهْمٌ وَزَرِيرٌ أَصَحُّ وَأَبُو سَعْدٍ الصَّغَانِيُّ اسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن)

۱۷۷۰۔ عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایامِ جاہلیت میں کلاب ❶ (ایک لڑائی) کے دن میری ناک کٹ گئی، میں نے چاندی کی ایک ناک لگائی تو اس سے بدبو آنے لگی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی ایک ناک لگانے کا حکم دیا۔ ❷ اس سند سے بھی ابوشہب سے اسی جیسی حدیث روایت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن طرفہ کی روایت سے جانتے ہیں، سلیم بن زریر نے بھی عبدالرحمٰن بن طرفہ سے ابوشہاب کی حدیث جیسی روایت کی ہے۔ (۳) اہلِ علم میں سے کئی ایک سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے دانتوں کو سونے (کے تار) سے باندھا، اس حدیث میں ان کے لیے دلیل موجود ہے۔ (۴) عبدالرحمٰن بن مہدی نے (سلم بن زریر کے بجائے) سلم بن زرین کہا ہے، یہاں ان سے وہم ہوا ہے

اورزریر زیادہ صحیح ہے، راوی ابوسعید صغانی کا نام محمد بن میسر ہے۔

فائدہ ❶ :...... عرب کی مشہور جنگوں میں سے ایک جنگ کا نام ہے۔

فائدہ ❷ :...... اسی سے استدلال کرتے ہوئے علما کہتے ہیں کہ اشد ضرورت کے تحت سونے کی ناک بنانا اور سونے کے تار سے دانت باندھنا صحیح ہے۔

32۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ

۳۲۔ باب: درندے کی کھال استعمال کرنے کی ممانعت کا بیان

1770/ م2۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُاللهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ، أَنْ تُفْتَرَشَ.

تخريج: د/اللباس ٤٣ (٤١٣٢)، ن/الفرع والعتيرة ٧ (٤٢٥٨)، (تحفة الأشراف: ١٢١)، وحم ٥/٧٤، ٧٥ (صحيح)

۱۷۷۰/م۲ اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔ ❶

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث عام ہے، اس لیے درندوں کی کھالیں مدبوغ (پکائی ہوئی) ہوں کا یا غیر مدبوغ (بلا پکائی ہوئی) دونوں کا استعمال ممنوع ہے، یہ حدیث ''کل إهاب دبغ فقد طهر'' کے لیے مخصص ہے۔ یعنی (ہر پکا ہوا چمڑا پاک ہے کا مطلب یہ ہے کہ جو حلال اور مذبوح جانور کا چمڑا ہو، درندوں کا چمڑا پکا ہوا ہو تب بھی اس کا استعمال حرام ہے اس لیے کہ درندے حرام ہیں۔

1770/ م3۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن)

۱۷۷۰/م۳ اس سند سے بھی ابوالملیح سے اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کے چمڑا (کے استعمال) سے منع کیا ہے۔

1770/ م4۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّهُ كَرِهَ جُلُودَ السِّبَاعِ.

قَالَ: وَلاَ نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۷۷۰/م۴ اس سند سے ابوالملیح سے روایت ہے کہ وہ درندوں کی کھالیں مکروہ سمجھتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ہم نہیں جانتے کہ سعید بن ابی عروبہ کے سوا کسی نے سند میں "عن أبي المليح، عن أبيه أسامه بن عمير" کہا ہو۔

1771۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ وَهٰذَا أَصَحُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٩٥٩٨) (صحيح)

۱۷۷۱۔ ابوالملیح سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال (استعمال کرنے) سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ زیادہ صحیح ہے۔ ❶

فائدہ ❶: ......یعنی سند میں ابوالملیح کے بعد "عن أبيه" کے واسطہ والی روایت جو سعید بن ابی عروبہ سے ہے، اس سے شعبہ کی یہ روایت جس میں "عن أبيه" کا ذکر نہیں ہے، زیادہ صحیح ہے، کیوں کہ سعید کی بنسبت شعبہ کا حافظہ زیادہ قوی ہے۔

33۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۳۔ باب: نبی اکرم ﷺ کے جوتے کا بیان

1772۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ لَهُمَا: قِبَالَانِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/اللباس ٤١ (٥٨٥٧)، (وانظر أيضًا: الخمس رقم ٣١٠٧) د/اللباس ٤٤ (٤١٣٤)، ق/اللباس ٢٧ (١٦١٥)، (تحفة الأشراف: ١٣٩٢)، وحم (٣/١٢٢، ٢٠٣، ٢٤٥، ٢٦٩) (صحيح)

۱۷۷۲۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے جوتے کیسے تھے؟ کہا: ان کے دو تسمے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1773۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۷۷۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتے کے دو تسمے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ

حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس وابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

34۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۳۴۔ باب: ایک جوتا پہن کر چلنے کی کراہت کا بیان

1774۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، ح و حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا، مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَايَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ.

تخريج: خ/اللباس ٤٠ (٥٨٥٥)، م/اللباس ١٩ (٢٠٩٧)، د/اللباس ٤٤ (٤١٣٦)، ن/اللباس ٢٩ (١٦١٧)، (تحفة الأشراف: ١٣٨٠٠)، وحم (٢/٢٤٥، ٣١٤) (صحيح) (وانظر أيضا: د/اللباس ١٩ (٢٠٩٨)، ون/الزينة ١١٧ (٥٣٧١)، وط/اللباس٧ (١٤)، وحم (٢/٢٥٣، ٤٢٤، ٤٧٧، ٤٨٠، ٥٢٨)

۱۷۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث آئی ہے۔

35۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

۳۵۔ باب: کھڑے ہو کر جوتے پہننے کی کراہت کا بیان

1775۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمَّارِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَرَوَى عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَصْلاً.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر: ق/اللباس ٢٩ (٣٦١٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٦٣) (صحيح)

(متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کا راوی حارث بن نبہان متروک الحدیث ہے، دیکھئے: سلسلة الصحيحة رقم ٧١٩)

۱۷۷۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر جوتا پہنے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) عبیداللہ بن عمرو رقی نے اس حدیث کو معمر سے، معمر نے قتادہ سے، قتادہ نے انس سے روایت کی ہے، یہ دونوں حدیثیں محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہیں، حارث بن نبہان کا حافظ محدثین

کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ (۳) قتادہ کی انس سے مروی حدیث کی ہم کوئی اصل نہیں جانتے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... کھڑے ہوکر جوتا پہننے میں یہ دقت ہے کہ پہننے والا بسا اوقات گرسکتا ہے، جب کہ بیٹھ کر پہننے میں زیادہ سہولت ہے، اگر کھڑے ہوکر پہننے میں ایسی کوئی پریشانی نہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1776- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ وَلَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٤٠) (صحيح)

(متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث بھی صحیح لغیرہ ہے، ورنہ اس کے راوی سلیمان ضعیف ہیں)

۱۷۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور نہ ہی معمر کی حدیث جسے وہ عمار بن ابی عمار سے اور عمار ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

36- بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۳۶- باب: ایک جوتا پہن کر چلنے کی رخصت کا بیان

1777- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ كُوفِيٌّ، حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ الْكُوفِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٧٥١٦) (منکر) (اس کے راوی لیث بن ابی سلیم متروک الحدیث ہیں، اس حدیث کا عائشہ پر موقوف ہونا ہی صحیح ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں ہے اور مؤلف نے صراحت کی ہے)

۱۷۷۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بسا اوقات نبی اکرم ﷺ ایک جوتا پہن کر چلتے۔

1778- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَهٰذَا أَصَحُّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ مَوْقُوفًا وَهٰذَا أَصَحُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٧٤٨٩) (صحيح)

۱۷۷۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ ❶ (۲) سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے اسی طرح اس حدیث کو

عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطے سے موقوف طریقے سے روایت کیا ہے اور یہ موقوف روایت زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی عبدالرحمٰن بن قاسم کے واسطے سے سفیان بن عیینہ کی یہ موقوف روایت اس سے ماقبل لیث کی مرفوع روایت سے زیادہ صحیح ہے، کیوں کہ لیث کی بنسبت سفیان بن عیینہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اور ان کا حافظہ قوی ہے، جب کہ لیث آخری عمر میں اپنے حافظے کے اعتبار سے کمزور ہیں۔

37۔ بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

۳۷۔ باب: جوتا پہلے کس پاؤں میں پہننا چاہیے

1779۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا، مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/اللباس ٣٩ (٥٨٥٤)، د/اللباس ٤٤ (٤١٣٩)، ق/اللباس ٢٨ (٣٦١٦)، (تحفة الأشراف: ١٣٨١٤)، وط/اللباس ٧ (١٥)، وحم (٢/٢٨٣، ٤٣٠، ٤٧٧) (صحيح)

۱۷۷۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی جوتا پہنے تو داہنے پیر سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے، پہننے میں داہنا پاؤں پہلے اور اتارنے میں پیچھے ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......جوتا پہننا پاؤں کے لیے عزت وتکریم کا باعث ہے، اس لحاظ سے اس تکریم کا مستحق داہنا پاؤں سب سے زیادہ ہے، کیوں کہ دایاں پاؤں بائیں سے بہتر ہے۔

38۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

۳۸۔ باب: کپڑے میں پیوند لگانے کا بیان

1780۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَأَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ثِقَةٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦٣٤٧) (ضعيف جداً)

(سند میں ''صالح بن حسان'' متروک ہے)

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَمَعْنَى قَوْلِهِ: ((وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الأَغْنِيَاءِ)) عَلَى نَحْوِ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَأَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ هُوَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَيُرْوَى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: صَحِبْتُ الأَغْنِيَاءَ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَكْبَرَ هَمًّا مِنِّي أَرَى دَابَّةً خَيْرًا مِنْ دَابَّتِي وَثَوْبًا خَيْرًا مِنْ ثَوْبِي وَصَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ.

تخريج: د/الترجل ١٢ (٤١٩١)، ق/اللباس ٣٦ (٣٦٣١)، (تحفة الأشراف: ١٨٠١١) (صحيح)

۱۷۸۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تم (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے مسافر کے سامان سفر کے برابر حاصل کرنے پر اکتفا کرو، مالداروں کی صحبت سے بچو اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پرانا نہ سمجھ یہاں تک کہ اس میں پیوند لگا لو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: صالح بن حسان منکر حدیث ہیں اور صالح بن ابی حسان جن سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے وہ ثقہ ہیں۔ (۴) نبی اکرم ﷺ کے فرمان "إياك ومجالسة الأغنياء" کا مطلب اسی طرح ہے جیسا کہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس آدمی کو دیکھے جس کو صورت اور رزق میں اس پر فضیلت دی گئی ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھے جس کے اوپر اس کو فضیلت دی گئی ہے، کیوں کہ اس کے لیے مناسب ہے کہ اپنے اوپر کی گئی اللہ کی نعمت کی تحقیر نہ کرے۔ (۴) عون بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں: میں مالداروں کے ساتھ رہا تو اپنے سے زیادہ کسی کو غمزدہ نہیں دیکھا، کیونکہ میں اپنے سے بہتر سواری اور اپنے سے بہتر کپڑا دیکھتا تھا اور جب میں غریبوں کے ساتھ رہا تو میں نے راحت محسوس کی۔

39۔ بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

۳۹۔ باب: نبی اکرم ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے کا بیان

1781۔ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ: مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمَاعًا مِنْ أُمِّ هَانِئٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

1781/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ

الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ ضَفَائِرَ أَبُو نَجِيحٍ اسْمُهُ: يَسَارٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ مَكِّيٌّ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۷۸۱۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ اس حال میں آئے کہ آپ کی چار چوٹیاں تھیں۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: ام ہانی سے مجاہد کا سماع میں نہیں جانتا ہوں۔

۱۷۸۱/م اس سند سے بھی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

فائدہ [1]: ......ممکن ہے گرد و غبار سے بالوں کو محفوظ رکھنے کے لیے آپ نے ایسا کیا ہو، کیوں کہ اس وقت آپ سفر میں تھے۔

40۔ بَابٌ كَيْفَ كَانَ كِمَامُ الصَّحَابَةِ

۴۰۔ باب: صحابہ کرام کی آستینیں کیسی تھیں؟

1782۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، - وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ- قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الأَنْمَارِيَّ يَقُولُ: كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ بَصْرِيٌّ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ وَبُطْحٌ يَعْنِي وَاسِعَةً.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢١٤٤) (ضعيف) (اس کے راوی عبداللہ بن بسر مکی ضعیف ہیں)

۱۷۸۲۔ ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی آستینیں کشادہ تھیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث منکر ہے۔ (۲) عبداللہ بن بسر بصرہ کے رہنے والے ہیں، محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں، یحیٰی بن سعید وغیرہ نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ (۳) بطح چوڑی اور کشادہ چیز کو کہتے ہیں۔

41۔ بَابٌ فِي مَبْلَغِ الإِزَارِ

۴۱۔ باب: تہ بند کہاں تک لٹکے اس کی حد کا بیان

1783۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: ((هٰذَا مَوْضِعُ الإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ .

تخريج: ق/اللباس ٧ (٣٥٧٢)، (تحفة الأشراف : ٣٣٨٣) و حم (٣٨٢/٥، ٣٩٦، ٣٩٨، ٤٠٠، ٤٠١) (صحيح)

۱۷۸۳۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی یا میری پنڈلی کا گوشت پکڑا اور فرمایا: ''یہ تہبند کی جگہ ہے، اگر اس پر راضی نہ ہو تو تھوڑا اور نیچا کرلو، پھر اگر اور نیچا کرنا چاہو تو تہ بند ٹخنوں سے نیچا نہیں کر سکتے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، ثوری اور شعبہ نے بھی اس کو ابو اسحاق سبیعی سے روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی تہ بند باندھنے کی اصل جگہ آدھی پنڈلی تک ہے، اگر اس سے نیچا رکھنا ہے تو ٹخنوں سے کچھ اوپر تک رکھنے کی گنجائش ہے، اس سے نیچا رکھنا منع ہے۔

42۔ بَابُ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

۴۲۔ باب: ٹوپی پر عمامہ (پگڑی) باندھنے کا بیان

1784۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَانَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا نَعْرِفُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَّ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ.

تخريج: د/اللباس ٢٤ (٤٠٧٨)، (تحفة الأشراف : ٣٦١٤) (ضعيف)

(اس کے راوی ابوجعفر بن محمد مجہول ہیں نیز محمد بن علی یزید بن رکانہ اور ان کے پردادا رکانہ یا محمد بن یزید بن رکانہ ان کے دادا کے درمیان انقطاع ہے، اس بابت سخت اختلاف ہے دیکھئے: تہذیب الکمال)

۱۷۸۴۔ محمد بن رکانہ سے روایت ہے کہ رکانہ نے نبی اکرم ﷺ سے کشتی لڑی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پچھاڑ دیا، رکانہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: ''ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنے کا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اس کی سند قائم (صحیح) نہیں ہے۔ (۳) ہم ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو نہیں جانتے ہیں۔

43۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَاتَمِ الْحَدِيدِ

۴۳۔ باب: لوہے کی انگوٹھی کے استعمال کا بیان

1785۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَأَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ

حَدِيدٍ، فَقَالَ: ((مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ؟))، ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ: ((مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الأَصْنَامِ؟))، ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: ((مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالاً)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنَى أَبَا طَيْبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ.

تخريج: د/الخاتم ٤ (٤٢٢٣)، ن/الزينة ٤٦ (٥١٩٨)، (تحفة الأشراف: ١٩٨٢)، وحم (٥/٣٥٩)

(ضعیف) (اس کے راوی عبداللہ بن مسلم ابوطیبہ حافظہ کے کمزور ہیں، انھیں اکثر وہم ہو جایا کرتا تھا)

۱۷۸۵۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا، آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہو؟ پھر وہ آپ کے پاس پیتل کی انگوٹھی پہن کر آیا، آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے کہ تم سے بتوں کی بدبو آ رہی ہے؟'' پھر وہ آپ کے پاس سونے کی انگوٹھی پہن کر آیا، تو آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جنتیوں کا زیور پہنے ہو؟'' اس نے پوچھا: ''میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟'' آپ نے فرمایا: ''چاندی کی اور (وزن میں) ایک مثقال سے کم رکھو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ (۳) عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور وہ عبداللہ بن مسلم مروزی ہیں۔

44۔ بَاب كَرَاهِيَةِ التَّخَتُّمِ فِي أُصْبُعَيْنِ

۴۴۔ باب: دو انگلی میں انگوٹھی پہننے کی کراہت کا بیان

1786۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَأَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَابْنُ أَبِي مُوسَى هُوَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى وَاسْمُهُ: عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ.

تخريج: م/اللباس ١٦ (٢٠٨٧)، والذكر ١٨ (٢٧٢٥)، د/الخاتم ٤ (٤٢٢٥)، ن/الزينة ٥٢ (٥٢١٣)، ٧٩ (٥٢٨٨)، و ١٢١ (٥٣٧٨)، ق/اللباس ٤٣ (٣٦٤٨)، (تحفة الأشراف: ١٠٣١٨)، وحم (١/٨٨، ١٣٤، ١٣٨) (صحیح) ہذہ أو ہذہ کے لفظ سے صحیح ہے اور دونوں سیاق کا معنی ایک ہی ہے)

۱۷۸۶۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک ریشمی کپڑا) سرخ (رنگ کا ریشمی) زین پوش اور اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور انھوں نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

45ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَحَبِّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۵۔ باب: رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ کپڑوں کا بیان

1787ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: خ/اللباس ١٨ (٥٨١٢)، م/اللباس ٥ (٢٠٧٩)، ن/الزينة ٩٤ (٥٣١٧)، والمؤلف في الشمائل ٨ (تحفة الأشراف: ١٣٥٣)، وحم (٣/١٣٤، ١٨٤، ٢٥١، ٢٩١) (صحيح)

۱۷۸۷۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ کپڑا جسے آپ پہنتے تھے وہ دھاری دار یمنی چادر تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

❀❀❀❀

23- كِتَابُ الأَطْعِمَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ
کھانے کے احکام ومسائل

1- بَابُ مَا جَاءَ عَلامَ كَانَ يَأْكُلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ
۱- باب: رسول اللہ ﷺ کس چیز پر کھاتے تھے؟

1788- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى خُوَانٍ وَلاَ فِي سُكُرُّجَةٍ وَلاَ خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: فَعَلاَمَ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى هَذِهِ السُّفَرِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيُونُسُ هَذَا هُوَ يُونُسُ الإِسْكَافُ، وَقَدْ رَوَى عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: خ/الأطعمة ٨ (٥٣٨٦)، ٢٣ (٥٤١٥)، والرقاق ١٦ (٦٤٥٠)، ق/الأطعمة ٢٠ (٣٢٩٢)، والمؤلف في الزهد ٣٨ (٢٣٦٣)، والشمائل ٢٥ (تحفة الأشراف: ١٤٤٤)، وحم (٣/١٣٠) (صحيح)

۱۷۸۸- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کبھی خوان (میز وغیرہ) پرنہیں کھایا، نہ چھوٹی طشتریوں اور پیالیوں میں کھایا اور نہ آپ کے لیے کبھی پتلی روٹی پکائی گئی۔

یونس کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے پوچھا: پھر کس چیز پر کھاتے تھے؟ کہا: انہی دسترخوانوں پر۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) محمد بن بشار کہتے ہیں: یہ یونس، یونس اسکاف ہیں۔ (۳) عبدالوارث بن سعید نے بسند سعید بن ابی عروبہ عن قتادہ عن انس عن النبی ﷺ اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الأَرْنَبِ
۲- باب: خرگوش کھانے کا بیان

1889- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ خَلْفَهَا فَأَدْرَكْتُهَا

فَأَخَذْتُهَا ، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ ، فَبَعَثَ مَعِي بِفَخِذِهَا أَوْ بِوَرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَأَكَلَهُ ، قَالَ: قُلْتُ: أَكَلَهُ؟ قَالَ: قَبِلَهُ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ ، وَيُقَالُ: مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِيٍّ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لا يَرَوْنَ بِأَكْلِ الأَرْنَبِ بَأْسًا ، وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الأَرْنَبِ ، وَقَالُوا: إِنَّهَا تَدْمَى .

تخريج: خ/الهبة ٥ (٢٥٧٢)، والصيد ١٠ (٥٤٨٩)، و ٣٢ (٥٥٣٥)، م/الصيد ٩ (١٩٥٣)، د/الأطعمة ٢٧ (٣٧٩١)، ن/الصيد ٢٥ (٤٣١٧)، ق/الصيد ١٧ (٣٢٤٣)، (تحفة الأشراف: ١٦٢٩)، وحم (١١٨/٣، ١٧١)، د/الصيد ٧ (٢٠٥٦) (صحيح)

۱۷۸۹۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے مقام مرالظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا، صحابہ کرام اس کے پیچھے دوڑے، میں نے اسے پالیا اور پکڑ لیا، پھر اسے ابوطلحہ کے پاس لایا، انھوں نے اس کو پتھر سے ذبح کیا اور مجھے اس کی ران دے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا، چنانچہ آپ نے اسے کھایا۔ راوی ہشام بن زید کہتے ہیں: میں نے (راوی حدیث اپنے دادا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: کیا آپ نے اسے کھایا؟ کہا: آپ ﷺ نے اسے قبول کیا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر، عمار، محمد بن صفوان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) اکثر اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے، وہ خرگوش کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے ہیں۔ (۴) جب کہ بعض اہلِ علم خرگوش کھانے کو مکروہ سمجھتے ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں: اسے (یعنی مادہ خرگوش کو) حیض کا خون آتا ہے۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرگوش حلال ہے، اگر حلال نہ ہوتا تو آپ اسے قبول نہ فرماتے۔

3ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

۳۔ باب: ضب (گوہ) کھانے کا بیان

1790ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ ، فَقَالَ: ((لا آكُلُهُ وَلا أُحَرِّمُهُ)) . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَكْلِ الضَّبِّ ، فَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ ، وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: أُكِلَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِنَّمَا تَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَقَذُّرًا .

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٧٢٤٠) (صحيح)

۱۷۹۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ضب (گوہ) کھانے کے بارے میں پوچھا گیا؟

تو آپ نے فرمایا: "میں نہ تو اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمر، ابوسعید خدری، ابن عباس، ثابت بن ودیعہ، جابر اور عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) ضب کھانے کے سلسلے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، بعض اہلِ علم صحابہ نے رخصت دی ہے۔ (۴) اور بعض نے اسے مکروہ سمجھا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر ضب کھایا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طبعی کراہیت کی بنا پر اسے چھوڑ دیا۔

فائدہ ❶: ......معلوم ہوا کہ ضب کھانا حلال ہے، بعض روایات میں ہے کہ آپ نے اسے کھانے سے منع فرمایا ہے، لیکن یہ ممانعت حرمت کی نہیں بلکہ کراہت کی ہے، کیوں کہ صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اسے کھاؤ یہ حلال ہے، لیکن یہ میرا کھانا نہیں ہے، ضب کا ترجمہ گوہ سانڈا اور سوسمار سے کیا جاتا ہے، واضح رہے کہ اگر ان میں سے کوئی قسم گرگٹ کی نسل سے ہے تو وہ حرام ہے۔ زہریلا جانور کچلی دانت والا پنجہ سے شکار کرنے اور اسے پکڑ کر کھانے والے سبھی جانور حرام ہیں۔ ایسے ہی وہ جانور جن کی نجاست وخباثت معروف ہے، لفظ ضب پر تفصیلی بحث کے لیے سنن ابن ماجہ میں انہی ابواب کا مطالعہ کریں۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ
۴۔ باب: لکڑ بگھا کھانے کا بیان

1791۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: الضَّبُعُ صَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَقَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا، وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الضَّبُعِ بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ، وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الضَّبُعِ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ: وَرَوَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ، وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ، وَابْنُ أَبِي عَمَّارٍ هُوَ عَبْدُالرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ الْمَكِّيُّ.

تخريج: د/الأطعمة ٣٢ (٣٨٠١)، ن/الحج ٨٩ (٢٨٣٩)، والصيد ٢٧ (٤٣٢٨)، ق/المناسك ٩٠ (٣٠٨٥)، والصيد ١٥ (٣٢٣٦)، (تحفة الأشراف: ٢٣٨١)، وحم (٣/٢٩٧، ٣١٨، ٣٢٢)، د/المناسك ٩٠ (١٩٨٤) (صحيح)

۱۷۹۱۔ ابن ابی عمار کہتے ہیں: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا لکڑ بگھا بھی شکار ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے پوچھا:

اسے کھا سکتا ہوں؟ کہا: ہاں، میں نے پوچھا: کیا یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے؟ کہا: ہاں۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یحیٰ قطان کہتے ہیں: جریر بن حازم نے یہ حدیث اس سند سے روایت کی ہے: عبد اللہ بن عبید بن عمیر نے ابن ابی عمار سے، ابن ابی عمار نے جابر سے، جابر نے عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے روایت کی ہے، ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ (۳) بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے، وہ لوگ لکڑ بگھا کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ (۴) نبی اکرم ﷺ سے لکڑ بگھا کھانے کی کراہت کے سلسلے میں ایک حدیث آئی ہے، لیکن اس کی سند قوی نہیں ہے۔ (۵) بعض اہل علم نے بجو کھانے کو مکروہ سمجھا ہے، ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔

1792۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ: ((أَوَ يَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ؟)) وَسَأَلْتُهُ عَنِ الذِّئْبِ فَقَالَ: ((أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ لَانَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ وَعَبْدِالْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ قَيْسِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، وَعَبْدُالْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ.

تخریج: ق/الصید ۱۴ (۳۲۳۵)، و ۱۵ (۳۲۳۷) (ضعیف)
(سند میں اسماعیل بن مسلم مکی اور عبدالکریم بن ابی المخارق دونوں ضعیف راوی ہیں)

۱۷۹۲۔ خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لکڑ بگھا کھانے کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''بھلا کوئی لکڑ بگھا کھاتا ہے؟ میں نے آپ سے بھیڑیے کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''بھلا کوئی نیک آدمی بھیڑیا کھاتا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے ہم اسے عبدالکریم ابی امیہ کے واسطے سے صرف اسماعیل بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) بعض محدثین نے اسماعیل اور عبدالکریم ابی امیہ کے بارے میں کلام کیا ہے، (حدیث کی سند میں مذکور) یہ عبدالکریم، عبدالکریم بن قیس بن ابی المخارق ہیں۔ (۳) اور عبدالکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

۵۔ باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان

1793۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهٰكَذَا

رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ، وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ، قَالَ: و سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

تخريج: خ/المغازي ٣٨ (٣٢١٩)، والصيد ٢٧ (٥٥٢٠)، و٢٨ (٥٥٢٤)، م/الصيد ٦ (١٩٤١)، د/الأطعمة ٢٦ (٣٧٨٨)، ن/الصيد ٢٩ (٤٣٣٢)، وانظر: ق/النكاح ٤٤ (١٩٦١)، والذبائح ١٢ (٣١٩١)، (تحفة الأشراف: ٢٥٣٩)، وحم (٣/٣٢٢، ٣٢٥٦، ٣٦١، ٣٦٢، ٣٨٥)، د/الأضاحي ٢٢ (٢٠٣٦) (صحيح)

۱۷۹۳۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسی طرح کئی لوگوں نے عمرو بن دینار کے واسطے سے جابر سے روایت کی ہے۔ (۳) حماد بن زید نے اسے بسند عمرو بن دینار عن محمد بن علی عن جابر روایت کیا ہے، ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ (۴) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: سفیان بن عیینہ حماد بن زید سے حفظ میں زیادہ قوی ہیں۔ (۵) اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶:......معلوم ہوا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے، سلف وخلف میں سے کچھ لوگوں کو چھوڑ کر علما کی اکثریت اس کی حلت کی قائل ہے، جو اسے حرام سمجھتے ہیں، یہ حدیث اور اسی موضوع کی دوسری احادیث ان کے خلاف ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گدھے کا گوشت حرام ہے، اس کی حرمت کی وجہ جیسا کہ بخاری میں ہے یہ ہے کہ یہ ناپاک اور پلید حیوان ہے۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

۶۔ باب: پالتو گدھے کے گوشت کا بیان

1794۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ٢٦٣٩) (صحيح)

1794/ م۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ وَالْحَسَنِ هُمَا ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يُكْنَى أَبَا هَاشِمٍ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ

أَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وقَالَ غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۷۹۴۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے نکاح متعہ کرنے سے [1] اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بسند سفیان عن الزهري عن عبدالله و حسن نے اسی جیسی حدیث بیان کی، عبداللہ وحسن دونوں محمد بن حنیفہ کے بیٹے ہیں اور عبداللہ بن محمد الحنفیہ کی کنیت ابوہاشم ہے، زہری کہتے ہیں: ان دونوں میں زیادہ پسندیدہ حسن بن محمد بن حنفیہ ہیں، پھر انھوں، ابن عیینہ سے روایت کرنے والے سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ دوسرے لوگوں نے کہا ہے: ان دونوں میں زیادہ پسندیدہ عبداللہ بن محمد بن حنفیہ ہیں۔

فائدہ [1]:......ایک خاص وقت تک کے لیے کسی عورت سے نکاح کرنا، پھر مدت پوری ہوجانے پر دونوں کا جدا ہوجانا اسے متعہ کہتے ہیں۔

1795۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الإِنْسِيَّ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَنَسٍ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيثَ، وَإِنَّمَا ذَكَرُوا حَرْفًا وَاحِدًا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٠٢٦) (حسن صحيح)

۱۷۹۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن ہر کچلی دانت والے درندہ جانور، مجثمہ [1] اور پالتو گدھے کو حرام قرار دیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) عبدالعزیز بن محمد اور دوسرے لوگوں نے بھی اسے محمد بن عمرو سے روایت کیا ہے اوران لوگوں نے صرف ایک جملہ بیان کیا ہے "نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔" (یعنی صرف کچلی والے درندوں کا ذکر کیا، مجثمہ اور پالتو گدھے کا ذکر نہیں کیا)۔ (۳) اس باب میں علی، جابر، براء، ابن ابی اوفی، انس، عرباض بن ساریہ، ابوثعلبہ، ابن عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......وہ پرندہ یا خرگوش جس کو باندھ کر نشانہ لگایا جائے، یہاں تک کہ مرجائے۔

7-بَابُ مَا جَاءَ فِي الأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ

۷۔ باب: کفار ومشرکین کے برتنوں میں کھانے کا بیان

1796ــ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ، فَقَالَ: ((أَنْقُوهَا غَسْلاً وَاطْبُخُوا فِيهَا)) وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ، وَرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ: جُرْثُومٌ وَيُقَالُ: جُرْهُمٌ وَيُقَالُ نَاشِبٌ، وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٦٤ و ١٥٦٠ (صحيح)

۱۷۹۶۔ ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوس کی ہانڈیوں (برتنوں) کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''انھیں دھوکر صاف کرواوران میں کھانا پکاؤ اور آپ نے ہر کچلی دانت والے درندے جانور سے منع فرمایا''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابوثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے، ان سے یہ حدیث دوسری سند سے بھی آئی ہے۔ (۲) ابوثعلبہ کا نام جرثوم ہے، انھیں جرہم اور ناشب بھی کہا گیا ہے۔ (۳) یہ حدیث ''عن أبي قلابة عن أبي أسماء الرحبي عن أبي ثعلبة'' کی سند سے بھی بیان کی گئی ہے۔

1797ــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي آنِيَتِهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ)) ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ، قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ، فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ، فَذُكِّيَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٦٤ و ١٥٦٠ (صحيح)

۱۷۹۷۔ ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے سوال کیا: اللہ کے رسول! ہم لوگ اہل کتاب کی سرزمین میں رہتے ہیں، کیا ہم ان کی ہانڈیوں میں کھانا پکائیں اور ان کے برتنوں میں پانی پئیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھیں اس کے علاوہ کوئی برتن نہ مل سکے تو اسے پانی سے دھولو، پھر انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم شکار والی

سرزمین میں رہتے ہیں کیسے کریں؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا روانہ کرو اور اس پر ''بسم اللہ'' پڑھ لو پھر وہ شکار مار ڈالے تو اسے کھاؤ اور اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کر دیا جائے تو اسے کھاؤ اور جب تم تیر مارو اور اس پر ''بسم اللّٰه'' پڑھ لو پھر اس سے شکار ہو جائے تو اسے کھاؤ۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

8-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ

۸۔ باب: گھی میں مری ہوی چوہیا کا بیان

1798- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ، وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَصَحُّ، وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَهُوَ حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، قَالَ: و سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْهُ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ، هٰذَا خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ مَعْمَرٌ، قَالَ: وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ.

تخريج: خ/الوضوء ٦٧ (٢٣٥)، والذبائح ٣٤ (٥٥٣٨)، د/الأطعمة ٤٨ (٣٨٤١)، ن/الفرع والعتيرة ١٠ (٤٢٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٦٥)، وط/الاستئذان ٧ (٢٠)، وحم (٦/٣٢٩، ٣٣٠، ٣٣٥) ود/الطهارة ٥٩ (٧٦٥)، والأطعمة ٤١ (٢١٢٨، ٢١٢٩، ٢١٣٠، ٢١٣١) (صحيح)

۱۷۹۸۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی، رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اور جو کچھ چکنائی اس کے اردگرد ہے اسے پھینک دو [1] اور (بچا ہوا) گھی کھالو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث اس سند سے بھی آئی ہے ''عن الزهری عن عبيدالله عن ابن عباس أن النبی ﷺ''، راویوں نے اس میں ''عن میمونة'' کا واسطہ نہیں بیان کیا ہے۔ (۳) میمونہ کے واسطے سے ابن عباس کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ (۴) معمر نے بطریق: ''الزهری، عن ابن أبی هريرة، عن النبي ﷺ'' جیسی حدیث روایت کی ہے، یہ حدیث (سند) غیر محفوظ ہے، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ معمر کی حدیث جسے وہ ''عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جب گھی جما ہوا

ہوتو چوہیا اور اس کے اردگرد کا گھی پھینک دو اور اگر پگھلا ہوا ہو تو اس کے قریب نہ جاؤ۔'' یہ خطا ہے، اس میں معمر سے خطا ہوئی ہے، صحیح زہری ہی کی حدیث ہے جو "عن عبیداللہ عن ابن عباس عن میمونة" کی سند سے آئی ہے ❷

(۵) اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶:......لیکن شرط یہ ہے کہ وہ جمی ہوئی چیز ہو اور اگر سیال ہے تو پھر پورے کو پھینک دیا جائے گا۔

فائدہ ❷:......معمر کی مذکورہ روایت مصنف عبدالرزاق کی ہے، معمر ہی کی ایک روایت نسائی میں (رقم: ۴۲۶۵) میمونہ سے بھی ہے جس میں ''سیال اور غیر سیال'' کا فرق ابو ہریرہ ہی کی روایت کی طرح ہے، سند اور علم حدیث کے قواعد کے لحاظ سے اگر چہ یہ دونوں روایات متکلم فیہ ہیں، لیکن ایک مجمل روایت ہی میں نسائی کا لفظ ہے "سمن جامد" (جما ہوا گھی) اور یہ سند صحیح ہے، بہر حال اگر صحیحین کی مجمل روایت ہی کو لیا جائے تو بھی ''اردگرد'' اسی گھی کا ہوسکتا ہے جو جامد ہو، سیال میں ''اردگرد'' ہو ہی نہیں سکتا، کیوں کہ چوہیا اس میں گھومتی رہے گی۔

9- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

۹- باب: بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت کا بیان

1799ــ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهٰكَذَا رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

تخريج: م/الأشربة ١٣ (٢٠٢٠) د/الأطعمة ٢٠ (٣٧٧٦)، (تحفة الأشراف: ٨٥٧٩)، وط/صفة النبي ٤ (٦)، وحم (٢/١٠٦)، د/الأطعمة ٩ (٢٠٧٣) (صحيح)

۱۷۹۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے پیے، اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسی طرح مالک اور ابن عیینہ نے بسند زہری عن ابی بکر بن عبیداللہ عن ابن عمر روایت کی ہے، معمر اور عقیل نے اسے زہری سے، بسند سالم بن عبداللہ عن ابن عمر روایت کی ہے، مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ (۳) اس باب میں جابر، عمر بن ابی سلمہ، سلمہ بن الاکوع، انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم

سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا ضروری ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے، البتہ کسی عذر کی صورت میں بائیں کا استعمال کھانے پینے کے لیے جائز ہے۔

1800ــ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)).

تخريج: انظر ما قبله (لم يذكره المزي) (صحيح)

۱۸۰۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے، اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

10۔بَابُ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

۱۰۔ باب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کا بیان

1801ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمُخْتَلِفِ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

تخريج: م/الأشربة ١٨ (٢٠٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٢٧٢٧)، وحم (٢/٣٤٠، ٤١٥) (صحيح)

۱۸۰۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس انگلی میں برکت ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: عبدالعزیز کی یہ حدیث، مختلف کے قبیل سے ہے اور صرف ان کی روایت سے ہی جانی جاتی ہے۔ (۳) اس باب میں جابر، کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں، ہم اسے اس سند سے صرف سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی یہ کوئی نہیں جانتا ہے کہ برکت اس میں تھی جسے وہ کھا چکا یا اس میں ہے جو اس کی انگلیوں میں لگا ہوا ہے، یا اس میں ہے جو کھانے کے برتن میں باقی رہ گیا ہے، اس لیے کھاتے وقت کھانے والے کو ان سب کا خیال رکھنا ہے، تا کہ اس برکت سے جو کھانے میں اللہ نے رکھی ہے محروم نہ رہے۔

11-بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

۱۱۔ باب: گرے ہوئے لقمے کا بیان

1802- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

تخريج: م/الأشربة ١٨ (٢٠٣٣)، ق/الأطعمة ١٣ (٣٢٧٩)، (تحفة الأشراف: ٢٧٨)، وحم (٣/٣٠١، ٢٣١، ٣٣١)، ٣٣٧، ٣٦٦، ٣٩٤) (صحيح)

۱۸۰۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور نوالہ گر جائے تو اس میں سے جو ناپسند سمجھے اسے ہٹا دے، (1) اسے پھر کھا لے، اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

فائدہ (1): ...... یعنی گرے ہوئے نوالے پر جو گرد وغبار جم گیا ہے، اسے ہٹا کر اللہ کی اس نعمت کی قدر کرے، اسے کھا لے، شیطان کے لیے نہ چھوڑے، کیونکہ چھوڑنے سے اس نعمت کی ناقدری ہوگی، لیکن اس کا بھی لحاظ رہے کہ وہ نوالہ ایسی جگہ نہ گرا ہو جو ناپاک اور گندی ہو، اگر ایسی بات ہے تو بہتر ہوگا کہ اسے صاف کر کے کسی جانور کو کھلا دے۔

1803- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، وَقَالَ: ((إِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ، وَقَالَ: ((إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الأشربة ١٨ (٢٠٣٤)، د/الأطعمة ٥٠ (٣٨٤٥)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٣)، وحم (٣/١١٧، ٢٩٠)، د/ ١ الأطعمة ٨ (٢٠٧١) (صحيح)

۱۸۰۳- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے تھے، (1) آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے تو اس سے گرد وغبار دور کرے اور اسے کھا لے، اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے''، آپ نے ہمیں پلیٹ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تم لوگ نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کس حصے میں برکت رکھی ہوئی ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

فائدہ (1): ...... نبی اکرم ﷺ نے کھانے کے لیے جن تین انگلیوں کا استعمال کیا وہ یہ ہیں: انگوٹھا، شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔

1804۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ، وَقَدْ رَوَى يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ.

تخريج: ق/الأطعمة ١٠ (٣٢٧١)، (تحفة الأشراف: ١١٥٨٨)، (تحفة الأشراف: ١١٥٨٨) (ضعيف)

(سند میں معلیٰ بن راشد اور ام عاصم دونوں لین الحدیث، یعنی ضعیف راوی ہیں)

۱۸۰۴۔ ام عاصم کہتی ہیں: ہمارے پاس نبیشہ الخیر آئے، ہم لوگ ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے، تو انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پیالے میں کھائے پھر اسے چاٹے تو پیالہ اس کے لیے استغفار کرتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف معلیٰ بن راشد کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) یزید بن ہارون اور کئی ائمہ حدیث نے بھی یہ حدیث معلیٰ بن راشد سے روایت کی ہے۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الأَكْلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ

۱۲۔ باب: بیچ سے کھانے کی کراہت کا بیان

1805۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، إِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: د/الأطعمة ١٨ (٣٧٧٢)، ق/الأطعمة ١٢ (٣٢٧٧)، (تحفة الأشراف: ٥٥٦٦)، د/الأطعمة ١٦ (٢٠٩٠) (صحيح)

۱۸۰۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''برکت کھانے کے بیچ میں نازل ہوتی ہے، اس لیے تم لوگ اس کے کناروں سے کھاؤ، بیچ سے مت کھاؤ۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اور صرف عطاء بن سائب کی روایت سے معروف ہے، اسے شعبہ اور ثوری نے بھی عطاء بن سائب سے روایت کیا ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1]: ...... اس میں کھانے کا ادب و طریقہ بتایا گیا ہے کہ درمیان سے مت کھاؤ، بلکہ اپنے سامنے اور کنارے سے کھاؤ، کیوں کہ برکت کھانے کے بیچ میں نازل ہوتی ہے اور اس برکت سے تا کہ سبھی فائدہ اٹھائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایسا کرنے سے جو حصہ کھانے کا بچ جائے گا وہ صاف ستھرا رہے گا اور دوسروں کے کام آ جائے گا، اس لیے

اس کا خیال رکھا جائے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ

۱۳۔ باب: لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کا بیان

1806۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ: الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسْجِدِنَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ.

تخريج: خ/الأذان ١٦٠ (٨٥٤)، والأطعمة ٤٩ (٥٤٥٢)، والاعتصام ٢٤ (٧٣٥٩)، م/المساجد ١٧ (٥٦٤)، د/الأطعمة ٤١ (٣٨٢٢)، ن/المساجد ١٦ (٧٠٨)، (تحفة الأشراف: ٢٤٤٧)، وحم (٣/٣٧٤، ٣٨٧) (صحيح)

۱۸۰۶۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ان میں سے لہسن کھائے، یا لہسن، پیاز اور گندنا ❶ کھائے وہ ہماری مسجدوں میں ہمارے قریب نہ آئے۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمر، ابوایوب، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن سمرہ، قرہ بن ایاس مزنی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... بدبودار سبزیاں یا ایسی چیزیں جن میں بدبو ہوتی ہے۔

فائدہ ❷: ...... بعض احادیث میں "فلا يقربن المساجد" ہے، اس حدیث کا مفہوم یہی ہے کہ لہسن، پیاز اور اسی طرح کی بدبودار چیزیں کھا کر مسجدوں میں نہ آیا جائے، کیوں کہ فرشتے اس سے اذیت محسوس کرتے ہیں۔ دیگر بدبودار کھانے اور بیڑی سگریٹ وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔

1807۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ، يَقُولُ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَيُّوبَ، وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فِيهِ ثُومٌ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٨٠٧) (صحيح)

۱۸۰۷۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ (ہجرت کے بعد) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرے، آپ

جب بھی کھانا کھاتے تو اس کا کچھ حصہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجتے، آپ نے ایک دن (پورا) کھانا (واپس) بھیجا، اس میں سے نبی اکرم ﷺ نے کچھ نہیں کھایا، جب ابوایوب نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس میں لہسن ہے؟''، انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا وہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

14- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا

۱۴- باب: پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت کا بیان

1808- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ وَالِدُ وَكِيعٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلاَّ مَطْبُوخًا.

تخريج: د/الأطعمة ٤١ (٣٨٢٨)، (تحفة الأشراف: ١٠١٢٧) (صحيح)

(سند میں ابواسحاق سبیعی مختلط اور مدلس راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، الارواء: ۲۵۱۲)

۱۸۰۸- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لہسن کھانے سے منع کیا گیا ہے سوائے اس کے کہ وہ پکا ہوا ہو۔ ❶

فائدہ ❶:...... پکنے سے اس میں پائی جانے والی بو ختم ہو جاتی ہے، اس لیے اسے کھا کر مسجد جانے میں کوئی حرج نہیں۔

1809- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لاَ يَصْلُحُ أَكْلُ الثُّومِ إِلاَّ مَطْبُوخًا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِيِّ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ قَوْلُهُ، وَرُوِيَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً، قَالَ: مُحَمَّدٌ الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ صَدُوقٌ وَالْجَرَّاحُ بْنُ الضَّحَّاكِ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ.

تخريج: (تحفة الأشراف: ١٠١٢٧) (ضعيف)

(سند میں ابواسحاق سبیعی مدلس اور مختلط راوی ہیں)

۱۸۰۹- شریک بن حنبل سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ لہسن کھانا مکروہ سمجھتے تھے، سوائے اس کے کہ وہ پکا ہوا ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں ہے، یہ علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ (۲) شریک بن حنبل کے واسطے سے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے مرسل طریقے سے بھی آئی ہے۔ (۳) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: راوی جراح بن ملیح صدوق ہیں اور جراح بن ضحاک مقارب الحدیث ہیں۔

1810- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ

أَبِيهِ، أَنَّ أُمَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِمْ، فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْبُقُولِ، فَكَرِهَ أَكْلَهُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَأُمُّ أَيُّوبَ هِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ.

تخريج: ق/الأطعمة ٥٩ (٣٣٦٤)، (تحفة الأشراف: ١٨٣٠٤) (حسن)

۱۸۱۰۔ ام ایوب انصاری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ (ہجرت کے بعد) ان کے گھر ٹھہرے، ان لوگوں نے آپ کے لیے پر تکلف کھانا تیار کیا جس میں کچھ ان سبزیوں (گندنا وغیرہ) میں سے تھی، چنانچہ آپ نے اسے کھانا ناپسند کیا اور صحابہ سے فرمایا: ''تم لوگ اسے کھاؤ، اس لیے کہ میں تمھاری طرح نہیں ہوں، میں ڈرتا ہوں کہ میں اپنے رفیق (جبریل) کو تکلیف پہنچاؤں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ام ایوب ابوایوب انصاری کی بیوی ہیں۔

1811۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: اَلثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ. وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ: خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَسَمِعَ مِنْهُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ: رُفَيْعٌ هُوَ الرِّيَاحِيُّ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: كَانَ أَبُو خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ١٨٦٤٦) (ضعيف الإسناد)

(سند میں محمد بن حمید رازی ضعیف راوی ہیں)

۱۸۱۱۔ ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ لہسن حلال رزق ہے۔

ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے، وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں، انھوں نے انس بن مالک سے ملاقات کی ہے اور ان سے حدیث سنی ہے، ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور یہ رُفیع ریاحی ہیں، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ابوخلدہ ایک نیک مسلمان تھے۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْمِيرِ الإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۵۔ باب: سوتے وقت برتن ڈھانپنے اور چراغ اور آگ کے بجھانے کا بیان

1812۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَأَكْفِئُوا الإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ آنِيَةً وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ.

تخريج: خ/بدء الخلق ٦ (٢٢٣١٦)، والأشربة ٢٢ (٥٦٢٣، ٥٦٢٤)، والاستئذان ٤٩ (٦٢٩٥)، م/الأشربة ١٢ (٢٠١٢)، د/الأشربة ٢٢ (٣٧٣١—٣٧٣٤)، ق/الأشربة ١٦ (٣٤١٠)، والأدب ٤٦ (٣٧٧١)، (تحفة الأشراف: ٢٩٣٤)، وحم (٣/٣٥٥)، ويأتي برقم ٢٨٥٧ (صحيح)

۱۸۱۲۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "(سوتے وقت) دروازہ بند کرلو، مشکیزہ کا منہ باندھ دو، برتنوں کو اوندھا کردو یا انھیں ڈھانپ دو اور چراغ بجھا دو، اس لیے کہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھولتا ہے اور نہ کسی بندھن اور برتن کو کھولتا ہے، (اور چراغ اس لیے بجھا دو کہ) چوہا لوگوں کا گھر جلا دیتا ہے۔"[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) جابر سے دوسری سندوں سے بھی آئی ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عمر، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]:...... اس حدیث سے بہت سے فائدے حاصل ہوئے: (۱) بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کرنے سے بندہ جن اور شیاطین سے محفوظ ہوتا ہے، (۲) اور چوروں سے بھی گھر محفوظ ہو جاتا ہے، (۳) برتن کا منہ باندھنے اور ڈھانپ دینے سے اس میں موجود چیز کی زہریلے جانوروں کے اثرات، نیز وبائی بیماریوں اور گندگی وغیرہ سے حفاظت ہوجاتی ہے، (۴) چراغ اور آگ کے بجھانے سے گھر آگ کے خطرات سے محفوظ ہوتا ہے۔

1813— حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الاستئذان ٤٩ (٦٢٤٣)، م/الأشربة ١٢ (٢٠١٥)، د/الأدب ١٧٣ (٥٢٤٦)، ق/الأدب ٤٦ (٣٧٦٩)، (تحفة الأشراف: ٦٨١٤) (صحيح)

۱۸۱۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سوتے وقت اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑو۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

16-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

۱۶۔ باب: دو دو کھجور ایک لقمے میں کھانے کی کراہت کا بیان

1814— حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَعُبَيْدُاللهِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُحَيْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ.

قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الشركة ٤ (٢٤٩٠)، م/الأشربة ٢٥ (٢٠٤٥)، د/الأطعمة ٤٤ (٣٨٣٤)، ق/الأطعمة ٤١

(٣٣٣١)، (تحفة الأشراف : ٦٦٦٧)، وحم (٢/٦٠)، د/الأطعمة ٢٥ (٢١٠٣) (صحيح)

١٨١٤۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دو کھجور ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اپنے ساتھ کھانے والے کی اجازت حاصل کر لے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں سعد مولی ابوبکر سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... ایسا وہ کرے گا جو کھانے کے سلسلے میں بے انتہا حریص اور لالچی ہو اور جسے ساتھ میں دوسرے کھانے والوں کا بالکل لحاظ نہ ہو، اس لیے اس طرح کے حرص اور لالچ سے دور رہنا چاہیے، خاص طور پر جب کھانے کی مقدار کم ہو، یہ ممانعت اجتماعی طور پر کھانے کے سلسلے میں ہے۔

17۔بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

۱۷۔ باب: کھجور کی فضیلت کا بیان

1815۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالا: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْتٌ لا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، قَالَ: وَسَأَلْتُ الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: لا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ.

تخريج: م/الأشربة ٢٦ (٢٠٤٦)، د/الأطعمة ٤٢ (٣٨٣٠)، ق/الأطعمة ٢٨ (٣٣٢٧)، (تحفة الأشراف : ١٦٩٤٢)، د/الأطعمة ٢٦ (٢١٠٥) (صحيح)

١٨١٥۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں کھجور نہیں اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: یحییٰ بن حسان کے علاوہ میں نہیں جانتا ہوں کسی نے اسے روایت کیا ہے۔ (۳) اس باب میں ابورافع کی بیوی سلمی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ اس وقت کی بات ہے جب لوگوں کی اصل غذا صرف کھجور تھی، یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے کھجور کی اہمیت بتانا مقصود ہو، آج بھی جس علاقہ اور جگہ کی کوئی خاص چیز ہوتی ہے جو وہاں کے لوگوں کی اصل غذا ہو تو اس کی طرف نسبت کر کے اس کی اہمیت واضح کی جاتی ہے۔ حدیث کے ظاہری معانی کے پیشِ نظر کھجور کے فوائد کی بنا پر گھر میں ہر وقت کھجور کی ایک مقدار ضرور رہنی چاہیے۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ

۱۸۔ باب: کھانے کے بعد اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کا بیان

1816۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَحْوَهُ، وَلاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ.

تخريج: م/الذكر والدعاء ٢٤ (٢٧٣٤)، (تحفة الأشراف: ٨٥٧)، وحم (٣/١٠٠، ١١٧) (صحيح)

۱۸۱۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھاتا ہے یا ایک گھونٹ پیتا ہے، تو اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) زکریا بن ابی زائدہ سے اسے کئی لوگوں نے اسی طرح روایت کیا ہے، ہم اسے صرف زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں عقبہ بن عامر، ابوسعید، عائشہ، ابوایوب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

19۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الأَكْلِ مَعَ الْمَجْذُومِ

۱۹۔ باب: کوڑھی کے ساتھ کھانے کا بیان

1817۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الأَشْقَرُ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، ثُمَّ قَالَ: ((كُلْ بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ، وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ، وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ شَيْخٌ آخَرُ بَصْرِيٌّ أَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَأَشْهَرُ، وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ، وَحَدِيثُ شُعْبَةَ أَثْبَتُ عِنْدِي وَأَصَحُّ.

تخريج: د/الطب ٢٤ (٣٩٢٥)، ق/الطب ٤٤ (٣٥٤٢)، (تحفة الأشراف: ٣٠١٠) (ضعيف)

(سند میں مفضل بصری ضعیف راوی ہیں)

۱۸۱۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ پیالے میں داخل کیا، پھر فرمایا: ''اللہ کا نام لے کراس پر بھروسا رکھتے ہوئے اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف یونس بن محمد کی روایت سے جانتے ہیں، جسے وہ مفضل بن فضالہ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں۔ (۲) یہ مفضل بن فضالہ ایک بصری شیخ ہیں، مفضل بن فضالہ ایک دوسرے شیخ بصری ہیں وہ ان سے زیادہ ثقہ اور شہرت کے مالک راوی ہیں۔ (۳) شعبہ نے اس حدیث کو بطریق: ''حبيب بن الشهيد، عن ابن بريدة، عن ابن عمر'' روایت کیا ہے کہ انھوں (ابن عمر) نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑا، میرے نزدیک شعبہ کی حدیث زیادہ صحیح اور ثابت ہے۔

فائدہ ❶: ......علما کا کہنا ہے کہ ایسا آپ نے ان لوگوں کو دکھانے کے لیے کیا جو اپنے ایمان وتوکل میں قوی ہیں اور ناپسندیدہ امر پر صبر سے کام لیتے ہیں اور اسے قضا وقدر کے حوالے کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جو ناپسندیدہ امر پر صبر نہیں کر پاتے اور اپنے بارے میں خوف محسوس کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے آپ نے یہ فرمایا: ''فر من المجذوم كما تفر من الأسد'' چنانچہ ایسے لوگوں سے بچنا اور اجتناب کرنا مستحب ہے، لیکن واجب نہیں ہے اور ان کے ساتھ کھانا پینا بیانِ جواز کے لیے ہے۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

۲۰۔ باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنت میں

1818۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَأَبِي مُوسَى وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: خ/الأطعمة ١٢ (٥٣٩٣-٥٣٩٥)، م/الأشربة ٣٤ (٢٠٦٠)، ق/الأطعمة ٣ (٣٢٥٧)، (تحفة الأشراف: ٨١٥٦)، وحم (٢/٢١، ٤٣، ٧٤، ١٤٥) (صحيح)

۱۸۱۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کافر سات آنت میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، ابوسعید، ابوبصرہ غفاری، ابوموسیٰ، جہجاہ غفاری، میمونہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......علما نے اس کی مختلف توجیہیں کی ہیں: (۱) مومن اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرتا ہے، اسی لیے کھانے کی مقدار اگر کم ہے تب بھی اسے آسودگی ہوجاتی ہے اور کافر چونکہ اللہ کا نام لیے بغیر کھاتا ہے اس لیے اسے

آسودگی نہیں ہوتی، خواہ کھانے کی مقدار زیادہ ہو یا کم، (۲) مومن دنیاوی حرص طمع سے اپنے آپ کو دور رکھتا ہے، اسی لیے کم کھاتا ہے، جب کہ کافر حصولِ دنیا کا حریص ہوتا ہے اسی لیے زیادہ کھاتا ہے، (۳) مومن آخرت کے خوف سے سرشار رہتا ہے اسی لیے وہ کم کھا کر بھی آسودہ ہو جاتا ہے، جب کہ کافر آخرت سے بے نیاز ہو کر زندگی گزارتا ہے، اسی لیے وہ بے نیاز ہو کر کھاتا ہے، پھر بھی آسودہ نہیں ہوتا۔

1819- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ، فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ، فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ، فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

تخريج: خ/الأطعمة ١٢ (٥٣٩٦-٥٣٩٧)، م/الأشربة ٣٤ (٢٠٦٣)، ق/الأطعمة ٣ (٣٢٥٦)، (تحفة الأشراف: ١٢٧٣٩)، وط/صفة النبي ٦ (٩، ١٠)، حم (٢/٣٧٥، ٢٥٧، ٤١٥، ٤٣٥، ٤٣٧، ٤٥٥)، د/الأطعمة ١٣ (٢٠٨٤) (صحيح)

۱۸۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کافر مہمان آیا، آپ ﷺ نے اس کے لیے بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، بکری دوہی گئی، وہ دودھ پی گیا، پھر دوسری دوہی گئی، اس کو بھی پی گیا، اس طرح وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر کل صبح ہو کر وہ اسلام لے آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری (دوہنے کا) حکم دیا، وہ دوہی گئی، وہ اس کا دودھ پی گیا، پھر آپ نے دوسری کا حکم دیا تو وہ اس کا پورا دودھ نہ پی سکا، (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث سہیل کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

21- بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاثْنَيْنِ

۲۱- باب: ایک آدمی کا کھانا تین آدمی کے لیے کافی ہوتا ہے

1820- حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى جَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((طَعَامُ

الْوَاحِدِ يَكْفِي الاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الاثْنَيْنِ يَكْفِي الأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)).

تخريج: خ/الأطعمة ١١ (٥٣٩٢)، م/الأشربة ٣٣ (٢٠٥٨)، و حم (٢/٤٠٧) (صحيح)

1820/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

تخريج: م/الأشربة ٣٣ (٢٠٥٩)، ق/الأطعمة ٢ (٣٢٥٤)، (تحفة الأشراف: ٢٣٠١)، وحم (٣/٣٠١، ٣٨٢)، د/الأطعمة ١٣ (٢٠٨٦) (صحيح)

۱۸۲۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لیے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو کفایت کر جائے گا، دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کفایت کر جائے گا اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کو کفایت کر جائے گا''۔ (۳) اس باب میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۱۸۲۰/م اس سند سے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

22- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

۲۲۔ باب: ٹڈی کھانے کا بیان

1821- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هٰذَا الْحَدِيثَ، وَقَالَ: سِتَّ غَزَوَاتٍ، وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ فَقَالَ: سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

تخريج: خ/الصيد ١٣ (٥٤٩٥)، م/الصيد ٨ (١٩٢٢)، د/الأطعمة ٣٥ (٣٨١٢)، ن/الصيد ٣٧ (٤٣٦١)، (تحفة الأشراف: ٥١٨٢)، وحم (٤/٣٥٣، ٣٥٧، ٣٨٠)، ود/الصيد ٥ (٢٠٥٣) (صحيح)

۱۸۲۱۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا، تو انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چھ غزوے کیے اور ٹڈی کھاتے رہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے ابویعفور سے اسی طرح روایت کیا ہے اور کہا ہے: ''چھ غزوے کیے''۔ (۲) اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے ابویعفور سے یہ حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے: ''سات غزوے کیے۔''

1822- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ. قَالَ أَبُو

عِيسَى: وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

1822/ م- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا.
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُويَعْفُورٍ اسْمُهُ: وَاقِدٌ وَيُقَالُ: وَقْدَانُ أَيْضًا، وَأَبُويَعْفُورٍ الآخَرُ اسْمُهُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسَ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۸۲۲۔ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات کیے اور ٹڈی کھاتے رہے۔ ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) شعبہ نے بھی اسے ابویعفور کے واسطے سے ابن ابی اوفی سے روایت کیا ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی غزوات کیے اور ٹڈی کھاتے رہے۔
۱۸۲۲/م اس سند سے بھی ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابویعفور کا نام واقد ہے، انھیں وقدان بھی کہا جاتا ہے، ابویعفور دوسرے بھی ہیں، ان کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......وہ جانور جو حلال ہیں انھیں میں سے ٹڈی بھی ہے، اس کی حلت پر تقریباً سب کا اتفاق ہے۔

23- بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عَلَى الْجَرَادِ

۲۳- باب: ٹڈی پر بددعا کرنے کا بیان

1823- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُلاَثَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالاَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَهْلِكِ الْجَرَادَ، اُقْتُلْ كِبَارَهُ، وَأَهْلِكْ صِغَارَهُ، وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ، وَاقْطَعْ دَابِرَهُ، وَخُذْ بِأَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا، وَأَرْزَاقِنَا إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا نَثْرَةُ حُوتٍ فِي الْبَحْرِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَمُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ، وَهُوَ كَثِيرُ الْغَرَائِبِ، وَالْمَنَاكِيرِ، وَأَبُوهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثِقَةٌ وَهُوَ مَدَنِيٌّ.

تخريج: ق/الصيد ٩ (٣٢٢١)، (تحفة الأشراف: ١٤٥١، ٢٠٨٥) (موضوع) (سند میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم

تیمی ضعیف اور منکر الحدیث راوی ہے، ابن الجوزی نے موضوعات میں اسی کو متہم کیا ہے، ملاحظہ ہو: الضعیفة: ١١٢)

۱۸۲۳۔ جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹڈیوں پر بددعا کرتے تو کہتے "اَللّٰهُمَّ أَهْلِكِ الْجَرَادَ، اقْتُلْ كِبَارَهُ، وَأَهْلِكْ صِغَارَهُ، وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ، وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِأَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا وَأَرْزَاقِنَا إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ" ❶ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر کو جڑ سے ختم کرنے کی بددعا کیسے کر رہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سمندر میں مچھلی کی چھینک ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے، ان سے غریب اور منکر روایتیں کثرت سے ہیں، ان کے باپ محمد بن ابراہیم ثقہ ہیں اور مدینے کے رہنے والے ہیں۔

فائدہ ❶: ...... اللہ! ٹڈیوں کو ہلاک کر دے، بڑوں کو مار دے، چھوٹوں کو تباہ کر دے، ان کے انڈوں کو خراب کر دے، ان کا جڑ سے خاتمہ کر دے اور ہمارے معاش اور رزق تباہ کرنے سے ان کے منہ روک لے، بے شک تو دعا کو سننے والا ہے۔

24۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا

۲۴۔ باب: گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ کا بیان

1824۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

تخريج: د/الأطعمة ٢٥ (٣٧٨٥)، ق/الذبائح ١١ (٣١٨٥)، (تحفة الأشراف: ٧٣٨٧) (صحيح)

۱۸۲۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گندگی کھانے والے جانور کے گوشت کھانے اور ان کے دودھ پینے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ثوری نے اسے "عن ابن أبی نجیح عن مجاهد عن النبي ﷺ" کی سند سے مرسل طریقے سے روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

1825۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلاَّلَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

تخريج: خ/الأشربة ٢٤ (٥٦٢٩)، د/الأشربة ١٤ (٣٧١٩)، ن/الضحايا ٤٤ (٤٤٥٣)، ق/الأشربة ٢٠ (٣٤٢١)، (تحفة الأشراف: ٦١٩٠)، وحم (١/٢٢٦، ٢٤١، ٣٣٩) د/الأضاحي ١٣ (٢٠١٨) (صحيح)

1825/ م۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۸۲۵/م عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجثمہ اور گندگی کھانے والے جانور کے دودھ اور مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) محمد بن بشار کہتے ہیں: ہم سے ابن عدی نے "عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي ﷺ" کی سند سے اسی جیسی حدیث بیان کی ہے۔ (۳) اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶: ......مجثمہ: وہ جانور ہے جس پر نشانہ بازی کی جائے یہاں تک کہ وہ مرجائے۔

25۔بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ

۲۵۔ باب: مرغی کھانے کا بیان

1826ــ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً، فَقَالَ: أُدْنُ فَكُلْ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ زَهْدَمٍ وَلَانَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَهْدَمٍ وَأَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ.

تخريج: خ/المغازي ٧٤ (٤٣٨٥)، والصيد ٢٦ (٥٥١٧، ٥٥١٨)، و كفارات الأيمان ١٠ (٦٧٢١)، م/الأيمان ٣ (١٦٤٩/٩)، ن/الصيد ٣٣ (٤٣٥١)، (تحفة الأشراف: ٨٩٩٠) (صحيح)

۱۸۲۶۔ زہدم جرمی کہتے ہیں: میں ابوموسیٰ کے پاس گیا، وہ مرغی کھا رہے تھے، کہا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، زہدم سے یہ حدیث دوسری سندوں سے بھی آئی ہے، ہم اسے صرف زہدم ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوست کے گھر اس کے کھانے کے وقت میں جانا صحیح ہے، نیز کھانے والے کو چاہیے کہ آنے والے مہمان کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرے، اگر چہ کھانے کی مقدار کم ہو، اس لیے کہ اجتماعی شکل میں کھانا نزولِ برکت کا سبب ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ مرغ کا گوشت حلال ہے۔

1827ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ.

قَالَ: وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ.

تخريج: د/الأطعمة ٢٩ (٣٧٩٧)، (تحفة الأشراف: ٤٤٨٢) (ضعيف)

(سند میں ابراہیم بن عمر بن سفینہ "بُریہ" مجہول الحال راوی ہیں)

۱۸۲۷۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے دیکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث میں کچھ اور باتیں بھی ہیں۔ (۳) ایوب سختیانی نے بھی اس حدیث کو "عن القاسم التميمی عن أبي قلابة عن زهدم" کی سند سے روایت کی ہے۔

26۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارَى

۲۶۔ باب: سرخاب کھانے کا بیان

1828ـ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيُقَالُ: بُرَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ.

تخريج: (ضعیف) (سند میں ابراہیم بن عمر بن سفینہ جن کا لقب بریہ ہے، مستور ہیں اور ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی بصری صدوق راوی ہیں، لیکن ان سے منکر روایات آئی ہیں)

۱۸۲۸۔ سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۳) ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک نے بھی روایت کی ہے، انھیں برید بن عمر بن سفینہ بھی کہا گیا ہے۔

فائدہ [1]: ...... حباری (یعنی سرخاب) بطخ کی شکل کا ایک پرندہ ہے جس کی گردن لمبی اور رنگ خاکستری ہوتا ہے، اس کی چونچ بھی قدرے لمبی ہوتی ہے۔ اور یہ جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشِّوَاءِ

۲۷۔ باب: بھنا ہوا گوشت کھانے کا بیان

1829ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ

اللّٰهِ ﷺ جَنْبًا مَشْوِيًّا، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِيرَةِ وَأَبِي رَافِعٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف: ١٨٢٠٠) (صحيح)

۱۸۲۹۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھنی دستی پیش کی، آپ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر صلاۃ کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔

امام ترمذی کہتے: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن حارث، مغیرہ اور ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

28۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الأَكْلِ مُتَّكِئًا

۲۸۔ باب: ٹیک لگا کر کھانے کی کراہت کا بیان

1830۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ، وَرَوَى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِيثَ، وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ.

تخريج: خ/الأطعمة ١٣ (٥٣٩٨)، د/الأطعمة ١٧ (٣٧٦٩)، ق/الأطعمة ٦ (٣٢٦٢)، (تحفة الأشراف: ١١٨٠١)، وحم (٤/٣٠٨)، د/الأطعمة ٣١ (٢١١٥) (صحيح)

۱۸۳۰۔ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ہم اسے صرف علی بن اقمر کی روایت سے جانتے ہیں، علی بن اقمر سے اس حدیث کو زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید ثوری اور کئی لوگوں نے روایت کیا ہے، شعبہ نے یہ حدیث سفیان ثوری سے علی بن اقمر کے واسطے سے روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں علی، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......ٹیک لگانے کا کیا مطلب ہے؟ اس سلسلے میں کئی باتیں کہی جاتی ہیں: (۱) کسی ایک جانب جھک کر کھانا جیسے دائیں یا بائیں ہاتھ یا کہنی پر ٹیک لگانا، (۲) زمین پر بچھے ہوئے گدے پر اطمینان وسہولت کی خاطر آلتی پالتی مار کر بیٹھنا تاکہ کھانا زیادہ کھایا جائے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح کے بیٹھنے کو ٹیک لگا کر بیٹھنا قرار دینا صحیح نہیں

ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مستحب انداز بیٹھنے کا یہ ہے کہ پیروں کے تلووں پر گھٹنوں کے بل بیٹھے، یا دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پر بیٹھے۔

29۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

۲۹۔ باب: میٹھی چیز اور شہد سے نبی اکرم ﷺ کی رغبت اور پسند کا بیان

1831۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا.

تخريج: خ/الأطعمة ٣٢ (٥٤٣١)، والأشربة ١٠ (٥٥٩٩)، و ١٥ (٥٦١٤)، والطب ٤ (٥٦٨٢)، والحيل ١٢ (٦٩٧٢)، م/الطلاق ٣ (١٤٧٤)، د/الأشربة ١١ (٣٧١٥)، ق/الأطعمة ٣٦ (٣٣٢٣)، (تحفة الأشراف: ١٦٧٩٦)، وحم (٦/٥٩) (صحيح)

۱۸۳۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اسے علی بن مسہر نے بھی ہشام بن عروہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔ (۳) حدیث میں اس سے زیادہ باتیں ہیں۔

30۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْثَارِ مَاءِ الْمَرَقَةِ

۳۰۔ باب: سالن میں پانی زیادہ کرنے کا بیان

1832۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ ابْنِ فَضَاءٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ هُوَ الْمُعَبِّرُ، وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ هُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٩٧٤) (ضعيف)

(سند میں محمد بن فضا ضعیف اور ان کے والد فضا بن خالد بصری مجہول راوی ہیں)

۱۸۳۲۔ عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو اس میں

(پکاتے وقت) شوربا (سالن) زیادہ کرلے، اس لیے کہ اگر وہ گوشت نہ پاسکے تو اسے شوربا مل جائے، وہ بھی دو گوشت میں سے ایک گوشت ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس باب میں ابوذر سے بھی روایت ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اسی سند سے محمد بن فضا کی روایت سے جانتے ہیں، محمد بن فضا معبر (یعنی خواب کی تعبیر بیان کرنے والے) ہیں، ان کے بارے میں سلیمان بن حرب نے کلام کیا ہے۔ (۳) یہ حدیث غریب ہے۔

1833۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ، وَإِنْ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ.

تخريج: م/البر و الصلة ٤٢ (١٤٢/٢٦٢٥)، ق/الأطعمة ٥٨ (٣٣٦٢)، (تحفة الأشراف: ١١٩٥١)، وحم (١٤٩/٥، ١٥٦، ١٦١، ١٧١) (صحيح)

۱۸۳۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی بھی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے، اگر کوئی نیک کام نہ مل سکے تو اپنے بھائی سے مسکرا کر ملے ❶ اور اگر تم گوشت خرید و یا ہانڈی پکاؤ تو شوربا (سالن) بڑھا لو اور اس میں سے چلو بھر اپنے پڑوسی کو دے دو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) شعبہ نے بھی اسے ابوعمران جونی کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶: ......اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملنا اسے دلی سکون پہنچانا ہے، یہ بھی ایک نیک عمل ہے۔

31۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

۳۱۔ باب: ثرید کی فضیلت کا بیان

1834۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٣٢ (٣٤١١)، و ٤٦ (٣٤٣٣)، وفضائل الصحابة ٣٠ (٣٧٦٩)، والأطعمة ٢٥ (٥٤١٨)، م/فضائل الصحابة ١٢ (٢٤٣١) (صحيح)

۱۸۳۴۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں سے بہت سارے مرد درجۂ

کمال کو پہنچے ❶ اور عورتوں می ں سے صرف مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ درجہ کمال کو پہنچیں اور تمام عورتوں پر عائشہ کو اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح تمام کھانوں پر ثرید کو۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ اور انس سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... چنانچہ مردوں میں سے انبیا، رسل، علما، خلفا اور اولیا ہوئے۔

فائدہ ❷ :......ثرید: اس کھانے کو کہتے ہیں جس میں گوشت کے ساتھ شوربے میں روٹی ملی ہوئی ہو۔

32ـ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا

۳۲۔ باب: دانت سے نوچ کر گوشت کھانے کا بیان

1835ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ: زَوَّجَنِي أَبِي ، فَدَعَا أُنَاسًا فِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا ، فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ)) . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُعَلِّمِ مِنْهُمْ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ .

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ٤٩٤٧) (ضعيف)

(سند میں ابوامیہ عبدالکریم بن ابی المخارق المعلم ضعیف راوی ہیں)

۱۸۳۵۔ عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: میرے باپ نے میری شادی کی اور لوگوں کو مدعو کیا، ان میں صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت کو دانت سے نوچ کر کھاؤ اس لیے کہ وہ زیادہ جلد ہضم ہوتا ہے اور لذیذ ہوتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو ہم صرف عبدالکریم کی روایت سے جانتے ہیں اور عبدالکریم المعلم کے حافظے کے بارے میں اہلِ علم نے کلام کیا ہے، کلام کرنے والوں میں ایوب سختیانی بھی ہیں۔ (۲) اس باب میں عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

33ـ بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

۳۳۔ باب: چھری سے گوشت کاٹنے کی رخصت کا بیان

1836ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ، فَأَكَلَ مِنْهَا ، ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ .

تخريج: خ/الوضوء ٥ (٢٠٨)، والأذان ٤٣ (٦٧٥)، والجهاد ٩٢ (٢٩٢٣)، والأطعمة ٢٠ (٥٤٠٨)، و

٢٦ (٥٤٢٢)، و ٥٨ (٥٤٦٢)، م/الحيض ٢٤ (٣٥٥)، ق/الطهارة ٦٦ (٤٩٠)، (تحفة الأشراف : ١٠٧٠)، وحم (١٣٩/٤، ١٧٩) و (٢٨٨/٥) (صحيح)

۱۸۳۶۔ عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بکری کی دستی کا گوشت چھری سے کاٹا اور اس میں سے کھایا، پھر صلاۃ کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......اس سے معلوم ہوا کہ چھری سے کاٹ کر گوشت کھایا جاسکتا ہے، طبرانی اور ابوداود میں ہے کہ چھری سے گوشت کاٹ کر مت کھاؤ کیوں کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، لیکن یہ روایتیں ضعیف ہیں، ان سے استدلال درست نہیں، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ آگ سے پکی چیز کھانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا، کیوں کہ آپ ﷺ نے گوشت کھا کر وضو نہیں کیا۔

34۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۴۔ باب: رسول اللہ ﷺ کو کون سا گوشت زیادہ پسند تھا

1837۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو حَيَّانَ اسْمُهُ: يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ: هَرِمٌ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٣ (٣٣٤٠)، وتفسير الاسراء ٥ (٤٧١٢)، م/الأيمان ٨٤ (١٩٤)، ق/الأطعمة ٢٨ (٣٣٠٧)، ويأتي عند المؤلف في صفة القيامة ١٠ (٢٤٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٤٩٢٧) (صحيح)

۱۸۳۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور آپ کو دستی پیش کی گئی، آپ کو دستی بہت پسند تھی، چنانچہ آپ نے اسے دانت سے نوچ کر کھایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) ابوحیان کا نام یحیٰی بن سعید بن حیان ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

1838۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى مِنْ وَلَدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كَانَ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ كَانَ لاَ يَجِدُ اللَّحْمَ إِلاَّ غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لأَنَّهُ أَعْجَلُهَا نُضْجًا.

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦١٩٤) (منکر) (سند میں عبدالوہاب بن یحییٰ لین الحدیث راوی ہیں اور متن صحیح روایات کے خلاف ہے)

۱۸۳۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کو دستی کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا، لیکن آپ کو یہ کبھی کبھی ملتا تھا، اس لیے آپ اسے کھانے میں جلدی کرتے تھے، کیوں کہ وہ دوسرے گوشت کے مقابلے میں جلدی گلتا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

35۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

۳۵۔ باب: سرکے کا بیان

1839۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ - هُوَ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ - عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِئٍ.

تخريج: م/الأشربة ٣٠ (٢٠٥٢)، د/الأطعمة ٤٠ (٣٨٢٠)، ن/الأيمان ٢١ (٣٨٢٧)، ق/الأطعمة ٣٣ (٣٣١٧)، (تحفة الأشراف: ٢٧٥٨)، وحم ٣/٣٠٤، ٣٧١، ٣٨٩، ٣٩٠)، د/الأطعمة ١٨ (٢٠٩٢) (صحيح)

۱۸۳۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ کیا ہی بہترین سالن ہے۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہن سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ......اس حدیث سے سرکہ کے سالن کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، کیوں کہ یہ سب کے لیے کم خرچ میں آسانی سے دستیاب ہے۔

1840۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ)).

تخريج: م/الأشربة ٣٠ (٢٠٥١)، ق/الأطعمة ٣٣ (٣٣١٦)، (تحفة الأشراف: ١٦٩٤٣) (صحيح)

1840/ م- حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((نِعْمَ الإِدَامُ (أَوِ الأُدُمُ) الْخَلُّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۸۴۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ کیا ہی بہترین سالن ہے۔''

۱۸۴۰/م اس سند سے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، مگر اس میں ہے "نـعـم الإدام أو الأدم الخل۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ہم اسے ہشام بن عروہ کی سند سے صرف سلیمان بن بلال کی روایت سے جانتے ہیں۔

1841ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) فَقُلْتُ: لا إِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَرِّبِيهِ فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ خَلٌّ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ هَانِئٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ اسْمُهُ: ثَابِتُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ، وَأُمُّ هَانِءٍ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِزَمَانٍ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: لا أَعْرِفُ لِلشَّعْبِيِّ سَمَاعًا مِنْ أُمِّ هَانِءٍ، فَقُلْتُ: أَبُو حَمْزَةَ كَيْفَ هُوَ عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ تَكَلَّمَ فِيهِ، وَهُوَ عِنْدِي مُقَارِبُ الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۸۰۰۲) (حسن) (سند میں ابوحمزہ ثابت بن ابی صفیہ ضعیف راوی ہیں، لیکن مسند احمد (۳/۳۵۳) میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے تقویت پا کر یہ حدیث حسن لغیرہ ہے، الصحيحة: ۲۲۲۰)

۱۸۴۱۔ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟'' میں نے عرض کی: نہیں، صرف روٹی کے چند خشک ٹکڑے اور سرکہ ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسے لاؤ، وہ گھر سالن کا محتاج نہیں ہے جس میں سرکہ ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے، ہم اسے اس سند سے صرف ام ہانی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) ام ہانی کی وفات علی بن ابی طالب کے کچھ دنوں بعد ہوئی۔ (۳) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: شعبی کا سماع ام ہانی سے میں نہیں جانتا ہوں۔ (۴) میں نے پھر پوچھا: آپ کی نظر میں ابوحمزہ ثابت بن ابی صفیہ کیسے ہیں؟ انھوں نے کہا: احمد بن حنبل کا ان کے بارے میں کلام ہے اور میرے نزدیک وہ مقارب الحدیث ہیں۔

1842ـ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيدٍ.

تخريج: انظر حديث رقم ۱۸۳۹ (تحفة الأشراف: ۲۵۷۹) (صحيح)

۱۸۴۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ کیا ہی بہترین سالن ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث مبارک بن سعید کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

36۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ

۳۶۔ باب: تازہ کھجور کے ساتھ تربوز کھانے کا بیان

1843۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلٌ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، وَقَدْ رَوَى يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

تخريج: د/الأطعمة ٤٥ (٣٨٣٦)، (وأخرجه النسائي في الكبرىٰ)، (تحفة الأشراف: ١٦٩٠٨) (صحيح)

۱۸۴۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ تازہ کھجور کے ساتھ تربوز کھاتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے اسے "عن هشام بن عروة عن أبيه عن النبي ﷺ" کی سند سے مرسل طریقے سے روایت کی ہے، اس میں عائشہ کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے، یزید بن رومان نے اس حدیث کو عروہ کے واسطے سے عائشہ سے روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

37۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

۳۷۔ باب: کھجور کے ساتھ ککڑی کھانے کا بیان

1844۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ.

تخريج: خ/الأطعمة ٣٩ (٥٤٤٠)، م/الأشربة والأطعمة ٢٣ (٢٠٤٣)، د/الأطعمة ٤٥ (٣٨٣٥)، ق/الأطعمة ٣٧ (٣٣٢٥)، (تحفة الأشراف: ٥٢١٩)، د/الأطعمة ٢٤ (٢١٠٢) (صحيح)

۱۸۴۴۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔

38۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۳۸۔ باب: اونٹ کا پیشاب پینے کا بیان

1845۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي إِبِلِ

الـصَّـدَقَةِ، وَقَـالَ: ((اشْـرَبُـوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَـرِيـبٌ مِـنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ رَوَاهُ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ.

تخريج: انظر حديث رقم ٧٢ (صحيح)

۱۸۴۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے، انھیں مدینے کی آب و ہوا راس نہیں آئی، اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں صدقے کے اونٹوں میں بھیجا اور فرمایا: ''اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث دوسری سندوں سے بھی انس سے آئی ہے، ابوقلابہ نے اسے انس سے روایت کی ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے بھی اسے قتادہ کے واسطے سے انس سے روایت کی ہے۔

39۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

۳۹۔ باب: کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کا بیان

1846۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَـدَّثَـنَـا عَبْدُالْكَرِيمِ الْجُرْجَانِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ يَعْنِي الـرُّمَّانِيَّ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ)).

قَـالَ: وَفِـي الْبَـابِ عَـنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ: يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ.

تخريج: د/الأطعمة ١٢ (٣٧٦١)، (تحفة الأشراف: ٤٤٨٩) (ضعيف)

(سند میں قیس بن ربیع ضعیف راوی ہیں)

۱۸۴۶۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ ''کھانے کی برکت کھانے کے بعد وضو کرنے میں ہے''، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بیان کیا اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا اسے بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھانے کی برکت کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنے میں ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو ہم صرف قیس بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اور قیس بن ربیع حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں۔ (۳) اس باب میں انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

40۔ بَابٌ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

۴۰۔ باب: کھانے سے پہلے وضو نہ کرنے کا بیان

1847۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ ، فَقَالُوا: أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، و قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُوضَعَ الرَّغِيفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ .

تخريج: د/الأطعمة ۱۱ (۳۷٦۰)، ن/الطهارة ۱۰۰ (۱۳۰)، وراجع م/الحيض ۳۱ (۳۷٤)، (تحفة الأشراف : ۵۷۹۳)، وحم (۱/۳۵۹) (صحيح)

۱۸۴۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پاخانے سے تشریف لائے، تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، صحابہ نے عرض کی: کیا آپ کے لیے وضو کا پانی لائیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے صلاۃ کے لیے جاتے وقت وضو کا حکم دیا گیا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسے عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث کے واسطے سے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ (۳) علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے کہا: سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مکروہ سمجھتے تھے، وہ پیالے کے نیچے چپاتی رکھنا بھی مکروہ سمجھتے تھے۔

41۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الطَّعَامِ

۴۱۔ باب: کھانا پر ''بسم اللہ'' پڑھنے کا بیان

1848۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَوِيَّةَ أَبُو الْهُذَيْلِ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عِكْرَاشٍ ، عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ: بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ ، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ، قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي ، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَقَالَ: ((هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟)) فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ ، وَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا ، فَخَبَطْتُ بِيَدِي مِنْ نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ، ثُمَّ قَالَ: ((يَاعِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ)) ، ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ الرُّطَبِ - أَوْ مِنْ أَلْوَانِ الرُّطَبِ ، عُبَيْدُ اللهِ شَكَّ - قَالَ: فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ ، وَقَالَ: يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ)) ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ ، فَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ، وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ

وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ، وَقَالَ: ((يَاعِكْرَاشُ! هٰذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ، وَقَدْتَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَا نَعْرِفُ لِعِكْرَاشٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ.

تخريج: ق/الأطعمة ۱۱ (۳۲۴۰)، (تحفة الأشراف: ۱۰۰۶) (ضعيف)

(سند میں العلاء بن فضل ضعیف راوی ہیں)

۱۸۴۸۔ عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بنومرہ بن عبید نے اپنی زکات کا مال دے کر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، میں آپ کے پاس مدینہ آیا تو آپ کو مہاجرین اور انصار کے بیچ بیٹھا پایا، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے اور پوچھا: ''کھانے کے لیے کچھ ہے؟'' چنانچہ ایک پیالہ لایا گیا جس میں زیادہ ثرید (شوربا میں تر کی ہوئی روٹی) اور بوٹیاں تھیں، ہم اسے کھانے کے لیے متوجہ ہوئے، میں پیالہ کے کناروں پر اپنا ہاتھ مارنے لگا اور رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے سے کھانے لگے، پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ اس لیے کہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے، پھر ہمارے پاس ایک طبق لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں، میں اپنے سامنے سے کھانے لگا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ طبق میں گھومنے لگا، آپ نے فرمایا: ''عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ، اس لیے کہ یہ ایک قسم کا نہیں ہے۔'' پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور ہتھیلیوں کی تری سے چہرے، بازو اور سر پر مسح کیا اور فرمایا: ''عکراش! یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کا وضو ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف علا بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں، علا اس حدیث کی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ (۳) ہم نبی اکرم ﷺ سے عکراش کی صرف اسی حدیث کو جانتے ہیں۔

42۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ

۴۲۔ باب: کدو کھانے کا بیان

1849۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي طَالُوتَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَهُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا لَكِ شَجَرَةً مَا أَحَبَّكِ إِلَيَّ لِحُبِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاكِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ۱۷۱۹) (ضعيف الإسناد)

(سند میں ابوطالوت شامی مجہول راوی ہے)

۱۸۵۰۔ ابوطالوت کہتے ہیں: میں انس بن مالک کے پاس گیا، وہ کدو کھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے: اے (کدو کی) بیل

!کس قدر تو مجھے پسند ہے! کیوں کہ رسول اللہ ﷺ تجھے پسند کرتے تھے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) اس باب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے جسے حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

1850۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ، يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلا أَزَالُ أُحِبُّهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ، وَرُوِيَ أَنَّهُ رَأَى الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذَا الدُّبَّاءُ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا)).

تخريج: خ/البيوع ٣٠ (٢٠٩٢)، والأطعمة ٤ (٥٣٧٩)، و ٢٥ (٥٤٢٠)، م/الأشربة والأطعمة ٢١ (٢٠٤١)، د/الأطعمة ٢٢ (٣٧٨٢)، ق/الأطعمة ٢٦ (٣٣٠٤)، (تحفة الأشراف: ١٩٨)، وط/النكاح ٢١ (٥١)، د/الأطعمة ١٩ (٢٠٩٤) (صحيح)

۱۸۵۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ رکابی میں ڈھونڈ رہے تھے، یعنی کدو، اس وقت سے میں اسے ہمیشہ پسند کرتا ہوں۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث انس سے دوسری سندوں سے بھی آئی ہے۔ (۳) روایت کی گئی ہے کہ انس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کدو دیکھا تو آپ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کدو ہے ہم اس سے اپنے کھانے کی مقدار بڑھاتے ہیں۔''

43۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ
۴۳۔ باب: زیتون کا تیل کھانے کا بیان

1851۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، وَكَانَ عَبْدُالرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشَّكِّ، فَقَالَ: أَحْسَبُهُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرُبَّمَا قَالَ: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

تخريج: ق/الأطعمة ٣٤ (٣٣١٩)، (تحفة الأشراف: ١٠٣٩٢) (صحيح)

1851/ م۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٨٤٣٦) (صحيح مرسل)

۱۸۵۱۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے (جسم پر) لگاؤ، اس لیے کہ وہ مبارک درخت ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں جسے وہ معمر سے روایت کرتے ہیں۔ (۲) عبدالرزاق اس حدیث کی روایت کرنے میں مضطرب ہیں، کبھی وہ اسے مرفوع روایت کرتے ہیں اور کبھی شک کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں اسے عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے اور کبھی کہتے ہیں: زید بن اسلم سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسل طریقے سے روایت کرتے ہیں۔

۱۸۵۱/م اس سند سے معمر نے بسند زید بن اسلم عن أبیہ عن النبي ﷺ اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، اس میں انھوں نے عمر کے واسطے کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ ❶ : ...... کیوں کہ یہ درخت شام کی سرزمین میں کثرت سے پایا جاتا ہے اور شام وہ علاقہ ہے جس کے متعلق رب العالمین کا ارشاد ہے کہ ہم نے اس سرزمین کو ساری دنیا کے لیے بابرکت بنایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سرزمین میں ستر سے زیادہ نبی اور رسول پیدا ہوئے انھیں میں ابراہیم علیہ السلام بھی ہیں، چوں کہ یہ درخت ایک بابرکت سرزمین میں اگتا ہے، اس لیے بابرکت ہے، اس لحاظ سے اس کا پھل اور تیل بھی برکت سے خالی نہیں ہے۔

1852۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَاءٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِيسَى.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ)، (تحفة الأشراف: ١١٨٦٠)، وحم (٣/٤٩٧)، (صحیح) (سابقہ حدیث سے تقویت پاکر یہ حدیث بھی صحیح لغیرہ ہے، ورنہ اس کے راوی عطا من اہلِ الشام لین الحدیث ہیں)

۱۸۵۲۔ ابواسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے (جسم پر) لگاؤ اس لیے کہ وہ مبارک درخت ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے، ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے عبداللہ بن عیسیٰ کے واسطے سے جانتے ہیں۔

44۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ وَالْعِيَالِ

۴۴۔ باب: بال بچوں، خادم اور غلام کے ساتھ کھانے کا بیان

1853۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ ذَاكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا إِيَّاهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو خَالِدٍ وَالِدُ إِسْمَاعِيلَ اسْمُهُ: سَعْدٌ.

تخريج: ق/الأطعمة (٢٨٩ و ٣٢٩٠)، (تحفة الأشراف: ١٢٩٣٥)، وحم (٢/٤٧٣)، (وراجع: خ/العتق ١٨ (٢٥٥٧)، والأطعمة ٥٥ (٥٤٦٠)، وحم (٢/٢٨٣، ٤٠٩، ٤٣٠) (صحيح)

۱۸۵۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم تمہارے کھانے کی گرمی اور دھواں برداشت کرے، تو (مالک کو چاہیے کہ کھاتے وقت) اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لے، اگر وہ انکار کرے تو ایک لقمہ لے کر ہی اسے کھلا دے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

45۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

۴۵۔ باب: کھانا کھلانے کی فضیلت کا بیان

1854۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْشُوا السَّلاَمَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُورَثُوا الْجِنَانَ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ سَلاَمٍ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٤٠٢) (ضعيف)

(سند میں عثمان بن عبدالرحمٰن جمحی ضعیف راوی ہیں، لیکن ((أَفْشُوا السَّلاَمَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ)) کا ٹکڑا دیگر صحابہ سے صحیح ہے)

۱۸۵۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو اور اسے پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور کافروں کا سر مارو (یعنی ان سے جہاد کرو) جنت کے وارث بن جاؤ گے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابوہریرہ کے واسطے سے ابن زیاد کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، انس، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں، شریح بن ہانی نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶: ...... حدیث میں مذکور یہ سارے کے سارے کام ایسے ہیں جنہیں عملی جامہ پہنانے والا اس جنت کا وارث ہو جائے گا جس کا وعدہ رب العالمین نے اپنے متقی بندوں سے کیا ہے۔

1855۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ

عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلاَمَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الأدب ۱۱ (۳٦۹٤)، (تحفة الأشراف: ۸٦٤۱) (صحيح)

۱۸۵۵۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحمن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام کو عام کرواور اسے پھیلاؤ، جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوگے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:......یعنی جب تم یہ سب کام اخلاص کے ساتھ انجام دیتے رہوگے یہاں تک کہ اسی حالت میں تمھاری موت ہو تو تم جنت میں امن وامان کے ساتھ جاؤ گے، تمھیں کوئی خوف اور غم نہیں لاحق ہوگا۔

46۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعَشَاءِ

۴٦۔ باب: رات کے کھانے کی فضیلت کا بیان

1856۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عَلاَّقٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَعَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَلاَّقٍ مَجْهُولٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ۸٦٤۱) (ضعيف) (سند میں عنبسہ متروک الحدیث راوی ہے)

۱۸۵٦۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رات کا کھانا کھاؤ گرچہ ایک مٹھی ردی کھجور ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپے کا سبب ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث منکر ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں، عنبسہ حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

47۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۴۷۔ باب: کھانے پر ''بسم اللہ'' پڑھنے کا بیان

1857۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ: ((أُدْنُ يَا بُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ: يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

تخريج: ق/الأطعمة ٧ (٣٢٦٧)، (تحفة الأشراف: ١٠٦٨٥)، (وراجع: خ/الأطعمة ٢ (٥٣٧٦)، وم/الأشربة والأطعمة ١٣ (٢٠٢٢)، و د/الأطعمة ٢٠ (٣٧٧٧)، و ط/صفة النبي ١٠ (٣٢)، ود/الأطعمة ١ (٢٠٦٢) (صحیح) ("أُدْنُ" کا لفظ صحیح نہیں ہے، تراجع الألبانی ٣٥٠)

١٨٥٧۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، آپ کے پاس کھانا رکھا تھا، آپ نے فرمایا: ''بیٹے! قریب ہوجاؤ، بسم اللہ پڑھواور اپنے داہنے ہاتھ سے جو تمہارے قریب ہے اسے کھاؤ۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ہشام بن عروہ سے ''عن أبي وجزة السعدي عن رجل من مزينة عن عمر بن أبي سلمة'' کی سند سے مروی ہے، اس حدیث کی روایت کرنے میں ہشام بن عروہ کے شاگردوں کا اختلاف ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں: (۱) کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا چاہیے، اس کا اہم فائدہ جیسا کہ بعض احادیث سے ثابت ہے، یہ ہے کہ ایسے کھانے میں شیطان شریک نہیں ہوسکتا، ساتھ ہی اس ذات کے لیے شکریے کا اظہار ہے جس نے کھانے جیسی نعمت ہمیں عطا کی۔ (۲) اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آدابِ طعام میں سے ہے کہ اپنے سامنے اور قریب سے کھایا جائے، (۳) چھوٹے بچوں کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک رکھا جائے۔ (۴) اس مجلس سے متعلق جو بھی ادب کی باتیں ہوں بچوں کو ان سے واقف کرایا جائے، (۵) کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا جائے۔

1858ــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ)).

تخريج: د/الأطعمة ١٦ (٣٧٦٧)، ن/عمل اليوم والليلة ١٠٣ (٢٨١)، ق/الأطعمة ٧ (٣٢٦٤)، والمؤلف في الشمائل ٢٥ (تحفة الأشراف: ١٧٩٨٨)، وحم (٦/١٤٣)، د/الأطعمة ١ (٢٠٦٣) (صحيح)

1858/ م- وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأُمُّ كُلْثُومٍ هِيَ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر ما قبله (صحيح)

١٨٥٨۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم لوگوں میں سے کوئی کھانا کھائے تو ''بسم اللہ'' پڑھ لے، اگر شروع میں بھول جائے تو یہ کہے ''بسم الله في أوله وآخره۔''

١٨٥٨/م اسی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، اچانک ایک اعرابی آیا اور دو لقمہ میں پورا کھانا کھالیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے ''بسم اللہ'' پڑھ لی ہوتی تو یہ کھانا تم

سب کے لیے کافی ہوتا۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

48۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ

۴۸۔ باب: چکنائی کی بو والے ہاتھوں کے ساتھ سونے کی کراہت کا بیان

1859۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ، فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف، (تحفة الأشراف: ۱۳۰۳٤) (موضوع)

(سند میں یعقوب بن ولید مدنی کذاب راوی ہے، لیکن اس کا آخری ٹکڑا اگلی حدیث سے صحیح ہے)

۱۸۵۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شیطان بہت تاڑنے اور چاٹنے والا ہے، اس سے خود کو بچاؤ، جو شخص رات گزارے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو، پھر اسے کوئی بلا پہنچے تو وہ صرف اپنے آپ کو برا بھلا کہے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث "عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ" کی سند سے بھی مروی ہے۔

1860۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَغْدَادِيُّ الصَّاغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: د/الأطعمة ٥٤ (۳۸۵۲)، ق/الأطعمة ۲۲ (۳۲۹٦)، (تحفة الأشراف: ۱۲٤٦٤)، وحم (۲/۳٤٤)، د/الأطعمة ۲۷ (۲۱۰۷) (صحيح)

۱۸٦۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات گزارے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی بلا پہنچے تو وہ صرف اپنے آپ کو برا بھلا کہے۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے اعمش کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی کھانے کے بعد اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح دھولو، کیوں کہ نہ دھونے سے کھانے کی بو ہاتھوں میں باقی رہے گی، جو جن وشیاطین کو اپنی طرف مائل کرے گی اور ایسی صورت میں ایسا شخص کسی مصیبت سے دوچار ہوسکتا ہے، اس لیے سوتے وقت اس کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

24- كِتَابُ الأَشْرِبَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
مشروبات (پینے والی چیزوں) کے احکام ومسائل

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ
۱- باب: شرابی کا بیان

1861ـ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الآخِرَةِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُبَادَةَ وَأَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: خ/الأشربة ١ (٥٥٧٥)، (الشطر الأخير)، م/الأشربة ٨ (٢٠٠٣)، د/الأشربة ٥ (٣٦٧٩)، ن/الأشربة ٢٢ (٥٥٨٥)، ٥٥٨٧، ٥٥٨٩)، (الشطر الأول) و ٤٥ (٥٦٧٤)، (الشطر الأخير) و ٤٦ (٥٦٧٦، ٥٦٧٧)، (الشطر الأخير)، ق/الأشربة ٢ (٣٣٧٣)، (الشطر الأخير و٩ (٣٦٨٧)، (الشطر الأول)، (تحفة الأشراف : ٧٥١٦)، وحم (٢/١٦، ١٩، ٢٢، ٢٨، ٢٩، ٣١، ٩١، ٤٩٨) (صحيح)

۱۸۶۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جس نے دنیا میں شراب پی اور وہ اس حال میں مرگیا کہ وہ اس کا عادی تھا، تو وہ آخرت میں اسے نہیں پیئے گا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث کئی سندوں سے نافع سے آئی ہے، جسے نافع ابن عمر سے، ابن عمر نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) مالک بن انس نے اس حدیث کو نافع کے واسطے سے ابن عمر سے موقوفاً روایت کی ہے، اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔ (۴) اس باب میں ابو ہریرہ، ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابن عباس، عبادہ اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... دنیا میں شراب پینے والا اگر توبہ کیے بغیر مرگیا تو وہ آخرت کی شراب سے محروم رہے گا۔

1862ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلاَةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلاَةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلاَةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلاَةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللهُ عَلَيْهِ ، وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ)) ، قِيلَ: يَاأَبَاعَبْدِالرَّحْمَنِ! وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ، وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٧٣١٨) (صحيح)

۱۸۶۲۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی صلاۃ قبول نہیں کرے گا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، اگر اس نے دوبارہ شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی صلاۃ قبول نہیں کرے گا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، اگر اس نے پھر شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی صلاۃ قبول نہیں کرے گا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، اگر اس نے چوتھی بار بھی شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی صلاۃ قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں کرے گا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا، پوچھا گیا، ابوعبدالرحمن! نہر خبال کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جہنمیوں کے پیپ کی ایک نہر ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے واسطے سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

2ـ بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۲۔ باب: ہر نشہ آور چیز حرام ہے

1863ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ ، فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الوضوء ٧١ (٢٤٢)، والأشربة ٤ (٥٥٨٥)، م/الأشربة ٧ (٢٠٠١)، د/الأشربة ٥ (٣٦٨٢)، ن/الأشربة ٢٣ (٥٥٩٧)، ق/الأشربة ٩ (٣٣٨٦)، (تحفة الأشراف : ١٧٧٦٤)، وط/الأشربة ٤ (٩)، وحم (٦/٣٨، ٩٧، ١٩٠، ٢٢٦) (صحيح)

۱۸۶۳۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ سے شہد کی نبیذ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:''ہر شراب جو نشہ پیدا کردے وہ حرام ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1864۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي مُوسَى وَالأَشَجِّ الْعُصَرِيِّ، وَدَيْلَمَ وَمَيْمُونَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَالنُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَكِلاهُمَا صَحِيحٌ، رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٨٦١ (تحفة الأشراف: ٨٥٨٤) (صحيح)

۱۸۶۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) ابوسلمہ سے ابوہریرہ کے واسطے سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، دونوں حدیثیں صحیح ہیں، کئی لوگوں نے اسے اسی طرح ''عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' اور ''عن أبي سلمة، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں عمر، علی، ابن مسعود، انس، ابوسعید خدری، ابوموسیٰ اشج عصری، دیلم، میمونہ، ابن عباس، قیس بن سعد، نعمان بن بشیر، معاویہ، وائل بن حجر، قرہ مزنی، عبداللہ بن مغفل، ام سلمہ، بریدہ، ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

۳۔ باب: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

1865۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ، وَعَائِشَةَ، وَعَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ.

تخريج: د/الأشربة ٥ (٣٦٨١)، ق/الأشربة ١٠ (٣٣٩٣)، (تحفة الأشراف: ٣٠١٤)، وحم (٣/٣٤٣) (حسن صحيح)

۱۸۶۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے تو

اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث جابر کی روایت سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں سعد، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابن عمر اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے، اس سے ان لوگوں کے قول کی تردید ہو جاتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ خمر تھوڑی ہو یا زیادہ حرام ہے، اس کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیا کی صرف وہ مقدار حرام ہے جس سے نشہ پیدا ہو اور جس مقدار میں نشہ نہ پیدا ہو وہ حرام نہیں ہے۔

1866۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَدِيثِهِ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ، قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، وَأَبُو عُثْمَانَ الأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ: عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ: عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ أَيْضًا.

تخریج: د/الأشربة ٥ (٣٦٨٧)، (تحفة الأشراف: ١٧٥٦٥)، وحم (٦/٧٢) (صحیح)

۱۸۶۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جس چیز کا ایک فرق (سولہ رطل) کی مقدار بھر نشہ پیدا کر دے تو اس کی مٹھی بھر مقدار بھی حرام ہے، ❶ ان میں (یعنی محمد بن بشار اور عبداللہ بن معاویہ جمحی) میں سے ایک نے اپنی روایت میں کہا: یعنی اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اسے لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابوعثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی حدیث جیسی حدیث روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں فرق (سولہ رطل) اور مٹھی بھر کا مفہوم بھی کثیر و قلیل ہی ہے، یعنی جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ

۴۔ باب: مٹکے کی نبیذ کا بیان

1867۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ طَاوُسٌ: وَاللهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَسُوَيْدٍ، وَعَائِشَةَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الأشربة ٦ (٥٠/١٩٩٧)، ن/الأشربة ٢٨ (٥٦١٧)، (تحفة الأشراف: ٧٠٩٨)، وحم (٢/٢٩، ٣٥، ٤٧، ٥٦، ١٠١، ١٥٥) (صحيح)

۱۸۶۷۔ طاؤس سے روایت ہے: ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مٹکے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، [1] طاوس کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں نے ان سے یہ بات سنی ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن ابی اوفی، ابوسعید خدری، سوید، عائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ......لیکن شرط یہ ہے کہ وہ نشہ آور ہو جائے، نبیذ اگر نشہ آور نہیں ہے تو حلال ہے، نبیذ وہ شراب ہے جو کھجور، کشمش، انگور، شہد، گیہوں اور جو وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔

5۔بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ

۵۔ باب: تونبی، مٹکا (سبز رنگ کے برتن) اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت

1868۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الأَوْعِيَةِ أَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ، وَهِيَ الْجَرَّةُ، وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهُوَ أَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا أَوْيُنْسَجُ نَسْجًا، وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ، وَهِيَ الْمُقَيَّرُ وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الأَسْقِيَةِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ وَسَمُرَةَ، وَأَنَسٍ، وَعَائِشَةَ، وَعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ، وَعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الأشربة ٦ (٥٧/١٩٩٧)، ن/الأشربة ٣٧ (٥٦٤٨)، (تحفة الأشراف: ٦٧١٦)، وحم (٢/٥٦) (صحيح)

۱۸۶۸۔ زاذان کہتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان برتنوں کے متعلق پوچھا جن سے آپ نے منع فرمایا ہے اور کہا: اس کو اپنی زبان میں بیان کیجیے اور ہماری زبان میں اس کی تشریح کیجیے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ سے منع فرمایا ہے اور وہ مٹکا ہے، آپ نے دبّاء سے منع فرمایا ہے اور وہ کدو کی تونبی ہے۔ آپ نے نقیر سے منع فرمایا اور وہ کھجور کی جڑ ہے جس کو اندر سے گہرا کر کے یا خراد کر برتن بنا لیتے ہیں، آپ نے مزفت سے منع فرمایا اور وہ روغن قیر ملا ہوا (لاکھی) برتن ہے اور آپ نے حکم دیا کہ نبیذ مشکوں میں بنائی جائے۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲) اس باب میں عمر، علی، ابن عباس، ابوسعید خدری، ابوہریرہ، عبدالرحمن بن یعمر، سمرہ، انس، عائشہ، عمران بن حصین، عائذ بن عمرو، حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... حدیث کے الفاظ حنتم، دباء، نقیر اور مزفت یہ مختلف قسم کے برتنوں کے نام ہیں، ان میں زمانۂ جاہلیت میں شراب بنائی اور رکھی جاتی تھی، شراب کی حرمت کے وقت ان برتنوں کے استعمال سے منع کر دیا گیا، پھر بعد میں بریدہ اسلمی کی اگلی روایت "كنت نهيتكم عن الأوعية فاشربوا في كل وعاء" (یعنی میں نے تمھیں مختلف برتنوں کے استعمال سے منع کر دیا تھا، لیکن اب انھیں اپنے پینے کے لیے استعمال کر سکتے ہو) سے ان برتنوں کی ممانعت منسوخ ہو گئی۔

6ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الظُّرُوفِ

۶ - باب: مذکورہ بالا برتنوں میں نبیذ بنانے کی رخصت کا بیان

1869ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ، وَإِنَّ ظَرْفًا لاَ يُحِلُّ شَيْئًا، وَلاَ يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الأشربة ٦ (٩٧٧/٦٤)، و (انظر أيضا: الجنائز ٣٦ (٩٧٧/١٠٦) والأضاحي ٥ (٩٧٧/٣٧)، (تحفة الأشراف: ١٩٣٢) (صحيح)

۱۸۶۹- بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمھیں (اس سے پہلے باب کی حدیث میں مذکور) برتنوں سے منع کیا تھا، درحقیقت برتن کسی چیز کو نہ تو حلال کرتے ہیں نہ حرام (بلکہ) ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1871ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوفِ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الأَنْصَارُ، فَقَالُوا: لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ: ((فَلاَ إِذَنْ.))
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأشربة ٨ (٥٥٩٢)، د/الأشربة ٧ (٣٦٩٩)، ن/الأشربة ٤٠ (٥٦٥٩)، (تحفة الأشراف: ٢٢٤٠) (صحيح)

۱۸۷۱- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (ان) برتنوں (کے استعمال) سے منع فرمایا تو انصار نے

آپ سے شکایت کی اور کہا: ہمارے پاس دوسرے برتن نہیں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب میں منع نہیں کرتا۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود، ابوسعید خدری، ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

۷۔ باب: مشک میں نبیذ بنانے کا بیان

1871۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ تُوكَأُ فِي أَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

تخريج: م/الأشربة ٩ (٢٠٠٥)، د/الأشربة ١٠ (٣٧١١)، ق/الأشربة ١٢ (٣٣٩٨)، (تحفة الأشراف: ١٧٨٣٦) (صحيح)

۱۸۷۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بناتے تھے، اس کے اوپر کا منہ بندکر دیا جاتا تھا، اس کے نیچے ایک سوراخ ہوتا تھا، ہم صبح میں نبیذ کو بھگوتے تھے تو آپ شام کو پیتے تھے اور شام کو بھگوتے تھے تو آپ صبح کو پیتے تھے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث دوسری سندوں سے بھی آئی ہے۔ (۳) اس باب میں جابر، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......غرضیکہ نبیذ کو اس کے برتن میں زیادہ وقت نہیں رہنے دیا جاتا تھا مبادا اس میں کہیں نشہ نہ پیدا ہو جائے۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

۸۔ باب: ان غلوں اور پھلوں کا بیان جن سے شراب بنائی جاتی ہے

1872۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا)). قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأشربة ٤ (٣٦٧٦)، ق/الأشربة ٥ (٣٣٧٩)، (تحفة الأشراف: ١١٦٢٦) (صحيح)

1873۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ما يأتي (صحيح)

۱۸۷۲۔نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گیہوں، جو، کھجور، کشمش اور شہد سے شراب بنائی جاتی ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی اگر ان چیزوں میں نشہ پیدا ہو جائے تو وہ شراب ہے۔

۱۸۷۳۔اس سند سے اسی جیسی حدیث بیان کی۔

1874۔ وَرَوَى أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا بِهٰذَا. وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُهَاجِرٍ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: لَمْ يَكُنْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ بِالْقَوِيِّ الْحَدِيثِ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَيْضًا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ.

تخريج: خ/تفسير سورة المائدة ١٠ (٤٦١٩)، والأشربة ٢ (٥٥٨١)، و ٥ (٥٥٨٨)، م/التفسير ٦ (٣٠٣٢)، د/الأشربة ١ (٣٦٦٩)، ن/الأشربة ٢٠ (٥٥٨١)، (تحفة الأشراف: ١٠٥٣٨) (صحيح)

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: شراب گیہوں سے بنائی جاتی ہے، پھر انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ گیہوں سے شراب بنائی جاتی ہے، یہ ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ❶ (۲) علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے کہا: ابراہیم بن مہاجر حدیث بیان کرنے میں قوی نہیں ہیں۔ (۳) یہ حدیث دوسری سندوں سے بھی نعمان بن بشیر سے آئی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی سابقہ حدیث نمبر (۱۸۷۲) سے زیادہ صحیح ہے۔

1875۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالا: حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ وَاسْمُهُ: يَزِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ غُفَيْلَةَ، وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيثَ.

تخريج: م/الأشربة ٤ (١٩٨٥)، د/الأشربة ٤ (٣٦٧٨)، ن/الأشربة ١٩ (٥٥٧٥)، ق/الأشربة ٥ (٣٣٧٨)، (تحفة الأشراف: ١٤٨٤١)، وحم (٢/٢٧٩، ٤٠٨، ٤٠٩، ٤٩٦، ٥١٨، ٥٢٦)، د/الأشربة ٧ (٢١٤١)

(صحيح)

۱۸۷۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شراب ان دو درختوں: کھجور اور انگور سے بنتی ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

9-بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۹۔ باب: گدر (ادھ پکی) کھجور اور خشک کھجور ملا کر نبیذ بنانے کا بیان

1876۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأشربة (٥٦٠١)، م/الأشربة ٥ (١٩٨٦)، د/الأشربة ٨ (٣٧٠٣)، ن/الأشربة ٨ (٥٥٦٢)، ق/الأشربة ١١ (٣٣٩٥)، (تحفة الأشراف: ٢٤٧٨)، وحم (٣/٢٩٤، ٣٠٠، ٣٠٢، ٣١٧، ٣٦٣، ٣٦٩)
(صحيح)

۱۸۷۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گدر (ادھ پکی) کھجور اور تازہ کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... کیوں کہ خلیط ہونے (دونوں کے مل جانے) سے اس میں تیزی سے نشہ پیدا ہوتا ہے، باوجودیکہ اس کا رنگ نہیں بدلتا ہے، اس لیے پینے والا یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ ابھی یہ نشہ آور نہیں ہے۔

1877۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الْجِرَارِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهَا.
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي قَتَادَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَمَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أُمِّهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الأشربة ٥ (١٩٨٧)، ن/الأشربة ١٦ (٥٥٧١)، (تحفة الأشراف: ٤٣٥١)، وحم (٣/٣، ٩، ٤٩، ٦٢، ٧١، ٩٠) د/الأشربة ١٤ (١٢٥٧) (صحيح)

۱۸۷۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گدر (ادھ پکی) کھجور اور پختہ کھجور ایک ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور آپ نے مٹکوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر، انس، ابوقتادہ، ابن عباس، ام سلمہ اور معبد بن کعب عن امہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

10-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

١٠- باب: سونے اور چاندی کے برتن میں پینے کی کراہت کا بیان

1878- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى ، فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ ، وَقَالَ: ((هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ)) .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الأطعمة ٢٩ (٥٤٢٦)، والأشربة ٢٧ (٥٦٣٢)، و ٢٨ (٥٦٣٣)، واللباس ٢٥ (٥٨٣١)، و ٢٧ (٥٨٣٧)، م/اللباس ١ (٢٠٦٧)، د/الأشربة ١٧ (٣٧٢٣)، ن/الزينة ٣٣ (٥٣٠٣)، ق/الأشربة ١٧ (٣٤١٤)، (تحفة الأشراف : ٣٣٧٣)، وحم (٥/٣٨٥، ٣٩٠، ٣٩٦، ٣٩٨، ٤٠٠، ٤٠٨) (صحيح)

١٨٧٨- ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے پانی طلب کیا تو اس نے انھیں چاندی کے برتن میں پانی دیا، انھوں نے پانی کو اس کے منہ پر پھینک دیا اور کہا: میں اس سے منع کر چکا تھا، پھر بھی اس نے باز رہنے سے انکار کیا، ❶ بے شک رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور ریشم پہننے سے اور دیباج سے اور فرمایا: ''یہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ام سلمہ، براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی میں نے اسے پہلے ہی ان برتنوں کے استعمال سے منع کر دیا تھا، لیکن منع کرنے کے باوجود جب یہ باز نہ آیا تو بھی میں نے اس کے چہرے پر یہ پانی پھینکا تاکہ آئندہ اس کا خیال رکھے۔

11-بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

١١- باب: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کا بیان

1879- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا ، فَقِيلَ: الأَكْلُ؟ قَالَ: ((ذَاكَ أَشَدُّ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: م/الأشربة ١٤ (٢٠٢٤)، د/الأشربة ١٣ (٣٧١٧)، ق/الأشربة ٢١ (٣٤٢٤)، (تحفة الأشراف : ١١٨٠)، وحم (٣/١١٨، ١٨٢، ٢٧٧) د/الأشربة ٢٤ (٢١٧٣) (صحيح)

١٨٧٩- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا، پوچھا گیا: کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے؟ کہا: ''یہ اور برا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1880۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ، وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْبَزَرِيِّ عَنِ بْنِ عُمَرَ، وَأَبُو الْبَزَرِيِّ اسْمُهُ: يَزِيدُ بْنُ عُطَارِدٍ.

تخريج: ق/الأطعمة ٢٥ (٣٣٠١)، (تحفة الأشراف: ٧٨٢١) (صحيح)

۱۸۸۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے ہوئے کھاتے تھے اور کھڑے ہو کر پیتے تھے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ''عبیداللہ بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے صحیح غریب ہے۔ (۲) عمران بن حدیر نے اس حدیث کو ابوالبزری کے واسطے سے ابن عمر سے روایت کی ہے۔ (۳) ابوالبزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

فائدہ ❶: ...... اس سے پہلے والی حدیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر کھانا پینا منع ہے، اس حدیث سے اس کے جواز کا پتہ چلتا ہے، دونوں حدیثوں میں تطبیق کی یہ صورت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا (یعنی نہ پینا بہتر اور اچھا ہے) جب کہ اس حدیث کو کراہت کے ساتھ جواز پر محمول کیا جائے گا، یعنی جہاں مجبوری ہو وہاں ایسا کرنا جائز ہے۔

1881۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ، عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ، وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنِ الْجَارُودِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنِ الْجَارُودِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ))، وَالْجَارُودُ هُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى الْعَبْدِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ، وَيُقَالُ: الْجَارُودُ بْنُ الْعَلَاءِ أَيْضًا، وَالصَّحِيحُ ابْنُ الْمُعَلَّى.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣١٧٧) (صحیح) (سند میں ابومسلم جذمی مقبول عند المتابعہ ہیں، ورنہ لین الحدیث یعنی ضعیف راوی ہیں، لیکن حدیث رقم ۱۸۷۹ سے تقویت پا کر یہ حدیث بھی صحیح لغیرہ ہے)

۱۸۸۱۔ جارود بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب حسن ہے۔ (۲) اسی طرح کئی لوگوں نے اس حدیث کو ''عن سعيد، عن قتادة، عن أبي مسلم، عن الجارود عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بطریق:

"عـن قتادة، عن يزيد بن عبد الله بن الشخير، عن أبي مسلم، عن الجارود، عن النبي ﷺ"
روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان کی گری ہوئی چیز (یعنی اس پر قبضہ کرنے کی نیت سے) اٹھانا آگ میں جلنے کا سبب ہے''۔ (۳) اس باب میں ابوسعید خدری، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۲۔ باب: کھڑے ہوکر پینے کی رخصت کا بیان

1882۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، وَمُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الحج ٧٦ (١٦٣٧)، والأشربة ٦ (٥٦١٧)، م/الأشربة ١٥ (٢٠٢٧)، ن/الحج ٦٥ (٢٩٦٧)، و ٦٦ (٢٩٦٨)، ق/الأشربة ٢١ (٣٤٢٢)، والمؤلف في الشمائل ٣١ (١٩٧، ١٩٨، ١٩٩)، (تحفة الأشراف: ٥٧٦٧)، وحم (١/٢١٤، ٢٢٠، ٣٤٢) (صحيح)

۱۸۸۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوکر زمزم کا پانی پیا۔ ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، سعد، عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......ممکن ہے ایسا نبی اکرم ﷺ نے بیان جواز کے لیے کیا ہو، اس کا بھی امکان ہے کہ بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بیٹھنے کی جگہ نہ مل سکی ہو، یا وہاں خشک جگہ نہ رہی ہو، اس لیے آپ نہ بیٹھے ہوں، یہ عام خیال بالکل غلط ہے کہ زمزم کا پانی کھڑے ہوکر پینا سنت ہے۔

1883۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٦٨٩) (حسن)

۱۸۸۳۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر پانی پیتے دیکھا۔ ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......آپ ﷺ کا عام معمول بیٹھ کر پانی پینے کا تھا، لیکن بوقتِ مجبوری یا بیانِ جواز کے لیے کبھی کھڑے ہوکر بھی پیا۔

13- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ

۱۳- باب: پیتے وقت برتن میں سانس لینے کا بیان

1884 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا، وَيَقُولُ: هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ أَبِي عِصَامٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَرَوَى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا.

تخريج: م/الأشربة ١٦ (١٢٣/٢٠٢٨)، د/الأشربة ١٩ (٣٧٢٧) (تحفة الأشراف: ١٧٢٣)، وحم (١١٩/٣، ١٨٥، ٢١١) (صحيح)

1884/ م- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا. قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأشربة ٢٦ (٥٦٣١)، م/الأشربة ١٦ (١٢٢/٢٠٢٨)، ق/الأشربة ١٨ (٣٤١٦)، (تحفة الأشراف: ٤٩٨)، وحم (١١٩/٣) (صحيح)

۱۸۸۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ برتن سے تین سانس میں پانی پیتے تھے اور فرماتے تھے: (پانی پینے کا یہ طریقہ) ”زیادہ خوشگوار اور سیراب کن ہوتا ہے۔“ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اسے ہشام دستوائی نے بھی ابوعصام کے واسطے سے انس سے روایت کی ہے اور عزرہ بن ثابت نے ثمامہ سے، ثمامہ نے انس سے روایت کی ہے، نبی اکرم ﷺ برتن سے تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

۱۸۸۴/م اس سند سے بھی انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ برتن سے تین سانس میں پانی پیتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... معلوم ہوا کہ پینے والی چیز تین سانس میں پی جائے اور سانس لیتے وقت برتن سے منہ ہٹا کر سانس لی جائے، اس سے معدہ پر یکبارگی بوجھ نہیں پڑتا اور اس میں حیوانوں سے مشابہت بھی نہیں پائی جاتی، دوسری بات یہ ہے کہ پانی کے برتن میں سانس لینے سے تھوک اور جراثیم وغیرہ جانے کا جو خطرہ ہے اس سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

1885- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنٍ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ، وَلَكِنِ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ أَبُو فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٩٧١) (ضعیف) (سند میں ابن عطاء بن ابی رباح مبہم راوی ہے)

۱۸۸۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو، بلکہ دو یا تین سانس میں پیو، جب پیو تو بسم اللہ کہو اور جب منہ سے برتن ہٹاؤ تو الحمد للہ کہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

14۔ بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

۱۴۔ باب: دو سانس میں پینے کا بیان

1886۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: وَسَأَلْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَاللهِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، قُلْتُ: هُوَ أَقْوَى أَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ، فَقَالَ: مَا أَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِي، قَالَ: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ مِنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، وَالْقَوْلُ عِنْدِي مَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ رِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ وَأَكْبَرُ، وَقَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَرَآهُ وَهُمَا أَخَوَانِ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِيرُ.

تخریج: ق/الأشربة ١٨ (٣٤١٧)، (تحفة الأشراف: ٦٣٤٧) (ضعیف)

(سند میں رشدین بن کریب ضعیف ہیں)

۱۸۸٦۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے تھے تو دو سانس میں پیتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی سے رشدین بن کریب کے بارے میں پوچھتے ہوئے کہا: وہ زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب؟ انھوں نے کہا: دونوں (رتبے میں) بہت ہی قریب ہیں اور میرے نزدیک رشدین بن کریب زیادہ راجح ہیں۔ (۴) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: محمد بن کریب، رشدین بن کریب سے زیادہ راجح ہیں۔ (۵) میرے نزدیک ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کی بات زیادہ صحیح ہے کہ رشدین بن کریب زیادہ راجح اور بڑے ہیں، انھوں نے ابن عباس کو پایا ہے اور انھیں دیکھا ہے، یہ دونوں بھائی ہیں ان دونوں سے منکر احادیث بھی مروی ہیں۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

۱۵۔ باب: پینے کی چیز میں پھونکنے کی کراہت کا بیان

1887۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ - أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُثَنَّى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشُّرْبِ، فَقَالَ رَجُلٌ: الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الإِنَاءِ، قَالَ: ((أَهْرِقْهَا))، قَالَ: فَإِنِّي لا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: ((فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذَنْ عَنْ فِيكَ .))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٤٣٦) (حسن) (الصحيحة ٣٨٥)

۱۸۸۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع فرمایا، ایک آدمی نے عرض کی: برتن میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھوں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے بہادو''، اس نے عرض کی: میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہو پاتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تب (سانس لیتے وقت) پیالہ اپنے منہ سے ہٹالو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1888۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأشربة ٢٠ (٣٧٢٨)، ق/الأشربة ٢٣ (٣٤٢٨)، (تحفة الأشراف: ٦١٤٩)، د/الأشربة ٢٧ (٢١٨٠) (صحيح)

۱۸۸۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ

۱۶۔ باب: پیتے وقت برتن میں سانس لینے کی کراہت کا بیان

1889۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلا يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الوضوء ١٨ (١٥٣)، و ١٩ (١٥٤)، والأشربة ٢٥ (٥٦٣٠)، م/الطهارة ١٨ (٢٦٧)، د/الطهارة

١٨ (٣١)، (تحفة الأشراف : ١٢١٠٥)، وحم (٥/٢٩٥، ٢٩٦، ٣٠٠، ٣٠٩، ٣١٠) (صحيح)

١٨٨٩۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ چھوڑے۔''❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ حدیث بظاہر انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے معارض ہے "أن النبي ﷺ كان يتنفس في الإناء ثلاثا" یعنی نبی اکرم ﷺ برتن سے پانی تین سانس میں پیتے تھے، ابوقتادہ کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی برتن سے پانی پیتے وقت برتن کو منہ سے ہٹائے بغیر برتن میں سانس لیتا ہے تو یہ مکروہ ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ برتن سے پانی تین سانس میں پیتے تھے اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے جدا رکھتے تھے، اس توجیہ سے دونوں میں کوئی تعارض باقی نہیں رہ جاتا۔

17۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

۱۷۔ باب: مشکیزوں سے منہ لگا کر پینا منع ہے

1890۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رِوَايَةً أَنَّهُ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأشربة ٢٣ (٥٦٢٤)، م/الأشربة (٢٠٢٣)، د/الأشربة ١٥ (٣٧٢٠)، ق/الأشربة ١٩ (٣٤١٨)، (تحفة الأشراف : ٤١٣٨)، وحم (٣/٦، ٦٧، ٦٩، ٩٣) (صحيح)

١٨٩٠۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے) مشکیزوں سے منہ لگا کر پینے سے منع کیا۔❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (٢) اس باب میں جابر، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں: (١) مشکیزہ سے برابر منہ لگا کر پانی پینے سے پانی کا ذائقہ بدل سکتا ہے۔ (٢) اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں اس میں کوئی زہریلا کیڑا مکوڑا نہ ہو۔ (٣) مشکیزے کا منہ اگر کشادہ اور بڑا ہے تو اس کے منہ سے پانی پینے کی صورت میں پینے والا گرنے والے پانی کے چھینٹوں سے نہیں بچ سکتا اور اس کے حلق میں ضرورت سے زیادہ پانی جا سکتا ہے کہ جس میں اُچھو آنے کا خطرہ ہوتا ہے جو نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ (٤) ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ ممانعت بڑے اور کشادہ منہ والے مشکیزے سے متعلق ہے۔ (٥) کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ رخصت والی روایت اس کے لیے ناسخ ہے۔ (٦) عذر کی صورت میں جائز ہے۔

18-بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۸۔ باب: مشکیزے سے منہ لگا کر پینے کی رخصت کا بیان

1891- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا، ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ، وَلَا أَدْرِي سَمِعَ مِنْ عِيسَى أَمْ لَا.

تخريج: د/الأشربة ١٥ (٣٧٢١)، (تحفة الأشراف: ٥١٤٩) (منكر)

(سند میں عبداللہ بن عمر العمری ضعیف راوی ہیں اور یہ حدیث پچھلی صحیح حدیث کے برخلاف ہے)

۱۸۹۱۔ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس گئے، اسے جھکایا، پھر اس کے منہ سے پانی پیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس باب میں ام سلیم سے بھی روایت ہے۔ (جو آگے آ رہی ہے)۔ (۲) اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے، عبداللہ بن عمر حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں، میں نہیں جانتا ہوں کہ انھوں نے عیسیٰ سے حدیث سنی ہے یا نہیں۔

1892- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَيَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ هُوَ أَخُو عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، وَهُوَ أَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا.

تخريج: ق/الأشربة ٢١ (٣٤٢٣)، (تحفة الأشراف: ١٨٠٤٩)، وحم (٦/٤٣٤) (صحيح)

۱۸۹۲۔ کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے، آپ نے ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا، پھر میں مشکیزے کے منہ کے پاس گئی اور اس کو کاٹ لیا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1]: ......یعنی اپنے پاس تبرکاً رکھنے کے لیے کاٹ کر رکھ لیا۔

19- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَيْمَنِينَ أَحَقُّ بِالشَّرَابِ

۱۹۔ باب: دائیں طرف والے مشروب کے زیادہ مستحق ہیں

1893- حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: ((الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الأشربة ١٤ (٥٦١٣)، و ١٨ (٥٧١٩) والشرب ١ (٢٣٥٢)، والهبة ٤ (٢٥٧١)، م/الأشربة ١٧ (٢٠٢٩)، د/الأشربة ١٩ (٣٧٢٦)، ق/الأشربة ٢٢ (٣٤٢٥)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٤)، و ط/صفة النبي ٩ (١٧)، وحم (١١٠/٣، ١١٣، ١٩٧)، د/الأشربة ١٨ (٢١٦٢) (صحيح)

۱۸۹۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا، آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں ابوبکر رضی اللہ عنہ، آپ نے دودھ پیا، پھر (بچا ہوا دودھ) اعرابی کو دیا اور فرمایا: ''دائیں طرف والا زیادہ مستحق ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس، سہل بن سعد، ابن عمر اور عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

۲۰۔ باب: ساقی (پلانے والا) سب سے آخر میں پیے گا؟

1894۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا)) .
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: م/المساجد ٥٥ (٦٨١)، (في سياق طويل) ق/الأشربة ٢٦ (٣٤٣٤)، (تحفة الأشراف: ١٢٠٨٦)، وحم (٣٠٣/٥) (صحيح)

۱۸۹۴۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پلانے والے کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

۲۱۔ باب: رسول اللہ ﷺ کو کون سا مشروب زیادہ پسند تھا

1895۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوَ الْبَارِدَ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً .

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف: ١٦٦٤٨) (صحيح)

۱۸۹۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابن عیینہ سے کئی لوگوں نے اسی طرح "عن معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة" روایت کی ہے، لیکن صحیح وہی ہے جو زہری کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً مروی ہے (جو آگے آ رہی ہے)۔

1896ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الشَّرَابِ أَطْيَبُ قَالَ: ((الْحُلْوُ الْبَارِدُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٩٣٩٤ و ١٩٤١٤) (صحیح الاسناد مرسل) (زہری تابعی ہے ان کی روایت نبی اکرم ﷺ سے مرسل ہے اور زہری کی مراسیل کو سب سے خراب مرسل کا درجہ علما نے دیا ہے، لیکن اس سے پہلے کی حدیث میں زہری نے بسند عروہ ام المومنین عائشہ سے یہ حدیث روایت کی ہے، اس لیے صحیح ہے)

١٨٩٦۔ زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا مشروب بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: "میٹھا اور ٹھنڈا مشروب۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اسی طرح عبدالرزاق نے بھی معمر سے، معمر نے زہری سے اور زہری نے نبی اکرم ﷺ مرسلاً روایت کی ہے۔ (۲) یہ ابن عیینہ رحمہ اللہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔